ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء لغایۃ آخر دسمبر سنہ ۱۹۱۶ عیسوی
مطبع فیض منبع شام اودھ مین چھپ کر طیار ہوئی

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت مُلک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کرسکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ ابتداءً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ا بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا ویگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی تحریر کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایسا نہو کہ طبیعت ناساز ہو جائے۔ قمر الزماں گوشہ قصر میں دوشالہ تان کے لیٹ رہا۔ اور عبدالرزاق درویش سے مخاطب ہوا کہ حضرت آپ کیوں روتے ہیں۔ درویش نے جواب دیا۔ جانے دیجیے۔ پرانا زخم دل تازہ نہ کیجیے۔ اصرار و انکار کے بعد سائیں نے اپنی واردات یوں بیان کی کہ بندہ ایک جہاں گرد فقیر ہے۔ ایک سال اُدھر کا ذکر ہے کہ پھرتے پھرتے بصرے پہنچا۔ دوپہر کے وقت جمعے کے روز وارد ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ صرافہ، بزازہ، جوہری بازار، ترکاری کی منڈی، چکو امنڈی کی تمام دکانیں کھلی ہوئی ہیں لاکھوں کا مال ڈھیر ہے مگر کسی دکان پر کوئی متنفس موجود نہیں۔ راستے گلی میں ہو کا عالم ہے یہاں تک کہ بلی کتا بکری مرغ کی صدا نہیں آتی یہ دیکھ کے مجھے حیرت نے گھیرا۔ اتنی بڑی شہر کی بستی کو سانپ سونگھ گیا یا سب پتھر کے ہو گئے۔ میں شدت سے بھوک کا تھا نان بائی کی دکان سامنے تھی دو تین روٹیاں اور بالائی والے کی دکان سے بالائی کا تھال اٹھا لیا مزے سے پیٹ بھرا۔ وہاں کوئی ہوتا تو دام مانگتا اللہ دے اور بندہ لے چکو تھیوں سے فارغ ہوا تھا کہ دھونسے کی آواز کان میں آئی۔ دل نے کہا کیوں کھڑے رہنا مصلحت کے خلاف ہے کسی گوشے میں چھپ رہو ورنہ مقرر آفت میں گرفتار ہوگا مصیبت سے دوچار ہوگا اس ویرانی کا ضرور کوئی سبب ہے۔ سوداگر صاحب مروت خود ہی نگہبان ہے میں فوراً ایک خالی کوٹھری میں چھپ گیا

دروازے اندر سے بند کر لیے۔ تھوڑی دیر میں خوبصورت عورتوں کا ایک غول بازار سے گزرا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر آسمان پھٹ پڑا ستارے ٹوٹ کے بکھر گئے ان میں سے کسی کے چہرے پر نقاب نہ تھی یہ سب گنتی میں اسّی تھیں بیچ میں ایک ماہ تاباں جواہر و زیور سے آراستہ۔ آہ میں کیا کہوں وہ کیا چیز تھی۔ سوداگر صاحب میں نے ہزاروں شہر دیکھ ڈالے مگر ایسی شکل کبھی نہ دیکھی تھی۔ دفعتہً وہ ایک مقام پر ٹھہری اور ساتھ والی سے کہنے لگی میرا دل دھڑکتا ہے دیکھو تو سامنے والی دکان میں کوئی مردوا تو نہیں چھپا ہے جلدی تلاش کر لیا نہ ہو کہ ہماری بے نقاب صورتوں کا نظارہ کر رہا ہو۔ میری جان نکل گئی کہ اب موت آئی مگر اُسکا اشارہ تمولی کی دکان کی طرف تھا۔ کنیزیں ہاتھ میں برہنہ تلواریں لے کے دکان میں گھسیں ایک شامت زدہ کو پکڑ لائیں۔ بیگم اُسے دیکھتے ہی چیں بجبیں ہوئی حکم دیا اسے قتل کرو فوراً بجلی کوندی اور غریب کی گردن گیند کی طرح زمین پر لنڈھکتی نظر آئی

لاش اُسی حالت میں چھوڑ کے یہ قتالہ آگے بڑھی لب ایک ساعت کے زادہ میں لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی میں بھی دبے پاؤں رصدگاہ سے باہر نکلا لوگ تازہ شہید کی لاش دیکھنے میں مشغول تھے کوئی میری طرف متوجہ نہ ہوا مگر ہائے اب پچھتاتا ہوں کہ میں نے جان عزیز کی اگر سعی وقت باہر تا نواز عشق کا طوطا دل کے پنجرے میں ہر وقت پی پی کا پیارے پیارے اتھو نہ بولا کرتا۔ خدا جانتا ہے جب وہ پیارا مکھڑا دیکھا ہے نہ کسی وقت آنکھ سے آنسو تھما نہ دل کی آگ بجھی۔ سوداگر صاحب تمہارے شہر میں آ کے بھی چین نہ پایا۔ اللہ قمر الزماں کی عمر میں برکت دے نظر بد سے بچائے ہو بہو اُس قتال عالم کی شبیہ ہے۔ اچھا اب دروازہ کھول دو۔ قدم بیابان پیمائی کے مشتاق ہیں ہاتھ گریباں دری پر آمادہ ہے پرائے گھر میں بیٹھ کے یہ حرکتیں زیبا نہیں۔

فقیر نے اپنی راہ پکڑی مگر میاں قمر الزماں دوشالے کے کھوپچے میں بسٹ مارے پڑے تھے۔ انھوں نے ساری

قرآنی تحریک

قرآنی تحریک کا منشا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ آخری آسمانی پیغام نوع انسان کے ہر فرد تک پہونچا دیا جائے۔ قرآن پاک کے تبلانے کا جو بہترین طریقہ اور فوائد کے ساتھ اس کا ہر دل عام کیا جانا مسلمانوں میں جو بے معنی و مطلب کے تلاوت اور تعلیم کی رسم ہے اُسکی اصلاح کی جائے اور معنی و مطلب کے ساتھ تلاوت تعلیم کو عام کیا جائے۔ اس کی تعلیمات کو مشکل بنا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں صرف عقیدت مندی باقی رہ گئی ہے۔ ان دقتوں کو دور کیا جائے اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جس سے عورتیں بچے کسان تاجر، ملازمین مزدور پیشہ اور ان پڑھ جاہل تک قرآن پاک کو جان سکیں اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کر سکیں علماء و مشائخ، واعظین، مدرسین، امام مساجد، رہنمایان قوم، مصنفین، ناشرونا شر، مضمون نگار، کالج و اسکول اور مدارس و مکاتب کے طلبا، مریدین اور تمامی انجمنوں کے کارکن سے گزارش ہے کہ وہ "قرآنی تحریک" کا خیر مقدم فرمائیں اپنے اغراض و مقاصد میں اس کو داخل کر کے اسلام کی اصلی خدمت انجام دیں

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار

بگذارند و سر طرہ یارے گیرند

مسلمانوں دنیا میں اگر قرآنی علم و عمل دائر و سائر ہو تا حبیب بھی قرآنی تحریک کی انجام دہی سے بڑھ کر کوئی دوسرا کام نہ تھا اور آج جبکہ قرآن برائے نام رہ گیا ہے تو اسکی ضرورت اور اہمیت اندازہ مشکل ہے۔ خداوندا تیری بارگاہ اقدس میں عاجزانہ التجا ہے کہ تو ہم مسلمانوں کو قرآن مقدس کا صحیح معنوں میں اہل قرار دے

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن

دولتکدہ نواب بہادر جنگ بہادر حیدرآباد دکن

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

بحکم جناب بہادر جناب نواب سید محمد سلطان صاحب آنریری منصف

(ارڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۔۔۔ سنہ ۱۹۲۸ء

بعدالت آنریری منصفی پرگنہ شمس آباد پچھم مقام شمس آباد ضلع فرخ آباد

مراری لال پسر نابالغ سالگرام بولایت و برفاقت بالکرام چچا حقیقی خود و بالکرام مذکور بالغ و رام رتن نابالغ بولایت و برفاقت بالکرام مذکور برادر حقیقی خود پسران پنڈت رام دیال قوم برہمن ساکن شمس آباد پرگنہ شمس آباد پچھم مدعیان

بنام

رام لال ولد انگد قوم اہیر ساکن موضع بھولما پرگنہ شمس آباد پچھم مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت تمسک کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ یہی تاریخ تمہارے احضار کے لیے مقرر ہو واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے [illegible] ہو گا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۔۔۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۸ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

دستخط حاکم بحکم انگریزی

کہانی سُنی آپ جانیں عشق ایک بے مہول ہے عاشق ہے بیمار ہے دقوت نہیں گفتار بہا کافی ہے۔ بیماری میں منحصر یں خواب ہی دیکھا کے دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اسے کوایک الوئی لت ہے۔ قمرالزماں کو رات بھر اشتیاق میں نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی رٹ لگائی کہ سوداگروں کا دستور ہے مال تجارت لے کے شہروں شہروں گھومتے ہیں میں بھی سفر کروں گا مجھے اجازت دو۔ باپ نے لاکھ سمجھایا کہ جنہیں مال میسر ہے وہ گھر بیٹھے چہرتے ہیں تمہاری بلا مال کی جانے میں جلاوطن ہو گھر میں بیٹھو مگر وہاں کو سر پر اور ہی بھوت سوار تھا۔ آخر ماں نے کہا صاحب جانے کیوں نہیں دیتے سچ کہتا ہے کیوں پڑا ہاں ہمت کے گھر میں بیٹھے۔ ہاں میاں تم اللہ کا نام لے کے سدھارو ورنہ کوئی کا گھال نہیں اللہ رکھے میکا بھی پڑے سسرال بھی بھری پڑی ہے وہ نہیں سامان کرتے تو میں اپنے پاس سے نوے ہزار اشرفیاں دیتی ہوں سوداگری کا مال خریدو اور سدھارو ورنہ دنیا تجھے نام رکھے گی کہ ماں نیم ونا چونا بنا کے صاحبزادے کو لاڈ میں خراب کیا کچھ سیکھنے نہ دیا۔ لیجئے حضرت عشق نے پاسپورٹ حاصل کر لیا قطیاں نبھتیں مہیا علیں ہوا تیلے وقت ماں نے ایک تھیلی میں بیش قیمت نگینے بھر کے صاحبزادے کو دیئے اور کہہ دیا کہ بیٹا اسے ہر وقت اپنے پاس ہی رکھنا کبھی خدا نہ کرنا سفر کا معاملہ ہے ہزاروں آفتیں انسان پر نازل ہوتی ہیں ممکن ہے کہ راہ میں ڈاکوؤں سے مڈبھیڑ ہو مال متاع لُٹ جائے تو یہ مخفی خزانہ کام آئے گا۔ نگینے بھر کے نہ رہو گے۔ اس میں ایک ایک نگینہ ہزار اشرفی کی قیمت رکھتا ہے۔ لے جاؤ جس طرح پیٹھ دکھائی ہے اُسی طرح مُنہ دکھانا تمھیں خدا کو سونپا۔ قمرالزماں نے ماں کی نصیحت کی طرح تھیلی کو دل کے قریب جگہ دی اور پر سے کپڑا لپیٹ لیا حشم خدم کے ساتھ بصرے کی راہ لی۔ ایک منزل بصرہ باقی تھا کہ بدوؤں نے آگھیرا مال تجارت کے ساتھ غلاموں کی جانیں بھی لیں قمرالزماں خون لگا کے شہیدوں میں مل گیا۔ آنکھیں بند کر لیں بدو مردہ سمجھ کے چھوڑ گئے صبح ہوئی یہ لوٹ پیٹ کے اُٹھے سا منے خدا کا گنج سدھار چکے تھے اور نہ خچر بدوؤں (بدو ویسی) کی سواری میں تھے انکے پاس بجز جواہر کی تھیلی کے ایک جھنجھی کوڑی نہ تھی بیچارے خاک پھانکتے عین جمعہ کے دن شہر پناہ کے دروازے پر پہونچے جیسے ہی شہر میں قدم رکھا فقیر کے قول کی تصدیق ہو گئی۔ ہُو کا عالم تھا۔ گویا قبرستان میں گزر ہوا۔ واحسرتا بائیں دیکھ کے حلوائی کی دُکان پر بیٹھے وادا کا فاقہ تھے دست کے پیٹ بھرا۔ اتنے میں نوبت نقارے ڈنکے دھونسہ نقیب کی آواز آئی سمجھے کہ قضا آتی ہے ہوشیاری کو شے میں پناہ لے کے جان بچائی جیسے تو۔ تعوں کا غول اُدھر گزرا مخفی امر بٹری ستان چلتے پھرتے ستاروں کی چال دیکھنے لگے۔ محبوبہ پر نگاہ پڑتے ہی ستارہ گردش میں آیا اُلٹی سیدھی چال پھرنے عقل و ماغ سے خارج ہوئی دیوانگی نے اُسکی جگہ لی۔ دم سے گر کے تو بیہوش اسوقت تک نہ اٹھ سکے جب تک یہ خوبصورت چڑیلیں اپنے مسان میں نہ گئیں۔ کچھ دیر بعد آمدِ جنت کی راہ کھلی تو تھیلی سے ایک نگینے نکالے جوہری کے ہاتھ فروخت کیے اُنکی قیمت سے ضروری سامان خریدا مکان کرایہ پر لیا نہائے دھوئے آدمی کی صورت بنائی ایسا نہ تھا خط سے شہر کی سیر کرنے نکلے۔ پھرتے پھراتے ایک نائی کی دُکان پر دم لیا حُسن کا اعجاز دیکھیے کہ پیر نود سالہ کے شباب مردہ نے انگڑائی لی رال ٹپک پڑی بولا آئیے صاحبزادے کرم کیجیے۔ سر کے بال بڑھ گئے ہیں ہر پیشانی لکھن میں ہے بیٹھ جائیے تو ظلمت کا نور ہو۔ قمر دکان میں جلوہ گر ہوا موتراشی کے ساتھ سخن تراشی کا لگا لگا باتوں باتوں میں قمرالزماں نے حجام سے پوچھا کہ صاحب اس شہر کی نرالی ریت دیکھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ دکانیں چھوڑ کے روپوش ہو جاتے ہیں اسکا سبب کیا ہے میں یہاں تازہ وارد مسافر ہوں کل چھپ کے میں نے تماشا دیکھا۔ آخر یہ عورت کون ہے جو ڈنکے اور نقیب کے ساتھ بازاروں کی سیر کرتی ہے۔ بڑے میاں نے دانتوں کے نیچے انگلی دبائی اور کہا خبردار کسی دوسرے کے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا ورنہ جان کی خیر نہیں۔ چلو گھر چلو وہاں تمھاری ماں حقاقہ وقاقہ تمھیں تمام کہانی سُنائے گی۔ قمر نے ایک مُشت زر سے حجام کی مٹھی گرمائی اور اُسکے ساتھ ہو لیا۔ بڑے میاں سیدھے گھر پہونچے اپنی بڑھی بی سے قمر کا حال کہا بڑی بی بولیں یہ سونے کی مینگنیاں دینے والی بکری ہاتھ لگی۔ میں سمجھ گئی یہ لونڈا عشق کے پھیر میں گرفتار ہے اندر بلاؤ تو حال سنوں نقشہ سُناؤں کچھ ہیو ہار ہو آجکل تنگدستی نے گھیرا ہے کیا عجب ہے کہ کسالا کٹے روگ دھوگ چھٹے قمرالزماں بڑی بی سے ملے۔ بوڑھیا چاند سا چہرہ دیکھ کے ہکا بکا رہ گئی اُٹھ کے بلائیں لیں بوا بہانے کو کوسا۔ چھوٹا پیٹ سہلا کے بیٹھیں نام نشان پوچھا تنگدستی کی شکایت کی۔ یہاں باوا کی کمائی اور ماں کی عنایت مال کی کمی تو تھی بے تکلف سو اشرفیاں بھینٹ چڑھائیں تب ضعیفہ نے حقیقت سُنائی کہ سنو صاحبزادے دُنیا میں جتنے دارالسلطنت یا راجدھانیاں ہیں ان میں عیاشی کی کثرت اور عیاشی اور باشی کا رواج عام ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر دارالخلافہ بدنام ہے بصرہ بھی اس عیب سے خالی نہیں یہاں کے بادشاہ کو ہندوستان کے راجہ نے ایک موتی بھیجا مگر موتی بن بندھا تھا بادشاہ نے شہر کے حکاک بلائے اور سب سے شرط کی کہ موتی میں سوراخ کرو مگر خبردار اگر چٹخنے نہ پائے ورنہ سولی دیجائے گی۔ ڈر کے مارے ہر ایک نے انکار کیا۔ البتہ ایک نگینہ ساز جو اُستاد عبید کے نام سے مشہور ہوا ورخود کاریگر بھی ہے اس کام پر مستعد ہو گیا موتی چھید کے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ خوش ہوا اور کہا جو مانگو وہ دوں۔ اُستاد عبید نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند نعمت حضور کے اقبال سے گھر میں دولت کافی ہے اس خدمت کے عوض مال نہ دوں گا البتہ اس شخص کی بی بی نہایت پاک نفس ہے اُسکا جی چاہتا ہے کہ بے نقاب ہر جمعہ کو قبل نماز بازاروں کی سیر سے جی بہلائے دکانداروں کو حکم دیجیے کہ نماز سے پیشتر دکانیں کھلی چھوڑ کے جامع مسجد میں دو گھنٹے تک بند رہیں کانی چڑیا تک بازار میں نہ رہے اگر کوئی بدمعاش تاک جھانک کرتا دکھائی دے تو وہ تلوار کے گھاٹ اُتارا جائے خون اُسکا مباح ہو۔ بادشاہ سلامت قول ہار چکے تھے کرتے ہی کیا۔ دوسرے نگوڑے بادشاہ اپنی غرض کے بندے ہوتے ہیں انھیں خلقت کی مصیبت کی پروا نہیں ہوتی۔ چلیے دو تین سال سے یہی دستور ہے سیکڑوں بے گناہ اجل کا شکار ہوئے یہ قحبہ ہر جمعہ کو اسی طرح گشت کرتی ہے بلی ہو یا کتا جو سامنے آیا اپنی جان سے گیا۔ سنو میری جان تم ابھی بچے ہو تم کیا جانو سادہ لوح عبید یہی سمجھتا ہے کہ بی بی نیک ہے مگر وہ بڑی پاکباز ذات ہے اگر قحبہ نہ ہوتی تو یوں دُنیا پر قدغن نہ کرتی

اب تم بتاؤ کہ تمھیں خالی حال لکھنے کا شوق تھا یا دل میں کچھ اور سمائی ہے اگر عشق چرایا ہے تو ویسی کہو قمرالزماں نے سر جھکایا پیرزال نے قہقہہ مارا کہنے لگی چھوکرے تو چھپ جائے اور ن نہا ے میں خوب سمجھتی ہوں ارے تو نے تو وہ صورت پائی ہے کہ جنت کی حور دیکھے تو دل نثار کرنے وہ قحبہ کیا مال ہے گھر میاں ؎

مفلسی میں ہوا گر عشق تو ہیں لاکھ ضرر

گر میسر ہو تو یہ سودا کرو ورنہ ٹھنڈے ٹھنڈے گھر سدھارو۔ قمرالزماں نے کہا خدا کی عنایت سے زر و گوہر بافراط موجود ہے۔ بڑی بی کی باچھیں کھل گئیں دوسرے دن ملنے کی تاکید فرما کے رخصت کیا۔ باقی باقی۔

راقم ــــــــ

ادارۃ العرب والاسلام

منلق آرا بیگم بنام سابق والیہ بھوپال

بیگم۔ میری بندگی۔ مجھے تم سے کبھی کی صاحب سلامت نہیں گو میرا تمہی وجود جان پہچان کی پروا نہیں کرتا جیسے جو بات ذہن میں آجاتی ہے اُسے لکھ ڈالنے سے کام ہے۔ آجکل میں یہ دیکھ کے بہت کڑھتی ہوں کہ جس چیز کی عزت رکھنے کے لیے مسلمانوں نے جانیں گنوائیں جیتن تجا صعوبتیں اٹھائیں اب وہ ایسی سستی اور آسان ہے کہ لوگ گھر بیٹھے گلے منڈھ دیتے ہیں راستہ میں گری پڑی لقطہ چیز کی طرح جس کے ہاتھ لگے وہ لیجائے۔ پہلے ہی سے اسکی شرطیں رفتہ رفتہ آسان کی گئیں۔ حالانکہ چاہے سُنّی ہو یا شیعہ یہ چیز ہے دونوں کے نزدیک اچھوتی۔ تم کہوگی کہ نکلیفت کلام میں پہیلیاں بجھواتی ہے صاف صاف کچھ کہے تو حال معلوم ہو۔ اچھا تو سنو بیگم میرا مطلب خلافت سے ہے یہ لقب اُنہیں ایسے بزرگوں کو اگلے زمانے میں ملا جنکے دامن پر نماز پڑھنا چاہیے جن کا واسطہ دینے سے خدا اپنے غضب کو رحم سے بدل دیتا ہے جن سے ہمیشہ خدا راضی رہا اور قرآن پاک میں اُسنے خوشنودی کا پروانہ لکھدیا کہ پھر کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے۔ خیر وہ وقت گیا وہ بات گئی۔ مگر اب تو ذی اختیار مردوں میں تو کوئی خلافت کی حامی نہیں بھرتا رہ گئے ہیں تم تو بیگم انکی خلافت سے ہزار درجہ بہتر میری اور تمھاری خلافت ہے۔ خلیفہ بہت ہو چکے دنیا ترقی کر رہی ہے ہر بات میں مرد اور عورت کی برابری کا دعوی اکیلی عورت ہی نہیں مردوں کی زبان پر بھی ہے۔ پھر آخر ہم یا تم کیوں نہ گنگا کے ہاتھوں بہتے دریا میں ہاتھ دھوئیں۔ لوگو مردوں کی جان ہے عورتوں کے نہیں ہے۔

آج زمانے بھر میں دو ہی عورتیں ایسی ہیں جو خلیفہ بن سکتی ہیں ایک میں ہوں کہ خدا نے عقل علم بہادری سچائی کونسی نعمت ہے جو اپنے تصدق میں نہیں دی۔ ایک تم ہو کہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکی ہو عربی فارسی انگریزی میں فاضل ہو حکومت کے رنگ دیکھے ہے وقت بڑے بڑے انگریزوں سے ہاتھ ملا چکی ہو ہندوستان لندن تک دنیا تمھیں جانتی ہے اخباروں میں نام چھپ چکا ہے۔

اپنے بارے میں تو ہندی ڈھول یقین ہے کیا معنی کہ لاکھ کچھ ہو پھر پردہ نشین ہوں دوسرے یہ کہ خصم دل کا زخم موجود ہے اُسکی ناز برداری کروں یا خلافت کا دھندا سنبھالوں تیسرے یہ کہ انگریزی نہیں جانتی اور سنتی ہوں کہ آجکل کی خلافت ہے انگریزی پڑھے انگریزی طور طریقے اختیار کیے ناجائز اور حرام سمجھی جاتی ہے چوتھے یہ کہ سوت بھی بغل میں موجود ہے جو میرے ہر کام میں میخ نکال لیتی ہے چاہے میں نماز ہی پڑھوں پھر بیاں کی وہی مثل ہے سو بوڑھے خصم کی جو ہے گلے کا ڈھول اگر وہ دن کو رات کہ دے تو وہ بندۂ خدا کہے گا ہاں چاند نکلا ہے تارے چھٹکے ہیں۔ پانچویں یہ کہ آمدنی کم ہے اخبار والوں کو منہ بھرائی دوں تو تیسرے دن تاک کرنے لگیں۔ نہ دوں تو نیچے جھاڑ کے پیچھے پڑ جائینگے نہ خاص نمبر نکالینگے نہ جلالت مآب حضور عالیہ سرکار امیرۃ المؤمنین والمومنات سلطانہ منلق آرا بیگم صاحبہ خلد اللہ ملکہا و سلطنتہا کا لقب دینگے نہ جھوٹ موٹ کی کرامتیں اپنے دل سے گڑھ کے چھاپیں گے نہ شریعت کی لگام میری طرف پھیرینگے نہ خلافت کی تمام شرطیں میری ذات میں اکٹھا کرینگے نہ قصیدہ خوانیاں ہونگی نہ ناز برداریاں ہونگی نہ جہاں کہیں جاؤں وہاں مہینے پہلے سے میرے نام کی جنتری چھپی جائے گی نہ اسٹیشنوں پر استقبال اور آؤ بھگت کرنے کے واسطے لوگ اُمڈ آئینگے نہ کوئی ایڈریس دے گا نہ مسجد میں نماز پڑھانے کی درخواست کی جائیگی نہ وہ لوگ جو دھوکے سے بھی قبلہ کی جانب کبھی نہیں جھکے میری خاطر وضو ساده کے خدا کو عبادت کے قابل اور مسجد کو معبد سمجھنے لگیں گے۔ نہ بیماری دُکھی زچہ خانہ کی خبروں سے رم کے رم سیاہ کیے جائینگے۔ اور یہ خرابی سب سے بڑی خرابی ہے۔ مانا کہ اب خلافت کے واسطے تخت اور اختیار کی ضرورت نہیں تخت نہ میرے پاس ہے نہ تمھارے پاس لیکن بیگم پھر تمھارا نام بہت بڑا ہے۔ ہاتھی لاکھ لٹے پھر سوا لاکھ ٹکے کا ہے۔ اللہ رکھے صاحبزادہ موجود ہے وہ اپنے نسب میں خلیفہ زادگی کا لقب بڑھتے دیکھ کے ضرور خوش ہوگا دو چار لاکھ سال میں صرف کر دینا کون سی بڑی بات ہے اتنا تو ولایت کے سفر کے ہر پھیرے میں خرچ ہو جاتا ہے۔ پھر جس طرح سال پیچھے ایک دفعہ لندنی مکہ کی زیارت ثواب کی بات سمجھی جاتی ہے اُسی طرح یہ خرچ بھی ثواب سے خالی نہیں۔ دیکھو نیک زیب نے اپنی ذات کو سید ثابت کرنے میں کتنا ثواب لوٹا اور زر اُٹھایا۔ اور میری بیگم خلافت تو نسب سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتی اُسکا ثابت ہونا کیا دشوار ہے۔ اچھا وہ دشوار بھی ہو تو کیا بڑے حاجی صاحب موجود نہیں ہیں۔ خدا کرے رہیں جیتی دنیا تک جتنی گتھیاں پڑیں اُنکی تدبیر کے ناخون سُلجھا سکتے ہیں جو تم ذرا سا اشارہ کرو تو اُٹھ جاتا ہے وہ فوراً اپنی خلافت چھوڑ بیٹھیں گے۔

غرض بیگم اپنے خدا کو مان کے عورت ذات کی آبرو رکھ لو فوراً خلیفتہ بن جاؤ۔ ارے یہ کہنے کو تو نہ ہو کہ عورتوں میں کوئی خلیفہ نہیں ہوا۔ دیکھو عورتوں میں ایک عورت پیغمبر ہوئی اُسوقت سے تمام مردوں کا منہ بند ہو گیا ورنہ ہر سٹے ہم غریبوں پر فخر کرتے تھے کہ اجی عورت اس قابل ہی نہیں کہ ایسے عمدہ اور روحانی منصب اُسے عطا ہوں وہ تو بچہ جننے کی مشین ہے۔ اب یہ غرور ہے کہ عورت خلیفہ نہیں ہو سکتی۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے کیا ہو گیا ابھی موقع ہے خلافت بزبان حال گویا ہے ؎

نفسم رسیده برلب و حسن نظاره باقیست

بیمار غم گذر کن که هنوز چاره باقیست

راقمہ منلق آرا بیگم۔

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا[ئے]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا انکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔
محصول ڈاک بہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین غیر

قصیدہ تاریخی اودھ پنچ لکھنؤ آغاز سال نوروز زر افروز ۱ جنوری ۱۸۹۱ عیسوی

بہار ساقی محفل چمن تماشا گشت　　کہ جام صورت گل شد گلاب صہبا گشت
طرب بخندۂ گل آنقدر ہجوم آورد　　کہ زردے زرد ہمہ گشت زعفران سا گشت
چہ وا دہ مستی موسم رواج مینوشی　　کہ قیس بادیہ پیماے بادہ پیما گشت
بدہر شاخ سخن گستری چنان بالید　　کہ برگ سبز چو طوطی سبز گویا گشت
بمہر تازہ نمو شد بلند آوازہ　　کہ سبزہ بسکہ بخود چید سرو بالا گشت
بجوشش فصل بہا باید قوت اشیا　　کہ قطرہ بحر شد و ذرہ رشک صحرا گشت
چنان مجاز حقیقت نماے عالم شد　　کہ لفظ معنی و ہر اسم خود مسمیٰ گشت
بہار تازہ بجوشید آنچنان در بزم　　بجاے سبزۂ نورستہ زمینا گشت
دمید ماہ نو و کبک طبع ز خندہ　　کشادہ روے گل و عندلیب رسوا گشت
نواے تازہ کشیدم براہ شوق چنان　　صریر خامۂ من نغمۂ کلیسا گشت
خیال یار در آغوش وصل ہم شد　　کہ آہ قیس سیہ خیمہ بہر لیلیٰ گشت
کجاست ساقی و مطرب کہ فصل گل بہ سید　　رحیق آبرو افزاے نور سیما گشت
برآمد از افق چرخ مہر سال جدید　　ہلال نو ہمہ تن خم شد و جبین سا گشت
قیامت است کہ ہر شوخ فتنہ شد بیدار　　کہ چشم سجدہ صد بابیک نو دو وا گشت
چہ سال عیسوی تازہ جلوہ سر دادہ　　کہ خضر دشت بہ جانبخشی مسیحا گشت
گرفتہ نقش درین عہد صورت نقاش　　کہ ہفت بیت غزل شکل ہفت اعضا گشت
چو مہر سال مسیحی ز رخ نقاب کشید　　قلم چو بحیث الصفحہ رقم ثریا گشت
دمید مہر دل افروز جنوری نوروز　　غرض ز تیر دل از خاطر احبا گشت
کسیکہ مردہ نما بود زندہ دل گردید　　کہ سال عیسوی آغاز لطف فرما گشت
بمہر رونق ماہ سپہر اختر ہاست　　کہ لکھنؤ ز اودھ پنچ شہرت افزا گشت
ظرافتش بلطافت چو موج خندۂ گل　　لطافتش بظرافت پسند دلہا گشت
بنظم و نثر دل آویز چون بطبع ہنر　　بقہر تیغ برہنہ نصیب اعدا گشت
بشوخی و بشرارت چو حسن عہد شباب　　کہ دلفریبی عالم مسلم او را گشت
اداے خاص بنامہ نگار عام نمود　　زبان ریختہ تا طرح ریخت انشا گشت

سحر دمید و نسیم ز کوے یار وزید　　کہ غنچۂ دل پژمردہ گل سراپا گشت
رسید ساقی ساغر بدست از خورشید　　شراب ریخت بجامیکہ ماہ پیدا گشت
براے جشن فریدون لکھنؤ سجاد　　نقاب چہرۂ زہرہ چو مشتری وا گشت
اگرچہ نیست نظیرش و لے شبیہ او　　بعکس آئنہ ہر آئنہ ہویدا گشت
لطیفہ گوے و رسا خیال و دلنشین گفتار　　شنید چون سخنش عندلیب شیدا گشت
ظریف و شوخ و مہذب بلطف مطلب خیز　　بلفظ قطرہ بمعنی شناش دریا گشت
چرا ستائش سجاد دلنشین نشود　　بخال حرف چو نقطہ زدم سویدا گشت
شباب و مستی و فصل بہار و نکہت گل　　بہم شدند اودھ پنچ تا مخبرا گشت
سخن سراے منم قدردان اودھ پنچ است　　دل و جگر بے نذرش مرا تمنا گشت
فروغ نظم نگر روشنی طبع ببین　　اگرچہ تیرگی اخترم چو شب بپا گشت
سر دو دام بہ ثنا بیت قصیدۂ اردو　　دو سال پیش ازین گوش دل پر آوا گشت
زبان ریختہ سحر است و پارسی اعجاز　　بدین دو شیوہ زبان در دہان ہمانا گشت
شہید خنجر ابروے پارسی گشتم　　چو تیغ خامہ بکف طبع من بہ ہیجا گشت
قصیدہ گفتم در پارسی چو در سفتم　　کہ رشتۂ نگہ شوق گوہر آرا گشت
نگاہ لطف نما آفرین و دریغ مدار　　اگرچہ جنس ہنر کس نہ برس کالا گشت
ہماہمیست کہ مطبوع طبع خاص شود　　کہ دل بجز سخن فہمیست توانا گشت
ز شیوہ حسدم دور و بانیاز قرین　　زخار رشک گل ہاشمی مصفا گشت
نہ انوری و نہ خاقانیم نہ عرفی وقت　　و لے چو شمع فروغی نمود دعویٰ گشت
بہ ہاشمی است صفی پور در جہان مشہور　　اگر نہ باعث شہرت متاع دنیا گشت
چہ شاہ عشق گدایم بفقر و بافتاب　　کہ آب طبع روان و ورق مصلا گشت
قصیدہ قطعہ غزل مثنوی رباعی ما　　لواے و مسند و تاج و نگین و تمغا گشت
بایں شکوہ سخن شکوہ فلک چہ کنم　　کہ طبع شوخ اودھ پنچ را شناسا گشت
خجستہ جنوری از روز پنجشنبہ شد　　نخست ماہ اودھ پنچ شہرت افزا گشت
شراب و ساقی و مطرب ندیم و سال جدید　　چو پنج چیز اودھ پنچ را مہیا گشت
بپنج نظم اودھ پنچ مہر شد تاریخ　　کہ آمدہ ماہ شد و خامہ دست بیضا گشت

قصیدہ ختم شد آغاز ہاشمی سال است　　شروع سال اودھ پنچ گوہر آرا گفت

مورخہ خاکپاے انام ہاشمی محمد نور الحسن براے نام

از صفی پور ضلع اُونام

* بجو چیدن۔ اگرنا ۱۲

سال نو

بڑا دن ہے جگر تھامے ہوئے بوجین آتے ہین
اوچھلتے کودتے بھٹی پہ جنٹلمین آتے ہین

رنگیلے پنچ۔ آپ کے نامہ نگارون مین سال نو کے مضامین بیچ ہی دور لکھتے ہین ماشاء اللہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر نازکیاں اور خوش فکر لیکن اینجانب کی جدت پسندی اور جوڑ توڑ ملاحظہ فرمائیے ورکیون نہ ہو اور پھر کہان نہ ہوت

ہم تو ہین پانچوین سوارون مین
... واقعہ نگارون مین

... اور ملاحظہ کیجیے - یہ وزن ہے؟ !!!!!!

ساقی نامہ

مندرون کی مجوبن ساقن
راج محل کی رہنے والی
مستون کی پیاری تو ہے
ہر ہتو الا بندہ تیرا
مال ترا ہے دولت تیری
گلیون گلیون راج ہے تیرا
زیور گہنا پاتا - تیرا
جان تری ہے ایمان تیرا
ڈفلے ڈھول دمامے تیرے
کوٹ ہین تیرے پتلون تیرے
جھانجھ تیرے ہین ڈھولک تیری
طبلہ اور سارنگی تیری
ہنسنا تیرا برق بلا ہے
تیرا آنا موت کا آنا
دل کی دشمن الفت تیری
ناز نئے انداز کے تیرے

دھومی خان کی دھومن ساقن
آڑی ترچھی کہنے والی
مستی تو ہشیاری تو ہے
گورا کالا بندہ تیرا
مرد ترے ہین عورت تیری
سوپ ترا ہے چھاج ہے تیرا
مسند تکیہ چھانا تیرا
بخشش تیری احسان تیرا
پگڑی اور عمامے تیرے
میمین تیری میمون تیرے
بنیا تیرا گوالک تیری
نیبو اور نارنگی تیری
کسنا تیرا سیف جفا ہے
تیرا جانا جان کا جانا
جان کی خواہان فرقت تیری
صدقے دل ہر ناز کے تیرے

الف ترا ہے ہمزہ تیرا
حصہ تیرا بخرا تیرا
ہندوستان اور لندن تیرا
پھول ہین تیرے خار ہین تیرے
پیشہ اور تجارت تیری
شہر مین تو بازار مین تو ہے
ہرا تھے پر کا لک تیری
خم تیری خمخانہ تیرا
کشتی تیری دریا تیرا
آلو تیرے بنڈے تیرے
بجلی حکمت عملی تیری
بھٹی تیری ہوٹل تیرا
پیر مغان گھر والے تیرے
شیشہ بوتل جام ہے تیرا
تیری آنکھین صاف کٹورے
چلتے پرزے ہاتھ مین تیرے
تیری پا مین سب کو بھولے
یہ تیرا ہے شان کا لشکر
تخت ترا ہے افسر تیرا
دار اامان ہے بھٹی تیری
ستے ... سکندر نما شہر تیرا
موسم فصل زمانہ تیرا
جاڑہ تیرا گرمی تیری
فیض کا دریا چلو تیرا
گھر مطلب کا چوکھٹ تیری
چیلے تیرے دولت والے
اک اک دل مین گھر ہے تیرا
گول ہین سب سرمنڈی تیرے
ڈاکٹران تو - دارو ہے
نیمے جامے پوچھین تیرے
دامن زاہد صافی تیری
روم تیرا ایران ہے تیرا
سال مہینہ دن ہین تیرے
میمون پر ہے سایہ تیرا
تیرا حصہ مست بنانا

عشوہ تیرا غمزہ تیرا
ناز ترا ہے نخرا تیرا
جنگل تیرا گلشن تیرا
طرہ بدھی ہار ہین تیرے
شاہی اور وزارت تیری
در مین تو دربار مین تو ہے
دخت رز ہے بالک تیری
بط - مینا - پیمانہ تیرا
شہر ترا ہے قریا تیرا
بچے تیرے انڈے تیرے
کالی گھٹا ہے کملی تیری
کرسی مونڈھا دنگل تیرا
بال ہین گھونگھر والے تیرے
الو کرنا کام ہے تیرا
جال کے پھندے ڈنکے ڈورے
بفکرے سب ساتھ ہین تیرے
اندھے کانے لنگڑے لولے
یا سب ہے شیطان کا لشکر
امن کا گوشہ ہے گھر تیرا
حسن حسین ہے نشئی تیری
آئینہ ہے جوہر تیرا
ٹھمری گیت ترانہ تیرا
شرم تری بے شرمی تیری
بلبل ہے ہرا الو تیرا
بنک .... کا پاکٹ تیری
بندے تیرے عزت والے
ترکی تازی خر ہے تیرا
بانکے ہین سب گنڈے تیرے
ساحرنی تو جادو مے ہے
سب عمامے پوچھین تیرے
لاکھون کی صرافی تیری
روس تیرا جاپان ہے تیرا
آدمی شیطان جن ہین تیرے
تاڑ سے اونچا پایہ تیرا
تیرے بس مین ناچ نچانا

جشن نوروز

ان سب کو بیعنکر بنادے
تو ہی پھول ہے تو ہی بو ہے
دیکھ وہ بادل اوٹھکر چھا
یہ میرا لایا بادل
بجلی چمکی کوندا لپکا
جو دیکش ہونے آئے
ابر گہرا تاریکی چھائی
نوبت رعد بجاتا آیا
کوندے نے دھونسا پیٹا
کھل کر پھول ہیں لپٹیں دیتے
غل ہے فصل بہاری آئی
بلبلیں رند بجاتے آئے
رنگ برنگی تانیں لیتے
ساقن کے بھک منگے آئے
چنچل کر سارا ڈھاڑا
بند پڑی ہے بھٹی کیسی
دیکھ تو اوپر آنکھ اوٹھا کر
پھول کھلے اور گلشن مہکا
سرد ہوئی سب آتش گل کی
ٹھہرا ہے دل ٹھنڈا ہوکر
دختر رز کے ہجر نے مارا
ڈھول بجاتے آئے ڈھولا
سلطنہ نے رحلت پائی
کیسے کیسے ساتھ نہ چھوٹے
تھک گئے مردے ڈھوتے ڈھوتے
ہیضہ نے اک آفت ڈھائی
اسکو تڑپا اوسکو گاڑا
چار طرف اک دھوم دھڑکا
اللہ رے سناٹا جب سکا
بھوک اوڑی اور کھانا چھوٹا
جتنے لوگ تھے کچھ دل کے
وہ بھی مردہ ہائیں مردہ
روز کا ماتم روز کا رونا
تابی بوٹی ناپا شوربا
کھانا ملتا نہ اور تل کے

تازی تازی سبزی کھا دے
جو کچھ ہے ان سب کی تو ہے
آئے تیرے ارجاپر جا
کالا بھورا آیا بادل
بوند گری یا خیمہ ٹپکا
کتے لاش پہ رونے آئے
روشنی لیکر بجلی آئی
بادسبار کہ گاتا آیا
زاہد نے تن مندرا پھینکا
پیڑ ہیں سب انگڑائیاں لیتے
میخواری کی باری آئی
میکش غزلیں گاتے آئے
بے سر تال کی تالی دیتے
شہد سے لچے ننگے آئے
اوٹھ او ساقن کھول کواڑا
آج لگی ہے ٹٹی کیسی
توبہ توڑی ابر نے آکر
پانی برسا سبزہ لہکا
گرم کراب تو بھٹی دل کی
سوکھ گئے سب کنڈا ہوکر
روتے پیٹتے سال گزارا
لال پری کا او چھلے ڈولا
روز کے غم سے فرصت پائی
کچے پکے رشتے ٹوٹے
سوکھ گیا دل روتے روتے
گھر گھر گھس کر دھوم مچائی
اسکو پٹخا اوسے پچھاڑا
ہر اک چہرہ ہکا بکا
پتلا حال تھا خوف سے سب کا
رشوت اور نذرانا چھوٹا
بھوک کے مارے تڑپے بل کے
دل مردہ اور رائیں مردہ
چھوٹا ہنسنا کھانا سونا
ہر شوہر کو دبتی جسم و ا
تھوڑا قلیہ ہلکے پھلکے

روتے روتے آنکھیں پھوٹیں
مرگھٹ کے وہ روز گنوا سے
آج کے دن کی حسرت لیکر
ہیضہ نے گو زور لگایا
دیکھ بھیٹ نکالا اوسکو
کیا جیون منہ اوسکا کالا
پھر تو کی تدبیر یہ سب نے
مرغی لبخ بسکٹ بھیجنے
اوٹھ اوبڑھیا رالی ساقن
مست بنانے والی ساقن
شیخ دزاہد سینے کوٹیں
چھلکیں شیشے اوبلیں پیالے
پلٹا سال بڑا دن آیا
دونوں موذی ہٹے سرکے
صاف کہیں کیا کیا ہوگا
جب تک یہ کچھ زور دکھائے
تو یہ کام ہمارا کردے
دیوانے ہوں الو ہوکر
شدہ نہ ہے کچھ نیک وبد کی
کیفیت میں سال گزاریں
مرے اوڑائیں اپنے دھن میں
دہشت آنے پائے نہ دل تک
پیکر بوتل آب جو کی
ہوگا جو ہے جنت میں ہونا
لا او ساقن بوتل مے کی
جلدی سے ہاں الو کردے
دنیا ہو تو جھٹ پٹ دیدے
تاؤ لگا ہے او دیوانی
[illegible] کٹ کٹ جا بین
میٹھے میٹھے کھا گئے بندے
پکتے پکتے اوڑ گئے آلو
نخرا کرکے کھٹا مٹھا
اب تو اوٹھ او ظالم ضد نہ
ہاتھ سے اب آئینہ رکھدے
ناک میں دم ہے تیرے مارے

غنچے سوکھے کلیاں ٹوٹیں
جان بچی اور لاکھوں پائے
بھاگ گئے ہوتے جان کو دیکر
پرند ہمپر قابو پایا
رشوت دیکر ٹالا اوسکو
اوڑی خبر یہ بالا بالا
تاک کے مارے تیر یہ سب نے
لیکر شہر سے بھاگا ہیضہ
بدمستوں کی جانی ساقن
ناچنے گانے والی ساقن
کاگ اوڑیں اور ٹھہریں ٹوٹیں
غٹ غٹ کے غٹ پی لیں پینے والے
بھاگا بھوت بڑھاجن آیا
اک تھیلی کے چٹے بٹے
جیسا وہ تھا ویسا ہوگا
جب تک یہ کچھ بارہ یہ آئے
دل کا جام لبالب بھردے
دین و دنیا ہاتھ سے کھوکر
نشہ میں ہو غفلت حد کی
اک حالت میں سال گزاریں
لپٹے گائیں اپنے دھن میں
چھاؤنی حسرت چھائے نہ دلپر
خیر منائیں سال نو کی
کیسا ہنسنا کیسا رونا
ہاتھ سے رکھدے جوڑی سنے کی
جام کہاں کا چلو بھردے
صاف نہیں تو تلچھٹ دیدے
خشک گلا ہے ٹپکا پانی
خالی ہوگئیں ساری قابیں
انڈے بالکل ہوگئے ٹھنڈے
کون بنا کر کھلائے کچا لو
سن لیا سارا کچا چٹھا
جان و دل سے صدقے چھدن
سامنے لاکر مینا رکھدے
اب کیا کوئی سر دے مارے

سوکھ گیا منہ بکتے بکتے — پھر گئین آنکھین تکتے تکتے
گاڑین ہوکر برہم اوٹھین — تواوٹھینگی با ہم اوٹھین
آخر عورت تھی بیچاری — ڈر کر بولی آئی مین واری
وہ کیا اوٹھی آفت آئی — میخوارون کی شامت آئی
اوسکے مارے بچنے کب تھے — تھوڑی دیر مین چیت پٹ سب تھے
آفت یا مینوشی وہ تھی — وار دیا بیہوشی وہ تھی
کیسی ٹھہری کب نا لا — دیکھا کب تھا گرنے والا
متوت یہ اک تھا اک تھا . . پر — سر نیچے تھا ٹانگین اوپر
جواوٹھا اک جھگڑ کھایا — سنبھلا اور پھر تیور آیا
کیسا رستہ چلنا کیسا — اوسکے پاؤن پہ تھا اسکا
بے تکیہ بے بستر لیٹا — آک نیچے اک اوپر لیٹا
رو رو کر اک آہین بھرتا — ہنس ہنس کر اک باتین کرتا
اک جھک کر تسلیمین کرتا — اک بن مانس چین مین کرتا
کیچڑ مین تھا لت پت کوئی — رکھتا تیلی حالت کوئی
اوندھا پڑا تھا بکتا کوئی — ٹیڑھا ہوکر تکتا کوئی
کوئی اوندھا "تا مین" لیتا — کوئی "اولٹا" گالی دیتا
کیا حظ کیفیت کیسی — ایسی مے کی ایسی تیسی
تف مستی سرشاری تجھپر — لعنت او میخواری تجھپر
لاکھ طرح کی گھیرین چھوتین — تیرے منہ مین کتے موتین
دختِ رز پھٹکار ہو تجھپر — سارے شہر کی مار ہو تجھپر
کیا ناقص افعال ہین تیرے — کیسے بد تر حال ہین تیرے
آ تو ادھر او ساقن ساقن — زور سے تیری نا یون گردن
ہفتے کے دن چیل اوتارون — پیچ کے اوپر تجھکو وارون
صدقہ تجھکو کرکے چھوڑون — جورا ہے پر دھر کے چھوڑون
ساقی کو بھی دام مین لاؤن — جوڑا اپنے کام مین لاؤن
آگ لگی ہے بیشک دل مین — تب جا کر ہو ٹھنڈک دل مین
جیسا ساقی ساقن ویسی — ان دونون کی ایسی تیسی
لعنت اسپہ پھٹکار اوسپر — جوتی اسپہ بیزار اوسپر

مین نہ مستون مین نہ رہ وہ نہین نہ میخوارون مین تھا
لیکن اک مدت سے ساقن کے طلبگارون مین تھا
عشق اب اوسکا بھی چھوڑا دخت رز کی وجہ سے
سال نو کی ساتھ ہی بندہ بھی نوکارون تھا

حضرت مولوی نو وارد افغان

ڈبل مبارکباد

مشہور چھ - گھبراہٹ مین کچھ نہو سکا - جیسے ہی سنا کہ جانوری آگیا میرے حواس اوڑ گئے - کرون تو کیا کرون - تاریخ جو لکھوتا ہون تو دوسری اسے لیجیے اور ہاتھ پاؤن پھول گئے - سال آنا ہے نکلا اور سال نو کا مضمون ندارد - زور لگایا - فکر کی - مگر ذہن لڑا اوسکو تو امید انشاء اللہ پر چھوڑا - کچھ شعر مبارکی آمیز تیار ہین - اگر ہزار دفعہ مزاج مبارک مین آئے تو اپنے ڈبل اخبار کے کونے کھدرے مین جگہ دیجیے - ورنہ اختیار ہے نہ شکوہ ہے نہ شکایت یا ان سب مین - ایک مصرع سے پورے ۱۹۱۶ء نکل پڑے ہین وہی مینے سب کے آخر مین رکھدیا ہے ذرا خوب غور سے ملاحظہ فرمائیے گا کیونکہ اوسکے معنے جلدی کے مارے مینے خود ہی نہین سمجھے - اچھا آپ مبارکباد تو لیجیے - پھر اور کچھ کہونگا -

مبارک سال نو آمد کہ در گلشن بہار آمد
بگلشن گل - بدریا در - بہ بھٹی بادہ خوار آمد
مے اندر خم بجوش آمد - زمان نائو نوش آمد
بہ دوکان میفروش آمد کہ وقت گیر ودار آمد
بہندستان روس آمد - بہ دنیا ماہ پوس آمد
بہ دل ارمان بوس آمد کہ یارے در کنار آمد
مے گلگون بجام آمد - دوائے تلخ کام آمد
شب وصل و پیام آمد - بدل صبر و قرار آمد
بمہتاب آفتاب آمد - مے شفاف و ناب آمد
کجا لو با کباب آمد - اب خشک آبدار آمد
برائے پیچ عید آمد - بہ سال جدید آمد
خوشی و دل فرید آمد - کہ ابر از کوہسار آمد

دوسرا وزن

جدھر دیکھو سامان عیش طرب ہے — سن نو کا جلوا ہے ہر سو ہویدا
مبارک او وہ بیچ کو سال نو ہو — کہ جسپر دل و جان تک ہو نہین شیدا
بڑھے عمر و دولت ترقی مبارک — خدایا بڑا دن خوشی سے کرے عید ا

۱۹۱۶ء

تیسرا ضروری وزن

افغانستان مصر روم ایران فرانس جرمن ہسپانیہ آسٹریلیا - چین انگلینڈ لندن امیرہ وغیرہ سب کے سب اوسی حالت و رنگ مین اپنے اپنے مقام پر چین چان سے جہان تھے وہین ہین - صرف حضرت روس کے صاحبزادے نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین - باقی خیر صلا - دسمبر کے پرچے نذر کانگرس - آیندہ سے بندوبست جدید فقط والسلام - راقم و مبارکباد گھنوی

تحفۂ سالِ نو

۱۹۱۸

بیارد از دلم اللہ تحفۂ خوشحالی را
سرِ کن سوادِ اعظمِ نازکخیالی را

ہمدرد عشقین بجت حضرت خواجہ سیف اللہ امروز قصد پارسی آوردہ ام بطلب
مدام خود ساختہ و دعوت احباب نیکنام کن و دشمنان ناکام۔

وہو ہذا

بیا اے ساقیِ خورشید پیکر   بیا اے راحتِ جان روح پرور

بیا اے شاہدِ عشرت وطناز   بیا اے پردہ دارِ محرمِ راز

بیا اے روحِ کاشانۂ ما   بیا اے آبروے خانۂ ما

بیا اے باغبانِ نخلِ امید   بیا اے آسمانِ ماہ و خورشید

بیا اے رہبرِ آشفتہ کاران   بیا اے چارہ سازِ دلفگاران

بیا اے آبروے بادہ و جام   بیا اے آرزوے قلبِ ناکام

بیا اے فخرِ حاتم رشکِ جمشید   بیا اے نجمِ بختِ خالد و زید

بیا اے تاجِ فرقِ کجکلاہان   بیا اے خسروِ جادو نگاہان

بیا اے عیسیِ دوران بیا زود   بیا اے دشمنِ ایمان بیا زود

خیالِ قلبہاے مردہ ام کن   علاجِ خاطرِ افسردہ ام کن

روا اے شانِ بیت العشق آر   بکف جام و صراحی در بغل آر

تماشاے نجومِ مدعا کن   بیا قفلِ درِ میخانہ وا کن

برہ تکلیفِ چشمِ مستِ خود را   ز رنگِ مے حنا کن دستِ خود را

عمل اندر بحکمِ اشربو کن   پر از مے شیشہ و جام و سبو کن

بیا اے کعبۂ امیدِ مستان   بیا اے پیشواے مے پرستان

بیا اے ناخداے کشتیِ گل   زجا برخیز و کن نظارۂ گل

دماغِ جان معطر شد ز خوشبو   روان بادِ مرادم گشت ہر سو

خدارا کشتیِ مے را روان کن   ز احسان خشک لب را تر زبان کن

بہ خون آتش بازارِ خود را   فروزان کن چراغِ کارِ خود را

ببین ہر سو سیہ مست ابر آمد   ہمین وقتِ وداعِ صبر آمد

خرامان شد صبا در صحنِ گلشن   نظر بر میکشان نکہت بدامن

گل افشان جابجا بادِ بہار است   چہ گلکاری بہ فرشِ سبزہ زار است

سرور افزا ہواے برشکال است   چہ شد آخر کہ جام از بادہ خالیست

بیا نظارہ کن ہنگامِ سیر است   درنگ آخر چرا در کارِ خیر است

روان کن کشتیِ بحرِ کرم را   بدہ گردش مے بیت الصنم را

گدایت را ہمان پیمانہ حاجیست   "سلامِ روستائی بے غرض نیست"

بہ گیسوے پریشان روزگارم   بہ ابروے کمان بس دلفگارم

بگریم مثلِ شبنم چشم نمناک   بسوزم مثلِ گلخن قلبِ غمناک

ز غم مثلِ گلِ صد برگ زرد است   جگر خشک از ہواے آہِ سرد است

و مادم مثلِ آہ و نالہ دارم   بدل داغ و بہ لب بجا نالہ دارم

فراقِ دلبرِ ز بس گران است   ز بارِ فرقتش نوبت بجان است

مرض دارم علاجے کن خدارا   خدارا اے خود آرا کن مدارا

کشیدم چند مدت انتظارے   ندیدم مثلِ آن اعجوبہ کارے

مکن از خونِ من آلودہ دامان   مسلمانم مسلمانم مسلمان

نظر بر عالمِ ابر و ہوا کن   نگاہے جانبِ فوق السما کن

نہان شد آسمان از غرب تا شرق   ببین ہر گریۂ من خندۂ برق

چہ سازم در کسوف است آفتابم   چہ گویم ہوش بر بود اضطرابم

نظر بر التہابِ قلبِ من کن   بیا برخیز و گلگشتِ چمن کن

زمانِ فرقتِ بنت العنب رفت   سیاہ صدمہ و رنج و تعب رفت

درِ میخانہ کن اے مہربان باز   کہ نور و زاست سالِ نو شد آغاز

حجابِ درمیان از بر طرف کن   چو نیسان قطرہ را دُر در صدف کن

ز از حاتم گہے شرمندہ باشی   علاجِ مردہ کن اے زندہ باشی

شہنشاہِ سخاوت پیشگان باش   ز رحمت مرہمِ دل ریشگان باش

بلطف و مہر خود ہماے یکسر   جمالِ آفتابِ ذرہ پرور

سرت گردم مکن غفلت بہ کارم   ندارم بیش ازین تابے ندارم

لبالب از مے گلگون بدہ جام   "کہ بہتر باشد از آغاز انجام"

غبارِ لوحِ خاطر دور گردد   تبِ قلبِ حزین کافور گردد

شنید و حالِ زارم دید ساقی   نوازش کرد و مے بخشید ساقی

بیاپے پُر شد از مے جامِ بلور   بگردید التہاب از سینہ کافور

چو کار آب کرد آن آتشین آب   ز جا رفت آتشِ دل مثلِ سیماب

مرادِ عاشقِ بے پر بر آمد   تمناے دلِ مضطر بر آمد

سرور از نشہ حاصل شد مبارک   پر از مے شیشۂ دل شد مبارک

دعا کن بہرِ ہیچ اے دل بہ منت   کہ او مثلے ندارد در ظرافت

ہمان یک عیسیِ دل مردگان است   مجرب نسخۂ غم خوردگان است

الٰہی تا زمین و آسمان است   الٰہی تا گل اندر بوستان است

چو بلبل نغمہ سنج آن ہیچ باشد   خلاص از دامِ رنج آن ہیچ باشد

بماند تا ہزار و بست و صد سال   جوان بخت و جوان دولت، جوان سال

تعلق ہر کہ دارد با اودھ پنچ
خوش و خرم بماند تا اودھ پنچ

راقم
ارزوے گوے ہیچمدان
بقلم۔ م۔ ع۔ خ۔ ہوش لکھنوی

سال نو کی مبارکباد

لیڈی کانگریس۔ کھیلو! بیٹا کھیلو! اور اس سے ترقی کا خوش آیند ہو گا ناگاوہ!!

آلہ معین الصوت کی دوکان

نیشنل کانگریس منعقدہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء

لیڈی کانگریس - اون لوگونکے لئے جو بالکل بہری نہین ! یا اونکے واسطے جو نہین سُنتی ہین !! یہان عمدہ عمدہ **معین الصوت** آلہ فروخت ہوتے ہین +

مضامین غیر*

ہاتھ میں تسبیح لی۔ سر نگوں منہ پر نقاب
ہم بھی سب سمجھے ہوئے اللہ والے لوگ ہیں

کہیں تو بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کی خواہش۔ وکیل
مختار۔ بیرسٹر بننے کا شوق۔ ڈاکٹر حکیم جراح ہونے کی آرزو۔ تحصیلداری
منصفی ڈپٹی کلکٹری۔ انریری مجسٹریٹی کی جستجو۔ خان بہادر شمس العلما
ستارۂ ہند سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے خطاب کی تمنا
حصول حقوق۔ صلہ خدمات کی کوشش۔ یہاں ہماری کیفیت حالی۔ زمانے
الگ۔ سر گھٹا۔ ڈاڑھی بڑھا۔ عمامہ رکھ۔ تہ بند باندھ۔ عبا قبا ڈانٹ
ہاتھ میں تسبیح۔ منہ پر نقاب ڈال۔ پیر و مرشد ہونے کی خواہش۔ شاہ
صاحب کہلانے کا شوق جھاڑ پھونک کی آرزو۔ پیٹ پالنے۔ دوزخ
بھرنے کی فکر۔ آج اس قصبہ میں داخل۔ کل اس موضع میں نازل۔ اپنے
چیلے ساتھ۔ اگر دو شاگرد ہمراہ۔ سیدھے سادے دنیاداروں کی جان۔ اللہ والوں کے
لیے اللہ کا گھر۔ مسجدوں کی کون کمی۔ نام خدا عید بقر عید کی طرح۔
کبھی کبھی دو ٹکر اکھانے کے لیے ہر جگہ دو چار موجود۔ ابھی خاصی سی آبادی
کے بیچوں بیچ کی مسجد تجویز کر داخل۔ ادھر ادھر دیکھ بھال۔ نظر بچا جھٹ
پٹ ایک گوشہ میں قنات کی طرح چادر تان۔ پردہ گھیر گھار۔ اندر بیٹھ گئے۔
ساتھیوں کا ساتھ چھوٹنا محال۔ چہار دست راست سب حلقہ زن۔ عشا کا
وقت۔ اذان ہوتے ہی دینداروں کا ازدحام۔ صف آراستہ ہونا تھا
کہ امام بننے کا شوق دل میں چٹکیاں لینے لگا۔ فی الفور پردہ سے نکل۔ مصلے
پکڑ لیے۔ طرح طرح کی آواز۔ الحان۔ لہجے جانچنا شروع ہوکے سوس
پندرہ منٹ تک خوب خوب طبیعت کی امنگ سے دل کی بھڑاس نکال لی۔
سلام و دعا کے بعد کل بستی پر ہیبت الی مقامہ۔ پھر داخل پردہ۔ سنتیں و
نوافل سب اندر ہی اندر۔ نمازی کچھ تو لنگوٹ سنبھال رخصت ہوئے۔ کچھ خلاف
معمول پردہ داری دیکھ کر حیرت و استعجاب میں۔ الٰہی یہ نئی بات کیسی!
اس شب خیالات گشت زدہ۔ کبھی ادھر کبھی ادھر طبیعت کو الجھن۔ دل
کو پریشانی۔ کسی طرح طمانیت نہ۔ استفسار کی جرأت نہ دریافت کی ہمت
آخر بس اور دیگر بن میں تضیع اوقات کب تک۔ یہ سمجھ کر یہ بھی فقیروں کے ساتھ
کوئی اللہ خدا کی بندی ہے۔ پردہ نشین ہوگی ارادہ حج بیت اللہ کا ہوا ہوگا۔ یا
کربلائے معلی کی زیارت کا۔ خدا والوں کے لیے خانہ خدا سے بڑھ کر دوسرا
محفوظ مقام کون۔ رات بسی میں۔ صبح کو اپنی راہ لیں گی یہاں یہ خیال

کہ ٹوٹ داری چیلے شاگردوں سے استفسار حال کا سبب۔ اظہار
مدعا کا باعث ہوگی۔ ہمہ تن چشم و گوش۔ سراپا خاموش انتظار میں پاؤں کر
جاپ۔ آتے ہوئے کے عوض۔ جاتے ہوئے سنتے تمام آرزوؤں کا خون ہوگیا۔
ساری تمنائیں خاک میں مل گئیں۔ افسردہ خاطر۔ بے کار و بے آس۔ مجبوراً گھر کی
بستر پر دراز۔ کبھی آواز سے ہراساں ہونگو ہدایت۔ صبر کرو صبر۔ کہ اس کا پھل
میٹھا ہوتا ہے۔ جاؤ اب سو رہو۔ رات بہت گئی۔ اضطراری اور بیقراری
میں سونا کیسا۔ کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ۔ آنکھ ہی کس طرح جھپکی
تک نہیں۔ گوناگوں خیالات دماغ میں چکر گھنیاں کھا رہے ہیں۔ توبہ توبہ۔
یہاں کے لوگ بھی کتنے بے پروا ہیں۔ کوئی بندہ مسافر۔ پیر و مرشد۔ بزرگ۔
دیندار آجائے تو کھلانا پلانا۔ نذر و نیاز در کنار۔ ذرا خبر تک نہیں لیتے۔
افسوس نئی روشنی۔ نیچریت۔ بد اعتقادی اب دیہات میں بھی پھیل گئی۔
مگر خیر۔ دیر آید درست آید۔ نیت شب بخیر۔ دیکھیے کل پردہ غیب سے کیا ظہور
پذیر ہوتا ہے۔ غرض یونہی تیوں رات رخصت۔ تاریکی ہیبت ہوئی۔ نور
کے تڑکے۔ مندروں کے جرس ٹھنکے۔ بانگ مرغ کے ساتھ صدائے اللہ اکبر
سنتے ہی پھر وہی دینداروں کا ہجوم۔ امامت۔ قرأت کی دھوم۔ دعا اور ورد
کے ختم ہونے پر برات کے حسین سے متحیر ہونے والے انگشت بدندان۔ این! یہ
تو ابتک نہیں گئے۔ اور نہ جانے کے لچھن نظر آتے۔ ان کی طبیعت مضبوط۔
دل کڑا کر ایک سے پوچھ بیٹھے۔ کیوں جناب کہاں سے آنا ہوتا ہے۔ کیا
ہجرت کا قصد ہے جو زنانہ بھی ساتھ ہے۔ دلمیں تو دریائے مسرت جوش
مارنے لگا کہ اب گوہر مقصود ہاتھ آیا چاہتا ہے۔ مگر بظاہر یہ ارشاد۔ اسے
چپ چپ۔ توبہ کرو توبہ۔ ایسے بزرگ کے شان میں ایسی بے ادبی۔ تم
لوگ سگ دنیا۔ ایسے برگزیدہ حضرات کے مراتب کیا جانو۔ سنو۔ یہ بہت
بڑے کمال صاحب جلال۔ معجز کلام۔ مسیحائے انام سچے ولی مقبول بارگاہ
لم یزلی۔ عملیات کے عامل۔ ہر علم میں فاضل۔ ایک شاہ صاحب ہیں انکو
کچھ کھاتے ہیں نہ شب کو ذرا سوتے ہیں۔ حیوانی غذا سے کراہت۔ غلہ
و اجناس سے نفرت۔ صرف پھل ترکاری پر اکتفا۔ چائے دودھ۔ انڈے
کی غذا۔ بارہ و بارہ جو بیس برس سے برابر روزہ۔ افطار میں میوہ جات
کشمش۔ پستہ۔ اخروٹ۔ چلغوزہ۔ مرید کرنے میں مشاق۔ آسیب
چھڑانے میں شہرۂ آفاق۔ بات منہ سے نکلی اور ہوگئی۔ گویا کرم فقیر
ترتراتے تھے۔ چکنی چپڑی باتیں۔ مزیدار گھاتیں۔ کس سے دل کے اندر
اس طرح بیٹھ گئیں۔ جیسے ہو سچے ہوئے بزرگ ہیں وہ ہیں۔ ایک تو ضعیف
الاعتقادی۔ دوسرے سلسل لفاظی۔ لب سونے میں سہاگا کر دکھا
نیم چڑھا۔ ساری باتیں بلاشبہ وحی آسمانی۔ آیات قرآنی۔ دونو ہاتھ جوڑ
کر۔ للہ بے ادبی معاف کیجیے۔ اور زیارت کی تدبیر بتائیے۔ خدا کی قسم
آنکھیں منتظر۔ کان مشتاق ہیں۔ بہت اچھا۔ ابھی لو ابھی۔ جب پہرے بدلنا

پردہ مین داخل — وہان شدت کا انتظار — بلا کا اضطرار — کچھ کا ناپکی کے بعد سر نکالکر — آؤ آؤ جلد آؤ — بڑی پھرتی سے نہایت خشوع خضوع قلب کے ساتھ پردے کے اندر — شرف حضوری میسر — مگر نقاب رخسار — مانع حصول دیدار — سرنگون — پوری مراقبہ کی حالت قدمبوسی — جبہ سائی کے بعد دست بستہ — میری ایک بچو ہے پانچ برس سے — منہ سے کچھ بولتی ہے نہ سر سے کھیلتی ہے — ہردم بدحواس اور اداس — جی نڈھال — پریشان حال — ایسی اولاد کے غم — بال بچے کے الم — زندگی وبال — کچھ دعا — تعویذ — گنڈا فتیلہ مرحمت ہو — یا نہین — حکم ہو تو وہ بھی حاضر ہوکر پابوسی سے سرفرازی حاصل کرے — کچھ دیر گذرنے پر — سر او نچا — گردن ہلا — یہان لانے کی ضرورت نہین — شام کو ہمین خود دیکھلو — بہت بہتر — بہت خوب — اور روزہ بھی وہین افطار ہو — انشا اللہ تعالے دونون ہاتھ سے سلام — خوش خوش مسجد سے نکل — جلدی جلدی گھر پہونچ — اہتمام مین مشغول — راستے مین — مکان پر — ادہر اودہر گشتی سرکلر — ارے ہان — سنتے ہو — آج ایک شاہ صاحب آئے ہین — بڑے باکمال بزرگ ہین — منہ سے بولتے ہین نہ آنکھ سے دیکھتے — بڑی مسجد مین مقیم ہین — گاؤن بھر مین دھوم مچگئی — اب شام کے انتظار مین — تھا سا دن بھی پہاڑ — کسیطرح ڈھلتا ہی نہین — بہزار دقت مغرب کا وقت نصیب — ہیا ہپ کودتے دوڑتے — عالی خدمت سراپا برکت مین حاضر — ایفاے وعدہ کی درخواست — یہان ساعت شماری مین کمال بیقراری — فی الفور نقاب اولٹ — ہتھیلی مین — ایک ہاتھ مین عصا — دوسرے مین تسبیح ہلاتے مع ہمراہیان روانہ — دوشت مین رونق بخش کا شانہ رشک دنیا — نا تو بہ بند و خدا — انواع اقسام کی ترکاریان — طرح طرح کے فواکہات پیشکش — چشم زدن مین سارا خوان صاف — شکم پری — تن پروری کے بعد علیلہ طلب — بمزا نقص التقلی مسلم — جھاڑ پھونک — دعا — عمل شروع ہوتے ہی خاصی بکر کود — دھما چوکڑی — چل ہون — ارے چلی ارے چلی — ارے مری ارے مری — چھوڑ دیا چھوڑ دیا اردگرد عزیز قریب — بھائی برادر — یگانون بیگانون کا حلقہ — ہمراہیون — تماشائیون کا مجمع — وحشت مین تن بدن کا ہوش نہ ہانگ چوٹی کا لحاظ — دوپٹہ آنچل کا خیال کہان — سب طرف سے وہی آرزو — نظارے کی ہوس نکالی جانے لگی — اردگرد شاگرد ایک ہی استاد — موقع مناسب — وقت موزون کے منتظر — زمین پر جوتا مارنا تھا کہ تڑاتے کی صدا — ہو ہو کی آواز

نظر بچا علیلہ کے سامنے ایک گلوری پھینک دی — آہا ہا ہا وہ مارا وہ مارا — سارا ٹونا ٹوٹکا کھایا پیا اوگل دیا — بہت تھا بعالیجی تمیں — بہت ستار رکھا تھا — ہر طرف واہ واہ کا زور و شور تحسین و آفرین کا غل غپاڑہ — یہان فرط مسرت سے پاؤن دلی کے نیچے — بالآخر رکوع و سجود — نذر و نیاز کے ساتھ خلعت رخصت ملا — اب کیا کہنا — گلی گلی یہی چرچا — کوچے کوچے یہی تذکرہ — پھر حاجتمندی کون کمی — تو چل ہین — خانہ خدا — اچھی خاصی سرا — جناب ایک پھوڑا بہت دق کر رہا ہے — ذرا اوسپر ہاتھ تو رکھ دو — بہت خوب آہستہ آہستہ کچھ پڑھا — تین دفعہ چوتہ پشت بپشت مین رسید کر اولٹ دیا — کہو اب کیا حال ہے — بالکل اچھا — مطلق درد کیا معنی پھوڑے کا نشان تک باقی نہین — صاحب — دس برس سے دونون ہاتھ مفلوج ہوگئے ہین — نہایت پریشان ہون — ذرا سا لعاب دہن لگانا تھا کہ سب روگ ہوا — فی الفور شفا — اندک خلش نہین — آئے دن دعوت ضیافت کی کثرت — شاگردی مریدی کی جرا جر ہردم دس پانچ چھوٹی امت والے موجود — اولاد کا رونا — فرزند کی تمنا بھوت پریت کی شکایت — بدخوابی بیمینی کی حکایت — الغرض — پہونچے ہوئے بزرگ — اللہ والے لوگ — ہین ہین ہمین — منہ سے جو کچھ نکلا — فوراً ہوگیا — بس دنیا وادو — بیچا دین — نئی روشنی والونکو چاہئے — ایسے خوف کرین اور خاطر تواضع — تحفے تحائف سے ہمیشہ خوش کرتے رہین فقط

راقم

ساری عالمکو ہمیشہ جسے ڈھونڈا چاہئے + ہین فقیر اللہ کے جو منہ سے نکلا ہوگیا

(شوخ ظریف)

جورو جی ہیکر بل ہاری

مسٹر پارنل اور لارڈ کالنے میر اسکے ذمہ طلاق کے مقدمات مین شرمناک طور پر جرم زنا کیا ثابت ہوا اونکی جان بلا مین پڑگئی لارڈ صاحب تو اپنا استر بستر لپیٹ کر ہندوستان جنت نشان کو خیرباد کہکر جدہر سے آئے تھے اودہر کو چلدیے فرق اگر رہا تو اسقدر کہ آمد مین غل غپاڑا شور و غوغا سب کچھ ہوا مگر واپسی کے وقت ایسی خاموشی پسند کی گئی تھی جیسے اندھیری رات مین کوئی عاشق ولدادہ اپنے معشوق کی ملاقات کو دیوار پھاندکر جانے مین پسند کرتا ہے تاکہ کوئی کانون کان خبر نہو —

اگر اصل معاملہ کے وقت ایسی خاموشی رکھی ہوتی تو معاملہ

لال بہادر مصور

روباہ بازی کابل اور آنگلستان کا توحش

...زنانی مرسے پاؤن تک تانے پڑے رہتی ہونگے دوسرے کسی کی کیا جرأت ان کے دل سے پوچھئے جو زبان حال سے کہہ رہی ہین

مرا مسال سرانی ہمین است
زنانی آسمان تو شکستی زمین است

ہمارے ہندو بھائیون کا خدا بھلا کرے کہ دو ماسا لگا کر دونی مصیبت مین ڈالدیا فرمائیے یہ مالحہ کا مہینہ جسکو پوس بناکر بچا سے غریب غربا کو زندگی سے مایوس کردیا جاڑے کی دوہری مصیبت گزار یگا یا ان جو دوہی مہینے تک اور خیال کیجا سکتی تھین ایک مہینہ اور جھیلنا پڑین یا نہین ؟

بقیہ سلسلہ

م ب از بہر سانار بلیا

رباعی

بی بی کی یہ ہروقت مذمت کیسی	اے حضرت دمباز یہ شفقت کیسی
پہلو مین جو ہو تین نہ یہ ان جاڑون مین	فرمانی ہو جاتی مرمت کیسی

حضرت دمباز یہ نہ تصور فرمائین کہ مین اونکے کلام بلاغت نظام پر معترض ہوا ہون نہین ہرگز نہین۔ مگر ہان اپنا اپنا تجربہ ضرور ہے

رباعی

جو رو مفسد ہو یا لڑاکا اچھی	کم رو بد شکل بد قوارا اچھی
اس جاڑے مین گرما ہو پہلو تمکو	سمجھو یہ ہے شیطان کی خالا اچھی

رباعی

شادی نہوئی تھی تو تھی کیا کیا ارمان	اب ہوگئی شادی تو مصیبت مین ہے جان
بیشبہہ مثل سچ ہے یہ اس موقع پر	بیاہے ہین پشیمان تو کنوارے ارمان

راقم وہی حضرت م ب
از بہر سانار۔ بلیا

۱۸۹۱ء کی دھن

حضرتنا۔ آپ جانتے ہین آج کل مین کہان ہون ! خاص انخاص

زمین اور آسمان کے بیچون بیچ کے اندر۔ اسلئے کہ آسمانی باتون مین بیحد دخل ہوگیا ہے۔ چونکہ ہر سال نوکا نرالا نیا ہے اوسکا لیا آپ مشتاق ہونگے کہ امسال کس کسکو کیا دھن رہیگی اسلئے بندہ اپنی معلومات بجزو درنگ کر عرض کرتا ہے ملاحظہ فرمائیے

مسٹر گلیڈسٹون کو ہوم رول کی
مسٹر پارنل کو آئرلنڈ کی سرگروہی کی
لارڈ سالسبری کو اپنی وزارت کی
مسٹر بریڈلا کو نیشنل کانگریس کی حاجتون کی
مسٹر کین کو دختر رز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے طلاق کی
مس مینک کو اپنے پرانے مذاق کی
سلطان روم کو اپنی حفاظت کی
مہدی کو اپنی خلافت کی
زار روس کو اپنی جان کی
انگریزون کو سونے کے کان کی
سر سید احمد خان کو چندے کی
خدا جانے کس کو بندے کی
گورنمنٹ نظام کو روپیہ برباد کرنے کی
چیف کمشنر برہما کو جنگل آباد کرنے کی
سر اکلنڈ کالون کو سب چیزون کی

اور

حضرت اودھ پنچ کو ہنسنے ہنسانے تیزون کی

راقم
گمنام

حضرت ذوا آتا افغان وجناب مباز

بقیہ سنہ ۱۸۹۰ء

حضرت دمباز

تعریف کی خواہش نہ ہوس نام کی ہے	غم وہ کر کا کچھ نہ فکر الزام کی ہے
بکتا ہون مین اپنے دل کے خوش کرنیکو	حاجت نہ صلہ کی ہے نہ انعام کی ہے

حضرت ذوا آتا افغان

زرواتون تجھے کہ بات یہ کام کی ہے	پھر فکر مجھے روشنی شام کی ہے
جی چاہتا ہے اوسکا نکالون دمخن	جو ڈبی جو یہ تیرے پاس دام کی ہے

حضرت دمباز

گھر بار گیا ہے اوسکا نظارا گیا ہے — اب چاہیے طلب کرے وہ چارا کیا ہے
بچپن ہو جوانی ہو ضعیفی ہو کہ زیست — جو کچھ ہے اوسی کا ہے ہمارا کیا ہے

حضرت ذوآتا افغان

کھلا جاتی ہے جو کلی کھلتی ہے — مہلت نہین موت سے ذرا ملتی ہے
کتنا ہو جو کچھ کہ غنیمت ہے یہ دم — کس سکتا ہے منہ اپنی زبان ہلتی ہے

حضرت دمساز

قسمت بھی بگاڑ پر پلٹ جاتی ہے — الفت بھی دلون سے دور ہٹ جاتی ہے
جس سانس پہ ہے زیست کا سب دارومدار — یہ بھی تو دم مرگ اولٹ جاتی ہے

حضرت ذوآتا افغان

جو نیک ہین بندہ پروری کرتے ہین — بدکی بھی نہین پردہ دری کرتے ہین
ہر دوست سے ہوتے ہین چھپا کر سلوک — شکریہ سے یون اوسکو بری کرتے ہین

حضرت دمساز

ہشیار ای قوم خواب غفلت کب تک — یہ سستی و کاہلی و حسرت کب تک
ہے وقت نیا اوٹھو اوٹھو بہر خدا — چھوڑو چھوڑو یہ اپنی عادت کب تک

حضرت ذوآتا افغان

جاتا ہے پرانا عہد تسلیم کرو — آیا ہے نیا زمانہ تعظیم کرو
منظور ہے گر ترقی نسل تمکین — بچون کو نئے اصول تعلیم کرو

وله

تعلیم جدید جب کہ پاوگے تم — سب اگلے طریقے بھول جاوگے تم
جو چیز ابترک ہے برتنے پڑتے ہو تم آج — ٹھوکر بھی اسے نہ کل لگاوگے تم

وله

تن تن کے ترقی کا تماشا کرنا — انگریزی نئے لغت تراشا کرنا
تم وضع پہ مار دینا عزت ہو کہ شرم — بیباک گھمنڈ سے ہو کے جو شاشا کرنا

وله

گردش ہے نئی فلک دکھاتا جاتا — ایمان کو ضعیف ہے بناتا جاتا
دل کیون نہ مسلمانو کہون اونکو خلل — اسلام مین کفر ہے سماتا جاتا

وله

ظاہر ہے محبت نہانی تیری — شاہد ہے ادب پہ قدردانی تیری
بوسہ کی علامت اونکے رخ پر نہین — ہے سورۂ نور مین نشانی تیری

وله

بڑھتی جاتی ہے ناتوانی افسوس — ہوتا نہین ہضم کھانا پانی افسوس
اعضا نے دیا جواب پیری آئی — کیا کر گئی ہمسے اے جوانی افسوس

وله

جانے سے شباب کے بکا کرتے ہین — چلتے ہین تو جھونک کر قدم دھرتے ہین
لیتے نہین پیری مین یہ ٹھنڈی آہین — ہر سانس پہ اب موت کا دم بھرتے ہین

وله

پیشون پہ توجہ ہے نہ حرفت پر ہے — صنعت پہ نظر نہ رخ تجارت پر ہے
ایک ایک کا نوکری پہ دم جاتا ہے — افسوس مری قوم کی حالت پر ہے

راقم - شاگردان ہوش

لوکل

۲۲ - کو ولیعہد زار روس بارہ بجے دن کے لکھنو شریف مین داخل ہوے توپین چلین - یہ ہوا دہ ہوا - ۵ بجے کے بعد آصف الدولہ کا امام باڑہ اور گھنٹہ گھر دیکھتے ہوئے تالاب والی بارہ دری مین رونق افروز ہوئے - اگزیبشن کی تصویر کھینچی - اولٹے پاون پلٹ گئے حسین آباد کی زیارت سے وہ محروم رہے - یا حسین آباد اونکی زیارت سے - اوسی تاریخ اونکے پیچھے پیچھے ابر و باد برق و باران بڑے دہوم دہام سے چمک دمک کر قواعد دکھاتے رات کی تاریکی مین آدھمکے چاندماری بڑی دیر تک رہی - ہوا کی تحریک نے سردی کو چمکا کر کلیجے ہلا دیے - اہل شہر لحاف کے اندر روئی کے بنولے ہوکر رہگئے - گرمجوشی کے بدلے سرد مہری کی شدت ہے - گرائین توکچھ ہاتھ پاون ہلین -

ایک ولایتی سن رسیدہ نجومی - سیاح تجربہ کار ہوشیار - نامی اسطرح سے پیشین گوئی فرماتے ہین - یا حکم لگاتے ہین - کہ ... صاحبزادے کے داخلے کے بعد یہ بے ہنگام ہولناک صدائین - دہائین دھائین کی بھیانک آوازین - نورانی چمک - بدشگونی کی خبر دیتی ہین یہ ایک منحوس علامت ہے اور اجتماع اضداد باعث تردد و [illegible] دیکھنا چاہیے کہ یہ حکم کس درجہ فضیحت و رسوائی تک پہونچتا ہے محل خندۂ اہل شعور ہوتا ہے - یا سبب گریۂ ارباب غرور -

مضامین غیر

ہر کارے وہر مردے

ہر ضرب المثل میں کوئی نہ کوئی بڑا اور مفید اصول یا نتیجہ مضمر ہے اور علی ہذا القیاس اس چھوٹے سے ضرب المثل سے بہت بڑا سبق ہم لوگ حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اسکے معنے پر غور کرین اور اوسکے اصول کے مطابق کاربند ہون مگر ہماری غلط خیالی ہمارا بیجا غرور ہماری جھوٹی نمایش کا شوق ہمکو ہمارے عنوان کے فیض رسان ضرب المثل سے فائدہ اوٹھانے نہین دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عموماً ہم لوگون کی علمی ترقی بہت ہی مسدود ہوتی چلی جاتی اور ہمارے اردو لٹریچر کی ترقی کی کوئی اُمید نظر نہین آتی ہے اخبارون اور رسالون اور کتابون کی تعداد روز افزون بڑھتی چلی جاتی ہے اور نئے نئے شعرا اور نئے اخبار نویسون کا نام ہم روزسن رہے ہین مگر جن قابل اور علم دوست اور سخن سنج لوگون کی نظر ان اخبارون اور کتابون وغیرہ پر ہے وہ بخوبی اسکی شہادت دیسکتے ہین کہ جو لوگ ان چیزون کو لکھتے ہین اونمین سے شاید سَو مین دو آدمی کو بھی اونکے عمدہ صحیح اور مفید طور سے لکھنے کا مادہ مشق اور تجربہ نہین ہے مگر شوق نمائش اور کسیطرح کما کھانے کی فکر مین لوگ غلط پیشہ اختیار کرکے اپنے کو

کار بوزینہ نیست نجاری ٭

کا مصداق بناتے اپنے لٹیچر کا بدیہی نقصان اور اپنی ذلت کی شہرت کرتے ہین اکثر لوگون نے عموماً اشتہار پڑھکر کتابون کا منگوانا موقوف کر دیا ہے اور اردو اخبارون کے نام سے اکثر لوگ نفرت کی ادا دکھاتے ہین۔

مطابع اس کثرت سے ہین اور چھپوانے کی آسانی اسدرجہ بڑھی ہے کہ ہر ایک شخص کوئی نہ کوئی چیز چھپوانی ضرور چاہتا ہے۔

اکثر لوگ اردو اخبار نہایت مجبوری اور احتیاج کے عالم مین جاری کرتے ہین اور اخبار کو کاسۂ گدائی بناکر اس معزز پیشہ کی ذلت کا اشتہار بنکر خود رسوا اور امرا کے دروازے دروازے مارے مارے پھرتے ہین اور اس دوڑ دھوپ مین سعی سفارش اور اپنے فقر و فاقہ کے کہانے کی قوت سے سال بھر مین کچھ کما سکتے ہین بعض ایسے ہین کہ جنھون نے اخبار جاری کرنے کے قبل کبھی ایک حرف بھی نہین لکھا تھا اور جنکو مطلق مضمون نگاری کی مشق نہ تھی بعض کو کافی استعداد نہین ہے اور بعض کے معلومات اسقدر تنگ ہین کہ جسکے سبب سے اخبار نویسی مین کامیابی ممکن نہین ہے۔ انگریزی دانی جو آجکل کی اخبار نویسی کے لیئے ایک ضروری چیز ہے یہ صفت بھی اکثر صاحبون مین نہین ہے قانون دانی بھی نہایت کم ہے یا تنگ کہ بیسون اخبار نویس ہیکو [illegible] کے ضروری دفعات سے بھی واقف نہین ہین انھین وجوہات سے اردو اخبارونکو کبھی عموماً کامیابی نہین ہوتی ہے اور اونکی ذلت اور خرابی روزانہ بڑھتی چلی جاتی ہے اب وہ زمانہ آیا ہے کہ آئے دن ایک نہ ایک ایڈیٹر جرمانہ کی اور قید کی سزا پاتا ہے مگر اسکے ساتھ اونکو عبرت نہین ہوتی ہے مضمون سے اردو اخبار اسطرح خالی ہین (ابتدا کا ذکر گیا) کہ جسطرح بنگالیون کا دل ہمت اور مردانگی کے جوہرون سے خالی ہے کسی قسم کی دلچسپی ان اخبارون مین ایسی نہین ہے جس سے یہ اخبار قابل لوگون کو مطبوع ہون بیکار اشعار بے نتیجہ اور مہمل مضامین شکایت ناسزا اور مضامین آبرو ریز سے بھی اکثر اخبار بھرے جاتے ہین اور بعض احمقون اور کمظرفون نے یہ خیال کر لیا ہے کہ لوگون پر گالی کا دباؤ ڈالکر اپنے اخبار کا نام کرینگے اور لوگونکو ڈرا کر اپنا کام نکالینگے مگر ایسے اخبارون کی عمر بہت کم ہوتی ہے اور انکی ناکامیابی جلد مشہور ہو جاتی ہے مضمون آفرینی اور قدرت تحریری مستقل اور گہری قابلیت مدتون کی مشق اور وسیع تجربہ کے نتیجے ہین چند انگریزی الفاظ کے غلط طور پر عبارت مین گھسا دینے اور کسی رئیس یا مصنف کی مذمت کرنے سے کوئی قدرت اور قابلیت پیدا نہین ہوتی ہے تہذیب [illegible] گویا پہلی صفت اخبار نویس اور مصنف کے لئے ہے اسکے سوا اعلے درجہ کی دیانت اور ذاتی عظمت کی بھی اوسین ضرورت ہے بغیر اسکے ہر کس و ناکس کا کام نہین ہے کہ لسان الملک بن بیٹھے اور مصنف ہونے کا جھنڈا اوڑا دے

تصنیف سے جنکو کوئی تعلق نہین ہے وہ مصنف ہین اخبار نویسی کے پہلے اصول سے جو واقف نہین وہ وکیل قوم گنے جانے کی کوشان ہین فنون شعر کے نام سے جو آگاہ نہین وہ شاعر ہونے کا دعوی رکھتا ہے تحقیق سے جنھین کوئی مناسبت نہین ہے وہ محقق کامل ہین اور ایک غیر کامل اور غلط لغت قوم کے لیئے تیار کرنے پر مغرور ہین جنکو اسقدر بھی مادہ نہین ہے کہ دنیا مین اعلے درجے کے انگریزی مصنفون کی تصنیف پڑھ سکین وہ مغربی انشا پردازی کے ہادی بننے پر نازان ہین اور چاہتے ہین کہ اور لوگ اونکو اپنا اُستاد یا امام قبول کرلین تمام ملک مین آج ایک اخبار بھی اونکا نمونہ نہین ہے کہ جیسے عموماً انگریزی اور بنگالیہ ہندوستانیون کے بیشمار اخبار بنگلے ہین اور وہ اخبار جو سب سے زیادہ اردو اخبار ہے اوسکی حالت بھی قابل تشفی نہین ہے کیونکہ اڈیٹوریل اوسکے لائق کبھی نہین اوسمین چھپنے اور ترجمہ اکثر غلط اوسمین ہوا کرتا ہے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کہ جو ایک زمانے تک تشبیہ ایک جماعت کے لوگون مین کتاب آسمانی کی طرح پڑھا اور مانا جاتا تھا اوسکی حالت بھی بہت عبرت انگیز اور حسرت بار ہے قومی مذاق لٹریچر کا نہایت پست ہے اور ہر جاہل اور لٹریری ٹھگ کی ضعیف الاعتقاد بے استعداد لوگ پرستش کرنے لگے ہین اور اسکا اثر قوم کی علمی مذاق پر بہت خراب ہو رہا ہے (کرنیک) ایک بھی نستعلیق اور آزاد اور ذی استعداد

نہین ہے کہ کتابون اور اخبارون پر قلم اسے دیجاتی ہے اور جب اسے دیجاتی ہے تو اکثر غلط اور مہمل راے دیجاتی ہے اور راسے زنی کی قابلیت اور قدرت ہمارے لوگون مین بہت کم ہے اور اس کافی فن سے بہت لوگ بے بہرہ ہین اگر آج یہ قوت ہمارے قابل لوگون اور علی الخصوص اخبار نویسون مین ہوتو ضرور سبب ہے اخبارون اور جدید تصنیفون اور تالیفون کی اصلاح ہو تی کیونکہ تمام ممالک ہندستان مین سب سے بڑا محرک ایسی چیزون کے اندھے پن کے لیئے یہی سبب اور اسکے بغیر کبھی علمی ترقی اور لٹریچر کی اصلاح ممکن نہین ہے یہان سوا اسے خوشامد اندراے کے کم لوگ راے دیتے ہین اور اخبار نویس تو مصنف اور مولف کو کبھی کبھی لکھ بھیجتے ہین کہ کتاب آپ نے عنایت کی ہے ریویو بھی آپ ہی لکھکر عنایت فرمائین؟

بعض حضرات نے بڑھاپے مین اپنے مذاق اور روش سخن پردازی یا علمی کو بدلدیا ہے مگر اس طریقے مین بھی کم ہی لوگ کامیاب ہوتے ہین کیونکہ بڑھاپے کا وقت تغیر اقدامات جدیدہ کے لیئے بہت ناموزون ہے۔ لازم ہے کہ جس نئی چیز کو انسان اختیار کرے اوسکے تمام حالات اور کیفیات سے پوری واقفیت حاصل کرے ورنہ صرف شوق ناموری مین بیباکانہ رنگ بدلنا شاعر سے شاعر شاعر سے محقق محقق سے لغت دان اور لغت دان سے لکچرار اور لکچرر سے مورخ بنجانا معاصر آفتون بلائون اور ذلتون کو اپنی رسوائی اور مصیبت کے لیئے دعوت کرکے بلانا ہے اور اسکی نظیرین بھی بیس برس کے اندر بہت سی موجود ہین — لازم ہے کہ ہم اوس سے سبق لین اور اپنے محدود حلقۂ استعداد سے قدم باہر نہ نکالین کیونکہ اوسمین ہمارے لیئے خطرہ ہے اور ہماری عمر بھر کی کمائی برباد ہوجاسکتی ہے اور ہماری نیکنامی مین داغ لگجاسکتا ہے ہم نہایت عجز سے اپنے عنوان کو ایسے بزرگون کو یاد دلاتے ہین کہ جنکا سیل خاطر اسطرح کے خوفناک انقلاب کی طرف پایا جاتا ہے —

اخبار جاری کرنے کے لیئے پہلے قوم کی اخبار خوانی اور مذاق ترقی کا صحیح اور پورا اندازہ کرنا ضرور ہے اور بعد اوسکے صرف دو باتون کی ضرورت ہے اولاً کافی سرمایہ اس لائق چاہیئے کہ اخبار نویس کو طمانیت خاطر برابر حاصل رہے اور مالی تردد اوسکے دماغ کو پریشان نکرے ثانیاً اوڈیٹر مین سارے ضروری صفات ایک اوڈیٹر کے ہون اور اوسکو مضمون آفرینی کی قدرت اور مضمون نگاری کی مشق اچھی ہو ان اصول پر جو اخبار جاری ہونگے اونکی کامیابی یقینی ہے اور اونکو کبھی مشکلات ممانعت پیش نہین آئینگے —

اسمین شک نہین ہے کہ شکایت اور مذمت اور ظرافت کے مضامین اکثر عام پسند ہوتے ہین اور بعض قسم کی شکایت اور مذمت بعض فرقے کے قریب المذاق بھی ہوتی ہے جیسے ولایت مین اکثر اخبار خاص خاص سوسائٹی کی بہ نسبت انکو جلد و تیزی اور مختلف طور سے ظرافت اور مذمت اور ہجو کرتے ہین یہان بھی بعض بنگلہ اور مرہٹی اخبار اوسی اصول پر چلائے جاتے ہین مگر انمین اور ولایت کے اخبارون کی تہذیب اور مذاق مین بڑا فرق ہے اور وہ قدرت وہ تجربہ وہ دوربینی ان ہندستانی اخبارون کو ابھی تک حاصل نہین ہے اور نہ امید ہے کہ اور ایک صدی تک حاصل ہو —

یہ بنگلہ اور مرہٹی اخبار ہرگز تقلید کے لائق نہین ہین کیونکہ انکا مذاق نہایت درجے مین گندہ اور انکی انشا کا رنگ بہت خراب ہے ملک کے مذاق کو اون اور لٹریچر کو انسے بڑا صدمہ پہونچا ہے اور پہونچ رہا ہے انکی تقلید یہانکے مین بھی اکثر اردو اخبار ذلیل ہوتے ہین اور ماکثر کا جنازہ نکلا ہے حالانکہ انکے اڈیٹرون کی سی بھی اخبار نویسی کی قابلیت نا پید ہے کیسی اردو اخبار کے اوڈیٹر کو جو معلومات کا تو کیا مقابلہ ہو سکتا ہے —

فوجداری مین سزا پانے - ریاستون مین بھیک مانگنے جانے - بے دعوت کے مہمان بننے - خریدارون کو مالی تکلیف کے نیش سے خلاف تہذیب سخت وسست کہنے - خلاف تہذیب و انصاف مضامین کے شائع کرنے - قوم کی ذلت کے پھیلانے اور قومی لٹریچر کے برباد کرنے کے لیئے اگر یہ اردو اخبار نویس ہین تو اس سے بہت بہتر ہے کہ یہ فرقہ ہمارے ملک سے غائب ہو جائے اور ہم بغیر اخبار کے اپنی زندگی بسر کرین کیونکہ اخبار سے جو غرض ہے اگر وہی حاصل نہین ہے تو اوسکے رہنے کی ضرورت ہی کیا ہے —

اکثر مصنفون اور مولفون کی نسبت بھی ہماری راے اوسیطرح درست اور موزون ہے جسطرح اخبار نویسون اور اخبارون کی نسبت ہے کیونکہ مختلف غلط خیال بیجا غرض اور مہمل شوق نمائش سے آجکل تصنیف اور تالیف ہو رہے ہین اور یہانتک نوبت پہونچی ہے کہ کتاب کے مسودے پر دو دو اور چار چار مرتبہ احباب کی اصلاح کے بعد مطبع مین کتابین چھپنے جاتی ہین اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اہالیان مطبع کتاب کی عبارت کی اصلاح کرتے اور چھاپتے ہین خدا ایسے شوق تصنیف سے ہمکو بچائے کیونکہ ایسی تصنیفات سے کیا نفع کی امید ہو سکتی ہے — تصنیف کے لیئے جس استعداد اور معلومات کی ضرورت ہے اوسکو حاصل کرکے تصنیف کرو پھر کسیکو اعتراض کا موقع نرہیگا اور تمہاری ہر سعی مشکور ہوگی۔

راقم
روشن خیال

مدراس اور اوسکے مہمان

اے خاتون برطانیہ۔ تری شاہانہ نذر کے لئے ہم سال نو کا یہ تحفہ تیری حضور مین لاتے ہین

مولوی مسٹر اودھ پنچ صاحب بہادر۔ تسلیم۔ ذرا مہربانی فرما کے اس فارسی کا بھی ذائقہ اپنے ناظرین اخبار گہر بار کو چکھا دیجیے کہ ہر طرح تازی سے اور اگلون کی ترقی تمام کرتی ہے۔

وہو ہذا

جناب منشی صاحب قبلہ مخدوم و مکرم بندہ جناب مشرف ملیعنا دام اقبالہ بعد ادائے لوازم تسلیمات فدویانہ بسر و چشم موری ساختہ بعرض جناب عالی می رساند کیفیات این نواحی بفضل لطف الٰہی و از اقبال عالی نیک (ٹھیک) میگذرد و مستوجب شکر اوست۔ او فوبیہ صحت ہی مزاج لامع شبانہ روزہ بدرگاہ غیب الآگاہ نیکو خواہان وتمصف زمان میباشد۔ درین عمل لفافہ ورقہ نامہ بنا بر طلب مبلغان بدست محمد خان جبرہ درود فرحت مشمول آوردہ بموجب بیت ؎

سرِ احقر باوجِ عزت افراشت

بدستِ مرحمت از خاک بر داشت

حق سبحانہٗ تعالیٰ باین یاد فرمائی ہا تا روز حشر سلامت با کرامت دا راد کہ بہبودگی ما فدویان ازان متصور است۔ ہم رسد۔ جناب من صورت فدوی منوال کر امسال تابائی (تباہی) غلہ وغیرہ نہایت است بلکہ تمامی مال گذاری ہم بکثرت است لہٰذا التصدیعہ دادہ ایم کہ از راہ غربا پروری آخر ماہ مالگہ ملتوی نمایند زیرا کہ تنگی و تہی دستی نہایت است بلکہ ہمان مقدمہ محمد خان واقف حال فدوی بنا بر آن متکلف خدمت میشوم انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آخر ماہ مالگہ حاضر خدمت شریف مع مبلغان خواہم شد۔

راقم نیاز

فدوی گوبند راے

۱۵۔ جنوری ۱۸۹۱ء از موضع چاند پور تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ

مزے دار طبیعت

نورِ جہانست حیدری انوارِ عجیب

اینجا بیا کہ روزِ ہدایت کنم ترا

واللہ مزے دار طبیعت والے لوگ بھی کیا غضب کے بے تکے ہوا کرتے ہین ادھر یہ شعر زبان سے نکلا ادھر مزے مزے کے معنے بتائے جانے لگے۔ ایک صاحب یون فرمانے لگے کہ نور جہان کسی طوائف کا نام ہے اور حیدری طوائف شاید اوسکی بہن ہے جس سے اوسکی صورت ملتی ہے اور ہدایت (اوسکی بھائی کو) میان شاعر صاحب شاید اپنا سالہ بنایا چاہتے ہین دوسرے صاحب بولے بہت ٹھیک

مین کل جیون ہی چوک نکلا تو دو جنٹلمین آپس مین یون باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ دیکھیے یہ غضب کہ ہدایت اس جرأت کے ساتھ ایسے اعزاز کے مجمع مین جسمین ہز ہائی نس جناب گورنر جنرل و نیز معززر و ساے شہر اکٹھا ہون یون کرسی کی جگہ پائی حضرت سینے تو انکی "یہ غضب" کے لفظ سے قیاس کر لیا کہ ہو نہو کسی طوائف ہی کے یہ فرزند ار جمند مین جو یون اپنے نمود کے لیئے ایسے مجمعون مین گھس بیٹھ کر پہونچ جاتے ہین۔ تیسرے صاحب بولے آل رائٹ اپنے شعر کا لاجواب مطلب فرمایا۔ بیشک ہدایت کسی طوائف ہی کے لڑکے کا نام ہے مینے کل اسے اسٹیشن پر دیکھا تھا ہز ہائی نس جناب نواب گورنر جنرل لیڈی صاحبہ کی گاڑی کے بعد اوسنے اپنی گاڑی بھی بڑھا دی تھی اور افسران فوج و پولیس و حکام ضلع و روساے شہر وغیرہ کی گاڑیان اسکے پیچھے تھین۔

شاعر صاحب بیچارے عجب ضغطہ مین پڑ گئے کچھ دیر تو سکوت مین رہے آخر کار نہ ضبط ہو سکا بول ہی اٹھے کہ "اے تمکو تمہاری باتون کو اس شعر کے مطلب سے بھلا کیا تعلق" مزے دار طبیعت والے یہ باتین سنکر شاعر صاحب کی طرف پلٹ پڑے اور کہنے لگے حضرت آپ تو بڑے مزے کی چیز معلوم ہوتے ہین اے ذرا نمک مرچ لگا کر آپ کو اور مزے دار کر لین شاعر صاحب نے جب ان لوگون کا تیورا اور ہی رنگ دیکھا تو جھٹ بیاض بغل مین دابے تسلیم کہکر چلتے ہوئے ✦

راقم

م۔ ح۔ از بنارس

حضرت ذو اتا افنان و دمباز

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۲۔ جنوری ۱۸۹۱ء

حضرت ذو اتا افنان

مثلہ

محنت سے جو پیدا کرے وہ انسان ہے | کاسب ہر حبیب حق وہ اسکی شان ہے
تو کیکے پکارتا ہے مالک ہر وقت | نوکر کو کر کا مرتبہ یکسان ہے

ولہ

مثلہ

محنت تو بلا شبہ و شک لیتی ہے | پر نفع زمین دس گنا دیتی ہے
جو جوت کہ اک دانہ سے خرمن ہاتھ آئے | بڑھتی ہوئی دولت کی سند کھیتی ہے

ولہ

مثلہ

مقبول خدا مین نیک اطوار ہین وہ | جو مدح و ثنا کو سزاوار ہین وہ

ہوتی ہے جو پیشہ جنبش دست نازل | اللہ کے بندے نہیں زمیندار ہیں وہ

ولہ

توقیر اے بندۂ زر ہے پیشہ کی | ہے طالب زر تو لے خبر پیشہ کی
جو تجھ کے بھی کام ملتے ہیں تو عار نہ کر | پیغمبروں سے چلا ہے ہر پیشہ کی

ولہ

دشمن جو یہ چرخ ستم ایجاد ہوا | اک مرتبہ لٹ کے شہر برباد ہوا
افسوس ہے لکھنؤ میں پیشہ جو تھا | ایسا اجڑا کہ پھر نہ آباد ہوا

ولہ

ہر فرد بشر رنج سے آزاد رہا | محتاج ہوا کوئی نہ برباد رہا
دہلی کو تو دیکھیے کہ پیشہ کے سبب | کے مرتبہ یہ لٹا اور آباد رہا

ولہ

کل پانچوین تھی آج چھٹی ہے تاریخ | ہے پہلے ہی قدم ہر اک ہٹی ہے تاریخ
سن پڑھتا ہے یہ مجھکو خوش ہین نو عمر | دان ریت کی اک اوگھٹی ہے تاریخ

ولہ

کب ملتی ہے نوکری بھلا عزت کی | کچھ حد بھی ہے غافل تری اس حسرت کی
بیکار کے باندھنا غلط منصوبے | سب اولٹی یہ چال ہے تری قسمت کی

ولہ

دھنیونکا بھلا ہونکا وقار اچھا ہے | ہر ہوتے فروش مالدار اچھا ہے
لیجاتا ہے روز چار آنے گھر پر | تجھسے تو مری جان چمار اچھا ہے

ولہ

چوروں کا گمان خوف الزام کا ہے | گھر لٹ گیا اب کیا محل آرام کا ہے
کیوں ہاتھ کو ہاتھ پر دھرے بیٹھا ہے | جو کام کرے وہ آدمی کام کا ہے

ولہ

کیوں روز رئیسوں کی خبر لاتا ہے | کیوں سعی کسی کی ہے کلیجے اوٹھواتا ہے
بیکار کی یہ دوڑ ہے سارے بندہ حرص | پیشہ کوئی سیکھ وقت پھر جاتا ہے

ولہ

ممسک نہ بخیل ورنہ دلی ہوتے ہین | افلاس مین بھی دل سگفتی ہوتے ہین
سر دیتے ہین وقت پہ زر و مال ہے کیا | جو مرد ہین بات کے دھنی ہوتے ہین

راقم

خشک رقم — چوب قلم

دعاے فصلی

معدن مذاق ولطائف ـ مخزن دعا و وظائف ـ منبع حکمت ودلیاقت مطلع نصیحت وظرافت ـ مطلع انوار لیاقت ـ مقطع اطوار جہالت ـ مرجع خواص و عوام ـ مظہر مقصد ومرام ـ افضل الشعرا ـ افسر الظرفا جناب مولانا آدہ پنچ مد ظلکم اللہ تعالے ـ بعد سلام سنت الاسلام کے خلاصہ مرام ـ حاصل کلام واضح ہووے آپکو کہ بالفعل بندہ ہیچمدان ضعیف البنیان نے تصنیف کیا ہیگی ایک دعا واسطے ہر خواص وعوام کے اعتبار سے فصل اور زمانہ کے برائے حفظ صحت وتندرستی وسلامتی جان وترقی جاہ وشان کے اغلب ہیگا کہ جو کوئی صدق دل سے رخ طرف مشرق کے کرکے ہاتھ پھیلا کے کریگا اسکا وظیفہ صبح وشام سات سات بار ہر روز وہ پاویگا دلی مراد وخواہش اپنی کو اندر سات دن یعنے ایک ہفتہ کے ـ پس بندۂ ہیچکارہ آپ کی خدمت عالی درجت مین ارسال کرتا ہیگا وہ دعا اس توقع پر کہ از راہ کرم آپ چھاپ دیوینگے اوسکو درمیان اپنے اخبار پر بہار کے فی الفور کیونکہ یہ بات ہیگی رفاہ عام اور عامل اسکا محفوظ رہیگا جملہ آفات وحوادثات زمانہ سے اور پاویگا ترقی اپنے حسب دلخواہ ـ اور ہووے گا کامیاب بیچ امتحان اوس چیز کے جسکی کرتا ہیگا کوشش ـ اور دیویگا دعا بہت بہت آپ کو دل کی تہ سے جو ہووے گا اجر اچھا خاصا آپ کی اس درج فرمانی کا زیادہ والسلام ختم الکلام ـ

اور وہ دعا یہ ہے کہ

اللّٰہم احفظنا من جمیع الاقسام الفالج والزکام والنزلۃ والسرفۃ والفلوئنزا ـ
اللّٰہم احفظنا من جمیع الانواع الدرد والبخار والطحال ـ والہیضۃ والتپ لرزہ ـ
اللّٰہم احفظنا من اشتیاق الشرکت الایجوکیشنل کانگریس الالہ آباد دومبرہ دوز یشریہ ـ
اللّٰہم احفظ مالنا وزرونیا وخیالاتنا من اثر الاسپیچ دکلوا میر الہیچر ـ
اللّٰہم امرونا فی سعی الامتحان المثل وصول العہدۃ الگورنمنٹ وترقی التنخواہ
اللّٰہم افرغ افلاسنا ودیانا ولقب النیم وحشینا واشتقاق الطحال اعنی تلی پیٹنا ـ
اللّٰہم اعطنا فی الہندوستان عہدۃ التحصیلداری والڈپٹی کلکٹری والکمشنری وفی الآخرت رفیع الدرجات آمین آمین ثم آمین فقط

محررہ ۲۶ ربیع الثالث ۱۳۱۰ھ دہلی

از مقام موتیا گنج بین محلات بلدۂ خلقت آباد۔

راقم

بندۂ بیچیدان آلودۂ عصیان دولری بہی خواہ بہمیان غفراللہ الرحمن

نسیم مسلم

(شوخ ظریف)

ہر کسے بخیال خویش خبطے دارد

ہندوستان ترقی کی ہوس مین چھلانگین چھلانگین مارتا ہوا اپنی دانست مین تو علی طرح بڑہتا گویا ہوا مین تیر گیا ہے اور چلا جا رہا ہے لیکن کہنے والے کہتے ہین کہ یہ اپنی جگہ سے قدم بھر آگے نہین بڑھا بلکہ پس پا ہو گیا ہے۔

بعض حضرات نے تو لامذہبی کو درخت ترقی کا تخم فرض کر لیا ہے اور اسکے ساتھ عذر ت کا یہ وہ بھی موقوف مذہب صرف خیالی ڈھکوسلا ہے جو اسکا پابند ہے وہ نادان ہے نماز روزہ موقوف شرم حیا موقوف غرض جہانتک ہو سکتا ہے لامذہبی کی طرف جھک رہے ہین۔

بعض نے یوروپ کے لباس کو باعث ترقی سمجھ رکھا ہے کوٹ پتلون ٹرکی ٹوپی گلے مین کالر ہاتھ مین تیڑھا ڈنڈا رپ رپ کرتے ہوئے ترقی کی تلاش مین سرگرم ہین۔ ہندستانی کھراب آدمی۔ ہندستان کا خیالات تاریک ہندستانی آدمی شرم و حجاب پر جان دیتا ہے۔ شراب پیو۔ گردن مروڑی مرغی کا کباب کھاؤ۔ چھری کانٹا لیکر میز لگا کر کھاؤ کہ ترقی ہو۔ کھانا کھا کر کلی نہ کرو۔ عربی لفظ زبان سے نہ نکلے۔ کتے کا منھ چومو۔ کھڑے ہوکر موتو۔ عورت کو کوئی دوسرا ہاتھ پکڑ کر بیجائے تو انکار نہ کرو عورت آزاد ہو جو کچھ وہ چاہے کرے کھانے کمانے اور تمکو بھی لاکر کھلائے اس سے زائد کیا ترقی ہوگی کھا بھی آئی اور لے بھی آئی اور اپنے اعضا مین کمی نہ کی بلکہ بڑھالائی۔

بعض کمیٹیون کے تقرر کے حیلے سے چین کرتے ہین۔

کوئی کہتا ہے کہ بیٹیون کی شادی اوسوقت کرنا چاہیے کہ وہ جوان ہوکر دس پانچ نوجوانون کے پاس رکر اتنا روپیہ پیدا کرے کہ برائے چندے ہمکو اطعمۂ لذیذہ ملین مگر یہ نہین جانتے کہ اگر اس حیلے سے لڑکیان کمانیگی لڑکر اڑ دینگی۔

بعض نے کسی مدرسہ کسی کالج کسی رسالہ کے نام سے بھیک مانگنے کا لگا دیا ہے۔

کچھ ہندوستان کی خصوصیت نہین ہے بلکہ دنیا بھر نے ترقی کی تلاش مین مختلف طریقونکو اختیار کیا ہے۔ یوروپ نے صنعت و تجارت کا نسخہ سیکھ لیا ہے جس ملک کی ہوس ہوئی وہان تجارت کا جال پھیلایا۔ تجارت کی کوٹھیان قائم کین ملک مین فساد ڈالے ایک دوسرے کو لڑایا آپ وکیل ہوئے اول تو صرف مشورہ دیا پھر اعانت کی پھر ملک گیری پر کمر باندھی اور قدیم والیان ملک کی اولاد کو قتل کیا عہدات خوج والونکو دیدی گئین اور اونکو یا بجولان کسی ایسے جزیرہ کو بھیجدیا جہان کی آب و ہوا کے ضرر ناک اثر سے آدمی بہت جلدی مرجاتا ہے۔

افغانستان نے اپنی ترقی صرف اس تدبیر کا نتیجہ سمجھ لی ہے کہ ہندوستان کو بیرونی حملہ آورون سے ڈرا کر روپیہ لیا اور وقت پر الگ تھلگ دعدون کا تار باندہ دیا مگر جب وقت آیا تو ایسا گذرے کے سر کے سینگ گھر بار سب اپنا کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگا۔

روپیہ دو دیگر ملک پر اثر نہ پڑے آپ ہمارے دوست ہین اور ہم آپ کے دوست ہین مگر ہماری بدگمانی کی دلیڑ ہتی ہوئی ہے ذرا ہماری رعایا سے بات چیت نہ کرنا بلکہ سبے بہی ملاقات موقوف دلی ایجاد مین رسمیات کی حاجت نہین اگر تم آئے تو ہماری رعیت سے ضرور رسم و راہ پیدا کرو گے جیسے آپ لکھو ہو رہے ہین اور رعایا سے بات کی یا آنکھ کا اشارہ بھی کیا تو ہمارے آپ کے القط۔

سوڈانیون نے جنگ و جدل پر اپنی ترقی کو منحصر کر دیا ہے نہ اپنی جان سے ڈرتے ہین نہ دوسرے سے ڈرتے ہین کمپو کے کمپو ونکا صفایا بولدیا اور خبر نہ ہوئے۔

روسا کی یہ صورت ہے کہ جہانتک ہو سکے اپنے اختیارات کو گھٹاؤ اور ریجنٹ بہادر کو رضامند رکھنے کی غرض سے اعلے حکام کی دعوتون میں یہانتک روپیہ صرف کرو کہ خزانہ چین بولجاے ورنہ ترقی نہوگی بلکہ تنزل ہوگا لاحول ولا۔

غرض ہر شخص ایک نیا طریقہ اختیار کر کے ترقی چاہتا ہے۔

بعض بعلم بھی ہین مگر ہوش بھی ہین وحشی خیال بھی ہین لیکن با ایں ہمہ بڑے بڑے جادوگرون سے جنکو اپنی تہذیب کا اپنی حکمت عملی کا ثمرہ ہو روپیہ اینٹھنے مین کامیابی حاصل کرتے ہین۔

لیکن ہندوستان نے جو طریقہ اختیار کیا اسمین سواے ترقی معکوس کچھ بھی نہ پایا البتہ روسا مگر بعض نہ تمام رعایا کو خاطر خواہ لوٹنے مین کامیاب ہوئے۔

راقم

ایک مسلمان

رزم و بزم

اردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول! قنوج کی لڑائی۔ سلطان شہاب الدین کی فتح۔ راجہ جے چند کی شکست کا ایک با اثر قصہ۔ غازیان اسلام دلیران راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلے نمونہ حسن کے راز و نیاز۔ عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر جسکے قصہ کی عمدگی۔ زبان اور بندش کی خوبی دیکھنے سے ظاہر ہوگی۔ منگوائیے! جلد منگوائیے!!

قیمت معہ محصول ویلیو (۱۲) المشتہر۔ منشی امراؤ علی۔ امین آباد لکھنو

بقیہ احمدی محمدی محمود نامیوں کی تعریف کی گئی - اب فرمائیے کونسا اعتراض باقی رہا - ب القط ما فیہا و تخلت چلئے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

یہ بھی سب کچھ ہوا - جیتے ترسے کا حال کون نہین جانتا اب بالکل لب کشا ان دو تین باتون کا جواب دیجئے - ایک تو جناب مولوی حسن علی صاحب واعظ کو بعد اجازت بیان اشارہ اشارہ سے ممانعت بلکہ تاکید بس چپ رہو کچھ نہ کہو - خبردار خاموش ہو - کون سا قاعدہ تھا اور پہلے کیا سمجھ کے بولنے کو کہا - یہ طریقہ کسی کیٹی کا نہ دیکھا تھا دوسری بہت بڑی قابل تعریف بات جو ہر مرتبہ دلمین کھٹکتی ہے اور جسمین محض عداوت خودپسندی خودغرضی ٹپکتی ہے بات بھی وہ کہ عام غرض سے نہ شخصی فائدہ کی - وہ کیا کہ ایک طالب علم ساکن فتحپور نے ایک رزولیوشن پیش کیا مطلب اوسکا گورنمنٹ کا شکریہ اس بابت کہ جو قطعہ زمین بورڈنگ ہوس مسلمان طالب علمون کے لینے مرحمت فرمایا ہے ادا کیا جاوے اسپر اوسے روک دیا بلا منظوری کمیٹی اوسے پیش نہونے دیا - اسپر بھی چین نہ آیا ذلیل کیا جلسے سے باہر کر دیا - یون بھی ٹھنڈک نہ پڑی ٹکٹ چھنوا لیا - یہی قومی جوش و ملکی ہی خواہی ہوتی ہے - کیا علیگڈہ کالج مین پڑھنے والے مسلمان اور نبی کی امت ہین اور الہ آباد کے مسلمان اور نبی کے کلمہ گو - یا تعلیم سوا وہان کے اور جگہہ ہونی ناجائز ہے - ممکن ہی نہین ہوہی نہین سکتی واہ ری ہمدردی اللہ ری ترقی خواہی - مطلب خودنمائی اور تحصیل سے تھا (و ڈیوٹی اعنی الغرضی) والا خیمہ یا چندا مانگنے چہرو دصے بیگ البتہ قابل تعریف بات تھی کہ دوسری جگہہ نہ دیکھی نہ سنی بقول ہمارے بھائی نقالون کے - کہ جب دو جب ہین کو - ساری دیگ ہضم سار آیلا دہ ڈھرپ - آگے آئی آیت +

راقم

ایم ایم

حاجی کانفرنس الہ آباد

سنہ ۱۹۰۹ء

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

اس کانگریس یا کانفرنس کا وجود اب چند سالون سے ہے اور جن حضرات نے اسکی کارروائی اور اغراض پر تعصب اور خوشامد سے اپنے دلونکو پاک کرکے غور کیا ہوگا تو وہ بخوبی یہ کہہ سکتے ہین کہ اسکا نام ایڈوہیشنل کانگریس (یا کانفرنس)
برعکس نہند نام زنگی کافور +

کے اصول پر رکھا گیا تھا کیونکہ اسکی ساری کارروائی اسکی پوری شہادت دیتی ہے کہ بڑے بڑے تمدنی اور ذاتی اغراض کا حاصل کرنا بھی اس کانفرنس کا اصلی مقصد رہا ہے جس شدت سے کہ اعین تہذیب یافتہ اور قابل لوگون نے ایک دوسرے کی خوشامد آمیز خودغرضانہ تعریف کی ہے اوسکے سننے کا کوئی معقول اور سچا آدمی ہرگز متحمل نہین ہوسکتا اسلیئے ضرور تھا کہ اس کانگریس کا نام حاجی کانفرنس رکھا جاتا - ایسا تعلیمی کانگریس کے قاعدے نیشنل کانگرس پر خوب گولہ باری ہوئی بنگالیئیر زور و شور سے ذاتی حملے کیئے گئے غریب مولوی سمیع اللہ خانصاحب بہادر کی بھی پوری خبر لیگئی پنجاب کے مسلمانون مین نفاق کا بیج بویا گیا - اور اہل یورپ سے ہندوستانی خوشامد آمیز اور خودغرضانہ مذاق کے مطابق کام لیا گیا - یہ اب تک کسی کو معلوم نہین ہوا کہ اتنی برس کی کوششون اور اسقدر خرچ کثیر کا نتیجہ کیا ہوا کونسی نایاب تدبیر ہماری تعلیم کی نکالی گئی اور کیا منصوبہ ہماری ترقی تعلیم کا سوچا گیا کسیقدر روپیہ کا جمع کرنا یا چند وظیفون کا مقرر کرنا یہ بات کوئی ایسی نہ تھی جسکے لیئے اسقدر ہنگامہ کیا جاتا کیونکہ بہت سے لوگون نے اس سے زیادہ سرمائے بغیر ایسے نمایشی شور غل کے فائدے کے لیے دیدیئے ہین جہان چند خاص شخصون اور دوستون کے جنمین سب سے پہلا نمبر پیر طریقت کا رہا ہے مبالغہ کے ساتھ غیر ضروری) وہ مذموم ایشیائی مدحت (جسکا نام سنکر مولانا حالی وغیرہ کانپ جاتے ہین) بڑے دھوم دھام سے کی گئی وہان مسلمانون کی تباہی اور ذلت اور رسوائی کا مرثیہ بھی خوب پڑھا گیا ہمکو اسپر حیرت ہے کہ باانیہمہ دعوی تہذیب مغربی کیونکر ایسے قابل لوگون نے ایسی بیجا اور خوشامد آمیز تعریف ایک عام مجمع مین کرنی پسند کی اور کیونکر سرسید صاحب اور اونکے ممدوح احباب نے اس کو جائز رکھا اور قبول فرمایا اگر اس اصول پر کہ جو جسکا کھاتا اوسکا گاتا ہے سرسید صاحب کی تعریف کسی کو منظور تھی تو قصیدہ لکھکر اونکے گھر دے آتا یا اخبارون مین چھپوا دیا ہوتا اور اس (بقول اونکے) تعلیمی کانگرس کو اسطرح پر ایک ایشیائی خودسر خودفراموش اور خوشامد پسند بادشاہ کا دربار نہ بناتا ایسی غلط اور ضررسان کارروائی کا آخر کیا اثر ہمارے نوجوان اور ہمارے ملک کے قابل لوگون کے دلون پر پڑا ہوگا؟ ہر شخص اعلان کے ساتھ اسکے بیان کرنے سے خوش ہوتا ہے کہ اوسکو خوشامد اور اپنی تعریف سے نفرت ہے مگر جب یہ چیزین اوسکو ملنے لگتی ہین وہ ایسا بےحس ہوجاتا ہے کہ اوسکو اسکی لذت مین اپنی بات کا مطلق خیال نہین رہتا اگر ملک کے قابل لوگون کو جمع کرکے ایک بڑے مشاعرہ کی صحبت قرار دینی ہے اسکا بھی مضائقہ نہین مگر پھر اوسکو تعلیمی کانفرنس کے نام سے پکارنے کی ضرورت کیا ہے اور پھر مشاعرہ مین صاحب مشاعرہ یا اونکے بانیون کی خاص تعریفی اشعار

مسودۂ عمر رضامندی

دگر در ہر دو جانب جاہلانند + اگر زنجیر باشد بگسلانند

پڑھے جانے کی خصوصیت کیون کی؟ مشاعرہ طبع آزمائی یا ترقی مشق سخن کے لیئے ہے نہ کسی خاص شخص کی تعریف کے واسطے؟ بڑے بڑے قدرلے شیر ببر حاجی کانفرنس کی خوشامدی یا جنکی جان نواز اور دلکش آواز سنکر برسون کے بعد مان نہ مانین تیرا مہمان کا نعرہ مارتے ہوئے نکل آئے اور اس ادنچی تمدنی مندر کی چوکھٹ پر نہایت عجز و انکسار اور خاص ایشیائی خوشامد آمیز انداز سے اپنی پیشانی کو رگڑنے لگے آخر یکس قسم کے شکار کی امید اور شوق تھا کہ جسنے انکو مضطر کرکے اپنے بھٹون سے نکالا یہ وہی شکار ہے کہ جسکو ہلوگ دیکھ نہین سکتے کیونکہ ہمکو تمدنی نرگسی آنکھین نہین ملی ہین زمانہ کے انقلاب اور تہذیب کی ترقی کی وجہ سے شکارون کے نام بھی اب بدلگئے ہین شمس العلما ایک قسم کی پُرانی مہذب اور خوش خوراک نیل گاے کو کہتے ہین خان بہادر ایک قسم کی سرخ منکسر المزاج اور خوشامد پسند خرگوش کا نام ہے سی آئی ای زعفرانی رنگ نافہ دار بیدار مغز اور پُرگوشت ہرن ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایسے ایسے عمدہ شکارون کی تلاش مین اگر بڑے بڑے ضیغم نیستان تمدنی اپنے اپنے طیار سے ڈکارتے ہوکر نکل آتے ہون تو کوئی حیرت کی بات نہین ہے۔

مرد آخرین مبارک بندہ ایست

انگریزون مین حاجی بگوئم کا طریقہ ایک مدت سے چلا آتا ہے اور اکثر پبلک اور پرائیوٹ مواقع پر نہایت عمدہ طور سے ہمارے عنوان کے مصرع پر عمل ہوتا ہے اور یہ اونھین کی غیر مکمل اور ناپسندیدہ تقلید ہے جو کہ ہمارے حاجی کانفرنس والے کر رہے ہین آجتک ہمنے انگریزونکا ایسا جلسہ نہین سُنا ہے جہان اسطرح پر ایک تربیت یافتہ جماعت تعلیم کی ہادی بننے کی مدعی بنکر ایک دوسرے کے غلط بیجا اور غیر ضروری تعریف کرے نظم و نثر خودستائی کا دریا خوب موج مین آیا اور شناوران دریاے تعلیم کو اونکی جگہ سے وہ بہاکر لیگیا۔ سر سید صاحب یا فلان صاحب یا فلان مسٹر نہایت قابل لائق معزز اور خیرخواہ قوم سہی مگر یہ ضرور نہین ہے کہ تعلیمی کانفرنس کی روئداد ہاکثر اونھین کی غیر ضروری اور غیر معمولی ستائش سے بدنما بنائی جائے جو فرقہ خود اسقدر تہذیب انصاف اور مغربی شائستگی کا دعوی کرتا ہے اوسکو جب ہم اونھین ایشیائی عیوب اور آفتون مین مبتلا پاتے ہین تو ہمکو حیرت ہوتی ہے ایک تعلیمی کانگرس کے جمع ہونے اور قابل اور تجربہ کار ہی خواہانِ قوم کے بلائے جانے یا اونسے مشورہ کرنے مین کوئی نقصان نہین قومی جلسہ جلسہ مشاعرہ نہ بنایا جائے اور زندہ دل احباب وہان آنکر ایک امیرانہ پکنک کے مزے لوٹنے مین محو ہین ایسی تعریف کا اثر کبھی صحت انگیز نہین ہو سکتا بلکہ اسکا ضرر رسان یہ تو قوم کے نوجوانون کے اخلاق پر پڑتا ہے کسی کے جی کا بڑھانا کسی کی واجبی محنت داد دینا اور چیز ہے اور لیست ہمتانہ خوشامد انگیز خیالات کے جوش سے بے ضرورت آسمان پر چڑھا دینا دوسری بات۔

نیشنل کانگریس کے تو آپ شاکی اور راجی ہین مگر کہان تک آپنے اونکی تقلید دعوت وغیرہ کے سامان مہیا کرنے مین کی ہے آپ خود ہی غور فرمائیے ذی مقدور لوگون کی امیرانہ دعوت مین خرچ کرنے سے حاصل کیا وہ خود اپنے اخراجات کا بوجھ اوٹھا سکتے ہین اسیقدر روپیے جو ان بیکار دعوتون مین خرچ ہوتے ہین غریب مسلمان طلبا کے کام کیون نہ آئین سر سید صاحب کو اونکی محنتون کی جہانتک اونکی واجبی یا غیر واجبی داد ملی ہے اور جسقدر خطابون کی بوچھار اونپر ہوئی ہے یہ باتین بہت کم لوگون کو دنیا مین نصیب ہوتی ہین اور ہمارے نزدیک بڑے لالچی اور خود غرض نفس کی تشفی کے لیئے کافی ہے اسکے بعد بھی اگر اونکے احباب یا خود وہ اپنے کو اس قسم کی داد اور توصیف کا محتاج جانتے ہین تو سوا افسوس اور حسرت کے ہم اور کیا کرسکتے ہین یہ مانا کر بوڑھاپے مین پھر تمام خواہشون مین تیزی آجاتی ہے مگر آخر تجربہ کی دوا سے اون خواہشون کو اعتدال پر رکھنے کی کوشش ہی کیجاتی ہے

فقط کانفرنس کے جلسون مین نہین بلکہ مولوی سمیع اللہ خانصاحب والے معرکے کے وقت سے تعریف کی بڑی دھوم ہوئی ہے کتابون کے دیباچون اور تحریرون مین حضرت کی غیر ضروری تعریف نظر آئی اور اس تمدنی لوتھر کی قوت کو بمقابل اونکے حریف کے بڑھانے کی نیت سے دکھن کے بعض صاحبزادے رئیس زادے کے نام سے بے نامی کے طور پر گہری خالی خوشامد کے رنگ مین آپ کی سوانح عمری پر لکھوا کر علاوہ اور باتون کے آپ کی انشاپردازی کی داد بھی دلوائی گئی تھی جن تجربہ کار اور جسن شناس لوگون نے اوس تحریر کو مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی اوسمین اون پُرانے اور مضبوط اونگلیون کے نشان دیکھ سکتے تھے کہ جنسے سر سید کو ایک زمانے مین بہت کچھ مدد ملی تھی اس سے زیادہ مہمل اور بے ربط اور لائق افسوس کون بات ہوسکتی ہے کہ ایک لڑکا اپنے تعلیمی ہنڈ ولے سے سر سید ایسے شخص کی انشاپردازی وغیرہ کی داد دے اور اوسکو یہ اور اسکے احباب مایۂ نازش اور آلۂ دشمن کشی بنائین کوئی عالی خیال آزاد منش بلند رتبہ شخص ایسی تعریف اور ایسی داد اور ایسے سارٹیفکیٹ سے خوش نہین ہو سکتا ہے گو اوسمین تمدنی فائدہ سوچا گیا تھا مگر نہایت حقارت کی نگاہ سے بے تعصب روشن خیال لوگون نے دیکھا۔

کتابوں کے دیباچون سے اور سرسید صاحب سے کیا علاقہ مگر زبان بھی ہمارے ملک کے ہیں بغیر اونکا ذکر خیر کیے نہین رہ سکتے ہر جگہ اور اسے شکرگذاری ضرور ہے چاہے باموقع چاہے بےموقع اردو مین مغربی روش انشاپردازی کا امام سرسید کو بنا کر اسکا یقین لوگون کو دلایا جاتا ہے کہ آج جو کچھ مغربی رونق اردو زبان اور اوسکے انشا کو حاصل ہے یہ سب سید کی بدولت ہے اگر پرچہ تہذیب الاخلاق نہ جاری ہوتا تو کبھی آج ہم مغربی وضع کی عبارت اردو مین لکھنا نہ سیکھ سکتے خلاصہ یہ کہ ہر چیز کے دیوتا اور ہر مرض کی دوا سرسید ہی ہین۔

ہم فقط یہان پر اتنا لکھنا ضرور چاہتے ہین کہ متذکرۂ بالا راے سے بہت کم لوگون کو موافقت ہے اور دیباچہ نویس صاحب کی مغربی انشاپردازی کے اعلےٰ درجے کے مذاق اور واقفیت مین ہی تجربہ کار لوگون کو عدم واقفیت اور فرضی کے خیالات اور معلومات کی وجہ سے انسان بہت غلطیان کرتا ہے اور وہ قابل معافی بھی ہین خود جناب سید صاحب مین اعلےٰ درجہ کی مغربی انشاپردازی کا مذاق کہان تک صحیح ہے اسمین لوگ متفق الراے نہین پائے جاتے ترجمون کیطرف جو اشارہ کیا گیا ہے اومین بھی معلومات کی کسر ہے شاید مولانا کو یہ معلوم نہین ہے کہ یہ مشکل کام ہے اور شاید آج ہندوستان مین دو چار درجن لوگ بھی ویسے نہین ہین جو اوس قسم کا صحیح اور عمدہ ترجمہ انگریزی سے اردو مین کرسکتے ہون جنکے ذریعے سے انگریزی انشاپردازی کا صحیح اندازہ ہو سکے علیگڈھ کے ترجمے بھی دیکھے اخبار کے ترجمون کو بھی جانچا مولفون کے ترجمے بھی نظر سے گذرے اور حسن کے ترجمون کو بھی بڑے شوق سے مطالعہ کیا مگر ان سب ترجمون کی صحت مین شک ہے اور اکثر ترجمے اون اشخاص کے قلم سے ہین کہ جنمین دونون طرح کا نقصان ہے یعنی انگریزی سمجھنے کی قدرت بھی کم اور اردو لکھنے کی مشق اوس سے بھی کم ان ترجمون کے برتنے پر انگریزی زبان کی انشا کی ترقی کا صحیح اندازہ کرنا سخت مشکل ہے سرسید صاحب بیشک ترجمے کے رنگ مین سادہ عبارت انگریزی وضع کی اچھی لکھتے ہین مگر آجتک اونھون نے شاید کوئی (اوریجنل) مضمون نہین لکھا ہے کسی نامی مغربی نثار کی خاص روش پر زور نہین لگایا ہے اور مشکل اور نازک اور پیچیدہ مغربی خیالات و مضامین کے اظہار کے لئے نیا الفاظ بھی ایجاد نہین کیے انگریزی لفظین مجبوری سے بکثرت زبان مین داخل کرنے اور ہندی بھاشا کے الفاظ اور محاورے لیے بدون لیے سے کام نہین چلسکتا اردو مین مغربی انشاپردازی کا بانی اور موجد کوئی نہین بن سکتا ہم بہت خوش ہونگے اگر ہماری تکفیر کرنے کے قبل کوئی صاحب ہمین سرسید صاحب کے اوریجنل تحریرون اور ایجادی لفظون اور فقرون کا پتہ دینگے یا اونکی کسی خاص روش تحریر کو مغربی نامی انشاپردازون کی تحریرون سے ملا دینگے۔ جو کچھ جی مین آیا اوسکا لکھدینا آسان ہے مگر اکثر دعوون کے ثابت کرنے مین وقت ہوتی ہے اور داجبی جواب کے قلم سے نکلنے کے قبل وہی ایشیائی مذاق کے مطابق معترض کے ہجو کی طرف رغبت پائی جاتی ہے۔

اگر اردو زبان اپنی موجودہ قلیل ترقی کے لیئے کسی کی ممنون ہو تو وہ گورنمنٹ انگریزی ہے کیونکہ یہ کل مفید انقلاب اور تازگی کہ اوسکی حالت مین نمایان ہے یہ سب گورنمنٹ کی اوس دریادلانہ اور فیاضانہ تعلیمی حکمت عملی اور تمدنی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جس سے ہملوگ بہرہ مند ہوئے اور ہو رہے ہین مغربی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ ہماری زبان مین انقلاب عظیم واقع ہو رہا ہے ہمارے خیالات بدلگئے اور ہماری ترکیب سخن مین فرق آگیا پہلے زبان کے بدلنے کے لیے خیالات کا بدلنا ضرور ہے اور اسی اصول پر پہلے تعلیم اور تمدن مذکور کے اثر سے ہمارے خیالات بدلگئے اور بعد اوسکے اونکی وجہ سے ہماری زبان ہماری انشا اور ہماری ہر چیز مین فرق آیا پرچہ تہذیب الاخلاق کے ایسے ہزار پرچے بھی وہ انقلاب واقع نہین کرسکتے جبکی غلط داد غیر مستحق لوگون کو زبردستی دیجاتی ہے کیا اوس زمانے مین سوا تہذیب الاخلاق اور علیگڈھ گزٹ کے اور کوئی اخبار ہندوستان مین نہین تھا۔ اردو مین مغربی روش انشاپردازی کے موجد اور بانی فقط وہی لوگ ہوسکتے اور ہونگے کہ جو انگریزی ادب مین اعلےٰ درجے کا مذاق اور تحقیق اور قدرت رکھتے ہین اور جنکو لکھنے کی بھی مشق ہے اور اسکے ساتھ جنکو اپنی زبان اور اپنے علوم مین بھی اوسیقدر کامل دخل اور لکھنے کی مشق بھی ویسی ہی ہے کہ مسٹر انگریزی جاننے دو چار غلط ترجمون کے دیکھنے اور دو چار انگریزون سے تبرکاً چند فقرون یا باتون کے سن لینے سے کوئی شخص اردو مین مغربی انشاپردازی کا موجد یا بانی نہین ہوسکتا اب ایسے لوگ بن رہے اور تعلیم پا رہے ہین کہ جو بیشک بشرط کوشش مغربی روش کی عمدہ اردو لکھینگے اور آج بھی ہندوستان مین ایسے لوگ ہین کہ جنکو سید صاحب کی نثر اور جدید نیچرل نظم پر رشک نہین ہوتا ہے۔ بلکہ اوسکی واجبی داد۔ ایک پاک اور صاف دلسے دیدیتے ہین اور یہ بخوبی جانتے ہین کہ اونکا وزن کسقدر ہے۔

میری غرض اس خاص مضمون کے لکھنے سے یہ ہے کہ ایسے مضامین جنکو تمام اردو زبان کے ہوا خواہان سے تعلق

مضامین غیر

بڑی مشکل سے یہ مضمون محقق شد بہ افلاطون

یہ کیون (دسی ناروچ) آئی تھی آذ (راروچ) تھی کیون

ارے واہ رے مین اور پھر واہ رے مین۔ کیون مسٹر اودھ پنچ سچ کہنا جب لندن سے ولیعہد روس کی آمد آمد سنی گئی۔ کیا غل غپاڑے ناگفتہ بہ مچے تھے کیسے کیسے خیالی پلاؤ پکے ہین جسے دیکھو توہمات بیجا کی ریشہ دوانی و خیالات فساد کی سرنگ رسانی کر رہا ہے۔ اپنا راگ علیحدہ گاتا ہے۔ سب سے بڑھ کے ہمارے معزز انگریزی اخبار والے پناہ بخدا یہ تو حق ناحق کلی کا شیر بناتے ہین کیون صاحب یہ جنگی جہاز کا راستہ دیکھنے آئے ہین (یہ میجر جنرل و لڈیمر پرنس بیریاٹنسکی جو تمام یورپ مین اوّل درجے کے جرنیل تصور کیے جاتے ہین کیون ہمراہ رکاب ہین۔ سب سے بڑھ کے یادگار خواجہ عمرو اسٹر شر یہ وہ (موشوا اوتوم) کیون ساتھون ساتھ ہین سیر سپاٹے سے انھین اس پیرانہ سالی مین کیا غرض بیشک آپ کی طینت مین کج نہاد ہے۔ یقینی یہ کچھ حرارہ لائینگے۔ ایسے ایسے بھولے بھالے حضرات کی تشریف آوری خالی از علت نہین۔ چہ خوش وخشکہ ہم کیا جاتو تمھین کیا علوم ایسی باتین ہمارے بھائی افیونیون کو زیبا ہین۔ بھیا جان اسکی اصل حقیقت سے کوئی واقف نہین۔ وہ تو کہیے اینجانب آپ کا نامہ نگار یعنے حضور مابدولت واقبال نہ ایسے ہون نہ اسطرح ہندی کی چندی بال کی کھال نکلے۔ لیکن اسکے تجسس وجستجو بلکہ تگا پو مین جیسی پریشانی اور سرگردانی اوٹھائی وہ کچھ دل ہی جانتا ہے۔ زمین آسمان کے قلابے ایک کرنے پڑے۔ کنوؤن مین بانس اور بانسون مین کنوین ڈالے۔ تب کہین جاکے لب لباب کا خلاصہ پوست کندہ حال دریافت ہوا۔ آپ کو اپنا ایسا ہی معتبر عزیز قریب جان کے بہت چپکے سے کان مین کہے دیتا ہون نہین قسم بارہ آنے کی بے مٹھائی لیئے ہزار برس تک نہ کہتا۔ اب ایک جملہ معترضہ بھی عرض کرلون آپ تو خوب جانتے ہین اچھی طرح سے واقف ہین کہ پیران کلیر ضمنو، کچھوچھا امروہہ وغیرہ وغیرہ مین کیسی کیسی منتین مانی جاتی ہین اور کتنی مرادین پاتی ہین۔ پھر دیکھیے کوئی چوٹی منڈ واتے کوئی جھنڈ بڑھانے جاتا ہے کوئی ملیدہ چادر چراغی لاتا ہے کوئی آنکھ ناک پتلی رو پلی چڑہاتا ہے۔ سبب کیا کہ ہندوستان مین ہزارون اولیا انبیا پڑے اسے تو بہ گزرے ہین۔ ایک ادنی سی بات فتوح شریف مین پانچ پیر اوسر ہوتے تو کم تھا۔ لکھنؤ رحمۃ اللہ علیہ مین تو فقط دم کسری یعنی دو ہی تین ولیون کی ضرورت تھی وہ بھی بفضلہ ہماری اور آپ کی ذات بابرکات تو ہی ہے اب اور کوئی ایسا ولی اللہ کا اگر دستیاب ہوگیا تو دیکھیے کا سال بسال یہان بھی ہزارون ایز (حاجی) ہوا کرینگے۔ قصہ مختصر ولیعہد بہادر کی تشریف آوری کی وجہ خاص بھی اسی تقریب یعنی منت بڑھانے کی غرض سے ہوئی تھی۔ اب سنیے غریب غربا کے پیر شہید ہی ایسے ویسے محتاج فقیر ہوتے ہین بادشاہون کے پیر بھی بادشاہ شاہنشاہ جناب ملکہ زارینہ ولیعہد بہادر کی والدہ نے منت مانی تھی کہ جب سلامتی سے میرا بچہ بائیس برس کا ہوگا تو حضرت سلطان الاولیا شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے مزار پر بھیجونگی چلئے فقط اداے رسم منت کو حضور تشریف لائے اور سب سے پہلے علداری نظام کی دیکھ بھال کرکے روضہ گانون مین مزار شریف شاہ اورنگ زیب پر حاضر آئے۔ منت بڑھائی نذر نیاز چڑہائی۔ پگڑی بندھی شیرینی بٹی ہنسی خوشی گھر کو چلنے لگے ہاتھ ضمیمے کے طور پر ادھر اودھر بھی سیر سپاٹے دیکھ بھال جانچ پرتال کرتے ہوئے اپنی دولت سرا کو واپس تشریف لیجائین۔ یہان اتنی سی بات کا تبنگڑ بناکے نہین معلوم کیا کیا حاشیے چڑہائے تو وہ طوفان اوٹھائے گئے۔ کمسنی کے سبب سے اور بھی دو چار بزرگوار ساتھ تھے۔ الحمد اللہ خیر صلاح صحیح گئے سلامت آئے منت بڑہائی لاکھون پائے۔ لے اب ذرا ٹانگ بڑہانا (ہاتھ ملانا کون کہے) کیون کیسی بات دریافت کی پھر نہ مانوگے فقط تمھاری خاطر تھی ارے بھائی ہماسا تمھارا دم بھی غنیمت ہے لیکن اتنا ضرور خیال ہے کہ ملکہ صاحبہ نے تو اوتنی دور سے یہ منت مانی تھی اب یہان حاضر ہو کے شاہزادے صاحب نے نہ معلوم کون کونسی مرادین مانی ہونگی۔
بڑھیا مری تو مری فرشتون نے گھر بڑا دیکھ لیا۔ یہ آئے دن کی اہر جاہر لگی رہیگی سب سے سوا مصارف کی زیرباری کیسی ٹیڑھی کھیر ہے باقی والسلام رام رام۔

راقم
مسٹر اون ٹون متخلص بہ افلاطون

صحیح گئے سلامت آئے

جان بچی اور لاکھون پائے

حضرت پنچ۔ سید احمد خانصاحب کی ایجوکیشنل کانفرنس کے حالات آپنے اخبارون مین پڑھے ہونگے محسن الملک بہادر کے بل بر پیری کی اچھل کود کی کیفیت بھی نظر اقدس سے گذری ہوگی اور پھر آلیس کی جوتی پیزار اور سر بمہر کارروائیون اور بیضابطہ اڈکلیس باتون سے بھی آپنے اپنے فہم کے مطابق واقفیت حاصل کی ہوگی اوسکا

بیان ان کو تحسین حاصل ہے۔ ہان مگر اب سنا ہے کہ بعض مُردہ لوگ بگڑے ہوئے ہین اور بعض خاص الخاص حلقہ بگوش [illegible] بھی جھوٹ سے ہتھور لیور کی طرح سے اطاعت بھی نہین کی تھی [illegible] [illegible] سے کشیدہ اور کبیدہ خاطر ہوگئے ہین اسکی خبر [illegible] ہین کہ الحمد للہ استنے دنون تو ہنسے سنبھالا تو کون سے [illegible] فقط آپ کی خاطر سے انڈین [illegible] والون مین شریک ہوکر خوشامدیون اور ایمان فروشون مین نام لکھایا۔ پٹیریاٹک کے نام سے بیچارون کو جال مین پھانسا۔ ادھر ادھر دوڑ دھوپ انتہا کی کوشش بلا کی کی ہے کی۔ تھیٹر مین آپ کے ناچ کود سکنے تعریف کتو ہمنے سراہا میٹیریل کے مقابلہ مین سارے عالم کے بڑے بڑے سب سے لڑائی ٹھانی دوستون کی دوستی یارون کی یاری کی کچھ پروا نہ کی ایک فقط آپ کے واسطے خدائی بھر سے لڑتے پھرے آپ کے مخالفین پر تبرے کہتے کہتے زبان خشک ہوگئی اور اسکی پر آپ بھی سخن گاہے ماہے خوش کردیا کیے۔ ضرورت کے وقت شاباشی سے جی بڑھاتے رہے او ہمیشہ افلاطیون سے وعدہ کرکے دم دلاسا دیتے رہے یا اب ایکبارگی اسطرح آپ نے آنکھ پھیر لی کہ یہ معلوم ہوا ہے

> ان بلون تیل ہی نہ تھا گویا
> آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

دودھ کی مکھی کی طرح ہمین نکال باہر کیا بات بھی نہ پوچھی بس جائیے جی سلام ہے ایسی مریدی اور پیری کو۔"

ایک اور ممبر کانفرنس جو آگرہ آباد سے مایوس و ناکام واپس تشریف لائے ہین امیدون کے خون ہونے پر یون سید صاحب سے زبان شکایت کھولتے ہین کہ اجی واہ استید صاحب مفت مین آپ کے واسطے [illegible] خرچ گوارا کیا۔ سفر کی تکلیفین برداشت لین معتقین [illegible] بیان اٹھائی۔ دوستون کے منع کرنے سمجھانے کو نہ مانا فقط آپ کی مروت سے الہ آباد گئے مگر واللہ خاک بھی دلچسپی نہوی محسن الملک کے لکچر کی بڑی دھوم تھی تھین اجی ہوگا بھی۔ ہمارا تو جی نہ لگا بیچ ہی ہزار نعمت کہانی۔ ہم اس سیر سپاٹے سے باز آئے کلکتہ جاتے تو شغل ہاتھ لگ بس مین شریک ہوتے ممبران پارلیمینٹ کی اسپیچین بڑے بڑے پولیٹیکل ریفارمرون کی تقریرین سنتے فلسفی پیر کی سیرین دیکھتے مزے اڑاتے کہین گئے اور سارے دنیا کے مذہب آپ کی بدولت چھوڑے تعطیل کے زمانے مین گھربار سے منہ موڑا اور آپ کی کانفرنس کی شرکت کو سو کام ہرج کرکے پہونچے مگر آپ نے خدا کی قسم ذرا بات تک نہ پوچھی یہ بھی نہ پوچھا کہ تم کون ہو۔ پانچ روپیہ احمقانہ دیئے اور سارے عالم مین رسوا ہوئے۔ بھلا پوچھیے انھین تو کو

واسطے آپ نے ساری خدائی بھر کو نیوتہ دیا تھا کانگرس تھی یا آپ کی سالگرہ کا جلسہ۔ پورب پچھم اتر دکھن سارے عالم کو کس شد ومد سے بلایا ایک زمانہ کے مومنون دینداروں کو آپ نے اکٹھا کیا اور حاصل محصول مدح سرائی قصیدہ خوانی مین کیا خاک جی بہلتا۔ کچھ آپ کی مدح ہوئی کچھ سید کے خلیفہ جی کی۔ مسٹر محمود صاحب پبلک مین آئے تو کس خوبصورتی سے کہ سبحان اللہ بس حضرت معلوم ہوگیا کہ سکھائے پوت دربار نہین جاتے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ملک ملک کا بھاٹ کیشر آپ نے جمع کیا ہے کانفرنس نہ ٹھہری اچھی خاصی بھاٹون کیشرون کی سبھا ٹھہری ہوا وہی تھا وہ سے

> نہ غرض دین سے رکھتے ہین نہ اسلام سے کام
> مدعا ہمکو تو سید سے ہے اور نام سے کام

پڑھتا او تھا۔ من مانے قواعد۔ دلخواہ رزولیوشن پاس کرائے اور خالی ہاتھون بیرنگ واپس آخر اس جھنجھٹ سے فائدہ ہی کیا یون آپ نے ہمسے کہا ہوتا ہم پانچ روپیہ منی آرڈر کرکے بھیج دیتے اس دردسری سے کیا مطلب نکلا۔ آپ نے والنٹیر مقرر کیئے تھے کہ مہذب نوجوان تھے واہ صاحب اچھی تعلیم قوم کو آپ دیتے ہین کیا خوب راہ پر لگایا ہے کہ واہ جی واہ ذرا آنکھ بچی اور مال یارون کا سبحان اللہ سبحان القدوس معلوم ہوگیا ایسی ہی باتون سے قوم شد [illegible]۔ اگر ترکون پٹھانون کے وقت کے فرامین۔ کتبے طغرے آپ نے جمع کرائے تو کیا کیا اور اگر ملک محمد جائسی یا فیضی صاحب کی [illegible] دانی کا ڈنکا پٹ گیا تو قوم کی تعلیمی حالت کو کیا نفع پہونچا۔ وہی ہیر انا۔ آگ آلا اودن کا قصہ چھیڑنے سے مطلب ہی کیا۔ اے جناب یہ سب بےفکری کی باتین ہین وہ تدبیر سوچیئے کہ جس سے قوم کا افلاس مٹے لفاطیون سے کام نہین چلتا اور پھر ان باتون کے طے کرنے کے واسطے کیون آپ نے اتنے مسلمانون کو بلایا تھا۔ بس حضرت کان اور میٹھے اپنے حسابون اب کوئی ایسا ہی بیوقوف ہوگا جو اس پھٹے مین پانون ڈالیگا۔"

یہ تو شوریدہ مزاج۔ برہم طبیعت والے حضرات کے خیال ہین۔ مہذب لوگ سنجیدہ مزاج حضرات بھی اپنی اپنی جگہ پر جب کانفرنس کا ذکر چھیڑتے ہین تو کس خوبی سے "سید صاحب بھی بھلا کے خوشامد پسند خودرائے اور ضدی ہین۔ اتنے مسلمانون کو جمع کیا اور محض فضول ایسے رزولیوشنون پر قوم کی درستی کا ارمان ان تدبیرون سے تعلیمی ترقیون کی امید۔ لاحول ولا قوۃ۔ مفت واللہ تضیع اوقات ہوئی مسلمانون کی شامت اعمال پر افسوس"۔ ایک شخص کو خیرخواہ قوم

> خیراندیش قوم سمجھے تھے مگر کچھ نہ نکلا ع
> خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم *

عمر رضامندی و نارضامندی

وہی ڈاک کے تین پات کانفرنس توجمع کی یوٹین سائنز ولٹریچر کی ترقی۔ انگریزی مدارس مین مذہبی تعلیم کی اشاعت مشرقی علوم ودینیات کے شائقین کے اجماو وفاقی کوشش اور عام خانگی شکایت مین ابتدائی تعلیم دینیات وتعلیم قرآن کے رواج وقیام کی فکر کے واسطے اور اوہین راگ چھیڑ گیا

ملک ملکہ جاپسی اور فیضی کی سنسکرت دانی کا ع

ہین کہ باکہ بربری وباکر پیوستی ❊

بھلا مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس سے اور زمانۂ ماضی کے فراعین کتبون اور مقبرون سے کیا تعلق۔ قوم ہی جب مٹی جاتی ہے تو اوسکے نام ونشان رہ کے کیا کرینگے۔ قوم کی تو یہ حالت ہے کہ تنزل کی جانب تیزگامی سے جارہی ہے اور رفارمر باقیات الصالحات کے حفظ وبقا کی فکر مین ڈوبے ہوئے ہین کیا سید صاحب کے خیال مین ایک مفلس قوم کے بنانے کے واسطے ایسے ہی اذکار کی ضرورت ہوتی ہے اور کیا ایک بیکس قوم ایسی کوششون اور تدبیرون سے کچھ سنبھل سکتی ہے کیا منزل ترقی تک پہونچنے کے واسطے یہ ڈھکوسلے کچھ کارآمد ہوسکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ قوم کے عروج واقبال کے واسطے کچھ اور ہی باتین درکار ہوتی ہین۔ مولوی شبلی صاحب نے گذشتہ سال تک تو اس ہیم تام اور نمائش زیبائش پر بڑی شد ومد سے نکتہ چینی فرمائی تھی اور عملی کارروائیون اور کچھ دکھانے کے اصول[1] پر سید صاحب کو بہت متوجہ کیا تھا ایکی سال معلوم نہین کیون پھر گئے کہ تعریفون کے پل باندھ دیئے۔ خیر سید صاحب کو اپنے افعال واقوال کا اختیار ہے گھر بیٹھے جو چاہین کر لیا کرین ہم بولین تو گنہگار۔ ہان البتہ شکایت اتنی ہے کہ ایسی لاطائل باتون سے قوم کا روپیہ۔ وقت اور دماغ کیون ضائع اور پراگندہ کراتے ہین اب وہ قوم کو معاف ہی رکھین ❊

لیجیئے حضرت الہ آباد کا کانفرنس کے برہم۔ منحرف۔ سرکش ممبرون کے خیالات تو سن چکے اب دو کلمۂ خیر بندۂ خیر خواہ بلا اشتباہ کے بھی سن لیجیئے کہ سید صاحب تو اپنے خیالات کا پرتو دوسرے اجلاس کانفرنس مین بمقام لکھنؤ دکھا ہی چکے تھے اسلیئے اب اون پر تیمیم تنبیہ اعتراض فضول ہے۔ پنجاب بلکہ شیر دل پنجاب مین بھی وہی ہوا جو ہونا تھا۔ اور علیگڈہ مین بھی کیا وہی ہو کرنا چاہتے تھے یہ سمجھنے والون کی خوش اعتقادی اور حسن ظن تھا کہ وہ بھلا ہے کہ تیر بنا کے ہمیشہ پیرجی کے عیوب پر بھی اچھی نگاہ سے نظر کرتے رہے اور پیر کی دیوار کو بھی ٹیڑھا نہ کہنا چاہیئے پر عمل کرتے رہے۔ باقی الہ آباد کانفرنس مین تو کوئی جدید۔ خلاف عادت بات کہ سید صاحب نے نہین کی ہان اتنا البتہ ہوا کہ محسن الملک بہادر

کے بل پر کسیقدر بلند پروازی کر گئے سوا اسکے کچھ شکایت نہین بڑون کی بڑی بات۔

اب ممبران کانفرنس کو نقل یہی پڑہنا چاہیئے۔

کھچڑی کھائی دل بہلائے
کپڑے جھاڑے گھر کو آئے

راقم

کہو میان ہم کیسے آئے ❊

بقلم۔ جادو رقم

کیون مسلمان نالائق ہین ؟

مولانا پنچ۔ یہ سوال بہت بیڈھنگا ہے جسنے عرصے سے ہمارے سید صاحب کو غلطان پیچان کر رکھا ہے۔ اور بڑے بڑے اہل الراے حضرات رفارمران قوم اسی ادھیڑبن مین پڑے ہوئے ہین آخر مسلمان نالائق کیون ہین۔ مگر بعض اول جلول طبیعتون والے بزرگوار جب نالائقی کے اسباب سوچتے سوچتے تنگ آجاتے ہین تو کہنے لگتے ہین کہ جی نہین مسلمان بڑے لائق ہین لیکن بندۂ احقر اس نالائقی کے ثابت کرنے کے واسطے چند دلائل پیش کرتا ہے۔ اسکو دیکھیئے اور پھر سوچیئے کہ کیون مسلمان نالائق ہین؟

اسلیئے کہ تمام صوبجات مین کوئی مسلمان محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی پریسیڈنٹی کے قابل نہ نکلا اور ناچار سید صاحب کو وہی بانی تو ہی پریسیڈنٹ پھر اگلی سال کانفرنس مین لاکے بٹھانا پڑا اور تین برس تک ایک ہی پریسیڈنٹ بنتا رہا۔

اسلیئے کہ سید صاحب نے بہت کچھ سمجھایا مگر ذرا اسی بلند پروازی پر تمام چیلون نے رفاقت سے منہ موڑ لیا اور کسی بات کا خیال نہ کیا

اور اسلیئے کہ مسلمانون کے رفارمر صاحب کی بنائی ہوئی ایجوکیشنل کانفرنس چار برس تک برابر ادہر اودہر ڈانوان ڈول پھرتی اور سر مغزن کرتی رہی مگر کچھ بھی نتیجہ نہ نکلا۔

اور اسلیئے کہ لاکھ لاکھ طرح سے لوگونکو پٹی پڑہائی اور ہر ہر طرح سے وعدہ وعید اور سبز باغ دکھا کے سید صاحب نے راہ راست سے بہکایا مگر پھر بھی مسلمانون نے قومی کانگریس سے منہ نہ موڑا۔

اور اسلیئے کہ سید احمد خان صاحب کی ہر ایک اسکیم کو اگرچہ وہ کتنی ہی مجمل اور مبہم کیون نہو مسلمان لوگ سمجھ جایا کیئے اور تہ کو پہونچکر اختلاف کرتے رہے ❊

راقم

متفکر

[1] یہی اصول کانفرنس ہین اور انھین کو کانفرنس کی علت غائی سمجھنا چاہیئے ۱۲

سبالٹرن - (میم صاحب سے) "کیون تم کرنیل سے ہماری ترقی کے لیے نہین کہتین ؟" میم صاحب - "ہان - ابھی چٹکی بجاتے - مگر کیونکر مطلب نکالتا ہوا اسکو نہ پوچھنا - ہماری ترکیب کسی پر نہ کھلنے پائے" سبالٹرن "ابھی ہمکو اپیات بانوسے کیا مطلب آم کھانے سے کام یا درخت گننے سے - ہان - لے جان صاحب ضرور"

قانون عمر رضامندی

سن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

حضرتنا - کہیئے آج کل کچھ دنیا کے حالات بھی معلوم ہین سُنا ہماسے اسکوبل صاحب نے کونسل مین ایک نیا قانون پیش کیا ہے کہ بارہ برس سے کم عمر کی عورت سے کوئی شوہر واسطہ نرکھے خدا کرے یہ قانون پاس ہو جاے بات تو اچھی ہے وہ نازک بدن پریرو جنکے گلاب کے پھول سے جسم ہین بیرحم شوہرون کے ہاتھون سے اب وہ صدمہ نہ اوٹھائین گی جنکو کہتے ہوے مرا دل معلوم نہین کیون خود بخود دہلا جاتا ہے ہم آپ تو اس قانون سے خوش ہوئے لیکن آپ کو واللہ ہے ذرا بی نائکہ کے حال پر ملال کو ملاحظہ کیجیے گا - خدا رکھے دس دس گیارہ برس کی کئی درجن نوجیان آپکے قبضۂ قدرت مین ہین لیکن اب کس کام کی - سال دو سال اگر اور انتظار نہ کرین تو دو دو برس کے لیے خود بی نائکہ ٹہلا دی جائین - اور پیچھے تماشہ بین صاحب بھی ہوان جبسے اس بل کا حال سنا ہے بیچاریان بلبلاتی ہین روتی ہین سر دہنتی ہین لیکن اب اونکے رونے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے پہلے تو کمبختون نے سینین تنون پر وہ وہ ظلم کیئے وہ وہ گل اندام مشٹنڈون کے حوالہ کی گئین کہ توبہ !! الٰہی توبہ !!! واللہ قصائی بھی ایسی بیرحمی نہ کرتے جو جوان نایکایون نے اپنی بی زبان مستہ چند نوچیون سے کی ہے آخرکار صبر پڑا - اب کیا ہے کردۂ خویش آمد پیش کا مضمون صادق آیا - بعض لوگ غریب شوہرون پر الزام لگاتے ہین کہ وہ بھی اپنی نوعمر جورون سے بُرا برتاو کرتے ہین - حقیقت یہ الزام تو بیبنیاد ہے اس زمانہ مین جورو ین جب صحیح سلامت چھوڑ دین وہ بڑا خوش نصیب شوہر بھلا کتنے ہین شوہر اپنی بی بیون سے کیون سختی کرنے گئے ؟ اجی جا ہے کوئی سختی کرے یا نرمی ہمکو ان بکھیڑون سے کیا مطلب اسکا رنج تو اوسکو ہو جسے نئی جوڑ و بیاہ لانا ہو - قصہ مختصر آپ ذرا بی نائکہ کا ٹوٹا پھوٹا گلو سوز راگ سن لیجیے اور بندہ کو رخصت کیجیے -

بی نائکہ کا رونا

قانون ہوا آفت یہ سرکار سے جاری — افسوس صد افسوس
ہے بارہ برس بیاہی نہ جائیگی کوئی .. — افسوس صد افسوس
نوچی ہے مری یار وابھی گیارہ برس کی — کاہیا ہے قفس کی
دبلی ہے بہت ناتون کی ماری ہے بچاری — افسوس صد افسوس
ایک گانون مین رہتے ہین جو شوقین میانجی — ہین تین میانجی
لمبے سے وہ قد مین ہین بدن خوب ہے بھاری — افسوس صد افسوس
کہتے تھے کہ نوچی کا مین تنہ کالا کرونگا — سمتی جو بھرونگا
دیتے تھے خوشامد مین بنارس کی وہ ساری — افسوس صد افسوس
کچھ نقد بھی کچھ جنس بھی وہ دیتے بہشت — کرتے مری خدمت
گھوڑی بھی منگانے کو تھے اک بھر سواری — افسوس صد افسوس
تاریخ مقرر ہوئی مسّی کی بھی معقول — پھنسنے کو تھا جنڈول
اس بیچ مین تقدیر گئی پھوٹ ہماری — افسوس صد افسوس
کیا کھاؤنگی مین اب کہ نہین پاس ہے کوڑی — قسمت ہے بچھوڑی
اب بھوک سے مرجائیگی نوچی بھی بچاری — افسوس صد افسوس
اب کون اوسے چاہیگا اور پیار کریگا — دل دیکھے مریگا
دیتا نہین یون مفت کو لتّا بھی بیپاری (بنیاری) — افسوس صد افسوس
کھانے کا سہارا ہے نہ کپڑے کا بھروسہ — پوری نہ سموسہ
کیا ہوگا جو پھٹ جائیگی چھینٹ کی ساری — افسوس صد افسوس
سرکار کا کیا دخل جو ہو مال ہمارا — پھر کیسا اجارا
سیونگی نہ کونسل مین کوئی بات ہماری — افسوس صد افسوس
کھانے کو بھی بٹرہ ہوگی کوئی دہر نکالی — آفت تو یہ ڈالی

قانون نیا آپ ہین یہ کرنے کو جاری | افسوس صد افسوس
چھوٹے ہی سنون مین تو یا کرتی ہو دولت | وہ بھی ہو نئی قسمت
بڑہی بھی جو انکو کہین ہوتی ہے پیاری | افسوس صد افسوس
ہم تو نہین سر پہ کبھی بار دہرینگے | انکار کرینگے
اولٹی ہی صدا دیگی کہ حرج مین یہ بیچاری | افسوس صد افسوس
کچھ خرچ بھی سرکار سے ہوتا ہو مقرر | دو سال برابر
جب جانتے ہین لڑکیان بل والے کو پیاری | افسوس صد افسوس
کلکتہ مین سب رنڈیان فریاد کرینگی | بیموت مرینگی
کہتا تھا یہ کل رات کو مجھسے مین مداری | افسوس صد افسوس
ہے میرا ارادہ کہ چلی جاون ولایت | بیرنگ بحسرت
محصول دلاؤنگی وہان جا کے مین بھاری | افسوس صد افسوس
مفلس ہون نہین ریل مین جانے کی لیاقت | پھوٹی مری قسمت
کراونگی مین کچھ دورسے بہلی کی سواری | افسوس صد افسوس
سب لوگ کرو ہاتھ اوٹھا کر یہ دعائین | ارمان بر آئین
اللہ یہ قانون نہو عمر کا جاری | افسوس صد افسوس

راقم
ایک پرانا نامہ نگار

اودھ پنچ - عمرہ راز

دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدہ	ازدل ما چہ بجا ماندہ کہ باز آمدہ

(انفلوانزا پھر ہندوستان مین آیا ہے)

نصیحت

ہمارے مربی ہمارے سرپرست حضور ارل لیٹن بہادر بالقابہ فرماتے ہین کہ ہندوستانیون کو نہ تو تحصیل علوم سے کچھ حاصل ہوگا نہ صنعت و تجارت سے کچھ ملیگا ہان ان صاحبون کو لازم ہے کہ انشا پردازی کی تکمیل پر زور دین تاکہ لکھنے پڑھنے مین کمال پیدا کرین —

لیکن ہم نہین جانتے کہ اس کمبخت انشا پردازی سے ہمکو کیا حاصل ہوگا —

بالفرض اگر ہم ارباب لندن سے اچھی عبارت لکھین تو اوسکا نتیجہ کیا ہے اور فصیح تقریر کرین تو اوسکا ماحصل کیا ہے اور ہمکو کون نوکر رکھیگا ہماری انشا پردازی کو کون پوچھیگا —

ہماری نظر مین تو انشا پردازی نے ہمکو گذشتہ زمانہ مین بھی علوم سے محروم رکھا ہے اور اگر اس زمانہ مین بھی ہمکو انشا پردازی کی ہوس ہوئی تو یہ سمجھ لیجیے کہ ہمارا خاتمہ شد —

ہمکو لازم ہے کہ وہ کام سیکھین جو ہمارے رزق کا ذریعہ ہو جسکی ملک کو حاجت ہو جسکی وجہ سے ملک کو بھی کوئی نفع پہونچے اور نفع علوم سے نوفنون سے خواہ کوئی نصیحت کرے لیکن محترز رہنا ضرور ہے انگلستان تو علوم کی تحصیل کرے اور ہندوستان انشا پردازی سیکھے اچھی تقسیم کی گئی ؛

راقم
ایک مسلمان

حضرت م - ب کا دوستانہ جواب

رباعی

گرمی مین ہمیشہ دل جلاتی تھین وہ | جاڑے مین نہ گرمیان دکھاتی تھین وہ
اے حضرت میم بے نہ کھلوایئے منہ | پہلے جب تھین تو کیا بناتی تھین وہ

دوسرا وزن

"ایمان سے ہے" اور ندامت کیسی؟ | "انصاف کی ہے" او طبیعت کیسی؟
اے حضرت میم بے سمجھ کر لکھیئے | جو روری نہو جب تو مروت کیسی؟

راقم
دمباز

ماتم بریڈلا

کانگریس — ”تم آپ چلے مجھکو کیا کسکے حوالے“ ۔

دو روپیہ صرف جانے بیٹھنے ہیں تا بہ کیمپ — شان تمبری سے یہ باغ ہے لگایا
اسقدر ہی صفائی اور تازگی موسم — ہر اک بشر کو میلہ دلسوز بس سہایا
میدان کی وہ وسعت ایں رو آب کوثر — اور ایک سمت مسجد اسلام کا ہے سایا
کیا شان ایزدی ہے پر لطف ہر دو جانب — قدرت نے اُنکو یان پر جلوہ عجب دکھایا
بمبئی و کلکتہ سے دہلی و لکھنؤ سے — آئی بہت ہین تاجر سامان خوب آیا
نادر ظروف پیرس اور سرمہ بریلی — بازار کو انہون نے خوب تر سجایا
اور مغربی مضمون گرم ہوا و چلی — اب آپ کے لیئے یہ بستر تا میوزیم سجایا
اور دیکھیئے خوشی سے اندر اسکا میوزیم — پروڈیوس مختلف سے ریزہ جمع بنایا
زنان بس ملاحظہ ہون وہ بیبد بے تکلف — جنگلی جمائے میلون اک شور ہی مچایا
اوایشیائی رنگون محروم تم نہ رہنا — ہے آپ کے لیئے ہی اک باغ نو لگایا
اور بھی ملاحظہ ہون کشتی و مجباری — اندرسبھا نے دیکھو کیا رنگ سے جمایا
اب آئیے چلا کے دیکھو بازار و رقص و سان — پروگرام اس چمن کا بس آپ کو سنایا
مجھکو نہ شاعری ہے کچھ کام صاحبین ہے — نقشہ یہ فی البدیہہ ہے آپکو دکھایا
شائق کی اب دعا ہے یہ میلہ نمائش — زیر قدوم والا دایم رہے خدایا

ملتمس دعاگو منتظر قبولیت
بھگت بہاری لال شائق
نوابگنج رامپور

قانون عمر ’’نارضامندی‘‘ نہ رضامندی

ڈیر سر- اس نئے قانون کے اجرا یا اشاعت و تجویز کی صرف خبر سنکر سارے ہندوستان مین جو خلفشار- انتشار- فکر- اضطراب پھیلا یا پھیل رہا ہے ضرور قابل لحاظ ہے-

بعض خوشامد پسند- خود غرض- بے سمجھے ہان مین ہان ملانے والے ’’اینگلو انڈین‘‘ یا بعض ولایتی) اخبار تو اس مسودہ سے استرضاء ذاتی ظاہر کرتے ہین اور باقی جہانتک غور و تامل کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے عام اخبار (قریب قریب کل کے) اس پھیر بدل سے بالکل ناخوش و ناراض ہین-

ملاباری کی ساری محنت ریاضت سفر داد بیداد سعی و تردد بوجوہات ذیل لا حاصل و بے سود معلوم ہوتے ہین گو اونکو چند نئی روشنی والے متفق الرائے ہونے کی وجہ سے لیڈر یا مصلح قوم سمجھتے ہون. یا کامیابی پر ناز کرتے ہون حالانکہ نہ وہ لیڈر ہین- نہ بلیڈر- نہ مصلح قوم ہین نہ محسن ملک اونکی کامیابی ناکامیابی سے بدتر- اور یہ محنت سراسر عبث و فضول-

انصاف سے دیکھکر فرمایئے کہ اس قانون آتش مشحون مین کونسی بات بہتری اور فائدہ عام کی ہے تو یقین یہ ہے کہ مدتون مین بھی ٹٹولنے سے کچھ نہ ہاتھ آئیگا-

ایک بات جو دکھائی دے رہی ہے وہ یہ ہے کہ ملاباری کے ہم سخن ہونے مین یورپین لیڈیون نے دلی جوش اور ہمدردی سے شرکت کی (جو اس درست کا سبب قوی ہوئی- بیشک ولایتی نازک اندام آزاد خرام لیڈیون کی توجہ تام یا دلی ہمدردی قابل حرمت اور لائق وقعت ہے جسکے لیئے ہماری ساری مردانی جماعت ڈبل شکریہ کو ہر وقت تیار ہے اور یہی بے کہے نہین دل مانتا کہ آیندہ آپ ایسے نازک معاملون مین (اپنی نزاکت اور بچون کا صدقہ) بے سوچے سمجھے دخل در معقولات نہ دیجیئے گا تاوقتیکہ ہمارا اسرار اگر وہ آپ سے کسی خاص بارے مین توجہ مدد- شرکت اعانت کا امیدوار نہو یا درخواست و استدعا نہ کرے-

ہندو مسلمان- دو بڑے مذہب ہندوستان مین ہین اور اس قانون جدید کا ’’زیادہ نہین‘‘ بلکہ پورا اثر انھین دو پارٹیون پر پڑیگا اور ضمناً غیر قوم والی بھی جو ساکن ہندوستان ہین شمار کیئے جا سکتے ہین مگر اونکا عدم و وجود برابر ہے ہندو ہے کس نالے اور زمین سے بنیئے کے ناتے کو نسبت نہین دیجا سکتی ہندوؤن مین جہانتک دیکھتے معلوم ہے کلیتہً اس ترمیم سے نفرت پھیلی ہے (اگر چند نفر راضی ہون تو پایۂ اعتبار سے ساقط) اسلیئے کہ مذہب کے عقائد اون کتب قدیمۂ مذہبی پر محمول اور موقوف ہین جسپر ابتدا سے عملدرآمد ہوتا چلا آیا ہے شاستر کے، دیا حکم ہے تو جہانتک ہندو بھائی اسکی مخالفت کرین وہ زیبا اور سزاوار ہے- کیونکہ بعد بلوغ اونکے ہان عورت لڑکی) کا بٹھا رکھنا گناہ عظیم ہے اور یہ بھی کوئی ضرور نہین کہ گورنمنٹ ہند کے زوردار حکم سے نیچر کے انتظامون مین بھی ترمیم واقع ہو اگر کوئی لڑکی (لیئے) بارہ برس کی میعاد کاٹے بالغ ہی نہو بعض لڑکیان دس ہی برس کے بعد (بسبب قوی تندرست و توانا اور عمدہ غذا کھانے سے) بالغ ہو جاتی ہین- چنانچہ اکثر مشاہدہ ہوا ہے اس صورت مین دو برس یا کچھ کم و زائد اوسکا پابند غم رہنا اور اپنی ضروری مراد کو نہ پہونچنا شاستری احکام کی پابندی اسے بہت بڑا پاپ ہوگا جسکا دفعیہ- بدلا اوتارا غیر ممکن اور محال ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو بیچاری عورتین اولٹی چھری سے حلال کیجاتی ہین- یہ ہمدردی ہے یا ظلم ہے اگر اون لیڈیون کو دو روز ہوا کھانے اور بازار مین سیر کو جانے سے روکا جائے تو قدر عافیت کھلے- خوف پولیس- اور نگرانی قید بارہ سالہ کے علاوہ کہ مردون کے واسطے ہے بیچاری لڑکیون کو کیا نفع ہوگا- فرض کیجیئے کہ پانچوں لڑکیان بیاہی گئین جنمین سے دو جو دس سال کے بعد بالغ ہو گئین اور صرف ایک رات شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد سے جو مفارقت اور مصیبت کی بلا مین

کاہین پڑتین تو چھ دین برس (اگر وہ زندہ بچا) شوہر سے ملین اور ملاکر
خود مر گئین - یا وہ بیچارہ نکل گیا تو حسن کم جہان پاک سے

پھینکے ہوتین بتول ناک کے سنگ تفرقہ
تھوڑے سے ایک رات بھی ہوویں جو ہمکلام

اب رہی مسلمانون کی دو جماعتین ہین - (سنی اور شیعہ) تو بفضل خدا سے
اُنکے یہان عموماً کمسنی کی شادی کا رواج ہے اور احادیث و شرع سے
کہین ممانعت نہین - یا چاہین پانچ برس کی لڑکی کو بیاہ دین چاہین بیس برس
بعد شادی کرین اور یہی دونون طرز شادی کے علی العموم رائج ہین
ہزارون نکاح مان باپ کی اجازت و ولایت سے ہو جاتے ہین - اور
ہزارون لڑکیون کے اقبال سے ہوتے ہین - غیر بالغہ اور ناسمجھ کمسن
لڑکی کی یا تو شادی موقوف کیجائے اور یا ایک خفیہ زنانہ پولیس سا قائم
کیجائے - جتنی قید و بند سب جب لڑکی بالغ ہو تو شوہر ایک رپٹ تھانہ پر
لکھائے (کہ پولیس کے مظالم سے نجات ملے) اور اسکے بعد فوجداری
کے کٹہرے مین جاکر پاس لائیے - (کہ مداخلت بیجا سے بچیے) پھر
ایک عرضی مع اسناد ڈاکٹری کے باپ یعنی اپنے سسرے کو دے تب
کہین جاکے پورا سارٹیفکیٹ حاصل ہو اور کام چلے - بیتین حکمون
چڑھے لڑے بڑے ڈگری ملنا دشوار شادی کیا کی غضب مین جان
پڑی ایک تو بی بی صاحبہ (یہ نہین ناز و نخرے کا اشتہار لیئے ہوئے
آئی تھین اور قریب تلاق جہیز دہار جا بیجا جاتی تھین) اسپر اور زیادہ
حق حاصل ہو گیا - کرلو اگریلا نیم چڑھا - سو برس تک اپنے وسیع اختیارات
کے ذریعہ سے اگر چاہین تو شوہر کو کالے پانی بھیج سکتی ہین - ہائے میرے
اللہ یہ بل ہے کہ تماشا کسی پہلو کسی رخ سے اچھا ہی نہین معلوم ہوتا
ایک عیب ہو تو کہا جائے - سراسر رسوائی کا گھر فضیحت کا محل -
بدنامی کا قصر - بل بل یہ بل - القصہ مسلمانون مین کوئی قید عمر نہین جب
غریب مان باپ کو تابو ملا روپیہ ہوا دان جہیز جمع کر چکے نسبت ٹھہری
بات چیت ہو چکی - کہین جھٹ منگنی پٹ بیاہ - اور کہین ایکہی رات
مین یہ رہ سب کچھ کہین ہفتہ مین وارا نیارا جب لڑکی ہی دیدی تو پھر
جھگڑا کاہے کا - وہ جانے اور اوسکا شوہر - جیسا محل اور موقع
ہو - جبتک لڑکی بیاہی نہین جاتی مان باپ کے سر پر فکر کا ایک
پہار رہتا ہے -

جب ذرا انصاف سے دیکھا جائیگا - تو ہندوستانی عورتونکی
ایسی گوشہ گیری - مجبوری - معذوری جہالت پردہ شرم - لحاظ
قید مذہبی پابندی - رواسم - قابل رحم و لائق مہربانی سمجھی جائیگی نہ وہ
باہر پھر کر اپنا دل بہلا سکتی ہین نہ وہ بے حکم والدین دوسرے
کے گھر مین پیر رکھ سکتی ہین - نہ کوئی اونکے پاس جا سکتا ہے -
نہ کوئی تھیٹر و تماشے مین بلا سکتا ہے نہ اونکو آزادی حاصل
ہے نہ خود رائی ہو کون مرین چاہین پیاسون غیر آدمی سے بات کرنا
حرام ہوا کھانا سیر کو جانا - کبھی اوڑانا - اونھین کہان نصیب -
بخلاف ولایتی سفید عورتون کے جو آٹھ سات برس کی عمر سے بابا
کے زمانے سے چھلانگین پھلانگین مارتی پھرتی اور کھیلتی کھاتی پھرتی
ہین تڑاق پڑاق سرکس تھیٹر فینسی فیر ولایتی جیکر عجائب خانہ چڑیا خانہ
سے گوری تک مین موجود اور پھر زبان حال سے اونکی آیا صاحب
قد بڑھانے اور رنگ جمانے کے لیئے - کس پیارے پیارے
شعر مین یہ گنگنا رہی ہین اور دل ہی دل مین مزے لے
رہی ہین ؎

ابھی سے ہے نام خدا وہ غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہے
بھرا ہے دانتون مین دودہ سارا کہ اوسکی بو بھی نہین گئی ہے

اور خود ہی تعریف کرتی ہین کیا خوب کہا ہے آپ کی عنایت کا مین
خواہان ہو کر تسلیم کرتا ہون - عزت افزائی فرمایئے ؟ قدر دانی
کیجیے ؟

راقم
دل جل رہا تھا سینہ مین جو آیا نکل گیا

مبارک مبارک

مسٹر اودھ پنچ خانصاحب بہادر بہت ڈبل مبارکباد عرض ہے
بھئی خیر تو ہے مبارکباد اور پھر اوسکا دم چھلا ڈبل مبارکباد
کیسی کیا تم نے ملک یا قوم کی فلاح اور بہبودی کی کوئی صورت
دیکھی ہے جو پاجامہ سے اسے تو بہ جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہو -
لاحول ولا قوۃ آپ تو بات کرنا مشکل کر دیتے ہین پہلے سن تو لیجئے
پھر جرح قدح شروع کیجیئے سنیئے ایک مبارکباد مین سے تو نقد حصہ
آپ لیجیئے اور مابقی اپنے ہندوستانی بھائیون پر تقسیم کیجیئے - اور
دوسری مبارکباد کا تحفہ سیدھے شاہنشاہزادے روس کی خدمت
مین لیجا کر پیش کیجیے - آخر اسکی کوئی وجہ بھی ہونا چاہیئے - جی ہان
آپ کے نامہ نگار بلا وجہ تھوڑا ہی بکا کرتے ہین ذرا اقوت سامعہ کے
ساتھ قوت حافظہ سے بھی کام لیجئے پھر سنیئے روس کے سلاطین
کی وصیت ہمارے ہندوستان کے بارے مین جو مشتہر ہوتی چلی آتی ہے اوسکو آپ جانتے ہی ہین اور ہم ہندوستانیونکی بوکھلاہٹ
جو کچھ اسکے اودھیڑبن مین ہے اوس سے بھی غالباً آپ واقف
ہی ہونگے لیجیئے اب یہ مرحلہ بحسن و خوبی طے ہو گیا ولیعہد صاحب تمہاری
شان شوکت رعب داب و حکومت بچشم خود دیکھ چلے انبساطان کے

کہاں بھرے پچ دوسری نسبت سے کا ہیکو ادھر کا قصد کرینگے رہی وصیت کی تعمیل اسکے لیئے بھی ہندوستان کی کوچہ گردی کا خیال کیا کم تشفی دہ ہوگا اسلیئے ایک مبارکباد کے مستحق تو ہمارے شاہنشاہزادے صاحب ہین کیونکہ اونھون نے کئی پشت کے بعد کسی نوع سے اپنے خیال مین بزرگون کی وصیت کی تعمیل فرمائی اور فخر خاندان کہلانے کا استحقاق حاصل کیا- اور دوسری مبارکباد کے مستحق ہمارے ہندوستانی بھائی اسوجہ سے ہین کہ اونھون نے آئے دن کی اولجھن اور گھبراہٹ سے نجات پائی اب مزے سے دندنائین اور چپ چاپ بیٹھے اپنی گورنمنٹ عالیہ کی خیر منائین ٭

انتخاب

مرسلہ از بھرسا نار بلیا

وہین ہمارا وہ کی کوٹھی جاکر لایا گردون برسے
رتبہ مین ہر بات نکیون ہو بانسون اونچی گھنٹہ گھر سے

کاریگر: شیخ مکان کیسا بنوانا چاہیئے؟ جیسا جی چاہے واہ؟ جیسا ہم کہین جی کیا چاہے گا اور چاہے تو چاہے- اجی ایسا مکان بنوائیے کہ دشمن گھر سے اسے تو بہ جامہ سے باہر ہوجائے یہ ایک سوال ہے جو انجناب کی وحشت کا باعث اور گھر چھوڑنے کا سبب ہو گیا دیکھتے کے ساتھ ہی غصہ سے منہ لال ہوا اور گال تمتما گئے نیلی پیلی آنکھین کر کے اسکا سارا جواب پڑھ لیا الا جو پنچ کے کسی ضمیمہ مین درج تھا خوب لکھا اور نہایت خوب لکھا- مگر ہمارے دل کی بات کہان وہ تو ہمارے ہی پاس تھی- اوس فقرہ سوال پر بنے جواب لکھے تاب کسے تھی- لیکن نہ ہمت کوئی سائل تھا نہ ہم جواب دینے کے قابل یا اللہ اب کیا کرین- اور منظور یہ کہ کچھ لکھین اسلیئے آپ کو مخاطب کیا اور اپنی ساری کاریگری اس مضمون مین صرف کر ڈالی- ایک مکان بنواتے ہوئے آتنا زمانہ گذرا جو ادسکے تاریخی نام سے ظاہر ہوگا (قصر الخطرہ) قصر بمعنے خوردہ اور بمعنے مکان عالیشان- خطرہ- مشہور) اور طرہ یہ کہ آپ کو خبر دی نہ آپ کے ناظرین کو خبر شکر ہے کہ بروقت یاد آگیا اب بھی بھول جاتا تو آپ میرا کیا بگاڑ دیتے اور خدا نہ کرے برسات مین وہ مکان ہی ڈھے جاتا تو مین آپ کا کیا بنا لیتا- لیجیئے اسی سال برسات مین مینہ نے کیا کیا زور نہین لگائے- مگر تقدیر کا زبردست اڑانے اور میری دعا کی تھونی نے اوسے آجتک برقرار رکھا اور امید ہے کہ یہ نہین وہ بھی جاوے کیونکہ سہارا زبردست ہے- خیر تو اب مین اوسکا نقشہ کھینچتا ہون- نہین نقشہ کیون کھینچون آپ اپنے دماغ مین اوسکو بنوانا شروع کیجئے تبانا شروع کرون اوسکا نقشہ پورا پورا خود بخود کھنچتا چلا جائیگا اچھا صاحب مکان کیسا بنوانا چاہیئے؟ مکان؟ جی حضرت مکان ایسا بنوانا چاہیئے- جسمین نہ دیوار ہون نہ دروازے نہ کھڑکی نہ کھڑکی نہ پاخانہ نہ سنڈاس نہ کوٹھری نہ صحنچی نہ دالان نہ کمرے نہ شہ نشین نہ قصر نشین نہ کڑیان ہون نہ چھت نہ پرنالہ ہو نہ اولتی ہو نہ سب چونا ہو نہ کہگل- نہ اینٹین ہون نہ مٹی نہ کچا ہو نہ پکا نہ بند ہو نہ کھلا- نہ زمین ہو نہ آسمان نہ کنوان ہو نہ حوض ہو نہ کشادہ ہو نہ تنگ ہو نہ ہوا کی لوک ہو نہ چورون کی روک گرمیون مین خاک نہ آئے- جاڑون مین برف نہ زنگ جمائے- نہ آگ سے جلے- نہ پانی سے گرے- نہ کھڑا ہو نہ بیٹھا کوڑے کرکٹ سے پاک ہو- اوس جگہ کی ناک ہو- دریچہ کا رخنہ ہو- نہ ہمسائے آسکین نہ مہمان سما سکین- نہ عزیزون کی جگہ ہو نہ غیر کی نہ تماشے کا فراہو [illegible] جو چاہے بیٹھ جائے- [illegible] قدم تلے رستا رہے اور وقت [illegible] مختصر ہوا اور بڑا سب کچھ ہو اور کچھ بھی نہو اللہ اللہ خیر صلا [illegible] بالاتر وہ ٹھکانا ہے [illegible]

ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را

پڑھا کرے- [illegible] کے کھٹکے سے نجات پائے نہ شادی سے کام نہ ماتم سے غرض جلیئے چھٹی ہوئی ٭٭

راقم

مکان ایسا ہو اسکے

لوکل

[illegible]
مکان دار نے کلہ بکلہ گفتگو کی [illegible] صاحب نے ادسکو "مشہور" کہا- اوسنے بے تکا جواب دیا- نہین معلوم یہ افواہ ہے یا اصلی اور اصلی ہے تو کہانتک صحیح ہے ہم اپنے لوکل رپورٹر صاحب سے مترصد ہین کہ وہ اس خبر کی نسبت اپنی تحقیق سے ہمکو مطلع کرینگے ٭

اڈیٹوریل نوٹ

روس کے یہودیون نے زچ ہوکر جان بری کی یہی صورت نکالی ہے کہ امریکہ چلے جائین چنانچہ بیرن ہرش یہودی نے پانچ لاکھ روپیہ اسیواسطے دیا ہے۔

مرگ امیر کابل کی خبر غلط نکلی۔ حال کی تحریرون سے واضح ہوا کہ امیر صاحب کا مزاج رو بصحت ہے اور حسب معمول انتظام ملک مین مصروف ہین۔

مصری درویشون نے پھر شورش شروع کی ہے حال کے اخبار سے واضح ہوا کہ ان بزرگوارون نے سواکم کے قریب مویشی چرانے کی غرض سے تاخت کی تھی مگر مصری سوارون نے شکست دیکر دانت کھٹے کر دیے

یہ خبر غور سے سنیے۔
روس مین عنقریب قانون جاری ہونے والا ہے کہ غیر ملکون کے لوگ جسقدر زمین روس مین دبائے بیٹھے ہین وہ یا تو روسی رعایا مین شامل ہون یا اپنی جائداد فروخت کر ڈالین اسپر بہت سے جرمن باشندون نے درخواستین دین کہ ہم روسی رعایا مین شامل کیے جائین مگر سب نامنظور ہوئین۔

اسکے علاوہ ایک قانون اور پاس ہونے والا ہے کہ غیر سلطنت کا کوئی جہاز روس کے ساحل کی تجارت مین کام نکرے اور نہ دریاے بالٹک اور نہ بحر اسود کے مابین کسی روسی بندرگاہ پر تجارت کی غرض سے آئے۔

افواج یورپ مین بغیر دھوئین کی بارود کا رواج ہوتا جاتا ہے اور ہندوستانی فوج مین بھی گرم خبر ہے۔ مگر بعض اہل الرائے خیال کرتے ہین کہ ہندوستان کی فوج کو مختلف آب وہوائی سر زمینون پر کام کرنا ہوتا ہے رواج دینے کے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ مختلف مقامات کے بوقلمون موسمون کا کیا اثر بارود پر پڑتا ہے۔

ماگھ میلے کی وجہ سے جو الہ آباد مین ہوا کرتا ہے جاتریون کا ریل پر بڑا ہجوم رہتا ہے اور چونکہ اس دفعہ (جو تقریباً بیس پچیس سال کے بعد پڑا ہے اسوجہ سے) غیر معمولی کثرت ہے مگر ایسٹ انڈین ریلوے نے کوئی خاص بندوبست نہین کیا جسکی وجہ سے بقول پایونیر میل کے انتظام مین نہایت درجہ خلل پڑ گیا ہے۔

ہم نے ایک معزز کرمفرما کی تحریر سے بمسرت تمام اس امر کی اطلاع پائی ہے کہ جناب سید تفضل حسین صاحب جو ڈپٹی منسٹر ریاست پٹیالہ نے ایک طلائی تمغہ تقریب یادگار حصول اختیارات ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست پٹیالہ خالصہ کالج کو دیا ہے۔
ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے دیگر عالی ہمت روشن خیال بھی ایسے طریقے کو اختیار فرمائین گے اور اسیطرح رفاہ رعایا و خیر طلبی آقا کو ملحوظ رکھکر اظہار مسرت کرین گے

۱۲ فروری سنہ کے تار سے واضح ہوا کہ مسٹر مکلارن نے ہوس آو کامنس مین اس امر کی اطلاع دی ہے کہ جب ہندوستان کا کونسل بل دوبارہ پڑھا جاے گا تو مین ترمیم پیش کرونگا۔

یہ خبر مشتہر کرائی گئی ہے کہ گورنمنٹ روس کانفرنس کے ڈیلیگیٹون کے جلسے مین شریک ہوگی جو انڈیا کانگرس کا لندن مین ہوگا۔
گورنمنٹ کی کارروائیون سے ہمکو پہلے ہی ثابت ہوتا تھا اسکے اعلان کی کیا ضرورت ہے علاوہ اسکے گورنمنٹ سے حقوق طلب کرنے والے جلسے مین خود گورنمنٹ کی شرکت اگر ہوتی بھی تو ضرور ایک بیجوڑ بات تھی۔

ریاض الاخبار [illegible] کی یہ تحریک [illegible] کشمیر اسے بہت بھی سرکاری خطابات سے مفتخر کیے جائین [illegible] جناب منشی امیر احمد صاحب امیر کی نسبت لکھا ہے [illegible] امیر مینائی مدظلہ العالی جو اسوقت [illegible] [illegible] شمس الشعرا کا خطاب ملا ہے حضرت امیر کا پایہ ان سے کہین زبردست ہے۔
واقعی بات تو واجبی ہے اور ہمارے نزدیک سب سے زیادہ خطاب کے مستحق شعرا ہی ہین کیونکہ خطاب بھی آجکل سخن خوش کردن کا لٹکا ہے اور شاعری بھی۔
مگر حضرت امیر مینائی نے تو آجتک نہ حکام انگریزی کی شان مین کثرت سے قصیدے لکھے نہ گورنر جنرل اور حضور ملکہ معظمہ کی حضور مین اپنا کلام بھیجا۔ نہ ہر دفعہ مسٹر بریلی کے کمشنر صاحب کی شان مین قصیدے داغے۔
حضرت امیر خود اپنے دیے ہوئے خطاب یعنی تخلص پر ایسے قانع معلوم ہوتے ہین کہ اس جانب متوجہ ہی نہین نظر آتے آخر خطاب ملے تو کیونکر۔

مدت سے اس بات کی شکایت چلی آتی ہے کہ ہندوستان کے معاملات کو پارلیمنٹ مین پیش ہونے کا بہت کم موقع دیا جاتا ہے سالانہ بجٹ پیش ہونے کے وقت بھی ممبرون سے زیادہ خالی بینچ ہی سننے والے ہوتے ہین۔ حضور ملکہ معظمہ کی اسپیچ مین بھی شاذ و نادر ہی ہندوستان کا ذکر ہوتا ہے۔
ہان تھوڑے عرصے سے چند منصف مزاج رحمدل ایماندار ممبران پارلیمنٹ کی توجہ سے ہندوستانی معاملات پر چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی اور یوماً فیوماً ایسے ممبر بھی نکلتے آتے ہین جو اپنا وقت عزیز خاص ہندوستانی معاملات پر غور و

کیفیت دریافت کرا کے تب چٹھیاں جاری ہوں (بشرطیکہ ان مردہ ملازموں کے کسی وارث کو اوسکی جگہ نہ ملی ہو - اور نا انصافی کی گئی ہو) تیسری کسی قسم کی چٹھیاں اوس وقت تک جاری نہ کی جائیں جب تک چند معزز حضرات سے جو غریبوں کے قریب رہتے ہوں بلکہ بخوبی واقف ہوں) جاری نہ کی جائیں - ایسی خبروں کو کمیٹی میں پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - نہ متولی جانکر ہاں کہ یہ قابل پرورش ہے اور نہ سکرٹری وصدر نشین صرف سکرٹری کو کوئی لیکر ادر حقدار سمجھکر چٹھیاں جاری کر دینا چاہیں - یہ تھے -

سب میں سہل و عمدہ طریقہ یہ ہو کہ مجتہدون کے پاس سالانہ رپورٹ جایا کرے وہ اپنے علم و یقین پر بعد تصدیق جو نام جاری کر دیں اونکو ملا کرے اور عام طور پر سبکے وارث اور واجب الرحم بیواؤں وغیرہ وغیرہ کو اطلاع دیجائے کہ وہ مجتہدون کے پاس عرضیاں بھیجیں ان عرضیوں پر سب روز درعایت مجتہد العصر گواہیاں لیکر اور وارث غریبوں کے اہل محلہ سے دریافت کرکے چٹھیاں دیا کریں - اور اگلی پچھلی عرضیوں کے نمبرون پر بھی نمبر در لحاظ رکھیں - یہ صورتیں تو البتہ ایسی ہیں کہ حقدار حق پائینگے اور حرام خور منہ دیکھ کر رہجائینگے ہاں اتنا اور بھی ہونا چاہیے کہ ایک مجتہد کے سعی و سفارشی لوگ دوسرے مجتہد کے ذریعہ سے بعد تحقیق چٹھیاں پائیں فقط

راقم

نیکی عجب چیز ہے

امیر جہان بیگم اور پولیس

ہمارے اڈیٹر یہ ایک بے جوڑ عنوان ہے جسے دیکھ کر ہر شخص کہیگا کہ امیر جہان تو کسی شاہزادی کا نام معلوم ہوتا ہے - پھر کہاں وہ اور کہاں پولیس - ع -

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

لیکن بات یہ ہے "کہ پسر نوح با بدان بنشست" کیسی شاہزادی اور کیسی غریب زادی ہر شخص کی نگاہ میں کچھ اوسی کا احترام اور عزت اچھی معلوم ہوتی ہے جو قابل اوسکے ہو - چال چلن - افعال اطوار عجب چیز ہیں - تمام شہر واقف اور آگاہ ہے کہ یہ ایک ہرزہ گرد - سرکش نوزد - تارک الشوہر - زبان آور - خود مختار - کج رفتار بیوی ہیں - اسکے قطع نظر اپنی عزت اپنے ہاتھ کا مسئلہ بھی مسلمہ ہے - جب انکی گاڑی کی نسبت رپٹ ہوئی تھی - اور گھوڑا زخمی قابل چالان بتایا گیا تھا - اوسی وقت انکو چاہیے تھا - کہ مع سئیس اوسکو پولیس کے حوالے کر دیا ہوتا - نہ جھگڑا ہوتا نہ فساد - وہان حکومت کی بو - اور آوارگی کی خو نے چالاک دل کو ابھار کر اسبات پہ آمادہ کیا کہ تیغ زبان خلاف داہنے کھینچ کر پولیس [illegible] کر یہ بھی کچھ دنوں یاد کرے - الغرض وہ وہ ذلیل اور کھرے چرکے دئیے کہ باوجود اس فضیحت اور جرمانہ کی بھی افسر پولیس کے آنسو نہ پھیر ہون گے اور ابھی نہیں بلکہ ایک مدت تک وہ زخم یقیناً نہ مندمل ہوں - جس وقت اونکی گاڑی کسی پیادے یا افسر دشنام خوردہ کے سامنے آجاے گی فوراً وہ معرکہ یاد آجائے گا - اور پھر زخم آسلے ہو جائیں گے - اور ہے بھی یہ بات کہ زبان کا زخم بھرتا ہی نہیں - ولا یلتام ماجرح اللسان - یہ کچھ صرف میرا ہی مقولہ نہیں بلکہ قدیم سے چلا آتا ہے اگر پولیس نے باضابطہ مداخلت کی تھی اور چاہا تھا کہ وہ بیگناہ گھوڑا اس ظلم سے کچھ دن نجات پائے اور اچھا ہو کر پھر کام سے تو لیا برا کیا تھا - کونسا گناہ تھا - کیسی زیادتی تھی - جسپر خواہ مخواہ بیگم صاحب نے اپنی زبان مبارک کو گندی اور گندہ لفظوں سے آلودہ کیا - جب کا [illegible] بیجا اور خاطر خواہ نقصان اوٹھایا اور دور [illegible] امور ہوئی [illegible] کے منہ پر [illegible] طرح کے خیالات ظاہر [illegible] ایک عورت [illegible] دوسری کو [illegible] اور گالی [illegible] دوسری [illegible] نہ کر سکے - جیسا کہ [illegible] اور صاحب اختیار [illegible] (انصاف) [illegible] دیکھیں کہ [illegible] اصل حال سے تو کم اطلاع پائیں ارادہ رکھتے ہیں - صرف اوتھین ایک تازی بات سننے کا ہے - ہم کہتے ہیں اگر مجسٹریٹ اس کرسی پر ہوتے یا کوئی ہندوستانی حاکم ہوتا تو اس جرمانہ پر اکتفا نہ کرتا بلکہ ضرب المثل الاہانة الموت پر خیال کرکے دلی رنج اور طبعی [illegible] معلوم کیا کیا زبان کو تکلیف دے بیٹھتا جسکا اندازہ ہم اس وقت نہیں کر سکتے اگر امیر جہان بیگم صاحب کو اپنی عزت کا خیال - اور شہزادگی ہی کا پاس ہوتا تو ضرور کچھ نہ کچھ عقل سے کام لیتیں زبان اور ہاتھ کو تکلیف نہ دیتیں -

راقم

راستی موجب رضای خداست

خلاصہ اخبارات

امیر کابل نے کرم کی طرف توسیع حکومت کے لئے فوج روانہ کر دی -

روس نے وسط ایشیا کی ماتحت ریاستوں کی فوجوں پر اپنے افسر مقرر کیے -

ولایت میں کونٹس رسل صاحبہ نے اپنے شوہر اول کے خلاف طلاق کا دعوے دایر کیا -

نیشنل کانگرس کے لئے ہندوستان مین ۲ کرور کی لاٹری ڈالنی کی تجویز ہے-
ولیعہد روس نے عشرۂ آغاز فروری مین ہندوستان کی سیر کو الوداع کہی-
مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ لکھنؤ کے گھوڑدوڑ مین بازی جیت گئے-
ولیعہد روس بعد سیر ہندوستان سیلون جائین گے-
گورنمنٹ ہند بعض لاٹریون کے جواز کے سوال پر غور کر رہی ہے-
مہاراجہ اودیپور سور کا شکار کھیلتے وقت گھوڑے پر سے گرے چوٹ آئی-
امیر کابل گھوڑون کو بھی چاول اور شیرینی کا ہندمین آنا روک رہے ہین-
روس کے ریلوے مین پولینڈ کے ۱۵ ہزار نوکر معزول کر دیئے گئے
آیرلینڈ مین برٹش فوج چین لوگون کے فساد کو رفع کر رہی ہے-
وائنا کی ایک مالدار بیوہ نے تمام دولت ہموطنون کو وقف کر دی-
لارڈ رپن لندن مین کانگرس کے منتظمون کو ہر قسم کی مدد دین گے-
میسور مین کپڑے کی ناپ کے لئے انگریزی گز زبردستی رائج کیا گیا-
ہندوستان مین ۵ ہزار ۷ سو ۲۹ پوسٹ آفس ہین-
۱۱- فروری کو بنگالہ ناگپور ریلوے کا افتتاح ہوا-
قلعہ سعید الدین مین ریلوے کی مال گاڑی جل گئی- ایک منشی اور قلی اوسمین تھا وہ بھی کباب ہو گئے-
لندن مین دوا ایجاد ہونے والی ہے جس سے انسان ۱۰۲ برس تک زندہ رہ سکے
مہم کوہ سیاہ ۱۵- فروری کو ایبٹ آباد سے روانہ ہو بند ہوئی-
۲- فروری کو ملتان مین ایک عورت کو پھانسی دی گئی-
مہاراجہ صاحب بڑودہ نے تھیوسوفیکل سوسائٹی کو دو ہزار روپیہ دیا
گورنمنٹ نے سرحدی خان اگرور کا ماہانہ بجائے ۲۵۰ کے ۳ سو کر دیا
ولیعہد روس دوران سیاحت مین نیپال کی بھی سیر کرین گے-
پیرس کے مشہور مقدمہ قتل کے مجرم مسمی ایراڈ کو آخر کار پھانسی ملی-
کلکتہ مین ایک عورت پر جسنے شمار کنندہ کو نشان لگانے سے روکا تھا عدالت سے دس روپیہ جرمانہ ہوا
مسٹر ڈپٹی رجسٹرار فیض آباد کے جرم رشوت ستانی پر ایک انگریزی اخبار نے ملامت کے لئے ہونٹ نہ کھولے اس جگہ کوئی ہندوستانی ہوتا کیہ زبان درازی دیکھتے-
امریکہ کا مشیر خزانہ مالی حالت پر لکچر دیتے ہوئے دفعتہ جان بحق ہوا مرض معلوم نہوا-
لندن پارلیمنٹ مین تحریک ہوئی کہ پھانسی کی سزا موقوف کیجائے
مسٹر ڈگبی کی کتاب (سلطنت انگریزی کا تاریک رخ) پر پانیر بہت گھبرایا ہے کہ انگریزون پر برا اثر ہوگا-

لندن ٹیمس کی رائے ہے کہ پردہ کی رسم تمام برائیون کی جڑ ہے جلد دور ہو-
ولیعہد روس پرانی دنیا (ہندوستان) کو دیکھ کر نئی دنیا (امریکہ) کے دیکھنے کو جائین گے-
روسی اخبارات لکھ رہے ہین کہ ولیعہد روس کی سیاحت ہند سے روس اور انگلستان کی خصومت رفع ہوگی عمدہ نتیجہ نکلے گا-
شملہ پر آجکل سخت برف باری ہو رہی ہے-
ہوس آف کامنس مین کل رات رائٹ آنریبل- ای- بی- سی بینکس کی تحریک پر مباحثہ ہوا کہ دربارۂ رپورٹ شدہ نقص میگزین ریفل بندوق کی تحقیقات کیجائے-
مسٹر اشین ہوپ نے کہا کہ ریفل نہایت عمدہ ہے جس سے بہتر ممکن نہین ہے- مجھ امید ہے کہ اسکے لئے جلد تر بے دھوئین کی بارود بہم پہونچاونگا-

مختلف ممالک کے پسند کا حسن

فرانس اور انگلستان والے سنہری بال- نیلی آنکھین- پتلی کمر پسند کرتے ہین- چاہے چہرے مہرے کی چڑیل ہی کیون نہو- امریکا اور ایشیا کے بعض ممالک مین بیضاوی سر- بڑی اور چوڑی آنکھ- بعض مین چندی اور چوڑی آنکھ خوبصورتی کی علامت ہے- چین والے ترچھی آنکھ اور لمبی پلک پر مرتے ہین- تاتاریون کے نزدیک لمبی اور نکلی ہوئی ناک خوفناک خیال کیجاتی ہے اسواسطے وہان کے بچون کی ائین ناک جنم سے ہی چپٹی کرنے مین کوشش کرتی ہین- ایرانیون مین لمبی آنکھ مرغوب ہے- انگلستان مین سفید اور ہموار- سیام مین سیاہ- مکاسر مین زرد اور سرخ دانت خوبصورتی کی علامت ہے- ترک- جرمن اور عرب موٹی عورت پسند کرتے ہین- جاپان میت موٹی اور چوڑی کمر پسند ہے- ہندوستان مین پتلی کمر سیاہ اور بادام کی سی آنکھ حسن و جمال کی علامت ہے- پھوپاکے دار الخلافت مین ایک عورت کی صورت ہے جسکی عجیب غریب خوبصورتی نے اوسکو بادشاہی کی عزت بخشی- اوسکا سر مربع- دبی ہوئی پیشانی- کان کی ہڈی نکلی ہوئی چوڑی ناک- بڑا منہ- موٹی کمر- پھیلے ہوئے کولہے ہین- کانٹن مین ایک عورت کی صورت ہے جسکی چینی لوگ بہت ہی تعریف کرتے ہین- اوسکی چھوٹی آنکھ ترچھی نظر موٹی پلک چوڑا چہرہ بہت ہی چھوٹی ناک پیٹ پھولا ہوا- بدن سوکھا- پاؤن چھوٹے- بڑے ناخن ہین-

پیسہ اخبار-

مضامین غیر

جولاہا کانفرنس

ائین - جولاہا کانفرنس کیا؟ جناب گھبرائیے نہین - بات یہ ہے کہ وہ دن لد گئے جب کہا جاتا تھا۔

"ناحق چوٹ جولاہا کھائے ٭
کارگہ چھوڑ تماشا جائے ٭"

یا "جولاہے کی عقل ٹنگیا مین" اب تو ترقی کا زمانہ - تہذیب کا عہد - شائستگی کا وقت - جہان دیکھیے کانفرنس کی بھرمار - جسطرف جائیے کانفرنس لی بیٹھا - جسطرف جائیے کانفرنس کا شور - آج کیا ہے - ایجوکیشنل کانفرنس شوشیل کانفرنس - کل کیا ہے - بھارگو کانفرنس - کایستھ کانفرنس پھر آپ جانیے چولی دامن کا ساتھ ٹھہرا - زمانہ کا اثر صحبت کی تاثیر ضرور ہی بلکہ شدہ ضروری - ایسے وقت مین بھلا کوئی پسندی کیون رہنے لگا - لالہ بھائیون کی دیکھا دیکھی - ہمارے جولاہے صاحبان بھی بھڑ بھڑا کے اوٹھ کھڑے ہوئے - اور جھٹ کارگہ چھوڑ چھاڑ تنگیا پھینک پھانک ایک کانفرنس موسوم بہ "جولاہا کانفرنس" تان دیا اور لگے اپنے بازی - بلکہ بازی کی ڈھلکی چلانے - حضرت ابھی کیا ہے - زمانہ میدان ترقی مین اگر اسیطرح کچھ دنون دوڑتا رہا تو بہت جلد آنکھون سے سن - کانون سے دیکھ لیجیے گا کہ ہر طرف - گھوسی کانفرنس دھوبی کانفرنس نائی کانفرنس - اغیرہ کانفرنس - وغیرہ کانفرنس بھی اوچھلتی کودتی پھلانگین پھلانگین مارتی چل پڑینگی - اور موجودہ دم کی کسر - گدھے کے سینگ بھینس کے انڈے - مرغی کے دودھ کیطرح رفو چکر ہو جائے گی -

اب کیفیت سنیے کہ مدار مہینے کی گیارھوین تاریخ شش شنبہ کے دن - آدھی رات کے وقت یہ کانفرنس قرار پائی - نشست کے لیے دری قالین - میز کرسی - خیمہ - شامیانہ تو خواب کے سوا تھے کہاں ایک درخت کے نیچے پرانی ٹاٹیان سڑے ہوئے ٹاٹ ڈالدیے گئے موسم کے لحاظ سے - ایک گڑھے مین الاؤ لگا دیا گیا تا کہ لائق شرکا کے خیال سے ہاتھ پاؤن کو ساتھ سردیانہ جائین - پونے ڈیڑھ بجے سے بھائی بند آمد آمد کا تانتا لگا - علیک سلیک کے بعد داہنے بائین - نیچے اوپر - ادھر ادھر - جہان کہین گنجائش - آگ کی قربت لی بیٹھتے گئے - کچھ دیر تک تو آپسمین چہ میگوئیان ہوتی رہین پھر سوا دو بجے سے کارروائی جلسہ اسطرح شروع ہوئی -

شیخ مداری پریسیڈنٹ - شیخ سلاری وائس پریسیڈنٹ - شیخ عیدو سکرٹری - شیخ بقرعید و جائنٹ سکرٹری - شیخ سیران وزیٹر - شیخ شبراتی شیخ دفاتی - شیخ امامن - شیخ رجب - وغیرہ وغیرہ ممبران - شیخ مداری پریسیڈنٹ اپنی جگہ سے اوٹھے - اور آستینین چڑھا - ہاتھ ہلا ہلا کے یون گوہر افشانی فرماونے لگے -

پنچ بھائیون سب باتن کے پہلے ہم اہ بات کی کھوسی جاہر کرنا جروری سمجھت ہے کہ ای پہلے پہل ہم آپ لوگن کے بیچ مین پریسیڈنٹ (پریسیڈنٹ) بنکے کچھ عرج کرے کے واسطے کھڑے بھئے ہین - بعد اسکے ہم آپ بھائین کی اہ مہربانگی کا سکریہ ادا کرت ہین کہ آپ لوگن اہ جاڑے پالے مین رات کے بکھت (وقت) یہان آ کر جلسہ مین سریک ہوویکی تکلیف اوٹھائن - بھائی پنچون - اب ہمین ای بتاوے کا ہے کہ ای جلسہ کہ گرج کے واسطے جمع بھوا ہے -

اول - اسے بھائیون - آپ لوگن کھوب جانت ہین گے کہ ہندوستان مین میچر (منچسٹر) کے کپڑے اور کسم کسم کے انگریجی لوگے (کپڑے) کی تجارت نے ہمرے پیسہ مین لیس نکصان پہونچائس ہے - ہمری آمدنی ہمری روجی اور ہمری ترکی مین کیسی کچھ کمی اور جبر رسانی کا سبب بھئی ہے - ان بھانت بھانت کے بڑھ کیلے کپڑے کی وجہ سے آج ہم لوگن کا جریعہ روجی مارد بھئس ہے اور میٹھا - تانا بنج بنائے دہن ہے - ہمری ہندگی اور گجر گجران کا سہارا اہ جات مین سریہ کا ٹھوٹھنٹے بجتی اگیرہ ناکری پر آئی ہے گی - جیکو بیچارے دیہاتی گریب گربا - اللہ صاحب اونکا بھلا کرین - مول لیا کرت ہین - مدان اسے بھائیون - چونکہ سرکار انگریجی اپنی رعایا برایا کو ہر طرح کی آجادی عطا کئے ہے گی - جیکے سبب سے اہ جمانہ مین بہت سی کومین کمیٹی - انجمن - سبھا - کانفرنس - کانگریس کر کر کے اہ کے جریعہ سے اپنی اپنی ترکی مین کوسس کرت ہینگی - اور ہمین بھی اہ کے اوتنے دراد نے رعایا ہوئیکا نات (ناتہ) حاصل ہے گا اہ واسطے ہمین چاہیے کہ ہم اب لکیر کے فکیر نہ بنے رہی - اور جمانہ کی ہوا - سورج کی دھوپ دیکھکے اپنی ترکی اور بہبودی مین جی لگائے کے کوسس کری - اور ای بات اہ طرح سے کریکا چاہیے کہ ہم گاڑھے گجی کے ساتھ کسم کسم کے جار کھانے - جین - اور انگریجی نما کپڑے مین سے بیچا کری - اور گاؤن گاؤن دیہات پھیری لگائے کے کاربار پھیلائی گواہ پر بھی پہلے پہل ہمین ان کپڑے سے اوتنا نفع نہ ہوئی ہے جتنا انگریجی سوداگران کا ہوت ہے - تبھون کچھ جانے کے بعد جرور ہمین اپنی محنت مین کامیابی ہوئی ہے -

دوم - اسے بھائی پنچو - اللہ میان کے کرم سے ہمری کوم مین بہت لوگ قران مجید کے یاد کرو یا یعنی حافج - ہر جگہ بہت ہوئے گئے ہین گے -

کیون صاحب ابتو صفائی ہوئی؟

منڈوے کی روٹی کھانا پڑیگی !!!

ابتو واللہ ہم لوگ سخت عاجز ہین اور توسب در کنار رہا اس سرد ملک مین آنکھین بھی سینکنے کو کوئی نہین ملتا - سردی اپنی طرف مارے ڈالتی ہے اور سردے والے حکام جان نہین چھوڑتے - اس نوچ کھسوٹ مین ہملوگ پڑے ہین کہ الہی توبہ وہ تو کہیئے ہمارے جناب مسٹر فرمین صاحب بہادر افسر پیمایش ہملوگون کے آڑے آتے ہین اور ہر طرح ہم پردیسیون کی دلجوئی فرماتے ہین ورنہ ہمارے بھائی تو لتمہ نہ لگا رکھتے -

کچھ بھی ہو للہ دعا کیجیئے خدا ہمکو ہمارے اڑوسی پڑوسیونکو ہمارے غریب الوطن دیسیون کو اور سب کے ساتھ ہمارے قاضی صاحب بہادر کو اس قفس سے جلد نجات دے آمین آمین آمین -

اگر جیتے گا تو اسکے عوض مین آپ کے لیئے دو چار سری نگر کی نارنگیان بھیجدونگا -

راقم

ع - ر - از گڈھوال

صاف گو اور ”جواب صاف“

آپ کا خط پہونچا نام و نشان ندارد - اور پھر جواب کی طلب سخت حیرت ہے کہ گھبراہٹ مین اپنا مضمون ہی کیونکر لکھا - ؟ خیر ہم بھی اسطرح سے جواب لکھتے ہین کہ آپ تک ضرور ہی پہونچ جائے پہنچ تو آپ ضرور دیکھتے ہین ملاحظہ کیجیے ہمکو اور ہمارے کسی نامہ نگار کو ذاتی خصومت یا کسی غرض سے مضمون لکھنے کی ضرورت نہین ہوتی فاخر صاحب کے دیوان کا ریویو بلا تعصب لکھا جاتا ہے - یہ کیا ضرورت ہے کہ ہماری طرح آپ بھی نامہ نگار کی راے سے متفق ہون اگر وہ اعتراض صحیح آپ کے نزدیک لغو یا قابل جواب ہین تو بسم اللہ قلم لیجیئے - مگر خدا کے لیئے نمک حلالی اور جنبہ داری یا دفا شعاری کے جوش مین خط کی طرح سے نہ تحریر فرمائیگا کیونکہ وہ مضمون ہماری ہی زیر نگاہ نہیں رہے گا بلکہ پبلک کے سامنے پیش ہوگا - اور نامہ نگار بھی نظر ڈالیگا تہذیب و سنجیدگی سے لکھا جواب الجواب کی ہی چوٹ کی برداشت کرنا پڑیگی - آپ کے خط سے تو بوکھلاہٹ ٹپکتی تھی مگر دیر مین خبر لینے سے عدیم الفرصتی بھی برستی معلوم ہوتی ہے - یا اس بوکھلاہٹ کے ساتھ تھوڑی سی سستی بھی مزاج مین دخیل ہوگئی ہے - آزادی کو آپ ناحق ٹٹولتے ہین - بہرطریق کسی طرح سے ہو آپ کو لکھنے کا حق ضرور حاصل ہے - بہتر ہوگا - کہ ذیل کے مضمون پر (جو آپ کے خط ملنے سے ہمین یاد آگیا) ہاتھ صاف کیجیے - دیکھیئے تو تعمیل ارشاد ہوتی بھی ہے یا نہین - باقی مکرر فقرات کا جواب لکھنا فضول اور بیکار ہے - ہان مضمون مین نام ضرور لکھیئے گا ورنہ عدم طبع کی شکایت کیسی بلکہ تضییع اوقات کا جرمانہ دینا ہوگا - آیندہ اختیار ہے سلے آنکھ نیچی کیجئے اور وہ مضمون پڑھیئے -

قصد ہے اصلاح نظم فاخر ذیجاہ کا
آج پھر بندہ عمل پڑھتا ہے بسم اللہ کا

شاعر بے جنون ماہر جملہ فنون مسٹر اودھ پنچ خانصاحب بہادر ذرا آنکھین بند کرکے کان کھولدیجیئے - اور اپنی جانب کے بیوجہ ہرج اوقات پر نظر فرماکر حسب قومی کا نتیجہ نکالیئے - کیونکر ؟ جی اسطرح سے کہ ریویو لکھکر کلام ایک صاحب کا زیر اصلاح آئیگا اور نفع شاعرونکا پورا اگر وہ پائیگا - جب مین بھی شاعرون مین فرض کرلیا گیا ہون اور سب شاعر ملکر ایک قوم ہوئی تو پھر حب قومی کا نتیجہ نہ برآمد ہوگا - ضرور برآمد ہوگا بلکہ برآمد ہوگا - پس اس نتیجہ کا نتیجہ کیا ہوگا - کہ ایک سرے سے سب کے کان کھلجائینگے اور قبایح معنویہ عیوب پوشیدہ پر اسطرح سے نظر جائیگی - جیسے تاریر خبر ”دیوان سلام“ پر تو بے فصل زور لگانے کو دل نہین چاہتا - محرم ۱۳۴۸ھ مین رولانے کی ٹھہرائینگے - بالفعل اس شعر پر سارا ریمارک تمام ہے ؎

کرین بدنام و رسوائے جہان جو نیکنامون کو
مناسب دوستی ہین سو سلام ایسے سلامونکو

اب رہا دیوان اوسکو بزیادت ہا سمجھکر علاج مین مشغول ہوتا ہون نہ جلد پر نظر ہے نہ شمار پر لحاظ نہ تتمہ سے غرض نہ باقی آیندہ سے کام - بطور فال کھولتا ہون جو صفحہ نکلیگا وہین سے بسم اللہ کرونگا لیجیئے دو آنکھ بند کی اور ”بسم اللہ“ کہکر چلے جس سطر پر اونگلی رکھی - اوسمین یہ شعر تھا ؎

اب وہ آتا ہے ٹھہر دل دم بھر
آدمی بھیجا ہے بلوانے کو ہمکو ؟

دیکھیئے ایک خوش مذاق شاعر فرماتا ہے ؏
اونکی ماماجب کبھی آئی بلانے کیلئے

دوسری جگہ یہی صاحب فرماتے ہین ؏
ہاے بھیجون کسے بلانے کو

افسوس ہے فاخر صاحب کو بلانے اور بلوانے کا محل تصرف تک معلوم نہین اور ادعا اسی مین دوسرا شعر کی خطا ہمنے کیا کہون یوسف ؎ آئے بازار مین بک جانے کو

افسوس صبا کے مضمون پر نظر جا پڑا اور ہاتھ ہی صاف ہوگیا وہ کہتے ہین ؎

بیٹے یوسف جو کہا کیون بگڑے   مول لیکا کوئی بک جائیے گا

پھر فرماتے ہین ؎

ہے یہ تاثیر نام حیدر مین   گرتے گرتے بشر سنبھلتے ہین

میر انیس صاحب پر مہر فرمائی - وہ کہتے ہین ؎

کیا نام ہے اس نام کو صدقے تو انیس   گرتے گرتے بشر سنبھل جاتا ہے

فرق بتانا چاہیئے - ہمارے نزدیک تو دونون ایک ہین انصاف شرط ہے - خواجہ وزیر "وزیر" کہتے ہین ؎

بہتر کہین مین حسن مین تو قمر سے آپ   آئینہ لیکے دیکھیئے میری نظر سے آپ

آپ فرماتے ہین ع

بہتر اگر ہین تو ہین شمس و قمر سے آپ

خدا کے لیئے سب شاعر انصاف سے لین کہ "وزیر" اچھا ہے یا "حسن" جب ترقی ہی نہوئی تو الگ بھی نہین ہوا - پھر کیا کہا ؟ - ا - کہا تو کیون کہا ؟ ایک جگہ پر آپ فرماتے ہین ؎

مرنے کے بعد بھی یہ گنا ہونکا بار تھا   میت مری اوٹھا نہ سکے چار دوست

وہی بیچارے مرے صبا کا مضمون اور دیوان کا دیوان ہی چھپا ہوا مشہور معروف - دیکھیئے صبا کہتے ہین ؎

مر گئے پر یہ گناہونکی گرانباری ہے   بیٹھے جاتے ہین جنازے کے اوٹھانے والے

اسمین اوسمین فرق ہی کیا ہے - یہانتک تو خیریت تھی ایک جگہ نوحی مین اگر آپ اپنے کلام پر ہاتھ صاف کیا ہے ایک دفعہ کہا ہے ؎

ہے یہ تاثیر نام حیدر مین   گرتے گرتے بشر سنبھلتے ہین

دوسری دفعہ قلابازی اور توبہ رو گردان کرکے فرمایا ؎

گرتے گرتے بشر سنبھلتے ہین   ہے یہ تاثیر نام حیدر مین

ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے ؎

پروانے آکے سیکڑون جل جائینگے غریب
جانان مزار پر سے نہ جانا جلا کے شمع +

اس شعر مین علاوہ اوس حسن کے جو دوسرے شعر کے لکھنے سے معلوم ہوگا یہ کیا کم تکلف ہے کہ معشوق کو پہرا دینے کا حکم دیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ تم شمع جلا کے چل نہ دینا جو پتنگے جل جائین اور اسکی طرف خیال ہی نہ گیا کہ وہان جب دیئے لینے لیئے جلا کرتے ہین تو وہ کون ایسے تھے جو ان پتنگونکی طرف خیال فرماتے خیر یہ تو پورا ترجمہ تھا بلکہ ہندی کی چندی اب اس نقل کی اصل ملاحظہ ہو - حضرت مخاطب کے استاد الاستاد اسیر فرماتے ہین ؎

جلا نہ قبر پہ میری چراغ خوب ہوا   ادھر اودھر کے پتنگے غریب جل جاتے

دوسری جگہ اسی غزل مین پھر آپ فرماتے ہین ؎

زن تھی پر اسکو ہمت مردانہ ہوگئی

"زن اور "ہوگئی" اے سبحان اللہ تم سبحان اللہ ذم کے پہلو بچانے کی قطع نظر فصاحت اور زباندانی کسقدر ٹپک رہی ہے دیکھیئے اسکا اصل طریقہ یہ ہے جو آتش مرحوم کہہ گئے ع ہے تو زن رکھتی ہے لیکن ہمت مردانہ شمع ٭

یہ نہین کہ زن تھی پر اسکو ہمت مردانہ ہوگئی واہ ری ہوگئی فصاحت پر چھری پھری وہ الگ اور آتش بیچارے کو الگ چرکا پہونچا ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

یہی دیوانون کے تاریخی نام ہوئے - دونون جگہ ۱۳ - ۱۳ سو لکھ دیئے گلشن منظوم مین گلشن نظم سے وادمیم جو زیادہ دیکھا ورنہ ایکسان نظر آتے جو بڑا معلوم ہوا یہ بھی غلط وہ بھی کیا ایک کے ۱۳۹۰ دوسرے کے ۱۳۴۶ واہ بھلا کوئی ایسی بھی تاریخین کہتا ہے کہ الگ الگ سنہ نکلتے ہین - نہ ملا کر -

(راقم) شہسوار عرصہ فصاحت ذوالقتے زبرذت

لوکل

بی سردی کے زور شور کم ہوئے صبح شام کی تیزی رکئی میان بسنت نے اپنا صاف چہرہ دکھایا - ہولی فرہ دینے لگی - ہوا مین روانی بڑھی "خاک اڑنے کا زمانہ آیا" ارنڈ کے درخت چوراہون پر بی ہولی کے نشان (لشکر) جمائے گئے - ہر گلی کوچے مین لڑکون کی چل پون چہین جھپٹ اوپلے والون اور کنڈے والیون کی دوہائی تہائی کھاگھمی دکھانے لگی -

آناج کے مزاج معشوق کج ادا کیطرح اپنا رخ بدلا - غریبونکی آہ رسا کے گرم گرم جھونکے پہونچے بہوا مین ملگجیون سکھانے پر سرگرم ہوئے **بنیون** کا دماغ آسمان پر پہونچا - بغل گرم کرنے والے رت بدلتے ہی اپنی آتش خوئی سے پہلوی مشتاق مین جبین پر چین پر عرق کرلائے -

نئے سال کا دوسرا مہینہ جسکے اول ہی "ف" ہے فرائے بھرتا روان دوان ہے اسکے زناٹے دار جھوکونکی تاثیر نے نہین معلوم کہان کہان کے گھوڑے اڑانے اور گھوڑ دوڑ کا سامان تیار - یعنی ڈوری موجود نفع کے خیال سے ایک روپیہ پیسے کے آٹھ آنہ مقرر ہوئے ایکتو ہمارے ہم وطن حضرت لکھنؤ کے رہنے والے سلامتی سے یوہین بنگیری مین نمبر اول تھے اسپر پورا ایک حصہ بچتا دیکھکر اور بھی جامہ اختیار سے باہر ہوگئے کھڑے پڑے کرتے جا دھمکے - پہلے جہان سو گاڑیان ہوتی تھین ابکی دفعہ ہزار نظر آئین تار آفس سے گھوڑ دوڑ تک ایک تار لگا گیا جہانتک درخت تھے وہ ایک ٹانگ سے کام آئے - چٹیل میدان میں بانسون کی قینچیون پر تار دوڑا - ان سامانون کے بعد اللہ رکھے گھوڑ دوڑ کا دن بھی اوچھلتا کودتا آہی پڑا خبر کا ہونا تھا کہ گاڑیان - کے ٹٹو - گھوڑے - رتھ بہل یہانتک کہ ٹھیل گاڑی پر لد لد کر شوقین جا پہونچے - ہزارون پیدل ہی گرتے پڑتے

منزلین کرتے جا پڑے لیجیے - پہلی ہی بسم اللہ غلط جب تک ہم پہنچیں پہنچیں
دو دوڑ دون کی قلبا تمام - این کرکرہ گئے خبر زور ہی کیا تھا - مجبوری اور
معذوری - الغرض شام تک باقیماندہ دوڑین دیکھین سب معمولی باتین
تھین صرف (ایک صاحب بہادر نے) قلابازی کھائی اونکی وفادار
بالسہ گھوڑی تھوتھن بڑھا کر بو سونگھنے لگی (ہینے کہین مر تو نہین گئے)
ایک دن بیچ پھر وہی دھاچوکڑی کود پھاند - آج پہلے ہی سے ایجانب
جا ڈٹے سول سروس کپ کے واسطے بہتون نے دوڑ دھوپ کی
مگر بچے رابنسن صاحب کے گھوڑے نے بازی لی ایک دوڑ مین
تسلیوبالا گھوڑے نے بازی جیتی مگر بعض کو کچھ اعتراض ہے بعد
گھوڑ دوڑ ہونے کے بوقت فرصت پھر اسکا تصفیہ ہوگا -
پہلے کو ایجانب نے بازی نہ لگائی تھی ورنہ ایک مدت تک تذبذب
وخلفشار مین بسر ہوتی - مہاراجہ پٹیالہ کی گھوڑی جسنے پہلے روز سکندری
کھائی تھی آج بازی جیتی - صبح کا بھولا شام کو آیا - دیر آید درست آید
کا معاملہ ہوا ہم بھی آخر وقت تک جمے رہے جب گھوڑے گھوڑیان
رخصت ہوئین اور رہوار خورشید اصطبل مغرب مین جا بندھا غازی مرد
کاوے کرتے اپنے اپنے گھرا سے توبہ (تھان) پر پہونچے صحیح گئے
سلامت آئے ہزارون جیتے نہ لاکھون پائے - تیسری دوڑ مین
تو کچھ نہ پوچھیے وہ وہ ولایتی کوڑا چلا ہے تڑاق پڑاق کہ مِل
وصل پھاند دوڑ زغند ٹیرن پوئی دوگام سرپٹ سبھی کچھ ہوا ٹھوکر
کھائی - مونگ پھلی چبائی - شام ہوئی - کبھی اوڑاتے ہوا کھاتے
دولت خانہ پہونچے - آخری دوڑ کے اشتیاق مین نیند بھوک کام کاج
چھوٹا - ہرج و نقصان کا افسوس شاید ہے کہ گھر پہونچکر "جاگنے تک"
رہا ہوسو کے جاو تھے کچھ بھی نہ تھا رات گئی بات گئی جو تھے نمبر کا
شوق دلمین دوڑ لگانے لگا - کچھ زور نہ چلا ورنہ بیچ کے زمانہ کو دو
زغندون مین طے کر ڈالتے - المختصر وہ روز بہار
آیا - اور صبح سویرے سے آج "گھوڑ دوڑ" ہے سنا بھی آج گھوڑ دوڑ
ہے اجی حضرت آج گھوڑ دوڑ ہے کا لگا لگایا - تیاری مین مصروف
. یہ دھر وہ ٹنگ انکو لاؤ اونھین بلاؤ - ارے بھئی تم نہ چلو گے
ارمان تم ضرور چلو - کہتے کہتے گیارہ بجے - گاڑی کے لیے ڈاک
بٹھادی - سواری کا آنا تھا - کہ خوشی کے مارے جالدے یہ لاؤ
وہ لاؤ - بارہ بجتے بجتے چلو چلو چلو کہ کر چالان کرادیا دو بجتے بجتے
جا پہونچے - آج کی کچھ نہ پوچھیے - ع

سامان تھے جوے کے فراہم نئے نئے

جوے کا پیالہ - جوے کا میز - جوے کا گولک - جوے کا لفافہ -
جوے کی جوڑیان - جوے کی بھرکی جوے کے پانسے - جوے
کے ٹکٹ - جوے کی بیاض - چو طرفہ جوا - مگر "مہذب" خدائی بھر
کے سودے والے جمع - ایک رو رہا ہے ہار گیا - ایک ہنستا ہے
جیت آیا - گورے سوار سرحد کے انتظام مین حد بندی کرتے گھوڑے
کداتے چابک پھٹکارتے پھرتے تھے ادھر سڑاک ادھر سٹاک
اسی رواروی مین ایک فوجی پنجابی (حال پیدل) کے منہ پر کوڑا
پڑگیا وہ بہادر بھی ایک ٹیڑھی کنڑی پر قبضہ کیے تھا - سیدھا ہو
دھڑسے دے ہی تو بیٹھا - پورے نشانہ پر چوٹ پڑی بنتے ہوئے ہاتھ
کی ضرب

"دندان تو جملہ در دہانند"

ہو کر رہ گئے وہ گھوڑے پر سوار یہ غصہ پر سنگلے اوپر کی خوب مزے دار
لڑائی ہوئی ع

ادھر سے چابک اودھر سے کنڑی زنا زن دھڑا دھڑ ادھڑ

گورے کے منہ مین خون اوتر آیا - اسے تو بھر گیا اور سفید دودھ
سے دانت کسی شیرخوار کی طرح جھولا جھولنے لگے - دونون کے
طرفدار سیر دیکھا کیے - ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی تھی بولتا کون -
جب نوبت دونون جانب کے حوصلے ارمان نکل چکے چھیلیان لاٹھیان
چل چکیں بوڑھ بھڑک چکے اپنے اپنے لڑائی کے مرغے کو فوجی مرغباز
ہٹا لیگئے - پھونکی ہونے لگی ہم تو اس ہنگام کی سیر مین مشغول رہے
وہان پر ہی دوڑ ہوکر رہگئی افسوس کرتے گاڑی کی چھت پر جا ڈٹے
دو دوڑین اور دیکھین اتنے مین ۵ بجے الوداعی باجا بجا - آخری
جبکہ دیکھا ادسطرف شہسوار روز نے آفتاب کو طویلہ مین داخل کیا -
ادھر ایجانب نے عنان توجہ اپنی منزل کیطرف معطوف فرمائی -

اسی زمانے مین ہمارے حضور پر نور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب
بہادر پٹیالہ رونق افروز شہر ہوئے تھے - بادشاہ باغ مین قیام
فرمایا گھوڑ دوڑ مین کئی گھوڑے حضور محتشم الیہ کے بھی دوڑے
اور بفضل خدا سے بازی بھی جیتے -

ہمارے دیرینہ سال بلند اقبال ٹیپیا اخبار رسالہ صاحب ...
ہز ہائنس کی تشریف آوری پر جوش خوشامد عارضہ مزمنہ
کی بدولت احمقانہ ستائش کے خوب جوہر دکھائے - لمبی چوڑی تعریف
کے پل باندھ دیئے اور وہ بھی اس بدلیاقتی اور کم مائگی سے کہ
آجکل کے مہذب اور روشن خیال حضرات کی سرکار سے بجز
خلعت حقارت اور کسی کے مستحق نہین ٹھہرتے *

چپان پیر ڈراما

ساقی نامہ

برات آئی ہے . . . ست ساقی آب احمر دے
جھک سیندھی کی جب کنٹرے آتی ہو وہ کنٹر دے
وہ کنٹر دے کہ جس سے بوئے عطر قند آتی ہو
وہ سیندھی دے کہ جو دل کو سرور وصل لبریز دے
یہ سیندھی ہو ترے خمخانے میں ساقی تو جانے دے
جو کنٹر بھی نہ باقی ہو تو پانی ہی کا جھجر دے
اگر پانی کے دینے میں بھی تجھکو بچاہٹ ہے
تو منہ پر خان تشنہ لبوں کا خاک سی بھر دے
اری سردی کے مارے اٹھا جاتا ہے کلیجہ تک
اگر جیسے ہوں تکنے کو اک ٹوٹا سا چھپر دے
نہوں کٹنے تو جنے دے خدا ارحم کر ہمپہ
بدن ٹن ٹن ہو رہا ہے - تاپنے کو پھوس دے کر دے
نہ ایندھن ہو جلانے کو تو کہا میں کیا پکا میں کیا
کوئی چولھے میں لکڑی کے عوض کیا پاؤں دے کر
جو مانگو جھٹن بنیوں سے تو وہ سوکھی سناتے ہیں
مناہی ہو میاں کی پھر کوئی کیا خاک تھپر دے
قسم بارے میاں کی ہمکو دعوت کی نہیں پروا
جو تو نوشہ کو اسپ و فیل گاؤ میش و جھجر دے
رہے دنیا میں باقی نام تیرا اے میاں جم جم
دلھن دولھا مبارک ہو خدا بھاری سا شبر دے

سین اوّل

(گھا گھرہ پار - سرجو کنارے - گاؤں میں)
دیہاتی برات دیکھکر خوش ہو رہے ہیں

گاتے بجاتے سنگھاتی آئے	دیکھو - دیکھو - براتی آئے
گھوڑے آئے ہاتھی آئے	سمدھی کے سب ساتھی آئے
پیارے آئے - دولار آئے	بھائی برادر سارے آئے
قاضی آئے حاجی آئے	شہدے آئے - پاجی آئے
دولتمند - اوبچکے آئے	پیٹ بھرے - مر بھکے آئے
مرشد چھیل چھبیلے آئے	چھیلے - شوخ - رنگیلے آئے
بوڑھے آئے - بچے آئے	جھوٹے آئے - سچے آئے
حاکم آئے - سپاہی آئے	سب شملے آصف جاہی آئے
پگڑی منصب داری آئی	پھولوں کی پھلواری آئی
سیندھی آئی تاڑی آئی	چھکڑا آیا - گاڑی آئی
شال - دوشالے - پٹو آئے	خچر آئے - ٹٹو آئے -
بجتا ہے دو مرفہ - تاشا	آؤ آؤ - دیکھیں تماشا

(سب دوڑتے ہوئے چلے گئے - پردہ گرا)

سین دوم

(خیمہ و خرگاہ کی چہل پہل ہوں)

مولویصاحب - جا تنگ ست مردمان بسیار
وقنا ربنا عذاب النار

شیخ جی - کس آفت میں پھنسے آکر عجب یاں کارخانہ ہے
تلے بستر بچھا ہے کچھ - نہ اوپر شامیانہ ہے

میر صاحب - قسمت کی کیا چمکی رتی ہے دریا میں ہے تیل نہ بتی -

نقال -

کیا خیمہ کیسا ڈیرا ہے	پیڑوں پر اب ہو بسیرا
بتی و تی ڈھونڈھ کے لاؤ	تیل یہاں ہے پھوس جلاؤ
کھانا کیسا - پینا کیسا ہے	مرنا کیسا - جینا کیسا ہے
کھانا ہو تو جھاڑ کھاؤ	ڈھول رے بدے پیٹ بجاؤ

میراثی -

بھوٹے سارے فسانے پائے	دور کے ڈھول سہانے پائے
سمجھے تھے ہم پائینگے توڑے	نام بڑا اور درشن تھوڑے

ایک شہدا -

مر رہے پن میں ہمارا نام ہے	یہ گلا اپنا ہے اور صمصام ہے
شیر مالیں کیسی - کیسی روٹیاں	نوچ کھاؤ اپنی اپنی بوٹیاں
خون پی پی کر تو بیتیگی رات	پر سلسلہ یاد رکھنا اتنی بات
ماتھے پر ٹیکا لگے گا تیل کا	ہو کون مرجائے گا پاٹھا فیل کا

ایک خدمتگار -

کمانے کے بدلے منہ کی کھائی	یا روپیہ سنہ - اور جولائی ہے
مفت میں اپنی ساری کمائی	کاندو کے نالے میں ہے گنوائی
دوکان اونچی پھیکا پکوان	ہو کون مرگئے آکر مضان
گنگا چھوڑ تماشے جائے	ناحق چوٹ جولانا کھائے

سین سوم

(رپورٹ نوشہ سے براتی شکایت کررہے ہیں)

گاڑی بان - دانہ ہے نہ پانی ہے کیا خوب نوازش کی
بھوسہ ہے نہ سانی ہے - کیا خوب نوازش کی

فیلبان - چارہ ہے نہ راتب ہے - کیا خوب نوازش کی
چپ رہنا مناسب ہے - کیا خوب نوازش کی

مطبوعہ ۵ مارچ سنہ ۹۱ع

مخالفت مسودہ عمر زفاف

عام رائے "ع محتسب را درون خانہ چہ کار"

سے پوچھا کہ یہ طوفان بے تمیزی شیطانی لشکر کی قزاقی کیسی ہے؟ جواب دیا کہ بندہ پرور یہ تحصیلی لونڈے قومی لٹیرے ۔ تہذیب فقیر ۔ روپیہ کی جونکیں ہین۔ خرچہ وصول کرتے ہین ۔ لٹیرے چور گرہ کٹ قزاق بدو اوٹھائی گیرے ہو آپ کہیئے غرض بندہ ایک چکر لگا کے پھر ہال کے اندر ۔ دیکھتا کیا ہے کہ قرأت کا بازار گرم ہے مخرجون سے حرف نکالنے مین زور لگایا جاتا ہے کہ اللہ کی پناہ ایک ایک کے مُنہ سے زہر مُہرہ نکل رہا ہے گلا گھر گھرانے کی آواز آرہی ہے کہ ٹھٹے پر آ رہا ہے وہ ہولناک غراتا ہے کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی آنہی گر و بلی ہوئے جاتے ہین ۔ ملی ہوئی آوازین کھنچے ہوئے سر غرض نیچے تک چرخی پر یہ پردا کھینچ گیا ۔ اوسکے بعد ایک ضفدع اوٹھے اور بڑی روانی سے ٹر لگائی صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوہ ہولا پر سے پتھر لوٹ کر لنڈھک رہا ہے ساری تقریر اور جواب کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ مینڈک جسکو ہم اشرف الغوکان اور افضل الضفدعان کہتے ہین ہمارا خضر ہے ہمارا امام ہے ہمارا پیشوا ہے ہمارا سردار ہے پیرنا تیرنا بولنا دمدار آواز لگانا سانس پر قابو پانا اوسی کے صدقے ۔ اوسکی وجہ اوسی کی تعلیم اوسی کی برکت صحبت ۔ اوسکی تقلید اوسی کے طفیل سے آیا ۔ ورنہ پہلے بحر جہان مین (دم کش نہ سہی) یون کون مُنہ کھول سکتا تھا ۔ نہ یہ دل تھے نہ دماغ نہ یہ پتنگے تھے نہ چراغ (غرغر غر ٹرٹرٹر) چیز ۔ اسکے بعد وہ جغادری مینڈک اوٹھا (اور سب کے سب زور سے ٹرائے) اور کہا کہ نہین نہین یہ صرف آپ کی نیک ظنی پاک باطنی صحیح الاعتقادی راسخ الاعتقادی ہے جو کچھ آپ نے کہا آپ ایسے آپ ویسے آپ مین خود مادہ قبول حق اور استعداد اخذ فن موجود تھی ورنہ ؏

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است

آپ پاٹ دار آواز کے ہین ۔ کُلّے ٹھلّے کے ہین ۔ آپ کی زبان کے آگے خندق ہے دکن سے اوتر تک آپ کی ایک شلنگ ہے ۔ اور اس ہال سے اوس محال تک ایک زغند ۔ اس بین مین اور ایک مینڈک کود کر بیچ مین آیا (اسکے چبوترہ دان پر سے کوٹ بیٹھا ہوا تھا) اور بکنا شروع کی ۔ تین مرتبہ مُنہ سوکھا اور پانی مین غوطہ لگایا حلق تر کیا پھر رٹ لگائی اور تار باندھا نہ آج رکتا ہے نہ کل اور بات کیا ہے اوسی پرانے مینڈک کی تعریف بڑھاتے بڑھاتے جھنڈے پر چڑھا دیا ۔ وہان سے آسمان پہ لے اوڑا ۔ آگے اور بڑھا چاہتا تھا کہ الراڑا دھڑیم (چارون ہاتھ پانون پھیلا کے) دھم سے اپنی اوٹھائی بالو کی دیوار پر ۔ خوش خوشامد مین تعریف کی حد اور سرحد سب سے بڑھکر نہین معلوم کب کب مین کیا کیا کنکر کتنا اعتدال سے بڑھا اور کہان سے کہان جا پہونچا ۔ اوچکا کودا ۔ گھونا ۔ جھوما ۔ ٹھکا ۔ تھرکا ۔ جھکا ۔ اور تڑکا ۔ پھرا اور مڑا غرض کل کے پرزے اور رومڑی کے سپٹے باز کی طرح خوب ہی ناچ ناچا آخر کو تھک کر اپنے کنارے والے اڈّے پر ۔

اور ایک بقاول اوسکے ہان مین ہان ٹر مین ٹر ملا کر ۔ قرأت ۔ ہمت زغند جست خیز جگر شناوری ۔ کوچہ گردی ۔ غواصی ۔ دم کشی غوطہ خوری ۔ بکواس ۔ ٹر بک جھک ۔ دل دماغ ۔ ریشہ دوانی سخت جانی وغیرہ وغیرہ کی تعریف بے محل کا (جھوٹھا) پل باندھکر اوسی پر سے عبور کر کے ایک کنارے ہوئے ۔

اسکے سکوت کے بعد شامت کے مارے ایک "جھینگر" صاحب (جنکو اپنی مونچھ کیطرح زبان لمبی ہونے پر بھی علمی دعوی تھا) نے اپنی اوسی فطرتی اور خلقی بولنے کے زور مین آکر ارادہ کیا کہ مین بھی اپنی دو ورم زبان کو تکلیف دون ۔ بھلا وہاں ان بیچارے قصیر القامت طویل البروت کی کون سنتا تھا سب مینڈک ٹرانے لگے جھس پھس سوسو کی صدا دن سے انکے ناطقہ بند کر دیا ۔ مونچھ پکڑ اسین مین چھپنے گئے ۔

ہر دور جلسہ مین تنزل ہوتا گیا مینڈک رینگتے گئے ۔ علی الخصوص جب ایک بدزبان گندہ دہان غوک الدولہ گڑ ہیا کے نواب نے (جانور ہوکر) بھلے آدمیون کو بُرا کہنا شروع کیا تماشائیون کا یہ حال وہ تو لاحول پڑھتے ۔ لعنت کرتے اپنے اپنے گھر گئے ۔ بعض ہوشیار اور وظیفہ خوار مینڈک رعایت اور مصلحت کی غرض سے ٹھانا ٹھہر ہوگئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب ضفدع خورشید مغرب کی گڑ ہیا مین (پیاسا ہوکر) ڈوبا ۔ اور مشرق کے چقر سے زرد پرانا غوک ماہ نکلا جلسہ غوکان برخواست ہوا ۔ سب کے سب مینڈک آگے پیچھے پیچھے اپنے اپنے سوراخ تر مقام پر نو دو گیارہ ہوئے ۔ گڑ ہا تپ گیا جیا در آب اوٹھ گئی ۔

راقم

ناآشنا

از دریا آباد

بقلم ۔ م ۔ ع ۔ ح

عقل چہ کتی است کہ پیش مردان باید

ایک نام کے نواب صاحب لسانی چرب زبانی مین اپنی آپ نظیر جنکا دماغ معلومات کا مرکز جنکا ذہن مدبری کا مرجع کوٹ پتلون پر مغلی پگڑی مغزئیہ (مغلئی اور انگریزی کا آدھا تیتر آدھا بٹیر) تہذیب کا فوٹو بڑے کر و فر اور نرق البرق طمطراق سے ہٹو بچو کے ساتھ اسلامی تعلیمگاہ مین جو ز کشتی کا صدر بازار پر رونق افروز ہوئے ۔

ہمکو اونکی آمد پر اور اون کو ہماری شرکت پر فخر مگر سچ پوچھو تو کچھ بھی

نہین جیسی روح ویسے فرشتے ایسے جلسون کے ایسے ہی شریک ہونے مین آ
وُدھ سے آئے نام پر خطاب کا دُم چھلا مسترزاد اسپیچ دینا بھی ضرور
گر کہین تو کیا کہین یہان سارے جلسہ مین مقصد کی جگہ پر صفر کچھ
کچھ سوچ بچار کے نواب نامدار اسپیچ دینے پر آمادہ ہو ہی گئے مگر یہ
مقام اور بھی اوّل مقاصد کی تعیین کر لینا ضرور ہے لیکن یہ سارے
سامان قسمت سے نصیب اعدا ہین۔

لیجئے کچھ نہین تو پیر کی مدحت سرائی سہی۔ سنو صاحبو اپنی بلیغ
اسپیچ مین جو حکمت کی پوٹ اور تہذیب کا کوٹ ہے فرماتے ہین کہ

حضرت نے ہمسے کبھی نہین کہا ہے کہ ہم عیسائیون سے اسلیئے
ملین کہ وہ حکمران قوم ہے بلکہ ہم اونسے اسطرح ملین کہ جسطرح صاف دل
مسلمانون سے ملتے ہین کیونکہ عیسائی مذہب بھی خدا کی طرف سے ہے

حق اللہ پاک ذات اللہ ہی جی بیچ عقل کی دُم مین خدا اور خدا سے
کی دُم مین عقل گستاخی معاف عیسائیون کی تخصیص کیا ہے مسلمانون کو
لازم ہے کہ جس سے ملین صاف دل سے ملین یہودیون کا مذہب بھی
تو خدا کی طرف سے ہے جب عیسائی مسلمان نہین ہین تو ہم اونکو کیونکر
مسلمان سمجھ سکتے ہین حاکم کو بھائی بند سمجھنے کا سبق جو قوم کو پڑھایا ہے
اوسکا نتیجہ تو نیشنل کانگریس ہے۔ پھر فرماتے ہین کہ "مسلمانون کو
انگلش اسکولون کو جانا چاہیئے کچھ اسلیئے نہین کہ انگریزی پڑھکر روٹی کمائین
بلکہ اسلیئے کہ عیسائیون سے اپنا قرضہ (علم) مع سود وصول کرین"
بجا ارشاد ہوا اگر عقل پر پڑین پتھر وہ تو صنعت اور حرفت ہے جس سے
حضور کو نفرت تامہ ہے جو تعلیم حضور کو مرغوب ہے اوسکا انجام
روٹی کمانا نہین تو اور کیا ہے؟

راقم

ایک مسلمان

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۵- مارچ ۱۸۸۱ء

عرضداشت دریوزہ گران اخباری

حضرات ناظرین! آپ نے دُنیا مین قسم قسم کے دریوزہ گردان اور
ملنگ گدون کو مختلف آوازون۔ صداؤن۔ ترکیبون۔ اور طریقون سے
گلیون سڑکون اور دروازون پر گداگری کرتے دیکھا سُنا ہوگا مگر
درخواست ذیل کے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ یہ گروہ فی زمانناء دنیا
کے نئے جھول کا کرشمہ ہے جو خدا کی عنایت سے دست و قلم
پڑھا۔ لکھا۔ اخلاق حمیدہ سے متصف بلکہ خلائق کے اتالیقی
کا ادعا کرنے والا۔ رفاہ و فلاح جمہور کا وکیل۔ گورنمنٹ کا مشورہ کار
فیوضات علوم و فنون سے ایک عالم بھر کو فیضیاب اور جام نصائح دینے سے
دُنیا بھر کو سیراب کرنے والا والیان ملک کا حامی۔ رہبر گمرہان بادیہ
ناکامی۔ ہندوستان مین اُردو خوان پبلک کے واسطے ایک ایسا
بلاے بے درمان پیدا ہوا ہے جس سے تن مین جان بچتی ہے نہ
جیب مین زر سلامت رہتا ہے یہ سب رئیسون کے حضور مین بار کے
کے نقیر۔ کنجوسون کے لیئے شہدون کے پیر۔ عصاے قلم ہاتھ مین
لیئے۔ طمع غلیظ کی پٹی چشم حریص پر باندھے ہاتھ مین اخبار کا کاسۂ گدائی
بایین ہیئت گدائی۔ صداے "چیزے بدہ درویش را" لگاتے
پھرتے ہین۔ کہین شادی۔ جشن مسند نشینی۔ تولّد فرزند۔ ختنے
کی تقریب کی بو سونگھی۔ باورچیخانے مین دیگین کھنکین۔ اور یہ آپہونچے
چنانچہ فی الحال ایک بڑی ریاست کے رئیس حرم شادی جو شروع
ہوا۔ یہ گروہ برگزیدہ۔ یہی چیل کوون مکھیون۔ کتون کی طرح دور
دور سے اوڑکر ٹوٹ پڑا اوّل تو ناخواندہ مہمان۔ ثانی شیطان
دوسرے یہ ذلیل حرکت کون پوچھتا۔ پہلے تو اس نا پرسانی۔
ذلت و خواری پر بہت جھنجھلاے مگر مشیر حرص و آز کی صلاح سے
ذرا ٹھنڈے ہوئے اور ذیل کی عرضداشت لکھکر روانہ کی۔

وھو ہذا

جناب عالی۔ ہم گدایان بازاری لعمد انجام و زاری سر جھکا
دُم دبا زبان نکال کر عرض رسا ہین کہ خبر فرحت اثر جلسہ مبارک
شادی سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی سُنکر دور دور سے
گلے مین جھولی ڈال۔ کئی فاقون سے پیٹ خوب خالی کرکے حاضر
ہوئے ہین۔ اور قبل حاضری بھی ہمنے بحضور ریسیڈنٹ بہادر
عرائض اور تار بھیجے ہین کہ ہم لوگ ریاستون مین پھیری لگاتے
اور کچھ نہ کچھ اینٹھ لاتے ہین اگر بنظر غور ملاحظہ فرمایا جاے تو ظاہر ہوکہ
آخر ہم ایسے ذلیل اور کمینہ خصال لوگون کی کاسۂ حرص کو بجز والیان
ملک و رئیسان بلند ہمت کے کون بھرنے والا ہے اسلیئے ہم ہمیشہ
ایسی ہی سرکارون مین حاضر ہوکر بھیک مانگا کرتے ہین۔
ہم لوگ کئی روز سے سرا کے کتے ہو رہے ہین۔ کسی نے
ہمکو اب تک جھوٹے ہاتھون بھی نہین مارا۔ نہ بات پوچھی کہ تم
سب کم بخت کہان آئے۔ کیون آئے کچھ کھاتے ہو یا سانڈ کے
کی اولاد ہو۔ صرف ہوا پر مدار زندگی ہے۔ جب ہم سب کی آنتین
قل ہو اللہ پڑھتے پڑھتے حافظ قرآن ہو چکین۔ تو آب ایک دوسرے
کو نوش جان کرنے مین مصروف ہین للہ خدا کے واسطے خبر لیجیئے ورنہ
یہ ہاتھ کی ابلی بھی جاتی ہے۔ واہ میری اولٹی کے سُننے والے ہم
تو پٹیالہ و کشمیر کی چاٹ پر لگے تھے مگر یہان آکر معلوم ہوا کہ خاک پتھر

بہی دو نرخ بہرنے کو نصیب نہین - خلعت زر و مال کی ہوس یون پوری ہوئی کریق و دق میدان مین سردی کہاتے کہاتے پیٹ برف کا شکا ہوگیا - رات دن جا قوبنے پیٹ سے پانؤن لگائے پڑے رہے ہین -

پس برائے خدا ہماری داد رسی کیجیے کیسی جہالی کہان کی میزبانی آپ ہم کو اگر مطبخ کی دیگون کا دھویا پانی - جہوڑی ہڈیان - دیدیجیے گا ہم نہال ہوجائینگے اور اپنے اخبار مین لمبے چوڑے مضامین شائع کرینگے - ورنہ آپ تو جانتے ہین - پیٹ کی آگ بری ہوتی ہے طماع اور حریص کی ناامیدی نہایت کمینہ حرکات پر آمادہ کرتی ہے -

زیادہ حد ادب

عرضــــــــــــــــــــــی فدویان

مالک اخبار طامع الملک نامراد آباد - مالک الاخبار فقیر الاخبار بہیکم پور مالک اخبار کاسۂ گدائی ادبار نگر - مالک اخبار مڑ چڑا بہیکم پور منصرم اخبار مظہر الحاجت بہیکم پور - مالک اخبار خوشامد گر بہیکم پور منصرم اخبار مفلس ہند باڑہ - مالک اخبار غول ہند نامراد آباد *

لوکل

کہیتون مین غلّے کی فراوانی مگر بازارون مین گرانی ہے - ہولی کا قرب - فاقہ مستی کی فصل - چوری چکاری کی کثرت لوٹ کہسوٹ کی شدّت -

تفلس قلاش فاقون کے دہڑکے اور باآبرو عسرت کے خوف سے سوکہ سوکہ کر امچور ہوئے جاتے ہین - ہماری گورنمنٹ کی میزان عدل نے عافیت خلائق کا پلہ اسقدر نیچا کیا ہے کہ کہانے پینے کا سامان عالم بالا پر پہونچتا نظر آتا ہے اگر چندے یہی رنگ رہا تو ہندوستانی یا تو سانڈے اور ہوا کی بندوق ہوکر بسر کرینگے یا بہوکون مرکر لقمۂ اجل ہونگے -

رت بدلی - آمون مین بور آیا - سردی نے بوریا اوٹہایا - دیسی درختون پر خزان انگریزی چمنون مین بہار آئی - آفتاب کی حرارت تیز ہوئی - اسی وجہ سے ہمارے دو لکہنوی شاعر بہی گرما اوٹہے - یعنے مولانا جلال کو میر طاہر صاحب پر باتون باتون مین جلال آگیا - طعن و طنز سے مناظرہ مناظرے سے مکابرہ - مکابرے سے مجادلے کا سلسلہ چلتا مگر خیریت ہوئی کہ وہی تین درجے طے ہوئے باقی یار زندہ صحبت باقی *

اشتہار

شرح اردو انتقال جائداد جلد تیار ہونے والی ہے جو صاحب لکہین اونکے پاس جو جزو تیار ہوتے جائین وہ بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل بہیجدیے جایا کرین قیمت مع محصول صہ

المشتہر رام پرشاد منصف پرتاب گڈہ (اودہ)

قرقی سے بچنے کی ترکیب

چند عدد کتے پال لے اور جب کوئی ڈگریدار یا پیادہ نظر آئے اوسپر چہوڑ دے -

مضامین عجیب

پھنسے بیڈھب اک آفت میں گئے مردم شماری سے
اٹھنّی اور روپے نے سابقہ ڈالا تھا خواری سے

حسب زمانہ۔ مسٹر پنچ۔ ذرا اِدھر منہ کرنا۔ تقدیر کے زور سے ایجانب کو جانچ پڑتال کا موقع ملگیا۔ وہ وہ سیرین دیکھین ہین کہ واہی واہ۔ پھرتے پھراتے ایک ٹھیے پر جو پہونچا۔ دروازہ بند۔ زنجیر ہلائی۔ خبر سے نابلغ۔ آواز دی۔ کس سنے پرسد۔ ارے بھئی کوئی ہے۔ بڑی دیر مین کون۔ ارے باہر آؤ کیون آئین۔ کچھ پوچھنا ہے؟ صبح کو آنا "معقول" اسیوقت کا کام ہے؟ برکت ہے او چھاجی برکت کی اکیلی کہی۔ ارے باہر نکلو نہین ملتے۔ سرکاری کام ہے جلد آؤ۔ زور سے ہلایا اناجی جو رہین۔ ایک دفعہ محلّے والون کو چیخنے لگین کسی نے لہد یا کارے۔ مردم شماری کے لوگ نہون بڑھیا دبے پاؤن دروازے پر آئی۔ روشنی دیکھکر۔ کیا دروازہ جاؤ تے ہو دیکھو مین برقندازون کو پکارتی ہون۔ ارے دروازہ تو کھول کوئی آگ نہین لگانے آیا۔ سرکاری کام ہے۔ تیرے گھر مین کتنے آدمی ہین

بڑھیا۔ رات کو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ چراغ بڑھ گیا کل آنا۔ کہدونگی۔

ہم۔ ارے کل کیسا ابھی گِنا جائیگا۔ کچھ دلگی ہے یا ٹھٹھے بازی۔

بڑھیا۔ ارے ہماری بلا جانے کہ کا ہے

ہم۔ تو اچھا مہربانی کرکے بتا دو۔

بڑھیا۔ ہمین نیند آتی ہے۔ سوے جات ہین۔ تمام دن جو لکھ پوچھا ہو بارہ بجے اٹکو گنتی گِنا ؤ۔

ہم۔ ارے مائی کیا کرین جسطرح تم نوکر ہو ہم بھی حکم کے بندے ہین۔

بڑھیا۔ تو پھر تم اپنا کام کرونا۔ ہمرے مالک ہمسے نہین کہن ہین کہ تمکا یہو کام کرنا پڑبے۔

ہم۔ ارے مائی کام کیا ہے دو چار باتین پوچھتے ہین بتا دے۔ دروازہ بھی نہ کھول۔

بڑھیا۔ تم ہو بڑے پیچھے ہو۔ اچھا کہو۔

ہم۔ اِس گھر مین کون رہتا ہے۔

بڑھیا۔ ہم۔

ہم۔ ارے مالک کون ہے۔

بڑھیا۔ جون ہمرے مالک ہین۔

ہم۔ ہم کیا نام ہے۔

بڑھیا۔ مولبی ڈپٹی ڈی سین کہان۔

ہم۔ مولوی ڈپٹی اور کیا؟ ذرا پھر کہنا۔

بڑھیا۔ فتّو واجنگ ڈی سین کہان صاحب بڑا جور۔

ہم۔ لاحول لا قوۃ۔ اور مشکل ہوگئی۔ ارے بھئی صاف۔

ماما۔ صاف صوف ہم نہین جانت ہے اکھر (آخر) تمہرے ہان لکانہ ہو۔

ہم۔ اچھا کوئی اور دروازہ اِس مکان کا ہے۔

ماما۔ ہان پورب جاؤ۔

ہم۔ اودھر کوئی ہے۔

بڑھیا۔ ہان ہوئے کا ہے ناہین۔

حضرت خدا خدا کرکے دوسری طرف پہونچے۔ دروازہ کھلا ملا۔ چراغ بھی روشن۔ آدمی بھی بیٹھا ہوا پکارا جواب ندارد۔ یا اللہ یہ کیا آفت ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ہے تو مگر بہرا۔

ہم۔ زور سے ارمان تمہارے گھر مین پھر زور سے کَے آدمی ہین

وہ۔ جی تو ستلاتا ہے مگر کوئی کر تو نہین آتی۔

ہم۔ ارمان سب سابق دستور ہین۔

وہ۔ جی ہان دیھی تاب تو آپ کی دعا سے بدستور ہون۔

ہم۔ ارے مرد آدمی کھڑ [illegible]

وہ۔ جی ایک مدت ہوئی کہ گذر گئے جبھی تو اِس حال کو پہونچے۔

ہم۔ ارے میان [illegible] گھر کے۔

وہ۔ جی نہین میان اسان سنڈیلہ مین مرے تھے۔

ہم۔ اور بڑھ گئے اور زور سے کہا کہ ارے اِس گھر مین جو تھے وہ سب ہین۔

وہ۔ بھیانک ہوکر۔ کیون کہان گئے۔ کیا گھر خالی ہے اور سب ہوا پرے ہوکے آئے ہین جبھی۔ یہ کہکے۔ پردے مین منھ ڈال کے چیخنے لگا۔ پھر وہی انا بڑھیا کمبخت آئی

بہرا۔ سب کہان چلے گئے۔ وہ گھر مین ہین۔

بہرا۔ ہان پہر (کچھ سمجھا نہین)

ہم۔ بڑی بی تمہین بتا دو بلا کے

بڑھیا۔ پوچھانا۔

ہم۔ کے مرد ہین۔

بڑھیا۔ یہ تو ہم نہ کہب۔

ہم۔ کیون تمہارا کیا نقصان ہے۔

بڑھیا۔ بھیا نجر بتھر کو لگت ہے۔

ہم۔ (دلمین یا اللہ کیسی نظر۔ جلدی بتا۔ دیر ہوتی ہے۔

بڑھیا۔ اچھا لکھ لیو۔ ۵ بیسی۔

ہم۔ ارے ہمارے ہان تو پانچ لکھے ہین۔

بڑھیا- تمنے لکھ لیا ہوگا- ہمار تو دہی سی موہین-

ہم- اچھا نام بتاؤ-

بڑھیا- سعدو میان- چھبدو میان- بھدو میان- ننھو میان چھنو میان

ہم- آگے اور-

بڑھیا- بس ب تو ہو لئے-

ہم- تو لویا نچ ہی گنتی تھی-

بڑھیا- پہرکا کاٹا کست رہے- ہوئے تو گئے- کسی کے بیس ہمرا ایک-

ہم- اچھا- سن بتا-

بڑھیا- تلے اوپر کی بیانی ہین بس یہ سمجھ لیو کا مشکل ہے

ہم- اری بڑے کا کیا سن ہے-

بڑھیا- ہے تو پچیس کا رہے مل جب سے بیاہ ہوا اللہ رکھے چالیس کا ہوگوا-

ہم- یہ کیونکر-

بڑھیا- پندرہ سال کے دولہن بیاہ لارا- دونون کو ملا کے لکھ لیو-

ہم- لاحول ولا- تجھے ہمنے کوکسنے بتایا ہے الگ الگ بتا-

بڑھیا- ناہین- عورتن کا تو نہ لکھا ب-

ہم- اچھا پیدائش کہان کی ہے-

بڑھیا- نخسین کی-

ہم- ارے لکھنؤ کی یا اور کہین کی-

بڑھیا- تمہرے ہان کا لکھا ہوا ہے-

ہم- ہندوستانی-

بڑھیا- بس یہی رہے دیو- ہماری طرفسے نخسین اور بڑھا لیو-

ہم- اچھا- شیعہ ہین سنی-

بڑھیا- سیعہ بھی ہین- سنی بھی ہین چچا کی طرف سے سیعہ اور ہمار طرف سے سنی-

ہم- قوم کیا ہے-

بڑھیا- کھان اور مغل- سیدا در سیک-

ہم- واہ یہ چوگدم کیسی-

بڑھیا- ارے تون تم ہر بات اکیلت ہو- کھان اور مغل باپ کی طرف سے اور مان ہگم ہین اونکی طرف سے سید- ہمری طرفسے سیک-

ہم- اچھا بیاہا ہے یا رنڈوا-

بڑھیا- بیاہا رہے مل اب چار روز سے رنڈوا ہوگوا-

ہم- کیا بی بی مرگئی-

بڑھیا- نوج- اپنے گھر سیکہ مین گئی ہے-

ہم- اچھا کونسا مغل ہے-

بڑھیا- جونسا باپ رہے-

ہم- وہ کونسا مغل تھا-

بڑھیا- تونسا وہ ہے باپ پوت ایک ہوت ہین یا دو دو-

ہم- ارے ہوتے تو ایک ہین- مگر کچھ بتا بھی تو سہی-

بڑھیا- اچھا سیک جادہ لکھ لیو-

ہم- ارے مغل کو شیخ زادہ لکھین کچھ دیوانی ہے کیا؟

بڑھیا- تون ہنگوا مغل لکھ لیو

ہم- ہنگوا کیسا-

بڑھیا- تون ہینگ بیچت ہین-

ہم- خواندہ ہے یا ناخواندہ-

بڑھیا- کھاندہ ناکھاندہ ہم نہین جانت ہین-

ہم- ارے پڑھا ہے یا ان پڑھ-

بڑھیا- پڑھا ہے: ان پڑھ ہے-

ہم- کیا پڑھا ہے-

بڑھیا- میان کی سا ری الا ما ری کی لئاان کتابین پڑھ ڈالس اور یہ کہ کے اپنی ایڑی ہی دیکھ لی- جسین نظر نہ لگے-

ہم- ارے تو پڑھا لکھ لین

بڑھیا- لکھ لیو-

ہم- اچھا پیشہ کیا کرتے ہین-

بڑھیا- کاغذ بناوت ہین جنکہ لوٹ کہت ہین-

ہم- نوٹ بناتے ہین-

بڑھیا- نہین ہان-

ہم- ارے ٹھیک بتا- کیا پیشہ کرتے ہین-

بڑھیا- ارے صاب- کاغذ بنا کے سرکار مان دے آوت ہین اوسکا کچھ وہان سے ملت ہے-

ہم- نوٹ کا سود آتا ہے-

بڑھیا- سود سود تم کھاوت ہوگے- سود حرام سود مردار- بلے آئے ہین وہان کے سود کھویا داڑھی جار- نہکا-

اور یہ کہکے حضرت اوسنے ایک آفت مچا دی اندر سے ایک منا پائجامہ سنبھالتے آنکھین ملتے ڈانٹتے ڈپٹتے نکلے- بڑھیا کو اور نگوڑا- آدمی کو الگ برا بھلا کہا- پھر میری طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ یہ دلگی ہے یا مردم شماری آپ بارہ بجے آئے ہین- یہ آدمیون کے جاگنے کا وقت ہے یا کتون کا کیا نیند حرام کی جو کچھ لکھا ہوا ہے بہت ٹھیک ہے نہ کوئی آیا نہ کوئی گیا سب سابق بدستور ہے-

مسٹر اسکوبل (روکر) نہین کوئی بچے کو کرتا پیار

جاتے - ہوا کھاتیے - بس یا کچھ اور -

ہم - حضرت ذرا ایک آدھ بات پر ان کمد تیجئے - پھر چلے جائیے گا -

خیر حضرت پوچھا - وہ سر ہلاتے گئے - خدا خدا کرکے پورے ۳ بجے چھٹی ہوئی

صبح کو تراہی پر صاحب بہادر سے بھینٹ کی - دفتر میں رجسٹر ٹٹا - پھر پورا

رپورٹ آپ کے لیئے تیار کیا - بالکل اچھت اور نیا ہے ہزار دفعہ جی چاہے

اخبار میں - لکھ دیجئے ورنہ واپس دیجئے کہ میں تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لوں -

واشتہ آید بکار - *

راقم

سپر ونیز

نیچری کانفرنس کا خاکہ

(مقام الہ آباد)

سر سید محسن الملک کو کاٹتے دیکھکر (جی سی جی مین)
{بڑی مشکل ہے یاروں کانگرس میں محسن الملک آئے
{کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ بھی چھوٹتے نکلیں

محسن الملک سر نیاز جھکا کر
{نہ غرض کفر سے رکھتا ہوں نہ اسلام سے کام
{مدعا مجھکو تو سید سے ہے اور نام سے کام

پریسیڈنٹ صاحب سہ بارہ اعزاز صدارت پاکر جوش مسرت د
{دیگرے بار صدارت نتوانست کشید
{قرعۂ فال بنام من ناکارہ زدند *

جسٹس محمود ؎
{تری کیا بات تو خوش ظرف عالیجاہ ہے سید
{بہک جاتے ہیں کم ظرفی سے ہم تو اک پیالی میں

سید صاحب پرانے رفقا سے
{آب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ تم ہو نہ وہ دل نہ وہ آنکھ
{آپ بھی چوک گئے ہمنے بھی دھوکا کھایا

پرانی رفقا سید صاحب سے
{تنگی دم وا پسین ہو چکی
{ہمیں ہو چکے جب نہیں ہو چکی

دیندار مسلمان محسن الملک سے
{محتسب آج تو میخانہ میں تیرے ہاتھوں
{دل نہ تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور نہ تھا

نیچری مسلمان سید صاحب سے
{جام ٹوٹا بت بدست کہ مینا ٹوٹا *
{دل مسلمان کا کوئی چیز ہے ؟ ٹوٹا ٹوٹا

سید صاحب جھوم جھوم کے -
{اب تو آرام سے گذرتی ہے
{عاقبت کی خبر خدا جانے

راقم

ہم بھی کشتہ تری نیرنگ کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

سلہ یہ نون نیچری ہے جو سید صاحب کی تحریر کی مخصوصات میں سے ہے ۱۲

اب عرش تلک جاتے دل کے مری نالے ہیں

بیتابیوں نے دل کی کیا پانون نکالے ہیں

بعالیخدمت جناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب آنریری سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس -

آنریبل سر سیدا - الہ آباد محمڈن کانفرنس کے اجلاس کے بعد سے آپ کے عقیدت کیشوں نیاز مندوں اور ہوا خواہوں نے جو کچھ اپنی بد اندیشی اور ناسمجھی سے طوفان برپا کر رکھا ہے اور جسطرح دھڑلے سے وہ منہ اور زبانیں جو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا وقف ستائش و زیبائش تھیں ناساز راگ چھیڑ رہی ہیں اور جسطرح آپ کے تمام اگلے پچھلے کارناموں پر زہریلے قلموں سے ریمارک ہو رہے ہیں اور دعوی صادق البیانی و آزادی کے ساتھ آپ کی نکنامیوں پر پانی پھیرنے اور صفحۂ ہستی سے آپ کی یادگاروں کے مٹانے کی کوششیں کیجاتی ہیں غالباً جب کبھی آپ ان باتوں کا خیال کرتے ہونگے تو آپ کو سخت حیرت ہو جاتی ہوگی کہ خدایا

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم

ایک سرے سے یہ کیسا ئیل کا ماتھ پڑا ہے بنی بنائی بات میں فرق آیا جاتا ہے - گھر کے گھر ہی میں پھوٹ پڑگئی [illegible]!

تھے جو دلسوز بیوفا ٹھہرے !
جھوٹے کولوں کی آگ کیا ٹھہرے !!

مگر جناب سید صاحب آپ زیادہ تعجب نہ فرمایئے مستقل مزاج حضرات جو پرانی لکیر پیٹتے پیٹتے ملاؤں کی درس سنتے سنتے وعظ و نصیحت پر رو دیتے روتے آپ کی شہنائی کی سریلی و دلکش آواز پر ایسے محو اور خود رفتہ ہو گئے کہ جھٹ تو ٹرا داخل یاران طریقت نیچریہ ہو گئے اور دین دنیا - مذہب ملت خدا و رسول سے ہاتھ دھو تہذیب و آزادی کا دم بھرنے لگے ہی ہا تو جو ابھی حضرت واعظ کی بدولت گریبان چاک کرنے کو بڑھے تھے اب گویا پیر میکدہ کے ہاتھ پر بیعت کی کو کام آئے اور وہی دل جنمیں ابھی مذہبی جوش نے گرما گرمی پیدا کر دی تھی اور جنمیں پر اثر وعظ کی برکت سے ع

دنیا ہمہ ہیچ و کار دنیا ہمہ ہیچ

کا خیال جم گیا تھا صرف آپ کی جادو بیانیوں اور خیالی سبز باغوں پر وارفتہ ہو کر سارے عالم کو چھوڑ - ؎

مسجد ایسی بھری بھری کب ہے *
میکدہ اک جہان ہے گویا *

کا وظیفہ پڑھنے لگی ایسے حضرات سے بھلا کیا خاک امید ہوسکتی تھی کہ آپ کی رفاقت
و وفاداری مین ثابت قدم رہینگے - بالاشک ایسے اہل دل حضرات سے آپکو
یہی توقع رکھنی چاہیئے تھی کہ ایک نہ ایک دن اس راگ رنگ سے بھی یونہی
مُنہ موڑینگے اور ایسا پھر جائینگے کہ پھر کسیطرح قابو مین نہ آئینگے - جس زمین
مین خود مادۂ قابلیت نہین ہوتا اوسمین چاہے کتنا ہی زوردار دانہ ڈالیے
ہرگز اوسکا درخت قوی نہین ہوتا نہ بادہ برگ و بار لاتا ہے نہ کوئی معتدبہ
نفع پہونچاتا ہے - جن دماغون مین جوہر قابلیت کی کمی ہوتی ہے جو لوگ
زوردار طبیعت نہین رکھتے وہ ع

آندھی کی طرح آئی طبیعت جدھر آئی

کا خواص رکھتے ہین پس ایسے لوگون کے نہ موافقت کا کوئی اثر نہ مخالفت کا
نہ اونکا اتفاق باعث مسرت نہ اختلاف باعث تاسف "من قال" سے
نتیجہ نکالنا یا بحث کرنا منظور نہین اسلیئے اب مین "ما قال" پر نظر کرتا ہون کہ اونکے
اعتراضات کس قسم کے ہین اور کہانتک اونمین آپ مستغنی الصفات ذات کو
دخل ہے -

جناب سید صاحب - یقیناً آپ میری اس بے محل تخاطب سے بھی
کسیقدر چونکنا ہونگے اور کان کھڑے کرینگے کہ دیکھیے یہ کیا بہرا و گلتا ہے -
کیونکہ اب تو اوسے جو ہوا چلتی ہے وہ مخالف ہی چلتی ہے اور رہرچھونکے
مین ع

دل مجنون کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے

مگر آپ مطمئن رہیئے - ان معاملات مین مین ہرگز آپ کو خاطی و مجرم قرار
نہین دیسکتا - مسلمانونسے آپ سے آج نیا سابقہ نہین ہے - برسون
سے آپ اور وہ ملے ہوئے ہین آپکی خو بو - عادت اطوار سے وہ بخوبی
واقف پس یہ اونھین کی خطا ہے کہ آپکو رفارمر بنایا - جس قوم کی رفارمری
اور لیڈری آپ جیسے برگزیدہ بزرگوار کے ہاتھ مین ہو اوس قوم کا اللہ بیلی
بھلا آپ اور مسلمانون کی رفارمری ع

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

جو کچھ الزام آپ کے مخالفین آپ پر رکھتے ہین ایک سرے سے اوسمین
جو غور کرتا ہون تو اونھین حضرات کو ملزم پاتا ہون کیا معنے کہ آپ نے
ایک نہین ہزار مرتبہ اپنی زبان و قلم سے لوگون کو آگاہ کر دیا متنبہ کر دیا
قولاً و فعلاً ہر طرح سے ایک عالم پر آشکار اکر دیا کہ یہ کھیل کھیلتا ہون یون
کھیلتا ہون یہ لکڑی ہے اور اسی کے بل سب بندرون کو نچاتا ہون اوسپر
بھی آپ کے کامون مین جان بوجھ کے دخل دینا اور برابر ناعاقبت اندیشی
سے شریک حال رہنا اور آخر کار نتیجہ پر غور کر کے چیخنا چلانا اور زبان شکایت
کھولنا یعنے چہ ؟ اول تو یہ کسنے کہا تھا کہ تم آنکھ بند کر کے آمنا صدقنا
کہہ کے شریک ہو - اتفاق راے کرو اور پھر بعد خرابی بسیار دوہائی تہائی مچاؤ -
کہ ارے غضب ہوگیا لٹی مجر ماری اگر ساتھ دیا تھا تو قول مردان جان دارد
پر عمل کرتے کوڑیاں جھیلتے مگر رفاقت سے منہ موڑتے نقصان ہوتا گوارا کرتے
شماتت ہمسایہ بھی سہ لیتے کہ شاید خدا کو کچھ اسمین بھلائی منظور ہوگی اور یا الگ
الگ تھلگ ہی رہتے کسی بات مین دخل نہ دیتے کسی مشورہ مین شریک
نہ ہوتے - خود ہی تمام باتون مین دخل در معقولات دینا اور پھر اوسپر معترض ہونا
یہ کس اوستاد نے پڑھایا ہے - یہ تو وہی ہوئی کہ

دیدہ بودم روے تو دانستہ بودم خوے تو
دیدہ و دانستہ خود را در بلا انداختم

خود ہی تو وہان مین ہان ملا کر پیران نے پرند و مریدان سے پرانند کے مصداق
بنے اب جو بیر جی نے ذرا بلند پروازی کی تو لا حیان سنانے لگے -
خود کردہ را چہ علاج جیسا کیا ہے ویسا پاؤ گے - اگر پہلے ہی سے
عاقبت اندیشی سے کام لیتے ناصح مشفق کی بات سنتے تو آج کیون روتے -
پس قصہ مختصر یہ کہ جہانتک مینے سمجھا اور غور کیا ہے ہرگز ہرگز آپ کا کوئی
قصور نہین یہ سب اونھین معترضین کے اعمالون کی سزا ہے اور واللہ
آپ جسقدر بے عنوانیان بے ضابطگیان کرین سب روا ہین - کیونکہ بغیر کیے
ان لوگون کے کان نہونگے - اور زنہار تنبہ نہ ہوگا - آپ کے سابق مرید
اور حال مخالف حضرات کا بڑا اعتراض الہ آباد کانفرنس کے پریسیڈنٹ پر
ہے حالانکہ یہ اون حضرات کی محض غلط فہمی ہے پریسیڈنٹی کا کام ایک
ذمہ داری کا کام ہے اور ہرگز آپ جیسے آدمی کے واسطے یہ مناسب
نہ تھا کہ ایرے غیرے نتھو خیرے کو بلا کر پریسیڈنٹ بناتے آپ نے اپنے
اعتبار و ذمہ داری پر پریسیڈنٹ کا انتخاب فرمایا - کانفرنس آپ نے بنائی
اوسکی تمام کارروائیان آپ کی آنکھ کے اشارون پر ہوئین - اوسکی
تمام قواعد آپ کی دماغ کے غور و فکر کے نتائج اوسکے رزولیوشن آپ کے
مختلف خیالات کے آئینہ پھر پریسیڈنٹی کا انتخاب آپ نہ کرتے تو کون کرتا
دوسری یہ کہ دو سال تک تو قوم نے اونکو پریسیڈنٹ بنا ہی لیا تھا
اگلی سال چونکہ زیادہ جھنجھٹ کارروائی مین منظور نہ تھا وہی سپاٹ
پریسیڈنٹ پھر کرسی پر بٹھا دیئے گئے اسمین قباحت ہی کیا ہوئی نئے
پریسیڈنٹ بنانے مین ہر طرح کے وسوسے تھے کوئی افتاد پڑ جاتی
تو بھی منہ نوچنے کو طیار ہوتے اس سے بہتر ہوا کہ وہی جانا بوجھا
دیکھا بھالا پریسیڈنٹ پھر کانفرنس مین ایک مرتبہ بٹھا دیا گیا باقی یہ
تو سب کو معلوم ہے کہ کانفرنس کے اب وجد ہین تو آپ ہین جزو کل
دین تو آپ ہین نفس ناطقہ ہین تو آپ ہین جو آپ چاہتے ہین وہی ہوتا
ہے جو آپ کی مرضی ہوتی ہے اوسی پر عمل ہوتا ہے پھر اگر یہ پریسیڈنٹ
نہوتے کوئی اور ہوتا تو نتیجہ کیا نکلتا - پریسیڈنٹ صاحب کرسی کی رونق
کے واسطے بٹھائے گئے تھے کچھ مجسٹریٹ یا کلکٹر نہین بنائے گئے تھے کہ

مقدمات کا انفصال کرتے ۔ قومی جھگڑے چکاتے اور نہ ان جھگڑون کے واسطے کانفرنس قائم ہوئی ہے ۔

جناب سید صاحب ۔ اسوقت مجھے فرصت کم ہے اور معترضین کے اعتراضات ابھی بہت باقی ہین اسلیئے ہفتہ آئندہ مین دوسری چٹھی مین سب کے جواب دونگا ۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اِن جوابات کو کافی سمجھکے علیگڈھ گزٹ مین بھی شائع فرما دینگے ۔ زیادہ حد ادب ۔

راقم
آپکا نیازمند بندہ فیثا فورث ۔

پاکیزہ خیالات

شاگرد اپنے ماسٹر سے ۔

شاگرد ۔ حضرت ایک مدت سے مین شور سن رہا ہون کہ نیشنل کانگرس اِنڈین کانگرس اور حیران ہون کہ الٰہی کیا ماجرا ہے یہ مختلف الاسم کانگرس کیا چیز ہے کیا عجائب خانہ مین کوئی جانور آئے ہین جنکا شہرہ ہے دھوم ہے جسے دیکھیے لپکتا بھاگتا چلا جاتا ہے ریل کا ٹرین ہے کہ کانگرس کے دساور سے بوجھیل ہو رہا ہے مختلف زبان مین مختلف قوم کے لوگ گلگپ کر رہے ہین ۔ اڈیٹران اخبار کالم کے کالم کافرون کے نامۂ اعمال کیطرح سیاہ کر رہے ہین کوئی ہے کہ بجا آمریفون اور خوشامد سرائی مین عبارت بن رہا ہے کوئی ہے کہ موافقت موافقت خیر خواہی خیر خواہی پکار رہا ہے کوئی مخالفت کی آواز اوٹھاتا اور انھین خیر خواہانِ قوم پر بغاوت کا الزام لگا رہا ہے ۔

ماسٹر ۔ نہین میان تم صاحبزادہ پن کی باتین کرتے ہو ابھی تم پورے تعلیم یافتہ نہین ہو لہٰذا تمھاری سمجھ مین یہ باریک باتین نہین آنے کے قابل ہین یہ کانگرس ایسی چیز نہین ہے کہ جب تک آدمی پورا مدبر نہو سمجھ سکے نیشنل کانگرس ایک قومی جلسہ کا نام ہے جسکے بانیونکا غلط زعم یہ ہے کہ ہمنے اصلاح ملک و باشندگانِ ملک کے لیے یہ جلسہ متفقہ قائم کیا ہے اور اسکے ذریعہ سے ہم اون اُمور کی اصلاح چاہینگے جو ملک اور رعایا کے مضر ہین اور اپنے دبے ہوئے حقوق کے لیے بھی بحث پیش کرینگے اور بہت سے مقاصد جو نہایت درجہ نازک ہین اوسمین داخل کر دیے گئے ہین جسکے سمجھنے اور انجام دینے کی لیاقت قوم میں ابھی نہین آئی ہے چنانچہ اسی وجہ سے ایک گروہ عقلا کا اس سے مخالف ہو کر یہ کہہ رہا ہے کہ ابھی تعلیم یافتگی اس حد کو نہین پہونچی کہ نیشنل کانگرس جسکے معنی ہین وہ باتفاق جمہور قائم ہو کر اپنے مقاصد کو ظاہر کر سکے یا گورنمنٹ سے مانگ سکے چنانچہ اس فریق نے بھی اِنڈین کانگرس کے نام سے ایک جلسہ قائم کیا اور بڑے زور شور سے نقصانات نیشنل کانگرس کے ظاہر کیے ہین ۔

تم خود ہی انصاف کرو جو خواہش رعایائے ہند کی ہے جسمین مختلف اقوام مختلف مذاہب کے لوگ تعصبات مین بھرے ہوئے ہین اگر گورنمنٹ پورے کر دے تو ہندوستان مین کیا شر برپا ہو جائے و نزاعات گشت و خون لڑائی جھگڑے قصہ و فساد ہی ہوا کرین شاید بجائے ایک حاکم ضلع کے اگر دس حاکم ضلع بھی مقرر ہون تو ایک ضلع کا کام نہ کر سکین ۔ ہر چند گورنمنٹ کچھ ایسی بیعقل نہین ہے کہ ایسے جاہل اور غیر مہذب لوگون کے خواہشات کو پورا کر دے لیکن یہ عقلا لوگ گورنمنٹ پر ظاہر کر رہے ہین کہ ملک ہند مین سب ایسے ناعاقبت اندیش نہین ہین جو ایسے بیہودہ خواہشات مین شریک ہون ۔

البتہ کوئی وقت بعد پوری تعلیم یافتگی کے ایسا بھی آسکتا ہے کہ رعایائے ہند کی یہ خواہش شاید بجا نہ کہی جائیگی ۔

شاگرد ۔ حضرت وہ وقت کب آئیگا اور اوسکا انتظار ہمکو اور آپکو کب تک کرنا چاہیئے ۔

ماسٹر ۔ وہ وقت جب آئیگا کہ تمام لوگ ہندوستان کے مرد عورت اشراف اجلاف سب تعلیم یافتہ ہو جائین اور جہالت کے رنگ آلودہ خیالات اونسے دور ہو جائین جب تو یہ تعصبات مذہبی اور نفاق اور تکرار جھگڑے کے نقائص اور برائیان اونکے ذہن مین آئینگی ۔

باقی آیندہ

راقم
بے نام

مضامین غیر

"سزائے ہجر جانان کو بوقت وصل کیا دیجے؟"

شرارہ پوچھتا ہے - آپ اوسکو یہ بتا دیجے

مناسب ہے یہ بہتر ہے کہ یہ اوسکو سزا دیجے
شب فرقت کی حالت کا مزا اوسکو چکھا دیجے
نفاست سر کو وہ تسلیم کرنے کے لئے جسدم
نزاکت سے لپٹنے مین جو اندک بھی تکلف ہو
ذرا بھی وصل مین جھجھلائے گر وہ ہاتھ پہونچے سے
اگر پہلو مین آ بیٹھے نہ وہ اکبار کہنے سے
سنی اسنے نہین ہے مدتون فریاد عاشق کی
بگڑ کر منہ پھیرا کر سر نگون دم بھر بھی وہ بیٹھے
کیا ہے ہجر مین کیا کیا پریشان یادگیسو نے
کرے کچھ شور و غل چل چل کے گر ایسی سزا دن کے

بٹھا کے پائخانہ مین مع اکتنڈی چڑھا دیجے
اندھیری کوٹھری مین ونکو لیجا کر بٹھا دیجے
ایک کے پشت پر ونکی ہیں دولاتین جما دیجے
پکڑ کر ٹانگ . . . قلابازی کھلا دیجے
جکڑ کے دست و پا رسی مین سو دو سو لگا دیجے
زمین پر سر کے بھل فوراً مسہری سے گرا دیجے
اک اچھی گوشمالی اب ملازم سے کرا دیجے
تو او ٹھکر بید ہڑک تلوار گردن اڑا دیجے
بس اولٹے اُسترے سے اوسکا سارا منہ منڈا دیجے
تو جھٹ پٹ دونون ہاتھو نکو گلا اوسکا دبا دیجے

قلم برداشتہ یہ سب سزائین ہمنے لکھی ہین
صلے مین ہمکو اب اے پنچ تعریفین سنا دیجے

راقم
(شوخ طریف)

رشوت

مسٹر مولانا پنچ سلام نہ پیغام - خاک دھول آباد - خیر و عافیت پوچھنا بالکل فضول - آپکے اخبار کے واسطے مین ایک رشوت کی غزل روانہ کرتا ہون اسکے مصرع قافیون کی ٹانگ توڑے ہوئے ہین ہنس نہ دیجئے گا مجکو شعر شاعری کا دعویٰ نہین ورنہ ایک مضمون چیٹ پٹا ہی لکھتا کہ جس سے دل بھی چٹ پٹا ہو جاتا -

غزل

ہمیشہ کھاتے ہین یہ روٹیان وہ لال رشوت کی
بنائی خوب پوشاکین ہین لیکر مال رشوت کا
نہ چھوڑین یہ کبھی ہرگز جو رشوت مین ملے دمڑی
کوئی عملہ نہین خالی کہ جو لیتا نہو رشوت

موکل سے کیا کرتے ہین وہ تکرار رشوت کی
عبا رشوت کی تن پر سر پہ ہے دستار رشوت کی
فدا اسی بات پر کرتے ہین یہ تکرار رشوت کی
کچہری مین پڑی ہے دھوم یہ ہر بار رشوت کی

اب جا روطرف ہی پڑ رہی بوچھار رشوت کی ‖ پیا اندازہ زمانہ دیکھکر بیہوش ہو بیہوش

راقم
چٹپٹا مضمون

حضرت ذواتا افنان و دمباز

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۰ء

حضرت ذواتا

زلواون تمجھے کہ بات یہ کام کی ہے ‖ پھر فکر مجھے روشنی شام کی ہے
جی چاہتا ہے اوسکا لون روغن ‖ تھوڑی جو یہ تیرے پاس بادام کی ہے

حضرت دمباز

تعریف کی خواہش نہ ہوس نام کی ہے ‖ غم دوکھ کا کچھ نہ فکر الزام کی ہے
بک لیتا ہون احباب کی خوش کرنے کو ‖ حاجت نہ صلے کی ہے نہ انعام کی ہے

حضرت ذواتا

دس سال مین سو - ہزار ہو جاتے ہین ‖ محتاج سے مالدار ہو جاتے ہین
کھیتی کی ہے وہ جہانین بڑھتی دولت ‖ ایک ایک کے چار چار ہو جاتے ہین

حضرت دمباز

بے شرمیونسے خفیف بیباک ہوئے ‖ شرمائی شریر سست - چالاک ہوئے
عورت کے مقابلہ مین ٹھہرے نہ کبھی ‖ غواص تھکے ذلیل پیراک ہوئے

حضرت ذواتا

صبر و ہمت کسان دکھلاتے ہین ‖ محنت سے خدا کی شان دکھلاتے ہین
نے دھوپ سے ہٹتے ہین نہ مینہ سے ڈرتے ‖ کیا مردون کی آن بان دکھلاتے ہین

حضرت دمباز

لبعضی الفت پلنگ تک رہتی ہے ‖ لبعضی آغاز جنگ تک رہتی ہے
پر بیوی میان کی وہ محبت ہے کہ جو ‖ دنیا سے مکان تنگ تک رہتی ہے

حضرت ذواتا

کرتے ہین شبانہ روز محنت پہلے ‖ سہتے ہین غم و رنج و مصیبت پہلے
پھل نیک زمیندار نہ پائین کیونکر ‖ مٹی مین ملا دیتے ہین دولت پہلے

حضرت دمباز

نے نشہ کو کھا پی نہ جوا کھیلا کر ‖ عیاش نہ بن نہ مال و زر ر یلا کر

کنکوا اوڑا لڑا نہ مرغ و درّاج | غفلت مین نہ دن گزار ڈونڈ بیلا کر

حضرت ذوواتا

کچھ تو ایسے ہین جنکو پیادہ آتا ہے | کچھ لوگون کو کئی کے دن قرار آتا ہے
کچھ وہ ہین جوان گرم طبیعت جنکو | اخبار کے نام سے بخار آتا ہے

حضرت دمباز

عیاش ہین سے نشہ پیا کرتے ہین | سے وقت خمار مین دیا کرتے ہین
بیکار مباش پر عمل ہے لیکن | اسوجہ سے کچھ نظم لیا کرتے ہین

حضرت ذوواتا

سرتاج سلاطین زمن ہے اخبار | گلدستۂ دست انجمن ہے اخبار
ہوتا ہے نہین گزر خزان کا جسمین | اس باغ جہان مین وہ چمن ہے اخبار

حضرت دمباز

جوڑا کبھی شبنمی نہ دھانی پہنا | اسنے نہ تمام عمر زعفرانی پہنا
یون آگیا ہمکو جامۂ ظالم کا پسند | جب پہنا لباس آسمانی پہنا

حضرت ذوواتا

سیر اسکی نہو تو سر ہی کو دھنیے گا | اوہ بحر مین اسکے تنکے ہی چنیے گا
گنبد کی او سا خبار کی آواز ہے ایک | جیسی کہیے گا ویسی ہی سنیے گا

حضرت دمباز

لائق جو ہین مشتاق سب اخبار کے ہین | اوصاف و فوائد عجب اخبار کے ہین
استاد اتالیق ادیب او شفیق | اے اہل نظر یہ لقب اخبار کے ہین

حضرت ذوواتا

اخبار سے بہتر نہین سیر آنکھون کی | حالت نہ کرا سکے غم مین غیر آنکھونکی
اخبار کو دیکھا کرو بڑھتی ہے نظر | گر دل سے تو چاہتا ہے تیز آنکھونکی

حضرت دمباز

بگڑی ہوئی تقدیر بنائے کیونکر | جب اوٹھ گیا رزق پھر یہ پائے کیونکر
پتا نہ ہلے حکم کے جب ہل سکتا | انسان پھر دست و پا ہلائے کیونکر

حضرت ذوواتا

خبرون کا نصیحتون کا معدن ہے یہ | مضمون ہین جواہرات مخزن ہے یہ
جب چاہیے سن لیجیے اک راگ نیا | بجتا ہے جو سو طرح وہ ارگن ہے یہ

حضرت دمباز

ظاہر مین تو آدمی سعید اور ہوا | پر سر پہ یہ اک داغ رسیدہ اوسکا
پیشانی کے گھٹے کی سیاہی جو بڑھی | لکھا قسمت کا ناپدید اور ہوا

حضرت ذوواتا

کیون سر پہ لگاتا ظلم کا تیشہ ہے | کیا حکم خدا مین تجھکو اندیشہ ہے
کرتے تھے خدا کے نیک سجدے جسکو | اے غافل بدظن وہی پیشہ ہے

حضرت دمباز

بگڑی ہوئی بات کو بنا سکتا ہے | جاتی ہوئی عزت کو بچا سکتا ہے
ماتھے کو گھسے بشر کہ سر کو پھوڑے | قسمت کا لکھا نہین مٹا سکتا ہے

حضرت ذوواتا

کچھ عیب نہین ہے نوکری ڈھونڈنے مین | دادا کا چلن ہے جو تنبولنے مین
ذلت کا سبب نہین ہے پیشہ اے یار | اک خاص شرف ہے پیشہ ور ہونے مین

حضرت دمباز

تر لقمے طرح طرح کے کھلواتا ہے | عزت کبھی ذلت کبھی دلواتا ہے
اپنون کو چھڑا دیتا ہے پیا ملکر | اور چھوٹ کے خود خدا ہی ملواتا ہے

حضرت ذوواتا

داؤد نبی نے کار حدّاد کیا | کھیتی کا ابوالبشر نے فن یاد کیا
القصہ اسیطرح ہین جتنے پیشے | ہر ایک کو اک نبی نے ایجاد کیا

حضرت دمباز

دکھلاتے ہین علم و شان صادق بنکر | تنتے ہین بڑے لائق و فائق بنکر
اوٹھتا نہین اعتراض اک بچّے کا | اور بیٹھ گئے طبیب حاذق بنکر

حضرت ذوواتا

بیکار پڑا ہے فکر و اندیشے مین | نخوت سے ہے بھری ہوئی رگ و ریشے مین
اب بھی نہین کچھ گیا ہے اوٹھ اے غافل | مصروف ہو قوم کے لیئے پیشے مین

حضرت دمباز

ڈرتے ہین نہ کچھ خوف خدا کرتے ہین | یہ نیم حکیم سب جفا کرتے ہین

مار گزیدہ از آسمان پیچیدہ

ہند :- " اوہ یہ دیکھو گھر میں میرے کون بلا گھس آئی ہے ! - "

وائسرائے :- " تم نہ ڈرو جی - روسی کو میان سیر کی خواہش لائی ہے - "

منظور ہے ہر طرح سے ہو گرم مطلب	احباب کو پہلے بددعا کرتے ہین

حضرت ذواتا

ہون نوٹ نہ بینک مین نہ زر ہاتھ مین ہو	جک ہنڈوی نہ لعل و گہر ہاتھ مین ہو
اے دوست کسی جگہ نہین وہ محتاج	جس شخص کے اک نہ اک ہنر ہاتھ مین ہو

حضرت دمباز

نے غور نہ تشخیص کیا کرتے ہین	سنئے حال مریض ہی لیا کرتے ہین
تھوڑی سی سنی ہوئی ہین دو اہین نہ یاد	جو آتا ہے بس وہ لکھ دیا کرتے ہین

حضرت ذواتا

کس بل مین جو ہے شباب وہ شیب نہین	ہمشان فلک زمین لاریب نہین
وہ کام نہ کر کہ جسکے کرنے مین ہو عیب	کر پیشہ کہ پیشے مین کوئی عیب نہین

(باقی آیندہ)

را ...

نشاک رقم — چوب قلم

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۲ - مارچ ۱۸۹۱ء

شاگرد - اسکے واسطے تو جناب کئی صدی درکار ہونگی کیونکہ سو برس سے تو زیادہ گورنمنٹ کی عملداری کو ہوئے لیکن مین ابھی فیصدی دس بیس کو بھی تعلیم یافتہ نہین دیکھتا ہون - تو یہ کہئیے وہ زمانہ ہمارے وقت مین آنے والا ہی نہین ہے ہان سر سید ہی کو عاقبت کے بورئیے بیٹھنے کا بھروسہ ہوگا وہی اسکا بھی ٹھیکہ لے سکتے ہین کہ وہ اوسوقت کو بھی دیکھکر جائینگے لیکن یہ جانشینی خلف الرشید کی بعضے ولیعہدی کے ہم پلہ ہو کے ہمیشہ ولیعہد صاحب کو منتظر اور دعائے درازی عمر پدری مین مصروف رکھنے والی معلوم ہوتی ہے یہی ہوگا کہ خود ولیعہد صاحب یا اونکی اولاد سفر و سیاحت جیرٹے چگنے کو چھوڑ دیجائے - اور چندے کھائے -

ماسٹر - ہان یہ تو ضرور ہے کہ دیر لگیگی لیکن انصاف کرو قصور کسکا ہے تم اور تمھارے ملک کے لوگ تحصیل علم مین قصور کر رہے ہین گورنمنٹ اپنی طرف سے رعایا پروری کا حق پورا پورا ادا کر رہی ہے اسکولون مین لاکھون روپیہ تمھین لوگون کے لیئے خرچ کر رہی ہے اور اذن عام دیا ہے کہ امیر غریب شریف رذیل ہر قوم ہر ملت کے لوگون کو آزادی دیگئی ہے کہ شوق سے تحصیل علم کرین نہ کچھ اگلے تکالیف سفر ہین جو تمھارے بزرگ لوگ اپنے ذمہ انگیز کرتے تھے اور تمام عمر سخت محنت اور تنگی مین جسکو اوسوقت کی اصطلاح مین طالب العلمی کہتے تھے بسر کرتے تھے - چنانچہ طالب العلم کی تنگی مشہور ہے کہ وہی لنگی تھی وہی چادر وہی بستر وہی دسترخوان وہی رومال وغیرہ وغیرہ ہوتی تھی اور پھر اوستاد شفیق نہین ملتا تھا اور ملا بھی تو اوسمین جامعیت کہان ہوتی تھی صرف نحو مشرق مین پڑھی تو فقہ و اصول و حدیث مغرب مین کبھی دکن مین منطق حاصل کی تو شمال مین ادب - تمھارے یہان شیخ سعدی جو بڑے صاحب کمال گذرے ہین فرما گئے ہین ؎

تمتع زہر گوشہ یافتم
زہر خرمنے خوشہ یافتم

غرض اب یہ سب دقتین اس عادل گورنمنٹ نے مٹا دین تھیون مین شہرون مین جتنے لد ریاست مین بھی کالج ہائی اسکول وغیرہ سب قائم کردیے اور کیسے کیسے لائق پروفیسر اور پرنسپل اور ماسٹر رعایا پروری سے بہم پہونچائے تمھین تو دل و جان سے تحصیل علم مین کوشش کرنا چاہیے اور گورنمنٹ کے حق مین دعا [illegible] واہ رے ہندوستانی بھائی کہ بجائے شکریہ کے ٹھیا بھوس دقیانوسی خیال کے لگ سب سنتے ہین کہ [illegible] سے سرحدی چھیڑ چھاڑ شروع کی تو مارے خوشی کے باچھین کھلجاتی ہین یہ نہین جانتے کہ خدانخواستہ اگر وہ گھڑی آئی تو قیامت کبرے قائم ہو جائیگی غدر مین قیامت صغریٰ جو قائم ہوئی تھی اوسکا نتیجہ ابھی تک بھگت رہے ہین بھلا اس سے زیادہ کیا بیعقلی اور جہالت ہوگی -

شاگرد حضرت یہ سب درست اور بجا ہے ہم تو اپنی گورنمنٹ کے دل سے دعاگو ہین بعض بیعقل ایسے بھی ہونگے جنکا آپ نے ذکر فرمایا مشہور ہے عوام کالانعام اونکا ذکر ہی کیا لیکن مجھے اسمین تامل ہے کہ عورت کیسے تعلیم یافتہ ہوسکیگی اور پھر عام شرفا اور چھوٹی ذات سب کی - سرکار نے اگرچہ فیاضی سے گرل اسکول بھی قائم فرمائے ہین لیکن اسوقت اسمین شرفا کی لڑکیان تو شاید کہین داخل نہوئی ہونگی اور نہ ایسی امید ہے - اب اسوقت کی عبرت خیز حالت جو دیکھی جاتی ہے اگرچہ اجلاف ہی کی لڑکیان پڑھتی ہین لیکن اونسے ماسٹر اور پروفیسر کوئی بھی نہین بچ سکتے چنانچہ ایک طبیعت دار میرے دوست نے اسکول مین جوان جوان بیاہتا لڑکیونکو دیکھکر ایک شعر برجستہ کہدیا ؎

بمکتب سپرد و نوخیز دختر ۞ مبارک باد مرگ نو طبیعیر

ماسٹر- قہقہہ مار کے تم ابھی ان باتون کو کیا خاک جانو یہی تو جہالت ہے جب پوری تہذیب ہوگی تو دیکھ لینا کہ یہی شریفون کی عورتین اور لڑکیان بازارون مین باغون مین غیر مردون کے ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دیئے سیر گشت کرتی نظر آئینگی- کیا یورپ مین شریف قوم نہین ہین پھر اونکی عورات کیونکر پھرتی ہین نہ خاوندونکو بدگمانی ہوتی ہے نہ رقابت کا رشک نہ لڑائی دنگا کشت خون- یہ تقاضا جہالت ہے کہ آئے دن ہندوستان مین اسکی وجہ سے کشت خون ہوا کرتا ہے-

شاگرد- میری سمجھ مین نہین آتا کہ ہندوستان کے لوگ ایسی بیحیائی اختیار کرینگے اگر تہذیب اسیکا نام ہے تو مین در گذرا ایسی تہذیب سے بھلا یہ کیسے دیکھا جاسکتا ہے کہ جورو غیر کا ہاتھ پکڑے اور کبھی غیر کے پہلو پر پہلو لگا کے بیٹھے اور جہان چاہے چلی جاوے اور شوہر صاحب بہادر کھڑے ہوئے منہ دیکھا کرین ہندوستانی تو اسی کو نہین برداشت کر سکتے کہ اونکی آشنا بازاری رنڈی بھی اونکے سامنے بیموقع مذاق کرے یا ایک کے سامنے دوسرے کو اپنے مکان مین آنے دے چنانچہ کسی نے ایسے ہی موقع پر بگڑ کے کہا ہے ؏

لال کوٹھی تیرے گھر کے کو بنا دینگے آج

ماسٹر- ہان سچ ہے حالت موجودہ کو دیکھکر جنکے خیالات دوربین نہین ہین وہ یہی سمجھتے ہین اور اصل یہ سب کم ظرفی اور جہالت ہے تم ہی کہو کہ یہ وحشیانہ حرکات ہین یا عاقلانہ- جب تہذیب آئیگی تو اوسکے ساتھ عالی ظرفی بھی آئیگی اور اس قسم کے خرف حرکات اور خرف خیالات جاتے رہینگے-

شاگرد- سبحان اللہ یہ عالی ظرفی کا پہلو ہے کھلی کھلی بیحیائی ہے- معلوم نہین جس تہذیب کو آپ تہذیب سمجھتے ہین اوسمین حیا و شرم سب کیون جاتی رہتی ہے کیا مت پلٹ جاتی ہے دماغ مین خلل آجاتا ہے جنون ہو جاتا ہے مین تو دیکھتا ہون کہ اکثر وہ لوگ جو تہذیب یافتہ کہلاتے ہین مجنونانہ حرکات کرتے ہین-

ماسٹر- نہین صرف خیالات بدل جاتے ہین جن باتونکو تم اپنے خیالات سے بیفائدہ عیب سمجھتے ہو اونکو وہ عیب نہین جانتے تم لوگ ادب اور تہذیب کو بے ادبی اور مجنونانہ حرکات سے تعبیر جو کرتے ہو یہ سب تمہاری جہالت ہے- کوٹ پہننا اسوجہ سے معیوب سمجھتے ہو کہ وہ پیچھے دامن نہین رکھتا اسفل جسم کا ساتر نہین ہے دامن دار انگرکھے اچکن عبا مین ساتر ہوتی ہین- لیکن در اصل غور کرو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر اوسمین آرام ہے چستی پھرتی کم کپڑے کا خرچ اور ستر کی ضرورت صرف اسقدر ہے کہ برہنگی رفع ہو نہ یہ کہ اسفل جسم کا نشان اور علامت اور نقش سب معلوم رہے وہ اوس حالت مین کہ جب آدمی پاجامہ یا پتلون پہنے ہوئے ہے حاصل ہے تو اس افراط سے فائدہ- بڑی بے تہذیبی کھڑے ہوکے پیشاب کرنے مین کہی جاتی ہے وہ صرف اسوجہ سے کہ رسم نہین ہے وہ ڈاکٹر لوگون سے پوچھیئے تو معلوم ہو جاے کہ کھڑے ہوکے پیشاب کرنے مین کیا کیا فائدہ ہین- غرض مین کہانتک دماغ خالی کرون سب تمہاری جہالت ہے- چنانچہ تم اسوقت بہت سے کھیلونکو اچھا سمجھتے ہو اور شائق ہو کنکوا بازی بٹیر بازی مرغ بازی گنجفہ چوسر شطرنج- لیکن جب اپنی ہی مذہبی تعلیم حاصل کروگے تو تمکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ سب ممنوعات سے ہین-

شاگرد- خیر ان سب کو ہم آپکے کہنے سے تسلیم بھی کرلین لیکن یہ تو کسیطرح کبھی تسلیم نہین کر سکتے کہ عورات کی مخالطت غیر مردون سے جائز سمجھی جاسکے کیونکہ یہ دونون اضداد ہین بارود اور آگ کی یکجائی اور پھر اونہین بدگمانی کو دخل نہ دینا کیا کسی عاقل کا کام ہے- اس معاملہ مین عقلا کا قول کیسا ہے آپ نے تو بہت ملاحظہ کیا ہوگا کیونکہ آپ تعلیم یافتہ ہین عقل کیسے قبول کر سکتی ہے کہ آتش اور آتش گیر مادہ اور دونون طرف سے کشش مقناطیسی موجود اور پھر کوئی گل نہ کھلے-

ماسٹر- میان صاحبزادے یہ خیال تمہارا اوسیوقت تک ہے جسوقت تک اس فعل کو عیب سمجھتے ہو جو جہالت کا اثر ہے-

شاگرد- مین نہین مانونگا اب آپ گریز کرتے ہین اور اصل مطلب کو جو بے اختیار زبان پر آنے والا ہے آپ پھر روک لیتے ہین صاف صاف کیون نہین فرماتے آخر کیا میری تعلیم مین آپکو کسر رکھنی منظور ہے-

ماسٹر- نہین نہین تعلیم تمہاری پوری منظور ہے لیکن مین ابھی تم مین اتنا مادہ نہین دیکھتا کہ تم میری تقریر کا مطلب پورے طور پر سمجھ سکو جب اس ڈگری کو پاس کر لوگے جسکو مینے پاس کیا ہے تو خود بخود منکشف ہو جائیگا-

شاگرد- ماسٹر صاحب یہ سب صحیح ہے مگر مین پوچھتا ہون کہ وہ کیا کوئی فری میشن کا راز ہے جسکو آپ زبان سے نکالتے ہوئے ڈرتے ہین سمجھئے مین آپکو اطمینان دلاتا ہون کہ مین کسی سے بھی نہین کہونگا-

ماسٹر - دیکھو بڑی احتیاط اسمین کرنا تمھاری جہالت پیشہ قوم جو پہلے ہی اس امر کو سن پائیگی تو اور بھی تہذیب سے کوسون بھاگیگی تمھارے اباجان عمو جان وغیرہ تمسے اسکول ہی چھڑا دینگے کیونکہ اونکو یہ خیال مذہبی تعصب پر آمادہ کریگا -

شاگرد - مین تو پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین ایسے عمدہ امر کو جو سینہ بسینہ تعلیم یافتون مین چلا آتا ہے ہرگز افشا نہ کرونگا *

(باقی آیندہ)

راقم
منتظم

فحش کتابین

ہندوستان کے اپنے خیالات تو ایک مدت مدید سے بے کیفڈے اور بے تکے پن کی پوٹ ہوگئے ہین لیکن اونکی اصلاح کی غرض سے گورنمنٹ کوئی مناسب تدبیر کرتی ہے تو دوسری طور پر اسباب ناہمواری مہیا ہوجاتے ہین -

گورنمنٹ نے بہار عشق - گلزار عشق - ناز عشق - وغیرہ کتابون کو انکے فحش مضامین دیکھکر اشاعت سے روکا جسپر نوجوان لٹو ہورہے تھے تو دوسرا فتنہ خوابیدہ ناولون کا بیدار ہوا -

لالہ تہندامل اور غزانٹ پرشاد تو کہتے ہین کہ ناولون نے شائستگی اور تہذیب قومون مین پھیلائی لیکن ہم نہین جانتے کہ وہ کون قومین ہین جنہین تہذیب پھیلائی ناول پہلے خود تو مہذب بنجائین تہذیب کا پھیلانا کیسا یہ کہیے کہ آوارگی کی تصویرین اور بلکہ رنگین تصویرین کھینچدین کچھ یوروپ مین شرم وحیا باقی ہوگی جو ناولون کا مولد ہے -

اجی جناب لالہ صاحب گستاخی معاف ناولون سے جو جو اصلاحین عمل مین آنا ممکن ہون ذرا اونکا نام تو بتائیے یہ کوئی آٹے دال کا بھاؤ نہین ہے جو آپ بتا سکین -

پرانے قصون مین اگر عشق و عاشقی کا ڈھنگ ہے تو ناولون مین کاری کا رنگ ہے یہ مانا آپ نے کوئی ناول چھاپا اوسکا بیچنا ضرور ہے ایجوکیشنل کانفرنس کی طرح شائستگی نہ کیجائیگی تو نوجوان روپیہ ضائع نہ کرینگے لیکن دائی سے پیٹ نہین چھپایا جاسکتا -

قصہ عشق سے - دل آرزو سے - بازار نبیون سے - پرستان پریون سے خالی نہین ہوسکتا -

مغربی ناولون مین فحش مضامین بکثرت ہین جسے دیکھکر نوجوانون کی آنکھون مین سرسون پھولتی ہے ع

ذولی آتی ہے کسکے گونے کی
پھول تکتا ہے راہ دونے کی

مغربی ناول عشقبازی کا نیا ڈھنگ بتاتے ہین عاشقون کے ملنے کی معشوقون کو جدید راہین دکھاتے ہین وہ بھی بدتمیزی اور بے تہذیبی کے ساتھ چھپے چوری نہین بلکہ آشکارا سر بازار -

اگر ان فحش ناولون کی یہی کثرت ہے تو شرم ولحاظ یا وحشی بجبز فرق اگر ہے تو اسقدر ہے کہ پرانے قصون مین ایک آدھ دفعہ خاص پردہ اوٹھایا گیا ہے اور ان فحش ناولون مین تین ورقون کے بعد پردہ دری موجود ہے -

ہم نہین جانتے کہ انکی اشاعت کیون نہین روکی جاتی -

راقم
ایک مسلمان

لوکل

سردی نے رجعت قہقری کی سنہ برسا - بادل گھرے - اولے پڑے - اکیتو اناج کا بھاؤ بڑہکر کو بھاؤ کیطرح غریبونکو دل ہلا رہا تھا سات گنی کا ناچ نچائیگا - ۲۵ - رجب کو ایک بہت بڑی دھوم دھام کی مجلس چوٹیان والا کی بارہ دری مین منعقد ہوئی جسمین قریب تین ہزار شرفا ورؤسا کا مجمع تھا - میر خورشید علی صاحب نے نیا مرثیہ کس شد و مد اور زور و شور سے پڑھا ہر کہ جل جلالہ مسلمانونکا کیا ذکر ہے ہندو بھائی بھی ثواب لوٹ رہے تھے سب بے طرح رو رہے تھے یا رو رہے تھے - اسی روز آغا امام اللہ خان کے امام باڑے مین بھی مجلس تھی اوج صاحب پڑھ رہے - ایک مصرع مجھے بھی ٹوٹا پھوٹا یاد رہگیا ع کہ جیسے ذکر ہون خفاش چوندھیا ہوئے اگلے پرانے مرثیہ مین جناب میر نفیس صاحب فرما چکے ہین ع

کہ جیسے شب کو اوڑین جانور ستائے ہوئے

اوسی مصرع پر زور لگایا - جوڑ پیوڑ کاری مگر ٹھیک نہ ہوسکی -

مسٹر نبلٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ اور مسٹر بوائل صاحب بیرسٹر سے عدالت ہی کے بیچون بیچ کے مابین کمرہ عدالت مین جھڑپ ہوگئی خیریت گذری کہ طول نہ کھنچا ورنہ سیر دیکھنے ہی کی ہوتی -

لکھنؤ اسکیم واٹر ورکس کی نسبت گومتی سے پانی لانے مین سلاکھ کی تخفیف بتائی جاتی ہے پاتال توڑ کنوین کی رقم تو کھاری کنوین مین گئی دیکھیئے پبلک ورکس سکرٹری کی رپورٹ گومتی کا نصیبا چمکاتی ہے - یا پھر ۴۰ لاکھ کا خرچہ پر پاتال توڑ کنوان زور لگاتا ہے - ہمارے نزدیک پہلے کھائیگا - بلکہ نسبت ہونا چاہیئے کہ جس پر زندگی کا سہارا ہے پھر صاف پانی پلانے کا -

خان بہادر چودہری نصرت علی صاحب نے اپنے عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری برٹش انڈین ایسوسی ایشن سے اسلیے استعفا دیکر کنارہ کیا کہ دنیا مین کسیکو اپنی ترقی بری نہین معلوم ہوتی -

جب کہ غلہ مہنگا ہوا طرح طرح کی افواہ گوش گزار ہورہی ہین نہ گورنمنٹ کی قانونی پالیسی اسطرف توجہ کرتی ہے نہ اہل لکھنؤ مین پشاوریون کی طرح آمادہ ہین کہ چندہ جمع کرکے خود ہی نرخ گرنے مین مشغول ہوں -

گدہے اڑنے لگے ہیں ہوے چیونٹی کے پر پیدا

نمبر مکان

	نمبر سلسلہ وار اور نام	مذہب	مذہبی فرقہ یا مقیم بموجب ہدایت ۳	ذات اگر ہندو یا جین ہو قوم یا نسل اگر ہندو یا جین نہ ہو بموجب ہدایت ۴	تشریح ذات وغیرہ بموجب ہدایت ۵	مرد یا عورت	عمر	بیاہا یا بن بیاہا یا رانڈ یا رنڈوا	مادری زبان	پیدائش کا ضلع و ملک بموجب ہدایت ۱۰	پیشہ یا وجہ معاش بموجب ہدایت ۱۱	سیکھتا ہے یا خواندہ یا ناخواندہ	زبان جو خواندہ جانتا ہو بموجب ہدایت ۱۳	اگر کوئی شخص دیوانہ یا بالکل گونگا بہرا جنم سے یا بالکل اندھا یا کوڑھی ہو تو ہر ایک کیفیت اس خانہ میں درج کی جائے
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
یہ ایک صاحب کی مردم شماری	اللہ بندی	مسلمان	سنی	شیخ	رنڈی	عورت	۳۵	بن بیاہی	گانا	آگرہ	ایک میاں کے یہاں رات کی نوکر ہے اور گانا	ناخواندہ	گانا جانتی ہے	
	نظیر جان	مسلمان	سنی	شیخ	رنڈی	مرد	۲۵	بیاہا	گانا	آگرہ	طبلہ بجانا	ناخواندہ	گانا جانتا ہے	
	رام رکھے	ابھی کچھ مذہب نہیں	بنیا	بظاہر ہندو	نہ رنڈی نہ مرد	نہ مرد نہ زنانہ	۹ ماہ	بے بیاہا	رونا غوں غوں کرنا	بستی	دودھ پینا	ناخواندہ	سیکھتا ہے	عدم و وجود برابر
یہ دوسرے صاحب کی مردم شماری	زینن	مسلمان	سنی	شیخ	ہجڑا	مرد نہ عورت	۴۰	بیاہا	ہندوستانی	آگرہ	گانا ناچنا	ناخواندہ		
	مینا چیل	مسلمان مسلمان	سنی نہ شیعہ سنی	شیخانی پٹھانی	تحقیق نہیں بظاہر رنڈی چھ مہینے مونث چھ مہینے مذکر	عورت نہ عورت نہ مرد	۳ ۴۰	بن بیاہی بیاہی	پہاڑی ہندوستانی	تھمہ لکھنؤ	دل خوش کرنا چھینا جھپٹنا	خواندہ ناخواندہ	کھیا پڑتال دیتی ہے چینی (چیں) کی کثرت ہے	ہونٹ شل [illegible] ہیں آنکھیں چھوٹی ہیں [illegible]
تیسرے صاحب کی تحقیق	چرچتی ڈھوکی	مسلمان "	شیعہ سنی	کشمیرن "	اپنے مرد کو نچاتی ہے "	مونث "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کشمیر	چھا جانا، چھائے رہنا [illegible] [illegible]	گھسے فاضل [illegible]	اردو سے مخلے ٹھیٹھ اردو	کسی کی نہیں سنتی [illegible]

دشمن کے قبضے مین ہندوستان کا مورچہ آگیا

خدا جانے کے ہزار جگہ دریافت کیا آدمی وہان کے سراپا انسانیت کا تیلائی دوائی دو تو جبرا قہراً اصل ہیچ پتا بتاتے تھے اور آٹھ ٹنکے ٹال جاتے تھے بالنہمہ مقام خاص پر جا پہونچے کمیشن صاحب کے مکان پر گواہ صاحب پہلے سے تشریف فرما تھے صاحب سلامت کے بعد جب معلوم ہوا کہ صاحب معاملہ یہی ہین تو حکم صادر فرمایا اچھا آپ دروازے پر بیٹھیے ہم بھی وہین آ کے اظہار قلمبند کرینگے بڑی منت سے عرض کی جناب عالی اگر تاریخ بڑھ جاتی تو کوئی وکیل لکھنؤ سے لاتے یا کسی کو یہین ٹھہراتے جواب صاف ملا کہ ایسا ہو نہین سکتا رضینا بالقضا اب اظہار کے وقت کا معاملہ تو سوا اسکے اور کچھ نہین کہا جا سکتا کہ آدمی رحم دل ترس خدا والے ہین جس سبب اگر گواہ کسی اور مقام پر گھبرا جاتا تھا تو وہ بیچارے اوسکے حواس وغیرہ ٹھیک کر دیتے تھے گواہ فضل خدا سے اتنا برق دم کہ گواہی کیونکر ہوگی جسکا جنم پترا حفظ کیے ہوئے جرح کے سوالات ایکتیوں ہین کیا تھے دوسرے وقت کے ضائع ہونے خلاف واقع پرسش بیسود کے تمام سے ناتمام رہے پوری جد و جہد کتنا بدھیا کرنے والے کے موجب ہٹنے سے پیچھے سب کچھ پایا سمجھ کے اپنا سامنہ لیے ہوئے روانہ تھی اوسی شب کو چل نکلے - ایک ادنی سی بات عرض کیجاتی ہے کہ سولہ پہر مین ایک مرتبہ دو ایک لقمہ کھانے کی نوبت آئی وہ گھبراہٹ بلا سے مین اور بخدا بچھونا بسطرح اسٹراپ مین کسا تھا اوسیطرح رہا گھر ہی مین آکے کھلا اب بچھاتا کون اور بچھتا کہان - خلاصہ یہ کہ جا ہے کوئی برا لے جائے بھلا مقدمہ بازی بڑی بلا ہے - اسکی تکلیفین دل جانتا ہے یا خدا سچ یہی ہے جس سے اللہ میان نہ معاش ہوئے ہین اوسکے پیچھے یہ بلا لگتی ہے - باقی والسلام راقم بدنام *

راقـــــــــــم

گمنام

لیڈی ڈفرن فنڈ

ارے بھائیو بچائیو دوہائی دوہائی تہائی چوتھائی ہین ہین خیر تو ہے یہ آج آپ اتنا بوکھلائے کیون ہین آخر کچھ منہ سے بولیے سر سے کھیلیے کچھ معلوم تو ہو یہ آپ آدمی سے عوج بن عنق کیون ہوئے جاتے ہین حضرت کیا بتاؤن غضب مین جان ہے عجب مصیبت مین مبتلا ہون نہ کہتے بنتا ہے نہ چپکے بیٹھے بنے چندون نے ناک مین دم کر رکھا ہے مدرسہ کا چندہ شفاخانہ کا چندہ نمائشگاہ کا چندہ علیگڈہ کالج کا چندہ یا اللہ چندہ نہوا عذاب جان ہو گیا- دیتے دیتے اب رہی کیا گیا ہے ایک جان باقی ہے وہ جاتی ہے خدا لے یا میان چندہ صاحب -

جناب عجب مصیبت مین مبتلا ہو گیا ہون ہمارے چھوٹے لاٹ صاحب کو خیر سے ڈفرن فنڈ کی دھن بندھی ہے پہلے تو دلدہی اور خوشامد سے وصول کیا اب حضور نے آنکھین دکھلانا شروع کر دین الہ آباد مین فرماتے کیا ہین کہ یہ فنڈ خاص الخاص قیصر ہند کی مرضی سے کھلا ہے جسنے آکین چندہ دیا وہ خیر خواہ سرکار ہے اب اسکا عکس غور فرمائیے کیا نکلتا ہے یعنے جو نہ دے وہ خیر خواہ نہین- اگر غصہ آ گیا تو اسکو ان الفاظ مین بھی کہہ سکتے ہین کہ جو چندہ نہ دے وہ باغی بھئی واللہ کہی تو اچھی جہان قانون عمر رضامندی کا مسودہ پیش ہے اگر یہ بھی دفعہ تعزیرات ہند مین بڑھ جائے -

جو کوئی شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت مذکر ہو یا مؤنث بالغ ہو یا نابالغ زردار ہو یا مفلس نہ دیگا چندہ لیڈی ڈفرن فنڈ مین وہ مجرم ہوگا بغاوت کا ساتھ قیصرہ ہند کے اور سزا پائے گا وہی جو مقرر ہے واسطے بغاوت کے -

ہمارے لاٹ صاحب کو اس دھمکی کی ضرورت نہ تھی-

ہمارے ہندوستانی بھائی طالب سکے [illegible] یون بھی [illegible] تماشا دیکھتے ہین -

حضرت مین تو اس [illegible] کیا کھڑین جا کے گھر [illegible] سے مشورہ کیا کہ اس چندہ مین [illegible] دیا جائے جناب وہ تو ایسے پیچ پا ہوئین کہ لینے کے دینے پڑ گئے کہتی ہین کہ مجھسے اب گھر بار سے [illegible] کسی کام سے مطلب نہین تم جانو اور لیڈی ڈفرن فنڈ مین تو اب سنے جاتی ہون آج لیڈی ڈفرن فنڈ ہے کل لیڈی کالون فنڈ ہوگا لیڈی لینسڈون فنڈ ہوگا پرسون بچون کے نام کوئی فنڈ کھلے گا آیا کے لیے کوئی چندہ لیا جائیگا جہانتک ممکن ہوگا دوگے جب سب فنڈون کی نانی اتان وکٹوریا فنڈ کھلیگی اوسوقت کیا کروگے نابابا مجھسے یہ گھر بار نہین چلایا جائیگا-

حضرت ایسی چیمپالیدر ہو رہی ہے کہ گھر مین بیٹھا نہین جاتا ابھی لیڈی ڈفرن کر تو گئین کارخیر اور یہان ہم سب کے گلون مین زنجیرین پڑ گئین اور تو اور مین نے سنا گھر کے لوگون نے کوئی پنڈت بلا کر اپنا جنم پترا بنوایا ہے جس سے اونکی عمر گیارہ ہی برس کی ثابت ہوتی ہے- گوما شاء اللہ ہین چہل و شش اب فرمائیے اگر قانون عمر رضامندی کے مطابق ادلی ٹھونک دی تو مین کہین کا نرہا- چندہ تو سب ایک طرف رہا یہان بڑے چندون فکر پڑ گئی بنا بنایا گھر بگڑا جاتا ہے اب آپ ہی صلاح دیجیے کہ چندہ دیکر خیر خواہ ہون یا اپنی فضیحتی کراؤن -

راقـــــــــــم

کچھ نہ دو

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۰ء

فاضل [illegible] یقین ہے کہ تم بہت جلد راہ پر آ جاوگے کیونکہ نئی روشنی

لیجئے بس مین تم مین دیکھتا ہون تو سنو۔ یہ ایک چیز بنائی گئی ہے جس سے پیدائش نسل آدم کی متعلق کی گئی ہے اسکی مثال تمھارے قرآن مین ہے جسکو تم خدا کا کلام سمجھتے ہو یعنی عورتین تمھاری لباس ہے بس تم سمجھ ہو سمجھ گئے ہونگے لیکن آ رہا ہے کہ اس مثال مین کیا پہلو رکھا ہے کھیتی بن کر کیونکہ کسی کا شکار نہین ہوتے لباس کیا کوئی عاریت کے طور پر مانگ نہین لیجاتا اور پھر تمھارے ساتھی پہنکر کسی برات یا مجلس مین تمھارے برابر نہین بیٹھا رہتا پھر کیا تمکو اوس پر غصہ آتا ہے اوسکے قتل پر آمادہ ہو جاتے ہو۔ یا یہ سمجھو کہ عورت بھی ایک ران سواری کا گھوڑا ہے جو مستعار بھی جاتا سنو اور دوسرا شخص بھی اوس سے وہی کام لیتا ہے جو تم لیتے تھے اور بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کرایہ دار اوسکو دبا نہین سکتا اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرکے چابک سوار کی سواری مین دیتا ہے تاکہ شائستہ ہو جاوے اب خیال کرنے کی بات ہے کہ ان سب باتون مین نہ کشت خون ہے نہ غضب و غیظ فقط عورت مین کیون یہ سب باتین ہین انصاف سے کہو کہ یہ جہالت نہین تو اور کیا ہے پھر جو شخص پوری تعلیم کے بعد اس مقام تک پہونچ گیا ہوگا اوسے کیون طیش اور غضب آنے لگا

شاگرد- ماسٹر صاحب مین بڑا آپکا اسوقت ممنون ہوا اور نہایت سچے دل سے شکریہ کرتا ہون کہ خوب آپ نے سمجھا دیا اس سے اچھی کیا مثالین ہونگی لیکن مجھے تھوڑا سا تامل اوس کھیتی کی مثال مین ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زمین کے واسطے بھی کشت و خون ہوا کرتے ہین۔

ماسٹر- ہان ہوتے ہین لیکن کب کہ جب کوئی اپنے ملک مین لینا چاہتا ہے اوسوقت مین مالک زمین لڑتا ہے۔ یہان ایسا نہین ہے بلکہ وہ شخص قلبہ رانی اور تخم افشانی کرتا ہے اور زمین مالک کے پاس رہتی ہے اور طرفہ یہ پیداوار بھی مالک ہی کے قبضہ مین۔

شاگرد- واہ واہ یہ ہم سنا کرتے تھے کہ فوج طفلان مفت اوسکا عقدہ آج کھلا لیکن اسمین مجھے تو اور بھی کچھ شک بڑھتا جاتا ہے۔

ماسٹر- مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ تم پورے طور پر نہین سمجھ سکوگے۔ اب کیا شک ہے بیان کرو۔

شاگرد ہمارے ادیب عربی نے ان مثالون کے بارہ مین جو قرآن شریف اور دوسری کتابون مین ہین یہ فرمایا تھا کہ مثال سے یہ غرض کبھی نہین سمجھی جاسکتی کہ پوری پوری تعریف مشبہ کی اوس شے مین بھی صادق آئے جسکو مثال دیتے ہین مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلان شخص شیر ہے تو اوسکے یہ معنی لیئے جاینگے کہ مثل شیر دلاور ہے نہ یہ کہ وہ اس قابل ہے کہ کٹھرے مین بند کیا جاوے اور کوئی اوسکے پاس نہ جاوے دور سے اوسکو سیخ سے ران وغیرہ کچا گوشت دیا جاوے۔ پس اس قیاس سے وہ مثالین جو کلام ربانی مین یا دوسرے کلام مین پائی جاینگی ٹھیک اوترینگی لیکن آپ نے جو معنے بیان فرمائے ہین اوسمین اسکی گنجائش ہے باپ کی زمین بھی بیٹا کاشت کرتا ہے باپ کے لباس کو بھی بیٹا پہنتا ہے باپ کی سواری پر بھی بیٹا سوار ہوتا ہے پھر کیا اس تعلیم کے بعد یہ بھی جائز سمجھا جاتا ہے۔

یہ کہو تم پڑھے ہین جو کچھ مذہبی تعلیم حاصل کر چکے ہو تو کاہیکو تمسے جہالت جائیگی یہی کمبخت مذہبی تعلیم اور مذہبی قیود تو تم مین پوری تہذیب نہین آنے دیتی اور نہ آنے دینگی تم ہمیشہ اچھی باتون اچھے اخلاق کو برا سمجھوگے۔

شاگرد- مجھے اوستادی کا پاس مانع ہے ورنہ حضرت بہت کچھ عرض کرنا ہے خیر اب اسیقدر عرض کرتا ہون کہ مذہب ہی وہ چیز ہے جو آدمی کو آدمی بناتا ہے اور تہذیب سکھاتا ہے بلکہ صاف کہتا ہون کہ بدون پابندی مذہب کوئی شخص پورا مہذب ہو ہی نہین سکتا دیگر حیوانات مین اور اوسمین صرف ظاہر صورت شکل کا تو فرق رہتا ہے۔

ماسٹر- ابھی تمکو معلوم نہین ہوتا لیکن جب تھوڑی سی انگریزی پڑھ لوگے سمجھنے لگوگے کہ آدمی کو عقل بغیر انگریزی پڑھے ہوئے آ ہی نہین سکتی اور جسکو عقل نہین وہ آدمی ہی نہین ہے۔

شاگرد- درست لیکن بڑی مشکل ہے کہ آپ ایک بات پر قائم نہین ہوتے کبھی فرماتے ہین کہ بغیر قیود مذہبی کے توڑے ہوئے تہذیب نہین آسکتی کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ بغیر انگریزی پڑھے عقل نہین آسکتی آخر ان دونون دعوون مین کسی کو ثابت بھی کر سکتے ہین۔

ماسٹر- دعوون کے ثبوت کو تم سمجھوگے کیونکہ تمنے انگریزی پڑھی ہی نہین اقلیدس کا شاید نام بھی نہ سنا ہوگا اور اسی طرح تو دعوی ہی کیا ثابت کر سکوگے۔

شاگرد- درست ہے جو اقلیدس نہین پڑھا ہے وہ اپنا دعوی نہ ثابت کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کے ثبوت کو سمجھ سکتا ہے اور نہ اوسکی تردید کر سکتا ہے اس سے تو لازم آیا کہ ہر شخص جو عدالت مین مدعی ہو یا مدعی علیہ یا وکیل پہلے اوس سے عدالت سوال کر لیا جایا کرے کہ تمنے اقلیدس پڑھی ہے اگر مدعی انکار کرے تو فی الفور اوسکا دعوی بعدم ثبوت خارج کر دیا جاوے یہ لکھکر کہ اقلیدس نہین جانتا دعوی کا ثبوت کیا کر سکیگا اگر مدعی اقلیدس جانتا ہے اور مدعا علیہ نہین جانتا تو اوسکو حکم ہونا چاہیئے کہ اقلیدس نہین جانتا

مضامین غیر

کی بادہوائی پہلے دولت بازی
پھر سیکڑون بازیان تھین قسمت بازی
کیا خوب بڑھوتی وقت سوجھا ہے یہ کھیل
لڑتا ہے مقدمہ عدالت بازی

اسے سبحان اللہ اسکے سبحان اللہ پھر ماشاءاللہ چشم بد دور کیون نہو
پھر سے تیرا مرحبا آفرین جزاک اللہ اور اسکے سوا لیا کہون سے
این کار از تو آید و مردان چنین کنند

وضعداری کسے کہتے ہین جو بات ہوا وسے اپنی زندگی بھر نچھوڑے
جب لم ڈور اٹھائے وہ چار پیرخیان تو باندھی جائین ۔ یہان تو عورتون کا یہ
قول ہے کہ اپنی آنی سے بالی نچھوڑے ۔ آسئے جان کے ساتھ جاسے
جنازے کے ساتھ یہ بھی جانے دیکھیے آدمی تو انسان کہتا ہے ہمارے
شہر کی گرانی جب وضعداری سے کوئی علاقہ نہین پھر سلامتی جان کی کئی برس
ہوئے کہ وہی نقارہ کا برابر سلامت روی کی چال سے دھیمے تلا لا سجاتی ہوئی
ٹھمک ٹھمک چلی جاتی ہے ۔ لاکھ لاکھ پیداوار نے زور لگائے فصل نے
کوشش کی مگر تو بھلی ہے اٹھا جب سنا گیا یہ سیر کا نرخ مین ذرا سا
تاؤ بھاؤ کا بال برابر فرق نہ آیا ۔ پھر یہ حقیر سراپا تقصیر بندہ گندہ حضور انجاب
باید دولت و اقبال کس بلا کے مستقل مزاج صاحب وضع پابند اوقات
او سپر طرہ داڑھی مونچھ لگائے مرد کی صورت بھلا ہو سکتا ہے جو بات کرون
اوس سے دست بردار ہون ۔ پھر بات بھی وہ کہ جو معہ مبالغہ گھٹی مین پڑی ہوئی
ہزارہا برس سے جسکے عادی ہو چکے ہون محال عقلی ہے دنیا ادھر کی ادھر
ہو جائے زمین آسمان اپنی جگہ سے ٹل جائے یہ کیا ممکن کہ وہ بات دلسے
نکلے ہان وہ اور ہے کہ قوت بشری خواہش نفسانی جواب صاف دے
تاہم چیزے بچیزے بقول شخصے بھول نہین تو نکھڑی ہی خالی نباشد کا خیال
ضرور رہے گا اب دیباچہ تمام ہوا القصہ مطلب قصہ کا آغاز ہوتا ہے اس
امر سے تو اپنا پرایا ادنی اعلی کوئی انکار نہ کریگا کہ جسدن سے آپ کے نیاز مند
نے پر پرزے سنبھال کے ہاتھ پاؤن نکالے دنیا کی ہوا لگی بس خدا جھوٹ
نہ بلوائے گرہ باز کبوتر کی طرح بازیان کرنے لگا ۔ ایک بازی جھپٹ حتی المقدور
کوئی بازی نہ باقی رہی ہوگی ۔ ہارے درجے اس پیرانہ سالی بڑھوتی کے وقت
جب سب طرف سے مایوس ہوئے تو گھبرا کے مقدمہ بازی کرنے لگے ہاے
باوش بخیر بقول کسی نیک بخت کے کہ ۔ دھوبی خسم چھوڑ کے بہشتی سے آشنائی

کی اونھون نے کہا چلو خیر کچھ مضائقہ نہین خواجہ کا گھاٹ تو نہ چھوڑا ۔
اہاہا بازی بھی وہ بازی کہ جسے جان بازی کہنا چاہیئے ۔ دق کا مارنا
شیطان کی آنت تار برقی کا سلسلہ ریل کی سڑک سب سے دو چار ہاتھ
نکلتا ہی ہوا معاملہ ۔ اب واہی واہ ہے شامت پٹھے کی ایک ذرا
مسٹر اودھ پنچ اپنے شاگرد کے ڈنڑ تو ملا دیجیئے گا کیا ہی کارنمایان کیا ہے
کرشاید و باید ۔ پھر مزا یہ کہ رنگ ڈھنگ سنگ سارا معاملہ ملتا جلتا ۔
پہلے تو مقدمہ بازی کی لفظ ہی کسقدر مزیدار ہے دوسرے جو واقعات
عشقبازی مین پیش آتے ہین ہو بہو مقدمہ بازی مین بھی اونھین کا سامنا
ہوتا ہے خیال کیجیئے تو وہی حسرت وہی انتظار وہی جان کی بیچینی وہی
دل بیقرار ۔ وہی بیخودی وہی بدحواسی وہی تباہی وہی ستیاناسی ۔ وہی دل کی تڑپ
وہی رات کا عمر وہی لبون پر جان وہی ناک مین دم ۔ وہی گھبراہٹ وہی سر کا
دھننا ۔ وہی دیوانون کی طرح تنکے چننا ۔ وہی دوڑ دھوپ وہی کوچہ گردی
وہی پپڑا سے ہوئے ہونٹ وہی منہ کی زردی ۔ وہی محویت وہی خود فراموشی
ویسی ہی وحشت وہی بیہوشی ۔ وہی دین دنیا سے بیخبر وہی ہر آن خدا ہی پر نظر
وہی شکوے ویسی ہی شکایتین ۔ وہی کہانیان ویسی ہی حکایتین ۔ وہی یاس
وہی مجبوری وہی بیتابی وہی ناصبوری ۔ وہی الجھن اور قلق ۔ وہی چہرے پر
ہوائیان منہ فق فق ۔ وہی سوچ وہی ویسے باتین ۔ وہی قیامت کا سا دن
پہاڑ سی راتین ۔ وہی چپ رہنا وہی ضبط وہی کچھ نہ کہنا وہی خبط ۔ وہی
پچھتا پچھتا کے دونون ہاتھ ملنا وہی گرگٹ کیطرح سے رنگتین بدلنا ۔ وہی
خاک چھاننا وہی بیر بننا وہی دن کو گھڑی رات کو تارے گننا ۔ وہی خوف
ویسا ہی ڈر ۔ وہی جیتھڑون سے بیزار زندگی دوبھر ۔ وہی دربانون کے
ڈر سے دور کھڑے رہنا وہی گھڑکیان سننا اور کچھ نہ کہنا ۔ وہی دل کی باتین
زبان پر نہ آنا وہی رعب جس سے گونگا بہرا بنجانا ۔ وہی بیہودہ باتون کا ٹھہری
سوچنا ۔ وہی اپنی حماقت پر آپ اپنا منہ نوچنا ۔ وہی وعدہ خلافی امروز فردا
کے ٹالے بالے ۔ ویسی ہی دوڑ دوپ ذہب شیطان کے حوالے وہی انداز
وہی نازبرداری ۔ ویسی ہی ذلت ویسی ہی خواری ۔ وہی طوطا چشمی سے
آنکھ پھیر لینا ۔ وہی سیدھی بات کا اولٹا جواب دینا ویسی ہی کم جراتی وہی کم زبانی
وہی بیوقوفی وہی پنبہ دہانی ۔ وہی بات بات پر آنسو بھر لانا وہی دل خوش
کرنے کو خیالی پلاؤ پکانا ۔ وہی دل سے گھڑیون باتین کرنا وہی سکرات کا
عالم جینا مرنا ۔ وہی غمخوری سے خون جگر کھانا وہی امنڈ امنڈ کے کلیجہ منہ کو آنا ۔
سب سے بڑھکے میون کا مقام جسکی کچھ روک ہی نہین وہ کیا کہ معشوقون کے
چونگے تحفہ تحائف فرمائش کا جھگڑا تو نہین کبھی کبھی بشرط امکان ہوتا ہے ۔
یہان آئے دن کا بکھیڑا روز کی تو تو مین مین ۔ کبھی درخواست کبھی طلبانہ
رسوم عدالت کورٹ فیس محنتانہ شکرانا وغیرہ وغیرہ ملا کے ۔ کتنان لاکھکی ہزار
جونین جو آدمی کی چند یا گنجی کیسی کھوپری پلپلی کر دیتی ہین ۔ سر ادھانے کی

هندوستان کی جان کا وبال

شیخ صاحب- اے لیجیے وہ شہر خبر ہمارے منشی صاحب آگئے اب اونسے سب حال احوال پوچھ لیجیے اونسے بڑھکے اور کسکی خبر معتبر ہے-

(اتنے مین منشی صاحب بھی چشمہ لگائے خراماں خراماں وارد ہوئے اب تو پوری گلغپ شروع ہوگئی)

شیخ صاحب- ہان کہیے منشی صاحب کچھ شہر کی خبر سنائیے آپ تو بڑے جہانیاں جہان گشت ہین-

منشی صاحب- روس کا شہزادہ آگیا ہی فوری ہاتھ پانون بچائے رہیے گا-

میر صاحب- یہ کیا منشی صاحب اسکے معنے کیا- آئے ہونگے ایسے بہتیرے آیا کرتے ہین اور مینے تو سنا ہے کہ یونہی سیر تفریح کرنے آئے ہین- دیکھ بھال کے چلے جاینگے-

منشی صاحب- جی ہان درست ہے آپ نے کہا اور مینے مانا ایسی اونکو اپنی جان دوبھر تھی کہ بیک بینی و دوگوش چلے آتے وہ سانپ کے منہ مین انگلی دیدیتے ایساہی تو خالا جی کا گھر تھا نہ ہولے چلے آئے اور یونہی چلے جاینگے- اجی حضرت ایک لاکھ فوج سے آئے ہین بمبئی مین جہاز لنگر ڈالے پڑے ہین اور دس ہزار فوج ہر وقت محافظت کے واسطے ساتھ رہتی ہے کہ مبادا کوئی آفتا دپڑجائے تو کام آئے اور یہ جو صبح تو پین نہین چلین تھین یہ روسی توپین تھین یہانکی فوج نے کچھ سلامی تھوڑے دی اونکے خود توپخانے نے آپ سلامی دی- آپ نے دیکھا نہین کیا بڑی آوازین تھین کہ جی دہلا جاتا تھا-

میر صاحب- وہی تو مین بھی کہون کہ یہ آج توپون کی آواز کچھ اور ہی قطع کی ہے میرا ماتھا اوسیوقت ٹھنکا تھا کہ ہو نہو کچھ دال مین کالا ضرور ہے- کیا معنے کہ انگریزی توپون کی یہ آوازین ہی نہین ہوتین- بھلا کیون منشی صاحب پھر انگریزون نے انکو اپنے ملک مین آنے کیون دیا- پہلے سے روکدیا ہوتا-

منشی صاحب- جی ہان روکدیا ہوتا- ہنسی ٹھٹھا ہے روکنا- لڑائی لڑتے تو روکتے اور یون اگر انسے کوئی نہ بولا تو دیکھ بھال کے جانچ پڑتال کرکے چلے جاینگے-

شیخ صاحب- بھلا منشی صاحب آپکو تو تحقیق معلوم ہوگا مینے سنا ہے دلیپ سنگھ کو پنجاب دلائے دیتے ہین اور سنا ہمارے اودھ کے واسطے بھی کچھ طے کیا ہے کہ جسکا تھا اوسی کے وارثون کو ملنا چاہیے بس انگریز سب کے اوپر حاکم رہین اور اپنا خراج لیا کرین-

منشی صاحب- ہان سن گن تو مینے بھی پائی ہے مگر ابھی یہ بات منہ سے نکالنے کی نہین بیٹھے بیٹھے دیکھے جائیے کیا خدا دکھاتا ہے- بھئی خدا کرے ایسا ہی ہو-

دوسرے میر صاحب- اے میان فقیرونکا کہنا اک نہ اک دن ضرور پورا ہوتا ہے ابھی کوئی دوہی چار برس کا عرصہ ہوا مین اپنے حضور کے ہان بیٹھا ہوا تھا کہ اودھر سے ایک مجذوب صاحب بڑبڑاتے ہوئے نکلے- پھر تم جانو ہمارے حضور تو بڑے فقیر دوست ٹھہرے جھٹ کر جاکے ہاتھ باندھکے کچھ عرض معروض کی تو اون مجذوب صاحب نے بس یہی بڑ لگادی کہ زمانہ کی گردش کا اعتبار نہین مصیبت بہت دن نہین رہتی- مجھے اوسی روز سے فکر تھی کہ دیکھیے خداوند کریم کیا سامان پردۂ غیب سے دکھاتا ہے اب آکے عقدہ حل ہوا بس اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ ایک دفعہ اخبارون مین چھپ جائیگا کہ اودھ کا ملک حضور شاہ عالم کے وارثون کو واپس ہوا چاہتا ہے- سب ورثا درخواستین بھیجین اور بس ہمارے حضور کو لاٹ صاحب خلعت بھیجینگے- کیون شیخ صاحب پھر وہی اگلے ٹھاٹھ ہوجاینگے

شیخ صاحب- ہان بھئی خدا ایسا ہی کرے بھئی واللہ کیا چین سے گذری ہی اوا ہوجاو

دوسرے میر صاحب- اے حضرت تیری بزبان دازنہگہ ... اب جاکے ذرا حضور کو خوشخبری سناؤن *

راقم
... مج ...

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲- اپریل ۱۸۹۱ء

ماسٹر- ہان مینے اقلیدس پڑھی ہے مجھے سب معلوم ہے ... کے ترجمے موجود ہین اب کہو کیا کہتے ہو-

شاگرد- پہلے تو چند باتین ایسی کہونگا جسکو آپ سنکر تسلیم فرمائینگے تو بہتر ورنہ مجھے اونکو بھی دلائل سے ثابت کرنا پڑیگا او سوقت بحث مطول ہوجائیگی-

ماسٹر- اچھا کہو اگر قابل تسلیم ہونگے قبول کرونگا-

شاگرد- پہلے خدا کو آپ حاکم مانینگے اور عالم الغیب-

ماسٹر- بیشک مین کیا اکثر فلسفی لوگ مان چکے ہین-

شاگرد- تہذیب اخلاق حمیدہ کے اختیار اور بری باتون اور بری عادات اور برے کامون کے ترک کا نام ہے-

ماسٹر- بیشک وبلاشبہ-

شاگرد- اخلاق حمیدہ مین جتنی باتین عمدہ ہین سب داخل ہین مثلاً راستی خوش معاملگی دیانت امانت داری وغیرہ وغیرہ اور برے کامون مین مثل غیبت دشنام دہی وسخت آوازی غرور وخیالات فاسد وجعلسازی فریب وچوری وغیرہ-

کے سامنے چند سوال پیش کیے ہین اور جواب کے بھی طالب ہین جسے سوال ہین وہ آرام کی کھنچی ہوئی پانگڑی اور غفلت کے گدگدے بچھونے پر آنکھین بند کیے پاؤن پھیلائے پڑے ہین۔ جو کسیقدر جیتے ہین اسے توبہ جاگتے ہین اونکے کان اور باتون سے ایسے بہرے پڑے ہین کہ ان صاحب کی مختصر اور باریک آواز اول تو وہان تک پہونچنے ہی کی نہین۔ اور اگر شیطان کے کان بہرے پہونچی بھی تو نکلنے کی جگہ نہین۔ ٹھہرنے کی گنجایش نہ اردو مین قوم کا وکیل سند یافتہ اسلیئے مجھے تکلیف کرنا پڑی اور جواب پر ہاتھ دھو آمادہ ہوا۔ ایک اعتبار سے مین بھی اہل ملک مین داخل اور پھر طرہ یہ کہ جاگ رہا ہون کان بھی خالی ہین بہ کیونکر اپنا فرض نہ ادا کرون۔ ناسمجھ صاحب کے بگڑنے و خفا ہونے کی مجھے پروا نہین کیونکہ اکیلے ہین۔ اگر کوئی جواب یا جواب کا کوئی فقرہ خلاف مرضی مبارک سائل ہو تو سمجھ لیجئے فرمائین اور نہین تو وہ جانین اور اونکا مزاج اب سب صاحب کان کھولکر جواب سوال سنین اور دونون کو داد کا خلعت دین۔

پہلا سوال۔ تم کیا ہو؟

جواب۔ ہم اچھے خاصے آدمی ہین حضرت آدم کی اولاد اور آدمی بھی مع آدمیت اچھی کہی کہ تم کیا ہو؟ ارے بھئی جو تم ہو وہی ہم ہین ناحق ملو مگر ہوتے ہو

دوسرا سوال۔ کیا کرتے ہو؟

جواب۔ میلہ۔ تھیٹر۔ تماشے۔ سرکس مین جانے کی تیاری۔ سیر گشت و کوچہ گردی کی فکر پریوشون کے لیئے تباہ۔ کنکوے۔ بٹیر مرغ تیتر لڑانے کی تدبیر شراب چانڈو مدک۔ افیون کے دو نسلسل کی کوشش۔

تیسرا سوال۔ اسوقت تک کیا کیا کیا؟

جواب۔ پھر وہی بے تکی ہانک کیا کیا ہے۔ ہزار دفعہ ناچ دیکھا میلے ٹھیلے گئے۔ جلسہ تماشا چوک کی سیر کی سرکس تھیٹر مین بلاناغہ گئے۔ کوئی پالی ایسی نہ تھی جسمین بیٹھے نہ رہے ہون۔ نشہ پانی مین سب سے اول رہے تماش بینون مین مقدمۃ الجیش کہلائے۔ ایکہزار دکیصد دیکھا و عیب شرعی کے پورے نمبر پائے انگشت نمائی سے عید کے چاند کا شرف حاصل کیا۔ اور کیا کیا۔

چوتھا سوال۔ اپنے کیئے کا کیا نتیجہ ہوا؟

جواب۔ ہ۔ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی + ہمارے کیئے کے دودہ نتیجے ہوئے ہین کہ دل ہی مزے اوٹھا رہا ہے نہین زیادہ شوق گدگداے تو اسے فوجداری کی مثلین تھانے کی رپورٹین اخبارون کے کالم۔ جیلخانے کے روزنامچے دیکھو۔

پانچوان سوال۔ موجودہ حالت کو کیون نہین بدلتے۔

جواب۔ خدا سے ڈرو۔ کیا گھر بھانکتے ہو۔ موجودہ حالت کیا سیلے کپڑے ٹوٹا جوتا پرانا مکان ہے جو بدلی جائے یا کسی معشوق کا مزاج عاشق کا بیقرار دل ہے کہ نت نیا رنگ دکھایا کرے۔ ہان جہانتک رات کو موقع ملا۔ کمرون ہوٹلون بیٹھکون۔ تخلیون۔ خلوتون مین حالت بدلی بھی مگر وہ کسی سے کہنے کی بات تھوڑی ہے ہم جانین یا ہمارے دل یا شریک جلسہ یا وہی اوپر والا جس سے کچھ چھپ ہی نہین سکتا۔

چھٹا سوال۔ اسوقت کو کیون نہین پہچانتے؟

جواب۔ چہ خوش۔ وقت کو تم نہین پہچانتے یا ہم ارمان ہمنے تو ایسا پہچانا کہ تمھارا اور ہمارے بزرگون کا دل ہی جانتا ہوگا بالکل زمانے کے قدم بقدم ہو گئے۔ اور وقت کو پہچانکر اپنے آپ کو بلکہ اپنے . . . تک کو بھول گئے نئی چال سے وہ دوڑ پار رہے رپ رپ کرتے چلے ہین کہ ڈاسن کا جوتا وقت کی شہادت پر روز کیسی نکال دیتا ہے۔

ساتوان سوال۔ اصول اتفاق کی پیروی کیون نہین کرتے؟

جواب۔ اے سبحان اللہ اصول اتفاق کی عدم پیروی مین اپنا نام خارج ایسا تو آپ نے اور سوال ہے۔ بھٹکے ہوئے ور . . . اکیلے مارے مارے کیون پھرتے ہین۔ اجی حضرت ہماری آزادی پالیٹی مین آیئے دیکھیئے تو کیسا اتفاق ہے سب بازارون اور کل خاندان کے علاوہ ہم ہی کل کے اور . . . پچھون تک کا اگر اتفاق دیکھ لیجئے تو پھر پھر نون فے الف قاف زبان پر نہ آئے۔

آٹھوان سوال۔ نفاق کے باعث اپنا گوشت آپ کیون کھاتے ہو؟

جواب۔ واہی واہ سوال بتا سے گوشت خورون پر . . . اتنا تماشے ہین قصابان۔

اول تو اپنا گوشت کھانا غیرت داری کی علامت ہے دوسرے پرائے زمانہ دانت نہین پڑتا۔ دونون طرح ہین اچھے رہتے۔

اگر چشم غور اور دیدہ بصیرت سے دیکھیئے تو یہ سوال آپکا مضمون کے اعتبار سے بالکل کا داک اور بیڈ ھنگا ہے۔

نوان سوال۔ خالی جنٹلمین بننے سے کیا فائدہ؟

جواب۔ چہ خوش یہ بات کہنے کی نہین مگر سکوت سے عاجزی طبع ایجاب متصور ہوگی اور وہ منظور نہین لہذا ایک فقرہ کافی ہے وہ بھی اشارتاً سنیئے خالی جنٹلمین بننے سے علاوہ اور فائدون کے یہ ایک نفع کیا کم ہے کہ پرائیویٹ جلسون اور عبادت کے موقعون پر بے روک ٹوک وارد ہو جاتے ہین اور نظارہ بازی کرتے ہین۔ الراقم، سکھ لال از لکھنؤ۔

ضروری خبر

آسام کے چیف کمشنر مسٹر کوئنٹن معہ ہمراہیون کے منی پور راج کی ریزیڈنسی مین اسطرح قید ہوگئے کہ جناب معتشم الیہ ۲۲ ماہ گذشتہ کو داخل منی پور ہوئے اور ایک دربار کا حکم دیا۔ نیت یہ تھی کہ اوس . . . بارہ مین افسر افواج منی پور کو قید کرلین۔ مگر ۲۳ کی شب کو دشمنون نے محاصرہ کرلیا اور چار سو ستر گورکھا فوج اور ہمراہی ۳۶ گھنٹے تک لڑا کرتے آخر کو گولی بارود ختم اور چیف کمشنر صاحب اور لٹنے مقید ہوگئے۔ اور ابھی تک حال نہین معلوم کیا گذری کچھ لوگ بھاگ کر کوہاٹ آئے اونسے اسقدر حال معلوم ہوا۔ افواج روانہ ہو رہی ہین۔ دیکھئے کیا حشر ہو۔ میجر گرمبی کے قتل کا حال کے بعد کوئی خبر سننے مین نہین آئی تھی۔ [illegible] وحشت انگیز خبر نے عام رنج پیدا کیا اور انگریزی کو پریشان کر دیا ہے اور چونکہ مسٹر کوئنٹن ہمارے اودھ [illegible]

مضامین غیر

مثیل حضرت عیسے بن . . . . ہوا پیدا

عدو ہمان سید عجیب الشان ہوا پیدا

اجی حضرتنا واستادنا مولانا اودھ پنچ تسلیم - سواد سوڈان سے صدائے انا المہدی الموعود اور ایلیا کلیو سے آوازۂ انا المسیح الدجال تو غلغلہ انداز جہار دانگ عالم تھا ہی تھا اب مملکت پنجاب کے ایک لمنڈر سے ولولۂ انا المثیل المسیح بڑے زور شور کے ساتھ اُسنڈا اوٹھا ہے خدا ہی خیر کرے رہے سہے یاجوج ماجوج رو سوں کی وہ بھی بمصداق خبر مخبر صادق یبعث اللہ یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمرۃ اوائلھم علے بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا کے دندناتے اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے چلے آتے ہین بحیرۂ طبریۃ اٹک واقع پنجاب بھی اونکی آتش تشنگی بجھانے کو قریب ہی لہلہا رہا ہے اور پیروان مسیح بھی اونکے مقابلہ کو دست بقبضہ ہین اور ہر کل حدب سے مراد درہ کابل اور کشمیر اور نیپال اور سواد سمندر وغیرہ وغیرہ ہے الغرض آثار کبری توسب کے سب ظاہر ہی ہین قیامت کے آنے مین بھلا اب اسکو شک شبہ واقع ہوگا - ہر کہ شک آرد کافر بود - آجکلون ایک بزرگوار جنکا نام نامی اور اسم گرامی مولوی غلام احمد صاحب قادیانی ہے بڑے مضبوط دعوی کے ساتھ اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ فقیر کو بذریعہ الہام منجانب ملک العلام اس بات کا یقین دلایا گیا کہ فقیر مثیل مسیح ہے اور پھر اوسپر طرہ یہ کہ کتب اربعہ سماوی مصدق فقیر ہین اور اگر آیندہ از روے عقائد اہل اسلام کوئی اور بھی مثیل آنے والا ہو تو وہ بھی غالباً میری ہی ذریت سے ہوگا اور عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کا انتقال ہوگیا اونکی روح پرفتوح اعلی علیین پر فردوس برین کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کھارہی ہے اور اونکی موت قرآن اور حدیث سے بروایت ابن عباس ثابت کرتے ہین - چلو سارا قصہ بکھیڑا افقہ دہوا الوہیت کا دعوی رہگیا وہ بھی عنقریب ہوا چاہتا ہے قرآن پاک اور حدیث صاحب لولاک اور دیگر کتب سابقہ سماوی مین جنکی زبانی حوالہ سے مولانائے موصوف اپنے دعوی عیسویت کو ثابت اور مضبوط کرتے ہین کہین مثیل مسیح کی آجتک خبر نہین پائی جاتی اور بندۂ درگاہ کے نزدیک تو لفظ مثیل ایک ظاہری اوٹ ہے اور دراصل مولانا مدعی عیسویت بن بیٹھے ہین اور جناب مسیح علیہ السلام کو مفت بے موت مارے ڈالتے ہین اور اپنے ظہور کی سند ربانی کتب اربعہ سماوی سے ثابت کرتے ہین حالانکہ قرآن پاک مین اللہ جل جلالہ نے صاف طور پر ارشاد فرمایا ہے - وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہ اور آگے چلکے فرماتا ہے یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ دوسری یہ کہ احادیث نبوی مین حضرت عیسی کا آسمان چہارم پر موجود ہونا اور حضرت مہدی کے وقت مین بغرض انتقام دجال بدمال دنیا مین نزول فرمانا بخوبی متحقق ہے جو شخص ذرہ برابر ایمان رکھتا ہوگا کبھی انکار نہ کریگا - اذ بعث اللہ عیسے بن مریم فینزل علے المنارۃ البیضاء الشرقی دمشق مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ الملکین اب دمشق سے مراد اگر پنجاب کے نواح کا کوئی کھنڈر ہے تو اور آثارات اور واقعات کی نسبت مولانا کیا فرماتے ہین اور قرآن وحدیث وغیرہ وغیرہ مین جہان کہین ذکر ہے تو عیسی بن مریم کا ہے نہ قادیانی صاحب کا ایلو میان مسٹر سید تمھارے دشمن جانی نے نزول اجلال فرمایا اب اپنے اور اپنے پیرو انکی جان کی حفاظت کیجیے کیا آپ نے مخبر صادق کا قول نہین سنا بشرطیکہ قادیانی صاحب اپنے دعوے مین سچے ہون (فینزل عیسی بن مریم فامھم فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتے یھلک ولکن یقتلہ بیدہ ویریہ دمہ فی حربتہ) اب حضرت قادیانی صاحب سے صرف اسقدر پوچھنا چاہتا ہون کہ جناب مسیح علیہ السلام کا کس تاریخ اور کہان کس مقام پر انتقال ہوا اور مثیل کس جانور کا نام ہے اور والدہ کا کیا اسم مبارک ہے اور کتب اربعہ سماوی مین کس مقام پر آپ کا ذکر خیر ہے ذرا مہربانی فرماکر ان سب باتونکو بہت جلد ارشاد فرمایئے غالباً ہماری سرکار گورنمنٹ بھی آپ کے اس بے دلیل دعوی کو قبول نہ فرمائیگی ؛

راقم

ایک سچا مسلمان از دکن

عہدہ قضا کیون عطا ہوا

میرا یہ سوال اس قسم کا ہے جو اکثر سامعین کو متعجبانہ اپنی طرف متوجہ کریگا - اور وہ یہی کہینگے کہ یہ عہدہ بغرض تکمیل امور شرعی اون لوگون کو تفویض ہوا ہے جنکے آبا و اجداد کسی وقت اس معزز عہدہ پر سرفراز تھے - ای حضرت وہ زمانہ لدگیا جسمین شرعی معاملات کا کل دار و مدار حضرات قضات ہی کے ذات بابرکات سے وابستہ تھا اب تو صرف اون بیچار دن کے آنسو پوچھنے کی تدبیر اسطرح ہوئی ہے کہ یہ ہماری سرکار کے عہد دولت مہد مین بھی قاضی کے مقدس نام سے یاد کیے جائین اور گھر بیٹھے چپ چاپ الحمد اللہ کیا کرین باقی خیر صلاح ہر عدالت مین انکا نائب مناب محمدن لا موجود ہے انکے تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہان البتہ کہین نکاح خلع طلاق کی ضرورت ہو دوڑے جائین اور اوسکی تکمیل کرین - اس موقع پر مجھے اپنے عادل گورنمنٹ کی کسیقدر بیدار مغزی قابل نظر اندازی نہین معلوم ہوتی چونکہ عدالتون مین نکاح طلاق وغیرہ کے معاملات کثرت سے دائر ہوتے ہین لہذا یہ تجویز ہوئی ہوگی کہ ایسی حالتون مین قاضیون کے

کابل میں روسی آتشبازی

سے توحید و رسالت و ملائکہ و کتب منزلہ و قیامت و قدر خیر و شر وکل ماجزبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار لسانی مراد ہے او عمل اوسکے احکام پر - اور ایمان سے اوسکی تصدیق بالقلب والیقان عام اس سے کہ عقل مین آسکے یا نہ آسکے - اور احسان سے مراد تصوف ہے جسکی بحث قصداً چھوڑ دی گئی ہے -

خود قلم اینجا رسید و در شکست

دیکھو مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان وغیرہ کتب حدیث مین -

پس اسلام کا اگر کوئی شخص اقرار کرتا ہے اور اوسکے احکام پر بظاہر چلتا بھی ہے لیکن الیقان اور تصدیق بالقلب جسکا نام ایمان ہے وہ نہین ہے تو اوسکو منافق کہینگے اور اگر دونون ہین لیکن عمل خلاف ہی ہے یا اکثر اوس سے ہوتا ہے تو فاسق اور اگر یہ سب جمع ہین یعنی اسلام کی تعریف اور ایمان کی تعریف سب اوسمین موجود ہے اور عمل بھی موافق کتاب اور سنت کے ہے تو مسلم اور مومن کہا جائیگا - اگر اسلام اور ایمان کچھ بھی نہین ہے تو اوسے ملحد کہتے ہین اگرچہ اعمال اوسکے حسنہ بھی ہون لیکن کوئی مانع نہین ہے -

میرے استاد شفیق آپ پر نمایاں ابھی سے کھل گیا ہوگا کہ مذہب اسلام جسکو نیچری فرقہ نے شاید حصن حصین سمجھا ہے کس درجہ نازک ہے جسمین جزو اول تو اقرار لسانی اور اعضا و جوارح سے بجا آوری احکام کے متعلق ہے جسکی حفاظت خود ہی بہت مشکل ہے یعنے زبان اور اعضا و جوارح کو ممنوعات سے روکنا اور اوامر اور احکام کا بجا لانا اور جزو ثانی یعنی ایمان اس سے بھی زیادہ نازک تر جسکا مدار الیقان اور تصدیق قلبی پر ہے جو محض خیال ہے غور فرمایئے تو معلوم ہوگا کہ خیال بدلنے سے جو چیز ٹوٹ جائے اوس سے زیادہ اور کیا چیز نازک ہوسکتی ہے -

ماسٹر - بیشک مذہب بہت نازک چیز ثابت ہو رہا ہے لیکن اسمین جو کہا گیا ہے کہ عقل مین آئے یا نہ آئے - ایک بیڈھب جملہ ہے مثلاً فرشتونکا وجود سرسید قبول نہین فرماتے بہشت دوزخ نہین مانتے اور یہ باتین مشاہدات سے اور عقلی دلیل سے ہرگز نہین ثابت ہوسکتین -

شاگرد - مجھے افسوس یہ ہوتا ہے کہ بحث طولانی ہوتی جاتی ہے لیکن خیر مین یہ بھی آپکو سمجھائے دیتا ہون کہ انسان مین صرف حواس خمسہ جو رکھے گئے ہین کب دیکھے جاسکتے ہین آواز کان تک جو پہونچتی ہے اور دماغ مین ادراک اوسکا ہوتا ہے کیا دکھائی دیتی ہے؟ تو دماغ مین آتی ہے کیا آنکھون سے کوئی اوسکو دیکھ سکتا ہے؟ بس ان سب کا وجود مانا گیا ہے یا نہین - ہوا کا جسم تو اچھی طرح سے تسلیم کر لیا گیا ہے کہ بڑے بڑے درخت اور بڑے بڑے مکانات گرا دیتی ہے مگر آنکھون سے کب دکھائی دیتی ہے جب بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اونکے ادراک کرنے مین ہوا ایک حواس کے چار حواس معطل ہین تو اسکے تسلیم مین کیونکر تامل ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز ایسی بھی ہو جسکے دریافت مین یہ پانچون حسین بیکار ہون - مین مثال بھی دیتا ہون کہ مثلاً کوئی شخص دوربین سے ایک چیز کو دیکھتا ہے تو ایلتا دوربین کے شیشہ سے پار ہوکر وہان تک پہونچتا ہے اور یہی تار نظر وہ چیز ہے جسنے اسکی نگاہ کو وہان تک پہونچایا پھر کیا دوسرا کوئی شخص اوس تار نظر کا کسی حواس کے ذریعہ سے احساس کر سکتا ہے کہ انگشت کی ڈوری کی طرح تنا ہوا ہے - اور کسقدر باریک یا موٹا ہے - نہین نہین ہرگز نہین - پھر فرشتون کا اور بہشت و دوزخ کا نہ دکھائی دینا کیونکر اونکے عدم وجود پر دلیل ہوسکتا ہے علاوہ اسکے بہشت دوزخ تو سیاست سے متعلق ہے جب حکما کا قول ہے کہ ملک بے سیاست چل نہین سکتا تو خدا سے عالم کی اتنی بڑی سلطنت کا روز ازل سے اسوقت تک چلنا کیسے حکیمانہ طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے - عقل کا مذہبی احکام و معاملات مین دخل دینا اسلیے ممنوع کیا گیا ہے کہ عقول متفاوت ہین ہر شخص اپنی عقل کے موافق دخل دہی کرنے لگے گا تو مذہب کی بھی اوتنی ہی تعداد ہوجائیگی جسقدر تعداد آدمیونکی ہوگی - یہ کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا کہ ہر متنفس کامل العقل بہت کم ہوتے ہین ناقص العقل و فاتر العقل اکثر - پھر جب ناقص العقل کو کامل العقل کے بغیر اپنی عقل آرائی کے پیروی صناعی وغیرہ دنیوی امور مین کرنا لازم ہے تو دینی امور مین جنمین اکثر نامرئیات وغیرہ شامل ہین اور اوس مین کامل العقل یعنی عارف بالله احکام کی باریکیون کا جاننے والا بہت ہی کمیاب ہوتا ہے کیسے تقلید کو چھوڑنا اور باوجود اکثر ناقص العقل ہونے کے ہر شخص کا عقل آرائی کرنا جائز سمجھا جاسکتا خصوصاً ایسے لوگون کے مقابل مین جنکو صدہا برس لاکھون کروڑون بلکہ بیشمار گروہ عقلا نے کامل العقل اور امام مانا ہو یا اون باتون کو جنکو تمام گروہ عقلا نے ازل سے اسوقت تک تسلیم اور ممکنات مین شمار کیا ہو کوئی ایسا شخص جیسے سرسید ہین جنکو کسی قسم کے علم سے بہرہ نہین ہے نہ مانے یا اوس سے انکار کرے یا محال عقلی صرف اسوجہ سے کہ اوسکی عقل ناقص مین نہین آتا

کہنے لگے تو مین کیا بلکہ تمام گروہ عقلا اسے مجنون کہنے مین تامل نہ کریگا۔ اگر کوئی تامل کرے تو مین اوسکو بھی مجنون کہونگا۔ علاوہ اسکے یہ تو اسلام اور ایمان کے معنے ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ ارشاد فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے اوسکا اقرار گویا اسلام ہے اور تصدیق بالقلب ایمان۔ جب عقل آرائی خلاف اوس ارشاد کے ہوئی خواہ تقریراً و تحریراً ہو خواہ خیالی صرف خواہ کسی واہی تباہی فلسفی کی تقلید مین۔ پھر تو نہ اسلام رہا نہ ایمان۔

اسیوقت بذریعۂ تار خاص [illegible] جنرل اعظم الدین خان [illegible] ۱۳ اپریل [illegible] مین جبکہ دو ایک روز سے [illegible] بجلی [illegible] منٹ مین انتقال فرمائے

ماسٹر مذہب کی تعریف بھی مین نے پسند کی اور خوش ہوا لیکن اسکی پابندی سے تہذیب کو کیا واسطہ ہے یہ خدا کی پرستش کا طریقہ ہے جو شخص ادا کرتا ہے مین تسلیم کئے لیتا ہون کہ اچھا کرتا ہے۔

شاگرد جناب نے شاید طول تقریر کی وجہ سے یا اسوقت کسی دوسرے خیال مین ہونگے خیال نہین فرمایا وہ مطلب تو میرے پہلے ہی کنایتہً ادا ہوگیا۔ یعنی اسلام جسمین اقرار لسانی اور زبان اور جمیع اعضاء وجوارح کا روکنا ممنوعات یعنے بُرے کام اور بُری باتین اور بُرے افعال سے اور بجاآوری اوامر جسمین سب عمدہ باتین ہین تہذیب ظاہری ہے جسکو مین کہہ چکا ہون کہ بغیر باطنی تہذیب کے ناقص ہے اور اسی طرح ایمان جس سے یہ مراد ہے کہ تصدیق بالقلب اور ایقان اس امر کا کہ سب اوامر حسنہ ہین اور نواہی ذمیمہ یعنی بالطبع کارہ ہوجانا نواہی سے اور اوامر کو دل سے اچھا جاننا۔ اسکا نام تہذیب باطنی ہے یہ بھی اگرچہ ناقص ہے جب تک عمل اسکے موافق نہ کیا جائے لیکن نہ اس درجہ۔ اب مین اپنے دعوی کو ثابت کرتا ہون کہ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا اور دین کے جتنے کام ہین ان سب کی طرف سے رغبت یا نفرت کا باعث محض امید و بیم ہے وہ جو ایک درجہ خالصتہً للہ کا یعنی بلا غرض ہے وہی مرتبہ احسان کا ہے یا یہ کہ جانورون مین جو متعلق پرورش اپنے بچّون کے کام رکھا گیا ہے اگرچہ یہ بھی بلا غرض ہے لیکن یہ حکمت بالغہ حکیم مطلق کی خاص ہے کہ پرورش کے لئے جبلت مین محبت اور شفقت دیدی گئی ہے۔ پس ہر شخص کو امید نفع اچھے اور نافع کام کی طرف کھینچتی ہے اور خوف بُرے کامون سے بچاتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بُرا کام بامید نفع و لذت بھی آدمی کرگزرتا ہے لیکن یہ بھی اسکو اسوقت بے عقلی سے اچھا معلوم ہوتا ہے اور خوف پر امید زیادہ غالب ہوجاتی ہے۔ اور خوف و رجا کی بھی دو قسمین ہین ایک ظاہری ایک باطنی مثلاً ظاہری خوف والدین استاد بادشاہ حکم قانون سے اور باطنی خوف خدائی ناظر سر و علن و روانعت حالات قلب و ماکان و مایکون سے رجائے ظاہری خلائق اور پیشہ اور اکتساب سے۔ اور باطنی خاص خدا سے۔ ماسٹر صاحب اس تفصیل کو دھیان مین رکھکر نتیجہ نکال لیجئے کہ جو شخص پابند مذہب نہوگا اوسکو خوف خدا کا کیون ہونے لگا جب موانع ظاہری رفع ہونگے تو اوسکو ذمیمہ سے کون روکنے والا ہے اور جب اس سے بے خوف سے اخلاق ذمیمہ سرزد ہوئے تو تہذیب رخصت ہوئی ہان وہ شخص جسنے اپنے مذہب کی حقانیت کو سخت پکڑا ہے اور خدائی جبار و قہار کا واقف سر و علن ہونا اوسکو دل سے یقین ہوچکا ہے اوس موقع پر خوف خدا سے رک جائیگا اور یہ بات اب تسلیم ہوچکی ہے کہ کامل تہذیب جب ہی ہوگی کہ ظاہر اور باطن دونون مہذب ہون۔ دیکھئے ماسٹر صاحب مین نے اپنے دانست مین اپنے دعوی کو ثابت کر دکھایا حالانکہ مین اقلیدس نہین جانتا تھا۔ اب چاہے آپ مانین یا نہ مانین "

(باقی آیندہ)

راقم

ایک منتظم

پنچ مل خدا اسے مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۱۶ - اپریل ۱۸۸۶ء

رنگون کی شوخ رنگ خبر ہے کہ بیرسٹر ایس صاحب بالکل ہی پاگل ہوگئے۔ اور کیونکر نہوتے معاشرت بُری بلا ہے اور تجربہ بلا تردد بتا رہا ہے کہ مجنون کے پاس بیٹھکر آدمی مجنون ہوجاتا ہے (جیسے بچون کے ساتھ بوڑھے حرکات طفلانہ کرتے ہین) دیوانی فوجداری کے اہل غرض دیوانونکی صحبت کے اثر نے یہ رنگ دکھایا

خالصہ کالج (جسکو ہمارے ایک پنجابی دوست نے خالسہ کالج لکھا ہے) پنجاب مین قائم ہونے والا ہے۔ اور سکھ علیہ السلام کے ذریعہ سے سب سامان بھی ٹھیک ہے۔ لیکن جگہ کو ابھی تک قرار نہین "دل عاشق" "سیماب" "مرغ بسمل" کی سی کیفیت ہے پنجاب کے متعدد مقام اور قوم کھلی ہوئی جو طرز سب اس تھالی نے اپنے نفع کی غرض سے اپنے وطن مین کھینچ رہے ہین کچھ امرتسر مین گھسیٹتے ہین کچھ لاہور مین لئے جاتے ہین دونون طرف پلہ بھی برابر ہے خدا کرے جلد فیصلہ ہو ورنہ اندیشہ ہے کہ بیچارہ کالج ہر روز کی کشاکش سے کہین یہ کہکر خود ہی نہ چل بسے ؎

دونون کی ضد نے خاک مین ہمکو ملا دیا +

اور ہمین افسوس کرنا پڑے —

جب سے کابلی افغانون ہراتی فوجی جوانون نے سیجر کوگنری کو قتل کر کے ہمارے برٹش گورنمنٹ کو متفکر و متردد کر دیا تھا - کابل کا پلہ زور دور سے دیکھنے والون کو ذرا بھاری معلوم ہوتا تھا - اور کیونکر نہ بھاری دکھائی دیتا - کہ ہندوستان کا سرحدی جھگڑا اولا رہتا -

مکر فریب اور بزدلی کے ساتھ عداوت نکالنے مین کابل اپنی حد مین ایک اکیلا دکھائی دیتا تھا - حال مین اوس معاملہ کا وزن مساوی کرنے کے واسطے مغربی شمالی سرحد کے مقابل مشرقی شمالی حصہ پر مسٹر کوئنٹن چیف کمشنر کے ساتھ قریب قریب ویسا ہی سلوک ہوا آنی مدت بعد اب جاکے دونون پلے برابر ہو لئے سبحان اللہ ؎

لعنت سے قوم تاجر کی دکھایا جب اثر
سارا ہندستان بنئے کی ترازو ہو گیا

مضے ما مضے گذشت آنچہ گذشت - یہان تک خیریت گذری لیکن ہم ایسا نہو نکیے صحیح خیال کی بدولت ہر وقت دست بدعا ہین کہ بندر کی ترازو ہمارا ملک تو نہ بنے - ورنہ ہم بیچارون تکلیف کے مارون کی دولت جو کچھ قدر قلیل ہے بھی آنے دن کمیسیدن سے ضرور ہی جنگ وجدل کی پاسنگ ہوجایگی ایک مدت تک اس ایر پھیر سے نہ نکلینگے

شولاپور (شعلہ پور) مین ایک آتش مزاج شخص حاجی حسین علی آغا نے گرما کر اشتہار دیا کہ بندہ بھی غبارے مین اڑنیکا تماشا دکھائیگا - خلق خدا جمع ہوئی ٹکٹ بکنے بھیڑ بھڑکا ہوا - آغا صاحب بہادر غبارہ مین جاکر بڑی چابکی اور چستی سے سوار ہوئے - تالی پٹی - غل غپاڑا مچا واہ واہ کا شور بلند ہوا - غبارہ جیالا دس بارہ فیٹ بھی نہ چڑھا تھا کہ آغا صاحب پر خوف چڑھا ڈر سے تھرانے اور اپنے دل کی طرح بے قابو ہوکر غبارہ کا ساتھ چھوڑا وہ اوپر کو بڑھا یہ نیچے کو آئے - تماشا بند ہوتے ہی قہقہہ پڑا لوگون نے ناراض ہوکر شور مچایا ٹکٹ لینے والون نے روپیہ طلب کیا وہ کب دیوال تھے ٹکا سا جواب دیا تکا فضیحتی ہوئی آخر نوبت بعدالت رسید ڈگری لیکر اسباب قرق کرایا آغا صاحب کو نیچا دکھایا - اونھون نے ترقی اور اوج کی فکر کی تھی بودی تقدیر نے پستی اور تنزل کی طرف کھینچا - ذلت خفت گھاٹے مین ہاتھ آئی *

سر ٹی مادھوراؤ

کمال افسوس کے ساتھ سنا گیا کہ ۴ - اپریل ۱۸۹۱ء کو سر ٹی مادھوراؤ نے علالت شدیدہ کے بعد اس عالم فانی سے کوچ کیا - سر ٹی مادھوراؤ سے پبلک اچھی طرح واقف ہے سر سالار جنگ اول کے بعد ہندستان کا دوسرا مدبر جب بابر ودہ کی دیوانی سے مستعفی ہونے کے بعد آپ نے اپنے دل و دماغ وقت اور قلم کو پبلک معاملات مین صرف فرمانا اختیار کیا تھا اور ملک و قوم کو بہت فائدے پہونچائے تھے آپ ایک اجلاس کانگریس کے پریسیڈنٹ بہی ہو چکے تھے اور اگرچہ فی الحال چند معاملات مین خفیف سا اختلاف رکھتے تھے مگر اصولاً نیشنل کانگریس کے روشن خیال حامی اور طرفدار گروہ مین اعلے مرتبہ رکھتے تھے *

ہنگامہ منی پور

آخر ہمارے مسٹر کوئنٹن اور اونکے ہمراہی منی پوریون کے ہاتھ سے ذبح ہوئے - ایک وحشی قوم جسطرح اپنے گرفتاران جنگ کو قتل کرتی ہے وسکی تصریح کی ضرورت نہین - بہت سی لاشین ایسی دیکھی گئین کہ جنکے اعضا الگ الگ کرڈالے گئے تھے اگر قتل کے قبل یہ سزا کی ہوئی ہوگی تو کمال تکلیف سے جان نکلی ہوگی یوراج کو ہما کے ڈپٹی کمشنر کو خود چٹھی مین لکھتا ہے کہ میرے محل پر حملہ کیا گیا انگریزی فوج نے بچون کو جلتی آگ مین جھونکا مندر ناپاک کیے - تب مین نے بھی اونکو قتل کیا - ایک خبر سے پایا گیا کہ ریجنٹ منی پور کا افسرون کے قتل پر افسوس ظاہر کرتا ہے

چیف کمشنر - کرنیل اسکین مسٹر کاسنس - مسٹر گرم وڈ - مسٹر سمپسن مسٹر ملول کو منی پوریون نے قتل کیا - ذیل سے قیدی رہا کیے گئے -

۴۲ پلٹن کے تیرہ سپاہی - ایکسو بائیس ۱۲۲ لشکری - ۴۳ پلٹن کے پندرہ سپاہی - دو لشکری - ۴۴ پلٹن کے انیس سپاہی پانچ لشکری - نو سائیس - برٹش ایجنسی کے بارہ ملازم چیف کمشنر کے عملہ کے اٹھارہ ملازم مع ہیڈ کلرک ایچ دی - بنرجی - اور سگنلر ولیمس - پوسٹ افس کے تیس متوسل مع پوسٹ ماسٹر بنرجی - اور ایک سگنلر -

یہ قیدی ۲ - اپریل کو اوسوقت رہا کیے گئے جب منی پور مین خبر پہونچی کہ سوتھا نہ پر جنگی پولیس نے کامیابی سے حملہ کیا -

لفٹنٹ گرانٹ کے متعلق اسقدر معلوم ہوا کہ بمقام تھوبل ایم منی پوریون نے توپون کے ساتھ حملہ کیا - دشمن بہت مارے گئے سپاہی اور اونکے دو ہمراہی بہی کام آئے - گرانٹ کی فوج کو نقصان نہین پہونچا - مگر کارتوس انکے پاس بہی کم ہین صرف چنے چباکر بسر کرتے ہین - کپتان پریس گرد نے جب یہ خبر پائی فوراً روانہ ہوگئے *

لطیفہ

ایک صاحب اپنے شاگرد کو ہدایت فرماتے تھے " اگر تم کشتی یا جہاز پر سیر کرو تو فلان رسالے کے پچاسوین صفحے کو پڑھکر عمل کرو غرق ہونے سے بچ جاؤگے -

شاگرد " جی ہان فرصت بہی بہت ہوگی *

نی پور کا ہنگامہ اور اوسکا علاج

آپ نے جو ڈگری حاصل کی ہے اسکا دنیوی نتیجہ تو مین اسقدر دیکھتا ہون کہ آپ ہمارے پڑھانے کو کچھ ماہوار دیکر ماسٹر مقرر ہوئے ہین اگر بہت بڑی کارگذاری ظاہر ہوئی تو درجہ بدرجہ ترقی کرکے ہیڈ ماسٹری تک یا صدہا ہزارہا ماسٹرون مین کوئی پروفیسر یا پرنسپل ہو جائیگا۔ جس سے نہ آپ کی قومی فلاح ہوئی نہ قومی ترقی نہ ملک کی آبادی بڑھی نہ دولت۔ کیونکہ مین دیکھتا ہون بڑے بڑے ڈگری پاس کرنے کے بعد بھی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ قلیل و کثیر نوکری ملی یا وکالت اختیار کر لی ہزارون روپیہ خرچ کرکے لندن گئے یا سول سروس پاس کیا یا بیرسٹر ہو کر آ گئے اور دینی نتیجہ تو سبحان اللہ کیا پوچھنا۔ بہ ناگفتہ بہ ہے جسقدر اعلےٰ درجہ کی تعلیم اسی قدر مذہبی قیود سے متنفر گویا بند سے پایا اوس سے نفعی نوبت یہانتک پہنچی کہ والدین اور اقارب ہون خواہ قوم اور برادری۔

ماسٹر۔ میری ذات خاص کی نسبت ماشاء اللہ جو تمنے کہا درست ہے گر تم نے تو خود ہی ماسٹری قبول کی نہین تو مجھے اچھا عہدہ بھی مل سکتا تھا مین نے اسکو کار خیر یعنی فائدہ رسان خلائق سمجھکر اختیار کیا۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ علم کے واسطے عمل ضرور ہے جیسا کہ خود پہلے بیان کر چکے ہو اور یہی طریقہ عمل مین لانے کا ہے۔ اور علم نافع اسی کا نام ہے عالم باعمل ایسے ہی شخص کو کہا جاتا ہے۔ اور دنیوی نتیجہ جو تمنے بیان کیا اسکو خود خیال کرو کہ جب ذی علم لوگ کثرت سے ہونگے اور عالی روزگار اور بڑی بڑی تنخواہین پا مین گے تو کیسے وہ قوم ترقی نہ کریگی اور نامور نہوگی۔ دینی نتیجہ سے اس زمانہ مین کوئی بحث نہین ہے عیش پسند اور فلسفیانہ خیالات کے لوگ اسکو ہمیشہ سے پوچ سمجھتے ہین۔ یہ کون عقل کی بات ہے کہ آج کا عیش و آرام محض قیامت اور جہنم کے خوف کے مارے چھوڑ دیا جائے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے ؎

جان جائے نجات کے غم مین
ایسی جنت گئی جہنم مین ؎

پھر اوسکی بھی معلوم نہین اصلیت کیا ہے؟ ایسا ہو یا نہو مین بھی جہانتک خیال کرتا ہون محض خوف دلانے کے لیئے سیاستہً پیشوایان قوم نے یہ باتین لکھ دی ہین جنمین اخلاق درست رہین۔

شاگرد۔ پہلے مجھے اسکا جواب دیجیئے کہ کار خیر یا کار بد کی جزا اور سزا سب نہین ہے فقط تحریص اور تخویف کے لیئے سیاستہً یہ باتین بنائی گئی ہین تو آپ نے اپنا نقصان گوارا کرکے ماسٹری کو جو اختیار کیا کیون کیا بالکل خلاف عقل یہ فعل واقع ہوا۔ اور پھر عمل کے معنے ہی آپ نے خوب نکالے سبحان اللہ کیا ریاضی پڑھنیوالیکو یہی کافی ہے کہ دوسرے کو پڑھا دے۔ طب پڑھنے والے کا فرض یہی ہے کہ جو پڑھا ہے دوسرے کو پڑھا دے۔ علے ہذا۔ میرے نزدیک ریاضی جاننے والا عامل اپنے علم کا جب کہا جائیگا کہ اوسکے ذریعہ سے آلات مثل جرثقیل اور گھڑی وغیرہ وغیرہ بنا سکے اور جدید آلات اور انواع اقسام کی کلین جنکا ماخذ یہ علم ہے ایجاد کر سکے۔ اور طبیب اپنے علم کا عامل تب سمجھا جائیگا کہ مشکل اور سخت اور شدید امراض کا علاج کرے خواہ قدیم اصول اور قرابادینون کے نسخہ جات سے خواہ اپنی طبیعت داری سے اجزا نسخہ جات اور ترکیبون کو بدلکر۔

(باقی آیندہ)

راقم ———

ایک منتظم

لوکل

گرمی کا آنا تھا کہ زمانے نے کروٹ لی۔ رہی سہی سردی نے بھی بوریا بدھنا اٹھایا چلنے کی تیاری کی نقلین خالی ہوئین۔ کھیتون پر کوڑے اسٹر سے بھرے زمین کا چہرہ صاف ہوا منون اناج چھکڑون پر لدکے روانہ۔ نیمون کی بن آئی۔ کھیت گنجے ہوئے۔ گنج ویران۔ کہین کہین صبح و شام سردی کی گرم ہوا لگی رہگئی تھی وہ ہولی کی آگ اور شبرات کی آتشبازی نے الغط کی اب تو گرمی کا وہ حال ہے کہ کسی گرم مزاج شعلہ رو کے دیکھنے کو بھی نہین چاہتا۔ دل کی حرارت سے خود ہی ہر وقت بغل گرم رہتی ہے سب سے زیادہ گرما گرم ٹھیر ٹھیراتی بات یہ کہ سنی پور مین ہنگامہ ہو چیف کمشنر قتل ہون۔ رامپور کے مدار المہام نشانہ اجل بنائے جائین۔ میران زئی سرحد کابل پر بگڑ جائین بنارس مین بڑھوا منگل موقوف ہو کر اجگھاٹ پر سارا مادہ فساد گرے لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو۔ اور ہمارے لکھنؤ صاحب علیہ الرحمۃ یونہین افیون کی پینک مین غین پڑے رہین۔ یہ تو کسی طرح ممکن نہین مگر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ آپ نے بھی خدا کی عنایت سے اک طرح ہیجان مادہ کی صورت نکال ہی لی۔ پہلے تو اہل پولیس محلہ محلہ مکان مکان ڈاکے کی وحشت انگیز خبر نفی کے پیرائے مین پھیلاتے رہے۔ "دیکھو خبردار رہو۔ جو کوئی رات کا ہمارے یا تھانہ دار صاحب کے نام سے کچھ مانگنے آوے۔ تو اٹر نا کھولیو۔ دری۔ چارپائی جمعدار تھانہ دار کے نام پر نہ دیجیو ہوشیار رہیو۔ جو آئین جو کسی۔ مجبوطی سے گانٹھ

مضامین غیر

سمجھے تھے ہم مقدمہ بازی میں مر گئے
قدرت خدا کی دیکھیے برسوں گزر گئے

واہ جی واہ سبحان اللہ۔ دنیا ہے اور زندگی ننگ ہے او اپنی ۔ بہت
تیری ناواقفی کی دم میں ساری سل ناحق گرمڑا دیا تھا زبردستی رسی
کا سانپ کملی کا شیر دکھائی دینے لگا اور تو بہ جب دیکھو زندگی سے یاس۔
فضل خدا شامل حال چاہیے تیجیے وہی مثل پوری ہوئی کہ لڑکی تو دبی
پڑی تو بھی) ہنستے ہنستے آخر طبیعت عادی ہو گئی کہ کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا
اللہ کی عنایت سے گرمی برسات جاڑا سب کچھ جھیل ڈالا اور کان پر
جوں بھی نہ رینگی۔ پہلے بی گرمی نے کیا کیا قافیے تنگ کیے کیسا کیسا سلگایا
نئی نئی طرح سے جلایا۔ یہان سارا غصہ پسینے کے رستے نکال دیا آئی
برسات خانم صاحبہ تشریف کا ٹوکرا سر پر لیے ہوئے رونق افروز
ہوئیں پردہ برق دم تڑا پڑی ادھر ادھر کی آمد کہ شاید وبا پر موسلادھار
اور چھاجوں مینہ برساتی ہوئی گرجا برسا کیں او نہہ ۔ چہ ... است خنیا بود
ولیدیر کر کے ٹالدیا اسمین جاڑے خانصاحب بہادر نے سنجالات دلی بکالنے
شروع کیے۔ پھر کیسی کیسی کارروائیان عمل میں نہیں لائے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر
مددگار نہیں بلوائے کونتھ کونتھ کے زور کیے پھر تملک برسانے گر یار ونکا
ایک رویان بھی ٹیڑھا نہوا۔ جیسے کے تیسے خم ٹھونکے سامنے ڈٹے رہے
پھر باشد۔ جاڑا ہم چہ گفتی ست کہ بیش مردان بپایہ نکیتی نہ گئی کچھ کیون نہو ادھر سطح
اینٹھا کیے وہی اکڑ پھون وہی ذوت ذلب جب دیکھیے مونچھون پر تاؤ دیے جیے
یہ ورد زبان رہا (یا تو میں زمین پہ یا آج ہم نہیں) اور تو اور زردہ برا میتو ان زد
کا مضمون سبکی دیکھا دیکھی قطامہ زمان بڑی بی مھتگی جان نے کونسا دقیقہ
باقی رکھا کیسے کیسے باپ کے سے بدلے لیے کیا کیا قافیے تنگ کیے مگر
شیر ونکا کیا بگڑتا ہے روٹی کے بدلے اپنا گوشت کھایا کیے فاقون میں
دبلے ہوئے اور بھی جھیل بھوک پائی ٹیڑ کیطرح اڑنے لگے پوٹے ٹیک ٹیک
رہے ضعف میں دہ دہ گاؤ زوریان کین کہ اللہ دے اور بندہ لے
غرضکہ کچھ بھی کیون نہوا اپنی آنی سے بانی نچھوڑی لغزش کے کیا معنے پاؤن کا
ڈگمگانا کیسا۔ یہ تو پٹی ہی نہیں پڑھی اوستاد نے یہ سبق نہیں دیا اب دوام
تہرم کی ٹھہری ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ پہلے سبق خوب سا یاد کروا کے
لڑکون سے کہتے ہین کہ دوہرا ڈالو یعنے پھر سے پڑھ جاؤ وہی معاملہ ہے
پہلے سہل کا واسطہ بالکل مبتدی معصوم بچے پڑھنے کو تو آگ پھانکتے چلے گئے
اب سلامتی سے دوہراتے ہین جاڑے نے تو گنڈا امر ندا کر ہی دیا تھا

بارے خدا خدا کر کے نوروز ہوا بھونرے بھنبھنانے لگے گلابیا میوہ شہتوت
سے یہ ہری ہری ڈال کا ارے جھومتی ڈال کا میوہ غنتوت ہے گگریان
لب دریا کی ۔ چیلون نے جابجا انڈے دیدیے (یہ تحقیق بھی اب
ہوئی کہ انڈا چھوڑنا ہی سے مراد ہے) سینگی والیان چوٹ بانی سنگی کا
کہتی ہوئی بلبلا کے نکل پڑین مچھر کھٹملون کی فوج نے یلغار دھاوا کر کے
گھیر لیا۔ دن تو راحت سے گذرتا ہی تھا رات کی بےچینی کا بھی سامان
معقول ہوگیا۔ شکایت کی تو قسم ہی کھا لی ہے اور پھر توبہ تلا کرنی چاہیے
مگر اتنی بات بہت عاجزی دبی زبان سے ضرور عرض کیجائیگی کہ سب تو
سب یہ حضرت مولانا شاہ رمضان المبارک صاحب قدس سرہ العزیز نے
کیسا بے وقت قدم رنجہ فرمایا ہے ۔ کوئی بھی موقع ہے ۔ آدمی کے حواس
درست ہون تو سب کچھ ہو سکتا ہے پھر یہ نازک عبادت خدا کا معاملہ
یہان پہلے فرض یعنے نمازہی کو لاصلوات الا بحضور القلب کا مسئلہ
سنکے جھینکتے تھے اور یہ موئے پرسو ذرے ہوئے۔ بھلا پوچھیے تو بھی جو
مولویصاحب الگ بیٹھے بیٹھے چین سے ایسے احکامات جاری کیا کرتے
ہین او نھین کسی مقدمہ لی دواودوش میں بھی اس قسم کا اتفاق ہوا تھا یا تو نہین
خدا واسطے جان لے لینے کی ترکیب بتادی ۔ خیر وہ تو جو قانون جاری ہوگیا
ناگزیر ہے ضرور ہی پابندی کیجائیگی ۔ لیکن تھوڑی بہت ترمیم بخیال فصل زمانہ
لی دیکھا دیکھی ضرور ہونی چاہیے اور وجوہات بھی قوی ہین اور اگر یہ بھی
خیال فرمایا جائے تو آنا ضرور ہے کہ ۔ وزہ دن بھر کا ہوتا ہے اور دن بارہ
گھنٹے کا ہے لیے بارہ گھنٹے کے امساک کو حساب لگا کر ہمیں تعمیل کرا لیجا ہے ۔
یہ اندھیر نہیں سنا کر چار بجے سے صبح ہوئی اور لم ڈھورا چلا آفتاب بیلون کی خبر دیگیا
آج غروب ہوتا ہی نکل شاید ضدا سے ڈر کے رات کے آٹھ نو بجے پانچ چھ
گھنٹے کو چھپ گیا پھر جا بجی سے آموجود ۔ اب افطار کرے کھانا کھانے نماز پڑھے
سحری کو اوٹھے تھکن مٹائے پاؤن پھیلائے کیا کیا کرے اسکے علاوہ
سویرے تنہ اندھیرے سے پھر وہی رانڈ کا چرخہ تو بھلی ہے مارے ڈر کے لیے
کہتے نہیں بنتا بندھا خوب مار کھاتا ہے پہلے تو گنجے قلی کو پانی پی پی کر کوستے تھے
اب بھوک پیاسے بر دن کی جان کو روتے ہین دوہرم میں جان ہے ادھر
خدا کا خوف اودھر حاکم کا ڈر مختصر یہ کہ اور کوئی دقیقہ تو باقی نہیں رہا فقط شہادت
کے درجے کی کسر ہے ۔ وہ بھی نہیں معلوم کونسے قسم کے شہید ہونگے صبح سے
دو تین چار پانچ بجے تک کچہری کا طواف قضائے عمری کی نیت کیے رکوع
میں ٹھہر ہر شام کو روزہ کھولنا کیسا خود بخود کمین آنکلی ہین کھلگیا گھر ہو بچکے روٹی کو بلے
غم کھا کے جوڑ پڑ سے تو اب اوٹھا کون ہر سر لقار سے بیٹھے جائین تو خبر نہیں ہوتی۔ گھر لے
گردن میں ہاتھ دیدیکے اوٹھا بٹھاتی ہین گر ادھی والی دستی کی طرح جب بھنکو
ادھی کھل گرینگے ۔ ہماری طرح وہ بھی تھمک کے چپے ہورہے ۔ یہان آنکھ کھلنا تھی
نکلی صبح سر دہی منہ میں قفل اور کچہری کی یاد پھر خدا جان کی سلامتی میں اس بلا سے

نجات دے +

راقم
گنہگار
روزہ دار

واقعہ مانی پور

جب سے مانی پور نے بھائی یہ جھگڑا ڈالا
تھا سے حدی علاقہ اس کی جانب جنگلی
بھیجے گئے کوئینٹن تھوڑی سی فوج لیکر
...چیف صاحب جا وہ حشم سے پہنچے
...کے سب نکلے تم قسمت کیطرح سے
بدلا یا تھا جو ...سے سب کے
قائم رہی لڑائی چوبیس گھنٹے جم کر
تقدیر کے لکھے کو یہ کون جانتا تھا
قیدی ہوئے کوئینٹن اسکین اور ملول
ہیونکے مکان سارے لوٹا گیا خزانہ
افسوس ظالمونکو خوف خدا نہ آیا
سب فسران برٹش بے ... پاوہان
آہ جسکا ہے ہر سو ہر شخص رو رہا ہے
پائینگے سارے مفسد اپنے کیے کا بدلا
اللہ سے دعا ہے اسلام ہو کر برملا

ممکن نہ تھا کہ بیٹھے دونون کا راگ ماٹا
بیشک تھا نامناسب سرکار نے نکالا
نشا یہی تھا سب کا جھگڑا ٹا ہوا زالا
تھا دیکھے دوسرے دن دربار ہونے والا
سب ہی کو باغیون نے جنگل کو روندڈالا
لمہا سے سب نے جو سر جو کچھ تھا دیکھا بھالا
اک اک نے اس طرف کو دشمن کو مار ڈالا
آخر کو تھک کے بیٹھے جب جنگ کیا سنبھالا
دشمن نے دیکر دھوکا زندان میں سب کو ڈالا
کی بند ڈاک وان کی اور تار توڑ ڈالا
مجبور با کے قیدی کیا حوصلہ نکالا
آخر اجل نے سب کو زندان سے جا نکالا
جاتا ہے آسمان تک اہل زمین کا نالا
بس جس نے خون بہایا منہ سب کا ہوگا کالا
برٹش کا مرتبے میں ہر جا ہو بول بالا

پوچھی غرض نے جب تاریخ واقعے کی
ہاتف غیب نے یہ ندا دی ظالمونے مار ڈالا
۱۳۰۱

پولس والونکو مژدہ دو بڑھا لین خوب تونداپنی
ڈکارین تھیلیان کی تھیلیان اب بیدھڑک ہوکر

اہمبتری کا پاس بل جواب تو گیر ہے ہین
بڑی رقمین ملینگی اب بڑے مال ہاتھ آئینگے
بلا دعوتون کو اچھے اچھے خاندانون کی
نئی دولہن کے آنے کی کسے دکھ جو شن پاؤ
یکس سے ہے ضرور اسکو ہو دہی تکلیف ہر مجھے
سنا ہی اس اپنی نفسی کی تو آپ پھنکتے گا
اگر منظور ہے عزت تو سیدھی ہاتھ سر کیجے
نہین تو پھر بگڑ کر ہم بھی جالان کرینگے

ذرا دھیمے بڑک ہو کر کسی کا کچھ نہین کھٹکا
بڑے بوڑھون یہ ہوگا صاف آسانی سے راب
لگا بیگم انگھار ہی کایا اب قد تھین اچھا
خبر لو جاکے شوہر کی کر تو یا مین اسکو کیون بھیجا
ذرا صورت تو دیکھو اسکی چہرہ کتنا ہی اترا
نہین خیر اس سے کیا مطلب کیا جو کچھ کیا اچھا
ادھر جینے سے اک تھیلی ابھی کچھ بھی نہین بگڑا
ابھی تھانے مین بلوا کر کرینگے سارا گھر سوا

یہ سب شان ریاست طلاق سمجھا یگی رہنا
چاہو اب جیل مین وان بیٹھا اور گونا دیہشت
پولیس والو شکار ایسی بہت اب ہاتھ آنیگے
منہ سے ڈاکے ڈالو مال سر دگہ یان جھپٹو

چھپنے سما پاؤ ایگا چلے گا سر جیب جوتا
مزا تمنے اوٹھایا کہ مصیبت کون جھیلے گا
ہین پانچون گھی مین یا دونو عین ہی چین آیل کہتا
تمہاری ہی بلا سے کوئی مرتا یا کہ ہے جیتا

جناب زار اب خاموش ہو کیا فائدہ اس سے
نہین یان ایسی فریادین تمہاری کوئی بھی سنتا

راقم
پولیس والون کا خیر خواہ
زار بدایونی

انوکھی فارسی

مسٹر پنچ - آپ نے بڑے بڑے لیاقت والے فارسی دانون کی لکھین دیکھی ہونگی - اچھے اچھے ہونہار نئی روشنی والون کی عبارت آرائیان آپ کی نظر سے گذری ہونگی - مگر واللہ جو لطف اس انوکھی فارسی مین پائیگا - وہ قیامت تک اگر ڈھونڈ لیجیے تو ہمارا ذمہ - علیگڈھ ہائی اسکول کے ایک سکنڈ کلاس کے طالب العلم نے امتحان سالانہ مین انگریزی کا ترجمہ کس لاجواب فارسی مین کیا ہے لالہ خوشوقت راے ولد راے خوبند راے اگر اسوقت موجود ہوتے تو اس عبارت آرائی اور طباعی کی داد دیتے ممتحن صاحب نے ہمین مہربانی کرکے یہ ترجمہ دیا آپ جانیے ہم اور اپنے پیارے پنچ کو ایسا نعمت علمی سے محروم رکھتے اسے توبہ ذرا بہرے بن کر لگے ہاتھون سن لیجیے - اور لوٹ کی پوٹ نہ ہو ان کے درے ڈالیے -

ترجمہ انگریزی در فارسی

آورده بود ند که گنگو در جنگل شکار کھیلتا کھیلتا تنہا ماند ناگاه یکے از جھاڑیان متصلہ خوفناک شیرے پدید آمد - ساتھیان گنگ شکل ڈر تاک یہ بیده رفوچکر شدند - وان شکاری بیچاره را اکیلا چھوڑ بیده آپ پیٹھ دادند شیرے و برو آمد زور سے غوں غوں نمود و غنزد - گنگ را آن وقت ہنگام بھاگیدن نبود - سب سٹی پٹی ذراموش کرده - وه ٹوپی خود را که از کھال ریچھ بود اوپر اوتار دیده آگے نمود - شیر کہ چیزے لا ایک ان پہلے نہ دیده بود دیکھا یک ڈر بیده در جھاڑی رخ نمود - و بعد بھی کنانیده چھلانگ زده و آواز ماریده روبہ جھاڑی نمود - و این ہوا از قدرت خدا از شیر جان آن گنگ بچیده +

راقم
بندہ بنواری لال ولد راے بدری پرشاد

بقلم - زار بدایونی +

ہنگامہ منی پور
اور گورنمنٹ کا طیش

اعزازی قانون اور قانونی اعزاز

جب گورنمنٹ برطانیہ کو صداقت پسندی کے دم دعوے ہین تو ہمکو ہرگز زیبا نہین ہے کہ عہد الخوشامد بنگر گذشتہ گورنمنٹون کو بیوجہ بے سبب آماجگاہ سہام ملام ٹھرائین اور اپنے دماغ کو اچھے خیالات کا مرقد بنائین۔

ہندوستان مین جب ہنود کی حکومت کا جھنڈا کامل خود اختیاری کے پہاڑ پر گڑا ہوا تھا تو بیشک برہمنون کے لیئے اعزازی قوانین جاری تھے اور اعلے تعلیم سے بہی نیچ قومین محروم تھین لیکن یہ برتاو اگر نامنصفانہ برتاو ہوگا تو موجودہ قانون کو کیا کہا جائیگا جسمین اہل یوروپ کو ہندوستانیون کے مقابلے مین اعلے درجہ کا اعزاز و امتیاز دیا گیا ہے۔

پھر ہندوستان اعلے درجہ کی تعلیم ... درخت ... سے بہی محروم ہے۔ اگر اوس زمانہ مین مذہبی تعلیم کا درجہ بڑھا ہوتا تو آج صناعت کا مرتبہ بڑھا ہوا ہے اوس زمانہ مین فرقہ شودر جن اعزازون سے محروم تھا آج سارا ہندوستان محروم ہے یوروپین برہمن ہین اور ہندوستانی شودر۔

قانونی احکام نہ تو اوسوقت عام تھے نہ اسوقت عام ہین پھر ناحق خوشامد کا ٹوکرا سر پر رکھنا ہمکو نہ چاہیئے خاص قومون کو ہمیشہ عزت ملی ہے اب بہی ہے جب اور قوم معزز تھی اب اور قوم معزز ہے لیکن ہمکو انصاف کے مرکز سے ہٹنا اور اپنے اسلاف کو گالیان دینے کا مرض لاحق ہوگیا ہے ہمارے خیالات سب سے تکیے ہین کاسہ چشم بنگئے ہین آنکھین بند ہین عقل بیکار ہے حواس معطل ہین برٹش حکام کو خدا جانے کسی نابالغ ریاست کا مدار المہام فرض کرلیا ہے یا کوئی نوجوان راجہ کہ جھوٹی خوشامد سے راضی کرنا چاہتے ہین اس سے زیادہ شرم کی بات کیا ہوگی کہ ہم شودر بنگئے اعلے عہدون سے محروم اعلے تعلیم نصیب اعدا عدالت کی کرسی سے لیکر کال کوٹھری تک جہان جاتے ہین ہم شودر اور کرنجی آنکھون والے برہمن کی جگہ ڈٹے ہوئے ہین اوس اس اولٹی سمجھ کے قربان کہ ہم کہتے ہین گذشتہ گورنمنٹین نامنصف تھین اونھون نے برہمنون کو ممتاز بنا دیا تھا۔ ایسے بعد سے اعتراضات گو کہے ہین کی علامت ہے ارے صاحب غور تو کرو انصاف کا گلا دبانا نچاہیے سبکے سب شودر ہوگئے اس سے زیادہ کیا چاہتے ہو آفرین آپکی سمجھ بوجھ پر۔

ہان اگر موجودہ قانون ہندوستانیون اور یوروپینون کو ایک ہی رنگ مین رنگ دے تب البتہ ہم بہی ڈنکے کی چوٹ کہین کہ قدیم راجون نے شودرون کی حق تلفی کی تہی۔

راقم

ایک مسلمان

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۳ - اپریل ۹۰ء

ماسٹر۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے مگر پہلے انسان کو اپنے گھر کی خبر لینا چاہیئے۔ اپنے ہان کے تعلیمی قاعدے تو دیکھو جو تمنے کہا اگرچہ اسکو مین بہی اچہا سمجھتا ہون لیکن اوس درجہ تک تعلیم کو حاصل کرنے سے یہ بہی تمہاری قوم کا قصور ہے کہ تکمیل نہین کرتی۔

شاگرد۔ ہان آپ لوگ تو یہی خیال فرمائینگے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ باوجود تعلیم یافتگی کے بہی آپ لوگون کے خیالات بلند نہین ہوئے یہ بہی تو سوچیئے کہ دراصل طریقہ تعلیم مین کیا نقص ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے خیالات مین جب قوم کی طرف سے کاہلی اور بدشوقی اور نااہلی قائم ہوگئی ہے تو آپ ہر پھر کے قوم ہی بیچاری کو ملزم کروائینگے۔ ایجوکیشنل کانگرس جو تعلیم کی ترقی کا دم بھر رہی ہے اور اوسکے بانی سر سید بملا پکار رہے ہین کہ بدون ترقی تعلیم اصلاح و فلاح باشندگان ہند خصوصاً مسلمانون کی ممکن نہین ہے اسوقت تک سوا اس صدا کے اور کوئی مفید بات نہین پیدا کی گئی۔

ماسٹر۔ اس سے زیادہ مفید بات کیا ہوگی جو تعلیم کی ترقی مین کوشش ہو رہی ہے۔

شاگرد۔ یہ تعلیم جو اسوقت تک ہوئی ہے اور آیندہ اسی طریقہ پر ہوگی تو دنیوی نتیجہ سوا نوکری کرکے کما کھانے کے اور کوئی نہین نکل سکتا اور ظاہر کہ نوکری کا اسکیم خصوصاً اہل قلم کا بہت ہی کم و تنگ ہے۔ سرکار کہانتک ان تعلیم یافتون کو جگہ دیگی۔ آخر یہی سبب ہے سرکار نے وکالت کا پیشہ قرار دیا کہ اسمین بہی ایک جم غفیر کی کھپت ہوجائیگی۔ چنانچہ اب وہ بہی معمور ہوگیا اور ضرورت سے زائد وکیل ہوگئے۔ ہرچند اس پیشہ مین سرکار نے جو فوائد سوچے تھے یعنی چند تعلیم یافتون کی گنجائش نکلیگی اور سرکار کو اوسکی فکر سے بلاکسی خرچ زائد کے نجات ملیگی بلکہ کسیقدر رقم فیس کا فائدہ بہی ہوگا۔ اور بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ولایتی حکام ناواقف معاملات ہند جو انگریزی مدرسہ ہاے ولایت سے آکر یہان کرسی حکومت پر بیٹھ جاتے ہین اونکی تعلیم بہی اس گروہ وکلا کے ہاتھ سے ہوتی رہیگی یہ لوگ مفت کے ماسٹر اونکے حق مین ہوجائینگے غرضکہ ان سب کامیابی تو ہوئی لیکن قوم پر جو نتیجہ انکے ہاتھ سے ہوا وہ اگر خیال کیجئے تو معلوم ہو کہ میان کی جوتی اور میان کا سر کے مصداق یہی گروہ ہوا ہے جسقدر قوم کو اس مہذب ڈاکوون کے گروہ نے لوٹا ہے شاید بڑے نامی ڈاکوون تانتیا بھیل

وغیرہ نے بھی نہ لوٹا ہوگا۔ پھر جو لوگ بیرسٹر ہو کر آئے وہ اور بھی کئی درجہ بڑھ گئے اور اگر تعلیم نے اور ترقی کی تو ہمکو اِس سے زیادہ مصائب کا منتظر رہنا چاہیئے خواہ مخواہ ہی لڑا دینا اور راہ و نزاع کو طول دیکر زیقین کو تباہ کرنا اِس گروہ کے بائین ہاتھ کا کھیل ہے۔

ماسٹر۔ تو کیا اب تمھارے نزدیک تعلیم نہونی چاہیئے۔

شاگرد۔ یہ تعلیم جس طریقہ سے اور جس حد تک اور جس تقسیم کے ساتھ ہو رہی ہے مین نہین کہ سکتا کہ ہندوستان کے واسطے کس طرح مفید ہو کیونکہ نتیجہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے سب وہی ہے تو آپ مجھے معقول کیجیئے کہ اس تعلیم یا ہندوستان کے لئے مفید ہو سکتی ہے خیر مین آپ کی خاطر سے دینی نتائج سے بحث نہین کرتا فقط دنیوی فوائد اور دنیوی ترقی کو مجھے سمجھائیے کہ کس صورت سے آئین ہو سکتی ہے جو اسوقت تک پیش نظر ہے۔ اور وہ سرکاری وعدے بھی خیال مین رکھیئے کہ جو ترغیبا و تحریصاً دلائے گئے ہین کہ بغیر مڈل پاس کیئے دس روپیہ تک کی نوکری بھی نہ ملیگی اور منصفی اور تحصیلداری اور فلان اور فلان عہدون مین فلان فلان اور جہ کی قید ہے علیٰ ہذا سول سروس تک جو صاف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ صرف بامید نوکری تعلیمات مین یہ محنتین ہو رہی ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اسوقت تعلیم یافتہ گروہ کی تعداد اگر دیکھی جاے تو نوکری کے اسکیم سے بہت زاید ہے شاید اگر پچاس برس آیندہ کی خالی ہونے والی خدمات کا حساب کیا جائے تو بھی کمی نہوگی۔

ایک دلگی باز کا قول ہے کہ ہمکو بڑا افسوس آتا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگو نے اپنی بقدر ہی خود ہی کر لی یعنی انگریزی اخبارون سے استنجا ایجاد کر دیا ورنہ بجاے استنجے کے ڈھیلون کے یہ خود استعمال مین لائے جاتے۔ آپ اگر خیال فرمائینگے تو معلوم ہوگا کہ کہ یہ قول گو بظاہر تمسخر ہے لیکن در اصل پکار پکار کے کہ رہا ہے کہ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ماسٹر۔ آخر پھر ہندوستان کی ترقیات اور اصلاحات کی صورت کیا ہے اور کوئی صورت سواے انگریزی تعلیم کے تو خیال مین نہین گذر سکتی۔

شاگرد۔ سبحان اللہ و بحمدہ سچ کہا ہے۔ لیکن معذوری ہین راویدہ۔ ذرا سوچیئے کیا نوکری ہی ذریعہ بہبود و فلاح و ترقی خلائق ہے در اصل ملک کی رونق اور آبادی عدل سے ہے وہ ہونا چاہیئے تو سب کچھ ہے چنانچہ مشہور قول ہے ؎

ز تاثیر عدل ست آرام ملک ٭ کہ از عدل حاصل شود کام ملک

(باقی آیندہ)

راقم

ایک منتظم

۱۸۲۸ء مین کمبا کونم ضلع تنجور علاقہ مدراس مین سر ٹی مادھوراؤ صاحب پیدا ہوئے یہ درٹھی برہمن تھے انکے باپ مسٹر آر۔ رنگا راؤ اور آر۔ ونکٹ راؤ چچا موروثی طور پر دیوان ریاست ٹراونکور رہے اور گورنمنٹ ہند سے خطاب راے رایان راے عطا ہوا تھا ۱۸۴۱ء مین ہائی اسکول مدرسہ مین بھرتی ہوئے جہان اول درجہ کے طالبعلم شمار کیئے گئے ۱۸۴۶ء مین اعلے درجہ کا ڈپلوما حاصل کر کے عہدہ پروفیسری متھمیٹکس اور نیچرل فلاسفی مدرسہ ہائی اسکول کے لیئے منتخب کیئے گئے پھر اوکل اکونٹنٹ جنرل کو دفتر کا امتحان پاس کیا وہان ۱۸۴۸ء سے ۱۸۴۹ء تک رہے اور اسی ملازمت مین راجہ صاحب ٹراونکور کے بھتیجون کے اتالیق مقرر ہوئے جولائی ۱۸۵۳ء مین نائب دیوان ریاست ٹراونکور مقرر ہوئے۔ آپکی دیانت مستعدی اور رعایا پروری اور عالت انصاف سے راجہ صاحب کے علاوہ تمام فرقے خوش اور رضامند رہے ۱۸۵۸ء مین ریاست مذکور کے دیوان مقرر ہوئے انکے عمدہ انتظام کا نتیجہ ہوا کہ ابتک آمدنی ریاست سے خرچ ہو کر بہت کچھ بچ رہتا ہے اپریل ۱۸۶۶ء مین کے سی۔ ایس آئی کا تمغہ ملا ۱۸۷۲ء مین بانسو روپیہ ماہوار کی پنشن پر مستعفی ہوئے پارلیمنٹ کی بلو بک مین انکی خدمات کی بہت کچھ تعریف لکھی ہے جس زمانہ مین کہ حضور ارل میو کالے پانی مین مقتول ہوئے آپکو قانونی کونسل گورنمنٹ ہند و کونسل مدراس مین جگہ دیگئی گر آپنے انکار کر دیا فروری ۱۸۷۳ء مین مہاراجہ صاحب ہلکر نے تین برس کے لیئے چند شرائط پر عہدہ دیوانی دیا چند روز گذرنے پر حضور لارڈ نارتھ بروک ویسراے و گورنر جنرل نے نسبت مالی معاملات ہندہوس آف کامنس لندن مین جا کر شہادت دینے کے لیئے ارشاد فرمایا لیکن اندور سے انہین جانے کی فرصت نہین ہوئی جس زمانہ مین کہ مہاراجہ مہارا دگایکواڑ صاحب

اطلاع

اس ہفتہ کے پرچے مین سر ٹی مادھوراؤ اور جنرل عظیم الدین خان کی تصویرون کی وجہ سے گنجایش نہ رہی۔ آیندہ ہفتے مین ہم انشاء اللہ مسٹر کوئنٹن چیف کمشنر آسام۔ اور کرنیل اسکین اور سٹر لفٹنٹ سمسن مقتولین منی پور کی تصویرین بھی درج کرینگے ہمارے کارخانے مین ان سب کے فوٹو نہایت اچھے درجے کے موجود ہین قیمت فی تصویر ۸ ہے جن صاحب کو منظور ہو جلد طلب فرمائین بذریعہ ویلیو پارسل بھیجدیا جائیگی۔

گدی بڑودہ سے خارج کیئے گئے اوسوقت حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے بخیال تجربہ کاری انتظام ریاستہاے ہندوستانی سرٹی مادھوراؤ صاحب کو باستر فیاء مہاراجہ صاحب ہلکر دیوان ریاست بڑودہ مقرر کیا چنانچہ آپ نے اوس لیاقت دوراندیشی سے انتظام ریاست مذکور کیا کہ چار سال کے عرصہ مین ریاست مذکور بار قرضہ سے بالکل سبکدوش ہوگئی اور اسی لاکھ روپیہ کی بچت ہوکر بمبئی بنک مین جمع ہوا اس قابل تعریف انتظام کے صلہ مین حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین آپ کو راجہ کا خطاب بخشا اسکے بعد آپ نے بقیہ زندگی بآرام و آسائش بسر کرنے کی غرض سے استعفا گذرانا کہ وہ بالکل منظور ہوا تاہم آپ نے بزمانہ خانہ نشینی اپنی ہمدردانہ راے اور خیالات بارہ ملکی معاملات سے عام لوگونکو بذریعہ اخبارات انگریزی نیٹو تھنکر کے نام سے گاہ بگاہ بہت فائدہ پہونچایا - افسوس ! یہ لائق و فائق اور برگزیدہ آفاق شخص نے ۴ - اپریل کو بعمر ۶۳ سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی ٭

جنرل ابراہیم الدین خان م د

جنرل صاحب کا خاندان عمر خیل افغان ہے سو برس پہلے اُنکے اجداد مین سے نواب نجیب خان ولایت سے ہندوستان مین وارد ہوئے تھے جو بادشاہی وزارت کے مرتبہ پر پہونچے اور نجیب الدولہ امیر الامرا کا خطاب پایا اور نجیب آباد اپنے نام پر بسایا قلعہ بنایا ۱۷۷۰ء مین نواب نجیب الدولہ کا انتقال ہوا انکے بیٹے ضابطہ خان مسندنشین ہوئے یہ دونون سردار والی ملک تھے ضابطہ خان کے بیٹے نواب معین الدینخان عرف نواب بھنبو خان گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے پانچہزار روپیہ ماہوار کے پنشن یاب تھے - انکے بیٹے جلال الدینخان بھی سرکاری پنشن یاب تھے گورنمنٹ نے انکی اولاد کی پرورش اور تعلیم مین بھی اعانت کی [illegible] جنرل صاحب [illegible] ۱۸۳۸ء کو مرادآباد مین انھون نے انگریزی کی ابتدائی تعلیم پائی آخر بریلی کالج مین انٹرنس کی ڈگری حاصل کی جنرل علی اصغر خان مرحوم اُنکے خالو نے انکو متبنی کیا تھا اسلیے رامپور مین بُلا لیا اور انگریزی ملازمت کی طرف توجہ نہ کرنے دی جنرل علی اصغر خان ریاست رامپور کی فوج کے سپہ سالار تھے شکار کا شوق بہت رکھتے تھے اسوجہ سے بہت سے انگریز ان سے جو نینی تال پر آیا کرتے تھے اور دامن کوہ مین شکار کھیلتے تھے انسے بہت راہ و رسم تھی جنرل اعظم الدینخان مرحوم مین سپہ گری کا مادہ فطری تھا یہ بھی شکار کھیلنے مین کامل مشاق ہوگئے تھے اور انکی راہ و رسم یورپین افسرون سے بڑھتی گئی جنرل علی اصغر خان مرحوم کی وفات کے بعد [illegible] جنرل اعظم الدینخان سپہ سالار اس ریاست کے مقرر ہوئے [illegible]

[illegible]

گورنمنٹ کے ساتھ تھے وہ انھین کے توسط سے طے ہوتے تھے - آخر مین نواب مشتاق علیخان مرحوم کی ولیعہدی کا معاملہ بھی انھین کی معرفت طے ہوا -

۲۱ - مارچ ۱۸۸۷ء کو نواب کلب علیخان نے رحلت کی اور آنکے ولیعہد نواب مشتاق علیخان مرحوم مسندنشین ہوئے اور انھون نے جنرل صاحب کو اپنا وزیر مدارالمہام بنایا اور بائیس سو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کی جب ریاست مین کونسل مقرر ہوئی تو جنرل صاحب واس پریسیڈنٹ مقرر ہوئے -

۱۳ - اپریل ۱۸۹۱ء شب کو قاتلون نے گولیون سے ہلاک کیا -

بنارس

جناب من - قبل اسکے کہ یہ عریضہ آپ کے ناظرین کے ملاحظے سے گزرے یقین ہے کہ بیانات بلوے کے تفصیلی حالات روزانہ اخبارون مین شائع ہوچکین تاہم ایک ایسے نامہ نگار کی حیثیت سے جو بوقت واقعہ موجود ہو لازم ہے کہ مین اپنے فرض سے ادا ہون اسوقت مین بلوے کے اسباب و علامات سے بحث نہین کرتا صرف ۱۵ - اپریل کے واقعے کی اطلاع دیتا ہون - اوس روز شہر مین خبر مشہور ہوئی کہ میونسپلٹی رام مندر کی نسبت جو پانی کے نل کیوجہ سے معرض انہدام مین نظر آتا تھا کچھ تجویزین سوچیگی شہر کے اوسی [illegible] لوگ [illegible] ساتھ قریب آٹھ دس ہزار کے لوگ نل کے گرد جمع ہوئے مگر وہان اس بارہ مین کچھ طے نہوا خبر اڑ گئی کہ مندر منہدم ہو رہا ہے بعض لوگ کہتے ہین جن لوگون سے غرضیان دی تھین وہ دھمکانے بھی گئے تھے [illegible] مصداق ہر کہ تنگ آید بجنگ آید سب مجمع [illegible] کے کارخانے کی طرف گیا اور تمام کلین [illegible] توڑ پھوڑ کر تین [illegible] دن کے [illegible] دریا بہ [illegible] کا معاملہ ہوا اور مندر کے گرد کھدی ہوئی کھائی کو سب بند کر دیا - وہان سے کچھ بدمعاشون سے اون حضرت کے گھر کی طرف رخ کیا جنکی بدولت مندر گرتا تھا [illegible] نہین ملے [illegible] متعلقین کی جان و مال [illegible] اور میان [illegible] کی حالتین نہین معلوم کیا کیا گزرے - پھر راجہ شیو پرشاد [illegible] جنکے خیالات کی بدولت تمام ہندوستان کے بدخواہ تھے [illegible] آپ سے لوگ ناخوش تھے - صرف چند شیشہ آلات [illegible] نے [illegible] جنگ جدل بھی کی خیریت گزری [illegible] آج کہان ہوتے - پھر تار گھر اور تار ماسٹر پر آفت آئی کچھ خزانہ [illegible] راجگھاٹ کے اسٹیشن ماسٹر اور تار بابو کی مرمت کی یہان خزانہ کے صندوق توڑ کر تین ہزار کے قریب روپیہ اور ایک چاندی کی اینٹ لی - خزانے کے اس صندوق کے پرچخے مین نے بچشم خود دیکھے نہین معلوم پولیس نے بلوائیونکے ہاتھوں کس بلا کی طاقت پیدا کر دی تھی - یہان بھی پیپ وغیرہ کو نقصان پہونچا مگر گورنمنٹل فوج آگئی اور لوگ منتشر ہوگئے بارہ بجے سے چار بجے تک ہنگامہ رہا - اب بدمعاشونکی گرفتاری جاری ہے پانچ چھ سو کے قریب گرفتار ہوچکے مین جیلخانہ بھرا ہے کوئی دوست یا عزیز اونسے ملنے نہین پاتا آیندہ دیکھیے کیا کارروائی ہوتی ہے ٭

علی حزین

مضامین غیر

ششدر ہین مضطرب ہین بہت بیقرار ہین
چھیڑے ہمین نہ کوئی کہ ہم روزہ دار ہین

صبح ہی سے لب خشک۔ چہرہ زرد۔ بال پریشان۔ ششدر و حیران۔ سر بگریبان۔ کبھی یہان کبھی وہان۔ شدت اضطرار۔ بلا کی بیقرار۔ منہ سے تھوک جاری۔ ہر کام سے طبیعت عاری۔ کتاب اوٹھائی۔ دو سطرین دیکھین بند کر کے رکھدی۔ اخبار کھولا۔ عنوان دیکھکر اودھر پھینکدیا۔ ایک ایک سے خشکی کا گلا۔ پیاس کا شکوہ۔ کمزوری کی شکایت۔ گرمی کی حکایت۔ بات بات مین جھنجھلاہٹ۔ غصے سے ہاتھ مین رعشہ۔ سارے بدن مین لرزہ۔ الا مین ملازمین پر بار بار خفگی۔ ناحق جھڑکی۔ بے تکلیف۔ وہ کس واسطے۔ نالائق احمق۔ گدھا۔ الو۔ پاجی۔ سو دفعہ سمجھا دیا کہ ہم روزہ دار ہین۔ غصہ نہ دلاؤ پھر بھی کمبخت نہین مانتے۔ دق کرتے ہین۔ اندر سے ماما آئی۔ اوسکے جھوٹا تھام دو تین چانٹے رسید۔ ہمت تمھاری کی۔ مُردار وہان سے آئی تھی بانکر۔ کہدیا کہ ہم روزہ دار ہین۔ ہمین چھیڑو۔ کسیطرف سے جوتے کی ذرا آواز آئی اور فوراً مارو۔ ایکا پاؤن ٹوٹ جائے۔ کمبخت روزہ دارون کو خواہ مخواہ چھیڑتا ہوا جاتا ہے۔ مکان کی چھت پر کہین کوا بول اوٹھا۔ کوئی ہے؟ ابھی آ۔ بندوق ہمارو۔ بہت اچھا بندوق دکھتی کو صاحب نے اوسکا ذکان کر۔ اور دل مین بھائی بند۔ [illegible] کیا تھا۔ [illegible] سارے مکان مین لو آ گھاری بیگنی۔ لاحول ولا قوۃ۔ ناک مین دم آگیا۔ گھبرا کر میون جی ماردیا۔ حضور نہین وہ تو اوڑگیا۔ نالائق۔ بیوقوف۔ پاجی۔ اچھا ایک روپیہ جرمانہ۔ وقت کی بات۔ سامنے گھر کی لتیا آگئی۔ جھٹ ڈنڈا اوٹھا ایک پڑے۔ عجلت مین نشیب و فراز کا خیال کہا۔ ایک ہی قدم پر ارررر دھڑام۔ سر نیچے ٹانگین اوپر کتیا مین سے کرتی نو دو گیارہ۔ جلدی سے سنبھل کپڑے سے گرد جھاڑ۔ کرسی پر جا ڈٹے۔ اب بیکاری کا مشغلہ۔ بے شغلی کا شغل۔ شامت کی مار چہرے پر ایک مکھی بیٹھ گئی۔ زور سے دو تین طمانچے رسید۔ گورے گورے اوبھرے اوبھرے گال گلگلے کیطرح سرخ۔ خفت مٹانے۔ ندامت دور کرنے کی غرض سے مقراض اوٹھا۔ ناک کے بال کاٹنا شروع کیئے۔ پھر دل [illegible] پندرہ منٹ نہین۔ پورے تین گھنٹے اودھر نوکرون مین چپقلش بیوی ماماؤن مین توبہ تلا۔ ایسے روزے سے حاصل۔ غرض۔ مطلب! دنیا کا نفع نہ دین کا فائدہ۔ روزے کیا آئے نعوذ باللہ سارے گھر پر بلا نازل ہوگئی۔ مصیبت پھٹ پڑی۔ کہان تو اس مبارک مہینے بزرگ ایام مین عبادت تلاوت کا حکم ... وظائف کی تاکید۔ منہیات و مکروہات کی ممانعت۔ اور کہان صبح ہی سے بے ناحق کا غصہ۔ گالی گلوچ۔ اول فول۔ خبط و بے ربط باتین۔ اس سے تو بے روزہ دار ہی اچھے کہ کسی کونے کوٹھری مین چرا چھپا۔ کچھ کھا پی۔ حقے کے دم لگا۔ دامن سے منھ پونچھ باہر نکل آئے اور گھر کے کام کاج۔ دنیا کے دہندے مین لگ گئے کسی کی دل آزاری سے مطلب نہ بک جھک۔ جخ جخ سے غرض۔ خدا کا خوف۔ عقبے کا ڈر ہو تو سیدھے سیدھے چار مومن۔ مسلمان بندون کیطرح روزے رکھے جائین۔ ورنہ محض دنیا کا دکھانے۔ دنیدارون کی سی صورت بنانے کا نتیجہ؟ دن بھر فاقہ کرنے۔ بھوکون مرنے سے حاصل؟ ادہر بیکاری کے شغل مین بیٹھے بیٹھے دوپہر۔ اُف اُف بڑی گرمی۔ شدت کی تپش ہے۔ پنکھے لاؤ۔ ٹٹیان لگاؤ۔ پانی چھڑکو۔ چلمنین گراؤ۔ یہ کرو وہ کرو۔ حکم ہوتے ہی سب سامان لیس۔ مسہری پر دراز۔ خدمتگاری مین مصروف۔ یہان بھوک مین نیند کہان۔ کبھی اس پہلو کبھی اوس پہلو۔ کسی طرف طبیعت کو چین نہ دم بھر قرار ہے

کباب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین
جو جل اوٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین

گھبرائے اوٹھ بیٹھے۔ گھڑی دیکھی تو ایک پر بیس منٹ خدا کی پناہ۔ دن ہے کہ کمبخت کسی طرح ڈھلتا ہی نہین۔ جھنجھلا کر زور سے گھڑی اودہر پھینک پھر چار دن ستائے چپت۔ ہزار خرابی پانچ بجے ذرا دم مین دم۔ پانی طلب۔ مسواک حاضر۔ کلی غرارے۔ منہ ہاتھ دھونے مین ٹھن ٹھن کے بجے۔ پانچ جھٹ پٹ بالون مین کنگھی کر۔ کپڑے پہن ٹمٹم پر سوار۔ یہ جا وہ جا۔ ادھر ایک نئی اپج۔ دور کی بات۔ ثواب کا خیال۔ [illegible] روزہ شکستن کے وقت سے عوام و خواص کو واقف۔ قرب و جوار کو آگاہ کرنے کے لیئے بم کے گولے شادی بیاہ والے تیارہ آتشبازیتین چھڑھائے۔ ایک ہاتھ مین سوختہ دوسرے مین ایک شامی کباب لیئے موجود۔ اودھر سیر سپاٹے سیر گشتی کے بعد خوش خوش گھر واپس۔ سواری سے اوترنا تھا کہ عید کے چاند کی طرح مغرب کا وقت نمایان صدائے اللہ اکبر کے ساتھ۔ بم کا گولہ دن سے اوڑتے ہی توبہ شکست۔ روزہ رخصت ہے

شام کو گولہ چل گیا دن سے
ایک روزہ نکل گیا سن سے

اب کیا پوچھنا۔ بلا مبالغہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا۔ بڑے۔ گلگلے۔ پھلکیان میوہ۔ ترکاری۔ شربت۔ برف۔ این و آن۔ چنین و چنان۔ سب چشم زدن مین داخل شکم۔ اسپر شربت کی غٹا غٹ۔ پانی کی کھینچا کھینچ۔ الٰہی تیری پناہ گلاس تو کیا۔ صراحی کی صراحی۔ گھڑے کا گھڑا خشک۔ پیٹ شریف سبیل کا مٹکا

ـــہ روزہ توڑا نہ۔ کباب گھبرا ٹھاری نکاجائیگا؟

یا سیٹھ سالار کی شکل - یا لالہ دھوسٹرمل کی توند گادری کھا کر حقہ منہ سے لگاتا تھا کہ تیوراکر دھم سے پشت بزمین ہاتھ پاؤن سرد ہوش غائب - حواس نفرپا بی گھبن نے کبھی ایسی حالت دیکھی تو تھین نہین سمجھین میان حوروں سے آنکھ لڑانے شتاشت شتاشت بت رسہا ہے - گھر بھر مین شور غل ماتم برپا آواز ستکر عزیز قریب لوگ آئے - حکیم ڈاکٹر اپرسے غیرسے نتھو خیرے - ایک دم سے اسطرح ٹوٹ پڑے جیسے روزہ دار افطاری پر کوئی نیوڑا چھڑکنے پانی کے چھینٹے دینے مین مشغول کوئی لخلخہ سونگھانے صندل لگانے مین مصروف - غرضکہ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

سا خدا کرکے ہونے ڈھائی گھنٹے مین ذرا دم مین دم - جان مین جان - موا ٹھکانے - اب فکر ہوئی بھوی جو کچھ ہو کل سے تو روزے نہ رکھین گے - بان ست، تو جہان - قرآن مین بھی آیا ہے - "لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ" علاوہ ازین کمزوری ضعف اور نقاہت مین تو حکم ہی نہین خدا خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا - خیال ہے تو صرف اتنا کہ اگر کہین کے نوصا نسب حب چار آنکھ - ایسے ہی روزے نہین رکھتے تو پھر ہما شما - انڈر جاہلون کی کیا ہستی - بقول شخصے ع

جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

کاشش خفیف درد سر یا زکام ہی ہو جاتا تو "فمن کان منکم مریضاً" کے مطابق - خرضین لی دندان شکن دشمنون کی سرکوبی کا خوب ہی موقع ملتا اس خیال سے کہ لاؤ خود ہی زکام کی تدبیر کرین ناک مین تی ڈالکر چھینکنے کے لیئے جلدی سے اوٹھتے تھے کہ ہا ہا قربان اوسکی کبریائی کے صدقے اوسکی کریمی کے - دلی تمنا منہ مانگی مراد تڑاتے حاصل سہری کے توڑے پر کھٹ سے - یون جا پڑا - سارا انگوٹھا لہولہان - تڑاتڑ خون جاری جلدی جلدی دو تین تہ کپڑا لپیٹ پانی ٹپکا - خوشی خوشی بستر پر دراز کلیجہ کی پھانس - آنکھ کا خار نکل گیا تھوڑے ہی دیر مین خرخر خراق صبح تک بیداری حرام - دن چڑھے آنکھ کھلی معمولی کامون سے فراغت حاصل کر - اوٹھتے کو ٹھیلتے بہانہ - لنگ کھاتے آہستہ آہستہ قدم دھرتے - چھڑی ٹیکتے نازل - پھر انتقا - کا موقع پوچھنے کی بات مین کیا شک ہم آپ - یہ وہ - این اخیر باشد - یہ کیا ہوا - ہاے کچھ نہ پوچھو - اُف اُف بڑا درد ہے - اے کیون نہین - وہ تو چہرے ہی سے ظاہر اسی سبب سے دو روزہ بھی قضا کر دیا بہت مناسب - بہت درست - ایسی حالت مین تو جائز ہی نہین - اب کیا کہنا - چین ہی چین لکھتا ہے سہ

نہ مفتی کا کھٹکا نہ قاضی کا ڈر

اوڑین راتدن اب مزے بیخطر

حقہ پانی پان تمباکو - برف شربت سب کھلم کھلا - دیکھنے والے دل ہی دل مین توبہ توبہ - استغفر اللہ - معاذ اللہ افسوس صد افسوس - وہان دوسرون پر نقاہت - نقاہت کا بار بار اظہار ہر دم فضیحت فضیحت - روزے کیون نہین رکھتے - سخت نالائق - بڑے گدھے - پورے بیوقوف - کیا کہین شرع کے حکم سے مجبوری ہوئی - ورنہ ہمتو روزے ہرگز نہ توڑتے - پھر تمہین اس سے کیا - حدیث مین آیا ہے - انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال - خبردار ٹال سے حکم کی تعمیل نہ ہوئی تو سخت سزا دیجائیگی - یہان خیرے نباشد - اثر تک ندارد - یہ سب کوٹھری کے اندر - اپنی گلی مین کتا شیر - باہر گئے تو رومال سے پان کی سرخی چھڑا - نمایشی صورت بنا - روزہ دارون مین داخل الغرض جیون تیون فاقہ کشی کے دن تشنہ لبی کے ایام رخصت - صرف دو دن اور باقی وہ بھی ۲۹ کے شبہے مین ورنہ ایک ہی سمجھیئے - دفعتاً کچھ تو آخر کا خیال اور کچھ لوگون کی شرما شرمی - پھر روزہ داری کا شوق - پانچون سوارون مین شامل ہونے کا اشتیاق اب تھا ہی کیا - ۲۹ - ہی کو ہلال نمودار - چلیئے فراغت - گیارہ مہینے کی مہلت - اول بآخر نسبتے دارد کے عامل امولگ کے شہیدون مین داخل ایں ہم غنیمت است +

الراقــــــــم

توبہ کرتے ہین مے بھی پیتے ہین +

وہ بھی جاری ہے یہ بھی جاری ہے

(شوخ ظریف)

عرضی افیونیان

حضرات دنیا عجب مقام ہے فی الحقیقت رنج کا گھر - عذاب کا محل تکلیف کا قصر کہنا چاہیئے کوئی دل شاد ہو - نہ کوئی خاطر آسودہ گرمی کی شدت سے حرارت غریزی نے وہ جوش مارا کہ گرم تو گرم سرد ملک یعنے ولایت تک کے برف خوردہ دل گرما اوٹھے اور لمبے چوڑے جلسے ہونے لگے - عمر رضا مندی کے بل نے ابھی ایک سانپ نکالا ہی تھا - اب سنتے ہین کہ بہت بڑا ایک بل اور ہاتھ آیا - جسمین سے کالا سانپ نکالکر مارا جائیگا - یہ وہ بل ہے جسکے موذی سانپ نے ہزارہا بندگان خدا کے دل مین گھر کرکے اپنا قوام اسے توبہ رنگ جمایا - ہندی کی چندی کیجیے کہ بل کیا ہے - اور سانپ کیسا بل - وہ رزولیوشن ہے جو انسداد افیون کے لیئے پاس ہوا ہے - اور سانپ وہی افیون جسکے سونگھنے سے زہر چڑھتا ہے - جسے بہت بڑھ کے تعریف کی ہے وہ بھی اسکا دشمن جان معلوم ہوتا تھا دیکھیے وہ حاجی - فرماتا ہے -

افیون خوبست کیف خوبے دارد +

افیون مفرح القلوبے دارد +

مسٹر احمق الذین کی سفاہت (سفارت)

بیماری کو مرنے سے بچانے ... بحالی ہے اور ہماری زندگی اوسکے دم قدم سے وابستہ ہے یا تو بالکل بند اور اقلاً کیجایے آڑ کہ مین لگانے کو بھی نہ ملے۔ یہ کیا کہ جو تولہ کھاتا تھا وہ ماشہ ہے اور وہ رتی سے دیکھ دیکھ کے بیسے ہاتھ سے اور رہ جائے جسقدر افیون سے طاقت و توانائی جسم پر چالا کی آج ہم مین سے وہ مل بالکل نہ رہیگی۔ افیون بند ہوئی۔ اور ہم گئے گذرے اگر سرکار اور امرا ہماری حالت کا خیال ہے تو بہت جلد اسطرف توجہ کی نظر پھیری جائے کہ ہم بڑے کون ہیں آدھے سے کم رہ گئے ہین اور برابر کم ہوتے جاتے ہین یقین مانئے جس دن سے یہ خبر وحشت اثر سنی ہے افیون کا نشہ غائب ہو گیا ہے جسکی وجہ سے پھیپھڑے پر چھینٹا کا مطلق اثر نہیں۔ خدا کے واسطے بہت جلد اس طرف توجہ فرمائیے ورنہ یہ معدوم بندے یونہیں گھل گھل کر مر جائینگے ٭

زیادہ حد ادب

[illegible]

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۹۱۸ء

ماسٹر- پھر اس سے زیادہ کیا امن اور عدل ہوگا جو اسوقت مین موجود ہے
شاگرد- عدل نوشیروانی بھی سنا ہے یا نہین۔
ماسٹر ایک مشہور تاریخی بات ہے۔
شاگرد پھر اوسکا قول بھی سنا ہے کیا تھا
ماسٹر- مین نے نہین سنا تم بیان کرو
شاگرد اوسکا قصہ یہ ہے کہ ایک وقت بادشاہ کو شدید ضرورت لاحق ہوئی روپیہ کی اور فوج محاصرہ کیئے ہوئے تھی اور دار الخلافہ سے بہت فاصلہ پر تھا بادشاہ کے حکم سے شہر میں منادی کی گئی کہ اسقدر قرض بادشاہ کو درکار ہے جو ادا ہونے پر پہونچکر ادا کیا جائیگا ایک کفشگر نے اقبال کیا کہ مین قرض تو ایک طرف بطور نذرانہ کے پیش کرتا ہون صرف میری درخواست ہے۔ کہ میرا لڑکا مکتب مین ادیب کے سپرد ہو۔ بزرجمہر جو اوسکا وزیر اور بڑا حکیم تھا۔ یہ درخواست اوسکی بادشاہ کے حضور مین لیگیا۔ بادشاہ نے تھوڑے سکوت کے بعد نامنظور فرمائی بزرجمہر نے پھر ضرورت شدیدہ عرض کرکے منظوری کے لیئے التماس کیا۔
جواب ملا کہ کفشگر کا لڑکا اگر مکتب مین تعلیم کو دیا جائے تو کیا تمہارے لڑکے اور ہمارے لڑکے کفش دوزی سیکھنے کو بھیجے جائینگے۔ عدل کا اقتضا یہ ہے کہ (ہر پیشہ ور پیشہ خود کند) غرض بادشاہ نے قطعی انکار فرمایا اور فوج کو سخت حملہ کا حکم دیا کہتے ہین کہ اوسکی وجہ وہ مہم سر ہوگئی۔ اور ضرورت سے زیادہ خزانہ دشمن کا ہاتھ لگا
چنانچہ ایسا ہی ایک قول تجربہ کار بوڑھے جنکو شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کہتے ہین اوسکا بھی سن لیجیئے ؎

وقتے افتاد فتنۂ در شام ٭ ہر کس از گوشہ فرا رفتند
روستا زادگان دانشمند ٭ بوزیری بادشا رفتند
پسران وزیر ناقص عقل ٭ بگدائی بروستا رفتند

ذرا غور سے دیکھیئے کہ اس حالت کو انھون نے بھی فتنہ سے تعبیر کیا ہے۔ کیا یہ حالت اسوقت مین نہین ہے اور یہ فتنہ اسوقت پھیلا نہین ہے اور پھیلایا نہین جا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ فتنہ۔ امن و عدل سے متضاد ہے نہ مرادف۔

ماسٹر- میری سمجھ مین نہین آتا کہ اس عام تعلیم کا فتنہ نام کیون رکھا گیا ہے اور اسمین کیا نقصانات ہین۔ تعلیم جب عمدہ چیز تسلیم کی گئی ہے تو گویا فیاضی اسکا نام ہے کہ ادس سے۔ مخلوق محروم رکھی جائے اور تنہا خوری پر کمر باندھی جائے۔ اتنے بڑے تجربہ کار شیخ سعدی بھی اس جگہ غالباً چوک گئے آخر قیانوسی خیالات کا کچھ اثر تو ہوتا

شاگرد- گستاخی معاف آپ نے تو وہ مثل پوری کر دی۔ کہ

رقص کردن خود نداند صحن را گوید کج است

آپ ایسے موٹی پیش پا افتادہ بات کو تو سمجھے نہین اتنے بڑے تجربہ کے قول کو غلط فرما دیا ذرا پہلے غور کر لیجیئے پھر جو جی چاہے فرمایئے۔

ماسٹر- مین نے اس مسئلہ کو خوب غور کیا ہے بلکہ ایک مرتبہ اس معاملہ خاص مین کچھ رائین بھی اخبارون مین درج ہوئی یقین آخری بات عمدہ تسلیم کی گئی۔ کہ عام تعلیم برقرار رہے کیونکہ ایسی عمدہ چیز سے کسی متنفس کی نسبت۔ منع کرنا بالکل فیاضی کے خلاف ہے۔

شاگرد مین بھی علم کی عمدگی کا ضرور قائل ہون اور ہرگز یہ نہین کہسکتا کہ نفس علم مین نقصانات ہین اسکی مثل بالکل ایسی ہی ہے جیسے باران رحمت کہ تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات کو اس سے عام فائدہ ہے چنانچہ خود خدا فرماتا ہے (وجعلنا من الماء کل شیء حی) لیکن کیا یہ قول سعدی کا غلط تھوڑی ہے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسی زمین ہوگی ویسی ہی روئیدگی

مضامین غیر

گرمی کا سفر

ٹھیک دوپہر کا وقت - برائے نام آفتاب کا زوال ہوگیا ہے - لیکن کمال زور شور سے ہے مجال کیا کہ نظر اٹھا کر اوسکی درخشان نوکیلی شعاعین کوئی دیکھ تو لے - صاف نظر جلا کر آنکھون کو چوندھیا دین ہزارون سر تیز برچھیان ہین کہ چمک چمک کر ہر طرف گر رہی ہین - دشت کے ذرے آسمانی ستارون کی طرح چمکیلے اور نورانی معلوم دیتے ہین چرندون کی حالت ناگفتہ بہ ہے - وہ اوس کڑاکے کی دھوپ پڑی ہے کہ چموٹے کی طرح جلس کر رہ گئے اور اب اون مین سے تیر سے نکل نکل کر اونھین کا دل و جگر جلاتے ہین درخت سوکھے کھڑے ہوئے - الگ الگ کھڑے جل رہے ہین پتے بھی ساتھ چھوڑ گئے شاخین بھی انکار کرتی جاتی ہین ایسے ہنگام مین جانور بیچارے کہان تھم سکتے ہین جا بجا آشیانون اور نشیمنون کے تنکے یا خار و خس جو معلوم ہوتا ہے مگر خالی ایک چیل کیسی جن جن جانورون نے اس فصل مین انڈے دیئے مجبور چھوڑ کر اپنی جان بچائی جان ہے تو جہان - چھوٹے چھوٹے چشمے سوکھ گئے اندر سے مٹی نکل آئی وہ بھی جا بجا سے چٹخی ہوئی ہے - یا پیاس کے مارے چھاتی پھٹ گئی - ہوا نے قریب قریب کے درخت لڑا لڑا کر آگ لگا دی جنگل کرۂ نار ہو گیا یونہین دھوپ کی حدت کیا کم تھی آگ نے ملا ہوکے حرارت پیدا کر دی اتنے ہوا طرف جاتی ہے آفت ہی ڈھاتی ہے زمین پر پاؤن رکھنا درکنار صرف تصور سے پاؤن نظر مین چھالے پڑتے ہین تھکے ماندے مسافر اگر تنگ آکر چاہین کہ ذرا دم لین یا ستائین سایہ نایاب بلکہ عنقا ہے آفتاب وسط سما پر ہے تلا ہوا - عالم کہین کہین اگر سارے جنگل مین کوسون کے فاصلے پر جلتے اور سوکھنے سے دو چار درخت سایہ دار گھنیرے بچ بھی رہے ہین تو اونکا سایہ جڑ تک محدود ہے نہ راحت کا محل ہے نہ آسایش کی جگہ - کوسون کیا بلکہ منزلون چرند پرند کی پرچھائین نہین دکھائی دیتی - ہر ذرہ آفتاب محشر ہے اور سارا میدان عرصۂ حشر - اس ہنگام آفت التیام مین ایک مسافر غریب آفت کا مارا لٹیا ڈوری لکڑی پر لٹکائے - دری کاندھے پر ڈالے کتابین بغل مین دابے قدم بڑھائے چلا جاتا ہے افسوس یہ ہے کہ اسکا اور آفتاب کا مقابلہ ہے اور یہ مقابلہ اوس وقت تک بدستور باقی رہے گا کہ آفتاب میدان چھوڑ کر ہٹ جائے - اور پالا اسکے ہاتھ رہے لیکن یہ امید کب ہے اول تو دوپہر دن باقی ہے اور دن بھی گرمیون کا - پہاڑ سا دن جو خسخانون تہ خانون مین گدگدے بچھونون پر آرام کی کروٹون اور راحت کی میٹھی میٹھی نیندون مین بھی کسی طرح تمام نہین ہوتا اور تو اور گھڑی کی سوئیان بھی دن کو آرام مین ہوتی ہین - جب سرہانے تکیہ کے نیچے سے گھڑی نکالکر دیکھی ایک پر دس منٹ پائے گھبرائے اور جی چاہا کہ گھڑی کی سوئی مین تاگا باندھ کر کھینچنا شروع کیجیے - پھر دیکھا اپنے نزدیک تو گھنٹہ بھر کا وقفہ کیا تھا وہان ایک پر پندرہ یا بیس منٹ یا الٰہی کیا دن کو بڑا آزار ہوگیا جو کسی طرح تمام ہی نہین ہوتا - الغرض جہان طرح طرح کی راحت و آسایش موجود ہے وہان تو دن کا رونا دن بھر رہتا ہے - وائے بر حال اوس مسافر آفت زدہ غم کش دور از وطن مبتلائے محن کے - جو نہایت باموقع اور مناسب آرام کا وقت چھوڑ کر تارون کی چھاؤن مین منزل مقصد کی تلاش مین چل کھڑا ہوا تھا اور اب خدا خدا کرکے - دوپہر کے قریب اس ہولناک میدان مین اسنے اپنی منزل کا ایک حصہ ختم کیا ہے - امید اور توقع ڈھارس دیئے اوبھارے لیے چلی جاتی ہے کہ آج چھٹی منزل ہے شام کو آرام سے سونا - اور اس تکلیف کا بدلہ ساتوین منزل تمام ہونے پر ہاتھ آئے گا -

مشکلے نیست کہ آسان نشود ✣
مرد باید کہ ہراسان نشود ✣

یہ مسافر کچھ دل کے اوبھارنے اور امید کی ڈھارس اور آرام کی توقع ہی پر نہین چلا جاتا ہے بلکہ اسکا فطری شوق اور دلی ذوق اسی دنیا و ما فیہا سے بیخود و علیحدہ کیئے عالم بالا کی طرف لئے جاتا ہے - لیکن اس مسافر کے چہرے اور بشرے سے معلوم ہوتا ہے کہ سن اوسکا ابھی اور عمر بھی شباب کی ہے کیونکہ سبزہ آغاز معلوم ہوتا ہے اور مسین بھیگ رہی ہین (پسینے مین) چلتے چلتے داہنے بائین ایسی گہری نظر ڈالتا ہے کہ شاید دور ہی سے کوئی چشمہ یا قبر نظر آئے لیکن کچھ معلوم نہین ہوتا - دل بیٹھا جاتا ہے اور کسی قدر حوصلہ پست ہو رہا ہے وہ پیر جو ابتدا مین نہایت تیزی سے بڑھ بڑھ کر پڑ رہے تھے اب ڈھیلے ہو چلے ہین خبر کرد پڑتیا رہا نہین اب دورے چھوٹی پڑ چلی ہین - تیزی کے بدلے سستی اور جلدی کے عوض نرمی شریک رفتار ہے جس بیخودی و بیتابی و محویت کے عالم مین جا رہا تھا وہ بات ہی باقی نہیں - اب طبیعت ماندہ اور حیلہ طلب ہوگئی - قدم قدم پر رکنے لگا کبھی پسینہ پونچھنے کا بہانہ تھا - اور کبھی کانٹے چبھنے کا حیلہ - کبھی اپنے پاؤن کی بھولی بھولی زمین دیکھکر ڈر جاتا تھا اور کبھی پسینے سے جمی ہوئی گرد جھاڑتا تھا - وقت ٹالتا - پھونک پھونک کر قدم اوٹھا رہا تھا کہ دور سے ایک بہت بڑا چشمہ لہرین مارتا دکھائی دیا اوسوقت کی خوشی کے ساتھ اسکی حالتون کا بدلنا عجیب تماشہ کی یادگار بات تھی پھر وہی تیزی و چستی اور اگلی سی جلدی اور روانی مزاج مین آگئی گویا جان تازہ ملی - امید نے سہارا دیا - اور وہی تھکے ماندے قدم نہایت مسرت کے ساتھ تیز تیز اوس طرف پڑنے لگے - جاتے جاتے جیسے ہی چند قدم کا فاصلہ باقی رہا اور نگاہ نے چاہا کہ مین سیراب ہو کر پیٹ اسکو ٹھنڈا کرون کہ دفعتہ اس غریب مسافر کی

مکن ہر دم آزاری اے تُند رائے
کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے

پتیرے ہو گئے۔

ایسی ہلا پتی اور گھبراہٹ مین سوا اسکے اور ہو ہی کیا سکتا تھا کہ آن
رخصت اطمینان الوداع صلح کافور ۔ ایک دم سے بل کا ماٹ جو گرتا ہر
سارا عالم فول بنگیا ۔ مادہ ہیجان مین آگیا ۔ یون تو آپ جانیے سارے
عالم کی عقلین چرنے گئی تھین ۔ زمانہ بھر ہی فول بنا ہوا تھا مگر زلزلہ بر عضو
ضعیف مے ریزد کے بموجب میاں ہندوستان ہی اب سر سے کا دی
تنگے یہان تو وہ سودا سوار ہوا کہ اکاڑی پچھاڑی سر اواقی درماسے تیورانے
وہ لتیا بیج شروع کی کہ سارا طویلہ شکست سا ہوا ۔ قلعہ عمارت عول اور
ملیا میٹ ہو گیا ۔ عہود مواثیق برطرف ہوئے سلسلہ اتحاد منقطع کیا گیا
جدال و قتال کا بازار گرم ہوا اور میدان کارزار مین شوریدہ سر ان
فصل اردی نے برا جمایا ۔ نئی بوٹین وہ سے سابط دولتیان وہ مشکل
پشتکین چلین کہ بڑے بڑے آزمودہ کار حضرات کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا ۔
کوئنٹن ۔ اسکین گرمؤ وغیرہ وغیرہ کے قتل سے بچے کو کنا ری کا قتل
اور افغانی چیری بندون کی سفاکیان آنکھون تلے پھر گئین پھر آپ
اگر خیال کرین تو یہ معاملہ کچھ ایسا ویسا نہ تھا وہ تو کہیے خدا نے خیر کی کہ بات بنی بنائی
لے لنگئی ورنہ خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتا ۔ سچ ہے شیخ سعدی صاحب نے
خوب ہی کہا ہے ع

دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

انگریزی خبرون کے واسطے سب سے بڑی غنیمت یہ تھی کہ بچارے
نوٹڈرے قواعد کے پابند اصول جنگی پر کام کرنے والے سکھانے پڑھائے
جانچے بھالے نپی گنتی کے مختصر مختصر جنیدہ جنیدہ نفر پھونک پھونک کے
قدم بڑھانے والے ۔ تول تول کے قدم اوٹھانے والے ۔ گھڑی مین
چڑھا و گھڑی مین اوتار ۔ کبھی رکا و تھا و کبھی یکایک چل چلا و کبھی
نشیب و فراز دیکھنے والے ۔ الغرض سدھائے ہوئے جانور کی طرح
کبھی اس بل اور کبھی اوس بل ۔ ہر کرتب پر پولیٹکل کھلاڑی سے استمزاج
لینے اور ہر آن مداری کی چیتون پر نظر رکھنے والے ۔ تار برقی کی کھٹا کھٹ
پر جنبش کرنے والے ۔ الغرض محدود جماعت اور محدود اختیارات کے
سبب عذاب مین جان اور عجیب دقتون کے سامان ۔ اب غنیم کی کیفیت
سنیے کہ محض وحشیون کا کارخانہ جاہل غیر مہذب جانگلو ون سے سابقہ
مارنے مرنے اور کاٹنے کٹنے والے بھیڑیا ۔ نہ ان خلقت جنکو نہ مصالح
ملکی سے غرض نہ عاقبت اندیشی انجام بینی سے سروکار ۔ فن جنگ سے
ناواقف قواعد سے بے بہرہ اصول سے ناآشنا ۔ اونچ نیچ دیکھنے سے
مطلب نہین کسی کی جان کی اونکو پروا نہین ۔ بلا کے سفاک انتہا کے
بیدرد و ظالم ۔ وہ تو ہمیشہ ہتھیلی پر جان رکھے ع

بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

کے انتظار مین بیٹھے ہی رہتے تھے ۔ اونھون نے جو ذرا اسی کن یا بی لڑائی
کی بھنک کان مین پہونچی سمجھے کہ ہو نہو کچھ دال مین کالا ہے بچھو بوجھکے کام
کرنا چاہیے ۔ اسے لیجیے صاحب ادھرسے جو ذرا اُٹھا کا رہو تی ہے وہ چاروں
دن بگڑ بیٹھے ۔ اور ع

خوشی سے کاٹ لو دلدار گردن

کے رجز پڑھتے ۔ ماؤن سے دودھ بخشوا کے بیویون سے مہر کا جھگڑا چکا کے
گردن سے تیل لگائے ہوئے ۔ اور اچھی خاصی طرح برسر مقابلہ آگئے ۔
پھر آپ جانیے جب ایسے وحشی جانگلو ہماری سرکار سے مقابلہ کرنے پر
آمادہ ہون تو کیسے غصہ آنے کی بات ہے اصیل پرواہ آرین تو فرمایئے
کیسے ۔ مانہ معلوم ہوا اشیش نہ آئے تو کیا کیجے مجبوری تھی کہ فوج نہ تھی
ورنہ خدا کی قسم وہ وہ باضابطہ لڑائیان پانون جمائے ہوتین کہ کمبخت یاد
ہی تو کرتے اگر وہ ابھی کسی طرف سے مدد کا سہارا ہوتا تو پھر نالائقون کو
معلوم ہو جاتا کہ اصیل یون ٹیک کے لڑتے ہین ۔ اور مہذب لوگونکی
لڑائی یون ہوتی ہے مگر کیا کیجیے کہ دل کے سب حوصلے غریب الوطنی اور
بے یاری و مددگاری نے پست کر دیئے ۔ خیر اس مشت بعد از جنگ
سے کیا مطلب ۔ بات کو بات بڑھا ۔ مختصر یہ کہ پوری دبی مقتل ہو گئی کہ
بندھا خوب مار کھاتا ہے غنیم نے قلعہ ریزیڈنسی کو چار طرف سے گھیر لیا اب
ٹیپ کا مصرع رقت آمیز سننے بلکہ لکھ رکھنے کے قابل ہے کہ بصلاح
ومشورہ و باستصواب اہل الراے حضرات کے ہمارے بیچارے مسٹر کوئنٹن
صلح کا جھنڈا ہاتھ مین لیکے بات کو ورگذر نے کو نکلے مگر آپ جانیے یہ سب
باتین تو اوسکے لئے ہین جو آدمی ہو بات چیت کا قرینہ سمجھے صلح و جنگ کے
آداب جانتا ہو ۔ وہ جاہل مطلق اجہل الناس ان معصوم حضرات کو باہر آتے دیکھا
سمجھے کوئی آفت تازہ آنے والی ہے اور ہو نہو یہی لوگ اس کی گانٹھ سارے
جھگڑے فساد کی بانی مبانی ہین اور تمام بکھیڑے انھین کی کرتوت ہین ۔
ایک دفعہ ریا جو کرتے ہین سر تھیل ہو گئی ۔ اب یہ بیچارے لاکھ طرح سے
سمجھاتے صلح بہتر نہ جنگ کا غل مچاتے ۔ انجیل مقدس کی سنہری آیت
سناتے رہے مگر وہ ظالم ایک نہین مانتے ۔ پل پڑے ۔ بز ان بولدیا ۔ آخر کار
شیرون کو گیدڑون نے نرغہ مین کر لیا اور خدا جانے کن کن بیرحمیون سفاکیون
سے سب کو موت کے گھاٹ اوتار دیا ۔

انھین حضرات کی دیکھا دیکھی ۔ شوریدہ سران سرحدی نے بھی حرارہ
لیا آشفتہ مزاجان فرقہ سیران زئی نے رسیان توڑائین انھون نے دیکھا
وقت اچھا ہے موقع غنیمت ہے ۔ چوکنا ہرگز ہرگز نہ چاہیے پس تم کیون
نکلے بیٹھے ہو اوٹھو اور معرکہ مین مردمیدان ہو کر جوہر شجاعت دکھاؤ اور
داد جوانمردی دو اسے لیجیے صاحب انکا اوٹھنا غضب کا اوٹھنا تھا تہلکہ
مین ہلچل ۔ وہ دھوم دھڑکا مار دھاڑ لوٹ کھسوٹ قتل و غارتگری نے ایک

چلسہ مچادیا قیامت برپا کردی تو تلا کا غل مچگیا خدا انکے لچھنون سے ناک مین دم آگیا ہے - لاحول ولا قوۃ - کیا جنگجو لوگ ہین - زندگی تلخ کردی عیش منغص ہوگیا - جی پورین انتقام لین سرکشون کی سرکوبی کرین یا توم میرون کی گوشمالی کرین -

یہ سب تو جنگی بہادرون کے کارخانے لڑنے بھڑنے اسکے دل گردون کے ہتکھنڈے ملک پر جان فدا کرنے والون کے کارنامے تھے اب سنئے کہ خاص الخاص ہندوستان کے بیچا بیچ مین حضرات ہنود نے پھر ماہ نیاس کے سندہ ایک شوالہ کے انہدام پر … بلوہ کردیا میونسپلٹی کی بد اعمالیون سے تنگ ہوکر غلہ کی گرانی معاف … ٹکسون کی ارزانی سے ناچار کر … میونسپل ایجیٹیشن … مذہبی عبادتگاہ کے انہدام پر سرگروہان مذہب … بگڑ بیٹھے -

پھر آپ جانئے جاہل ذی ترک لوگون کا غصہ تھا - … اہل کار … ہون کم ہین یون تو زمانہ ہی … اور یہان تو … گرانی ٹکسون نے بارے بارہ مصالحے موجود تھے اک ذرا … ہی فیلنگ نے جوش مارا - بارود پر چنگاری پڑی … تعزیرات ہند بالاے طاق رکھی گئی اور امن عامہ مین خلل پڑا … سامان مہیا ہوگئے پاگل کتے کیطرح سارے عالم مین خوب ہی لوٹ کھسوٹ مچائی خیرخواہان سرکار پر یورش ہوئی ایک جگہ سے کامیاب دوسری جگہ سے بے نیل و مرام واپس آئے تاہم اسٹیشن ریلوے پر … اچھا خاصا حملہ ہوا سکہ علیہ السلام سے مڈبھیڑ ہوئی - ہزارون … دست شفقت پھیرا - ریل کا سلسلہ توڑا - تار کاٹا - خوب ہی دند مچائی - اونکے ساتھ مسلمانون کی جو شامت آتی ہے چند مومن بھائی بھی … اور … بلوائیون کی ذیل مین شریک ہوئے … کوئی ان کمبختون سے پوچھے کہ تمہین … جوتی کھالے کی کیا ضرورت تھی پیٹ کے دھندے … دنیا کی تکلیفین تمہارے لیے کیا کم تھین جو خواہ مخواہ جیلخانہ کی ہوا کھانے … بیکاری سے روٹیان … اس مہنگی … مین نام لکھا کے اٹھتے ہے کلنک کا ٹیکا لگا کے ساری قوم کو کیون بدخواہ بنایا بھنگ تو کھائی تھی اب موجون کی باری ہے - … تحقیقات ہوتی ہے - دیکھئے کون گرفتار دام ہوتا ہے کون رہائی پاتا ہے -

ہمارے نزدیک … کوئی تصور نہ … جیلخانہ … کالج … سر …

باقی انشاءاللہ …

اختر

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ … مئی ۱۹۱۰ء

ماسٹر- اچھا صاحب پھر تمہارا منشا کیا ہے وہ تو بیان کرو۔

شاگرد- میرے نزدیک جو لوگ صلاح اور فلاح ہندوستان مین ساعی ہین عام اس سے کہ نیشنل کانگرس کے ممبران یا ایجوکیشنل کانگرس کے اون سب کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ ہندوستان جسکی مثال ایک ہسپتال سے اسوقت ٹھیک چلتی ہے جسمین مختلف امراض کے مریض ہین کس قسم کے علاج کا محتاج ہے اگر ایجوکیشنل کانگرس والے اور سرسید اور اونکے چیلے چانٹے صرف اس بات پر اڑے ہین کہ تعلیم ہی سے ان سب امراض کا علاج ممکن ہے تو اونکی مثال اوسی حکیم کی سی ہے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ ہٹ اونمین سے اکثرون کی غالبا نادانی کے باعث سے ہے لیکن سرسید کو ہم نادان نہ کہین گے - وہ تو دنیوی امور مین چلتے پرزے تسلیم کیے گئے ہین صرف اپنے خطاب ملنے اور دیگر خود غرضیون کی وجہ سے ایسا کر رہے ہین جسکا ثبوت مسئلہ جانشینی سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے اونکی غرض یہی ہے -

زرد کان مار اگر زر نبود ۔۔

یعنے نباشد اور وہ بھی کے پشت تک چاہے تمام قوم آتش نکبت و افلاس سے جلکر خاک کیون نہوجاے یہ سب دنیا فریبی ہے لیکن واہ ری قوم کے لوگ کہ کچھ بھی نہین سمجھتے نیشنل کانگرس کے لوگ اگرچہ کسیقدر راہ پر ہین اور کچھ مقاصد اور مفاسد کو سمجھتے ہین گو کسی مصلحت سے یا ابھی کامل غور نکرنے سے اصلی مطلب سے دور ہین لیکن آیندہ جلد اونکے راہ پر آنے کی امید تو پائی جاتی ہے مگر اوس قوم کو کیا کہنا چاہیے کہ کچھ لوگ جسمین کے بجاے صلاح نیک اور مشورہ مفید سلطنت کے مخالفت پر خم ٹھونک کر اڑ گئے ہین - اور کوئی دلیل و حجت نہین صرف خوشامد سرائی حکام کی غرض سے جنھون نے ابتک اہل ہند کے حقوق پامال کیے ہین اور آیندہ بھی سرسبزی نہین چاہتے -

ماسٹر- یہ کھلا کہ آپ نیشنل کانگرس کے طرفدار ہین اور ایجوکیشنل کانگرس کے مخالف -

ضمیمہ اودھ پنچ

اڈیٹوریل نوٹس

بنارس کی تار برقی توڑنے کے مقدمے مین جج نے تین کو چودہ چودہ سال دو کو بارہ سال ایک کو دس سال اور ایک کو سات سال کے واسطے کالے پانی بھیجا اور ایک گنوار چھوکرے کو تین تین ضرب بید کی سزا دی اور ہمری اہیر کو جو سب سے بڑا مجرم ہے حبس دوام ہوا +

کالی پہاڑی کی مہم کی خبرون سے واضح ہوا کہ آکا زئی قوم جبرزئی کے ملک مین پناہ گزین ہین انھون نے ایک دفعہ تارکا کھمبا کاٹ کر گولیان چلائین مگر جب ادھر سے جواب دیا گیا تو جبرزئی کے حدود مین بھاگ گئے +

سچ تو یہ ہے کہ ٹرانسوال کے معاملے مین تماقتوں اور بیوقوفیون کا سلسلہ ایسا طول ہے کہ ابھی تک ختم ہوتا نظر نہین آتا - بگڑی بات کا بنانا دراصل مشکل بھی ہے ممکن ہے اندھیر نگری مین مکان کا مالک دیوار بنانے والا معمار گارے مین پانی ڈالنے والا سقہ اور موٹی گردن والا چیلہ باری باری سے قابل دار قرار پائے اور کسی بڑے گرو کی ہوشیاری سے سب کی جان بچ جائے - مگر باکس پٹ - اور گیلری سے تماشا دیکھنے والے یہ ضرور سمجھین گے کہ سب یہ حماقت ہی کوئی کی ہو +

کارخانہ اودھ اخبار نے لغات کشوری اس فارسی کا لغت مرتب کرایا ہے نام مین بقول شخصے سر چھوڑ کر دم پکڑنا اگر اختصار اور چستی کی خاطر سے گوارا فرمایا گیا ہے تو لغات نولی سے بھی وہی مطلب حاصل تھا اب اگر اسکو بھی گھٹیا ہو گیا تو اندیشہ ہے کہ مین کتاب چلنے مین دقت ہو - ہم خیال کرتے ہین اس دوستانہ صلاح اور مفت اشتہار پر ہمارا شکریہ ادا کیا جائے گا +

کمال تاسف کے ساتھ سنا گیا کہ میڈم بلاوٹسکی کا وصال ہو گیا اور آپ کی نعش ووکنگ کے قبرستان مین جلائی گئی +

مسٹر گلیڈاسٹن تپ اور درد مثانے مین مبتلا ہین - تجویز کیا گیا ہے کہ کچھ دنون تک آپ کمرے سے باہر قدم رنجہ نہ فرمائین - پہلے تو بہت تشویش تھی مگر اب خبرون سے معلوم ہوا کہ حالت اچھی ہوتی جاتی ہے +

جسطرح ہندوستان نپولین کو نیور بنا کر باہر نکلے دیا گیا ہے - روس بطرح شہنشاہ زادہ روس کا ملکون مین سفر کرنا اندیشے سے خالی تھا ہندوستان سے تو خیر خدا خدا کر کے صحیح سلامت تشریف لے گئے - مگر جاپان مین ایک مجنون کانسٹبل نے یکایک حملہ کر ہی دیا اور سر پر تلوار جما ہی دی خیریت گذری زخم کاری نہ تھا عجیب آفت ہے اپنے ملک کے نہلسٹ ہر وقت گھات مین رہین اور دوسرے ملکون کے مجانین بھی اپنا بوتا انھین پر نکالین +

اگر دیدہ و دانستہ چشم پوشی اور عمداً مغالطہ دہی نہ مانی جائے تو آج کل انگلش منسٹری ہندوستان کے پولٹیکل معاملات کو ایک تعجب خیز نگین بنا کر دیکھتی ہے - اس سوال کے جواب مین کہ آیا مہی پور کے راکین ریاست کی گرفتاری کے واسطے سرکار کی جانب سے انعام مقرر ہوئے ہین - مگر گورنمنٹ کا پہلے انکار کرنا اور پھر یہ بات بنانا کہ ان بہ سپرنٹنڈنٹ نے البتہ انعام مقرر کیے ہین کہ اگر وہ ٹپی حدود مین داخل ہوں اور گرفتار ہون تو انعام دیا جائے - ایسی بات ہے کہ جتنے آدمی انگریزی اور اردو اخبارات مین منی پور کے حالات دیکھتے ہین ان سب نے تعجب کے ساتھ سنی ہے اور منتظر ہین کہ دیکھین کیونکر ولایت مین یہ عذر درست کا نٹھے جاتے ہین +

اگر یہ خبر صحیح ہے تو نہایت افسوس اور عنت ملامت کی بات ہے کہ جو لوگ جنرل عظیم الدین خان کے قتل کے شبہے مین گرفتار کیے جاتے ہین ان پر جرم قبول کرانے مین سخت تشدد کیا جاتا ہے - جبتک ماخوذ پر جرم ثابت نہ ہو محض اقبال حال کے واسطے اسقدر سختی کرنا جو سزائے اصلی کی حد تک پہونچے سراسر ظلم و مردم آزاری ہے +

ریل والون نے کثرت کے باعث مسافر گاڑیون تک مین غلہ بھیجنا مناسب تصور کیا - سچ ہے جو غلہ آج کل فاقہ کش ہندوستان سے ولایت جاتا ہے وہ دراصل ہندوستانیون کی جان ہے - غلے کے بورے نہین مسافر ہین جنکو انگلستان کی مہذب مردم خوار آزاد تجارت کی تیغ بے پناہ سے قتل کیے جائیں گے +

یہ راز طشت از بام ہوگیا کہ عیسائی مشنون نے اپنے ذرایع اشاعت کے لحاظ سے ساری دنیا مین ناکامی اٹھائی - آنرکی کینن ٹیلر پر نہین موقوف جو ایماندار آدمی ہوگا اقرار کرے گا کہ جس قدر کوشش مذہب عیسوی کے پھیلانے مین کیجاتی ہے جس قدر روپیہ صرف کیا جاتا ہے جس قدر رعایات حاکمان وقت کی طرف سے عمل مین آتی ہے وہ سب رائگان یا قریب قریب رائگان کے ہوتی ہے - ہم سمجھتے ہین اگر آج کسی دوسرے مذہب پر اس کوشش کا ہزاروان حصہ صرف ہوتا تو عیسائی مذہب سے ہزار گونہ ترقی ہوتی —

مذہبی مناسبہ خوبیون کی بحث سے قطع نظر کرکے عیسائی پادری جنکو ہر سال نئے عیسائیون کی تعداد زیادہ دکھانے کی فکر ہا کی ہے ادنے درجے کے لوگون کو یہ نعمت عطا فرمایا کیے - نتیجہ یہ ہوا کہ دیسی عیسائی اور دو غلے یا نیچ قوم کے الفاظ مترادف ہوگئے ایسے لوگون کی اس ملک مین جہان قومیت اور شرافت ابتک سوسائٹی مین بہت بڑا اثر رکھتی ہے کیا قدر ہوسکتی تھی اور ایسا ذلیل مذہب کیا پھل پھول سکتا تھا - یہ بیل نہ منڈھے چڑھی نہ کسی قصر و ایوان کے ستون کی آرایش ہوئی ہان اگر پھیلی تو ام بیل کی طرح خار مغیلان پر -

سول ملیٹری گزٹ اقرار کرتا ہے کہ مذہب عیسوی ہندوستان مین کامیاب نہین ہوا پادری نیٹی لوسٹ امریکن مشن کے لاٹ پادری جو آجکل لاہور مین ہین شکایت کرتے ہین کہ پادریون کو انگریز حقیر سمجھتے ہین - اونکی رائے ہے کہ سب عیسائی کالج بند کیے جائین اور تعلیم صرف مذہبی تعلیم ہوا کرے -

پہلی شکایت تو کسی قدر بیجا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین باینہمہ عدالت و انصاف حکام کی نظر میں جو بات پادری صاحبون کی ہے وہ دوسرے کی نہین - اگر امریکن مشن اپنے حوصلے کے موافق مقاصد پورے نہین کرسکتا تو مختلف فرقہاے عیسوی کا باہمی رشک سبب ہوگا - نہ حکام کا عموماً پادریون کو حقارت سے دیکھنا - کالج بند کرنے کی تجویز ایسی خودغرضی پر محمول ہے جو عیسائی مشن کے ہر دلعزیز ہونے مین اور بھی سد راہ ہوگی -

ہندوستان کی حالت ایسی نہین ہے کہ گورنمنٹ جب ایک طرف تعلیم کا بوجھ اپنے سر سے رفتہ رفتہ اوتارتی جاتی ہے اور دوسری طرف پادری لوگ اپنے کالجون - اسکولون مین مذہبی تعلیم ضروری قرار دیتے جائین تو ہندوستانی خواہ مخواہ پادریون کی تعلیم گاہون مین جائین - کم ہون یا زیادہ مگر پرایوٹ تعلیم گاہین ملک مین پیدا ہوتی جاتی ہین جہان ہندوستانی تعلیم پاسکینگے اور پادری صاحب اپنی انجیل بغل مین دبائے اپنے نرالی نولی مذہبی اسکول لیے بیٹھے رہین گے +

آپ جانیے مسٹر پاینیر سے بڑھ کر ہندوستانیون خصوصاً نیشنل کانگریس کا کون دوست ہوگا - آپ نے از راہ عنایت یہ تکلیف گوارا فرمائی کہ مشہور کردیا ہے کہ امسال ناگپور کی کانگریس مین چوبیس ہزار ڈیلیگیٹ ہونگے -

کیون جناب آخر یہ کسنے آپ سے کہا اور کس حساب سے آپنے ایسا خیال فرمایا آج تک کسی جگہ تعداد ڈیلیگیٹون کی اس شمار تک نہ پہونچی - تاگپور کیونکر کلکتہ - بمبئی - مدراس سب سے بڑھ گیا -

یہ سب غلط بیانی اسواسطے فرمائی گئی ہے کہ جب اس دفعہ کانگریس منعقد ہو تو آپ کو کہنے کا موقع ملے کہ چوبیس ہزار ڈیلیگیٹون مین سے کچھ ہی نہ تھے - مگر یہ کانگریس اپنی استقلال اور مضبوطی سے آپ لوگون کی ایسی باد ہوائی باتون سے متاثر نہین ہوسکتی -- ایڈ انٹی بھائیون کو چاہیے اپنی پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کی ماتم داری کرین سر سید احمد - اور راجہ شیو پرشاد کو سالانہ پرسا دیا کرین اور آنکھ کھول کر دیکھین امر حق اسطرح ایک پُر عظمت اور مستحکم کوہ باوقار کی طرح قائم ہے - اگر زور آور اور پائدار آندھی پانی کے جھونکے اور موجین اپنا سر ٹکرا کر پسپا ہو جاتے ہین +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ منی پوری ریجنٹ اور سردار گرفتار ہوتے جاتے ہین اور آمدہ زر بل - زور بل - اور بڑی بات عاقلانہ کارروائیون سے امید کامل ہے کہ اور عہدہ دار بھی ملتے جائینگے - ۹ - مئی ۱۸۹۱ء کو ٹونگل میجر گرفتار ہوگیا - اسکی نسبت کوئی خاص جرم مشہور نہین ہان اتنا البتہ معلوم ہے کہ اب تو یہ شخص پیر فرتوت ہے مگر اک زمانہ اسکا بھی تھا - اسنے بڑی بڑی خونخواریان سفاکیان کی ہین - ایک روز قبل ۹ - مئی کو ریجنٹ بھی پابزنجیر ہوا - یہ وہی مہاراجہ صاحب ہین جنھون نے سال گذشتہ مین گدی غصب کرلی تھی - انکی گرفتاری سے امید ہوتی ہے کہ بقیہ اور لوگ بھی جنکے واسطے انعام مقرر ہے گرفتار ہو جائینگے - گر سیناپتی ایسا چلتا پرزا ہے کہ شاید وہ جیتا تو نہ ملے اگر اوسکو اپنی بات کا خیال ہے منی پوری فوج کا میجر آیا گریل بھی گرفتار ہوگیا ہے - اور اورون کی گرفتاری بھی قریب ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ انکا کیا حشر ہوگا +

ریجنٹ - جبراج - سیناپتی - مہراج - ان سب نامون مین وہ خلط مبحث ہے کہ بعض اوقات انسے متعلق خبر سمجھنے مین نہایت دقت ہوتی ہے - تلدکی خبرون اور انگریزی نامہ نگارون نے اور بھی معاملے کو اُلجھا دیا ہے - ایک صاحب غلط فہمی رفع کرنے کو لکھتے ہین کہ سیناپتی کا اصل نام تکندراجیت سنگھ ہے اسکو ٹرنگ بھی کہتے ہین -

کلاچندر سنگہ ریجنٹ ہے اور عموماً یہی مہاراجہ بھی کہلاتا ہے -

جو براج جسکا ذکر منی پور کے قضیے مین بار بار آتا ہے کوئرنگ ہی ہے - جب کہ ریجنٹ نے ریاست غصب کرلی تو اوس سے چھوٹا بھائی یہی تھا یہی جبراج یعنے ولیعہد ہوا - غرضکہ جوبراج اور سیناپتی ایک ہی شخص ہے

ع پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی +

کر بھاپیت یا دشمنان و بادنجان بورانی ✤

وہ ہنوز بھاگا ہوا ہے ✤

شنگھائی سے خبر آئی ہے کہ مقام داہوین چینیون نے غیر ملک والون پر حملے کیے کیتھلک مشن کے مکانات جلا کر خاک سیاہ کیے مگر خیریت گذری کسی کی جان ضایع نہین ہوئی سب بھاگ بچے۔ سرکار انگریزی کا جہاز برٹش رعایا کی حفاظت کے واسطے روانہ ہوا ہے۔

معاذ اللہ کیا پُرآشوب زمانہ ہے ✤

اسے سنتے ہم کہ بلدہ بنارس مین اگر مسٹر لڈوگ ٹیلیگراف ماسٹر ہوشیاری سے کارروائی کرتے تو تار گھر کو کوئی نقصان نہ پہونچ سکتا۔ جج صاحب جنھون نے تار کے مقدمے کا فیصلہ کیا ہے مسٹر مذکور کی "تحقیر انگیز کارروائی" کی سخت ملامت کرتے ہین۔

بمقول بیچارے لڈوگ تار کھٹکھٹانا جانین یا عاملانہ کارروائی ✤

امیر کابل اگر اس امر مین کوشش بلیغ رکھتے ہین کہ اونکے ملک کی خبرین اونکے دونون یوروپین ہمسایون یعنے روس اور انگلستان کو نہ ملین تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ یہ افغانیون کا خاصہ ہے کہ وہ نہین چاہتے کہ اونکے ملک پر کوئی دسترس رکھے اور لاکھ وحشت اور بے وقوفی سمجھی جاے مگر اصل یہ ہے کہ جبتک قوی بادشاہ کو ضعیف کی مملکت کا مفصل حال نہین معلوم ہوتا اوسوقت اوسکی ہمت کسی کارروائی کی نہین پڑتی مگر ہم افغانیون کی ایسی باتون پر مطمئن نہین رہ سکتے۔ بقول سعدی ؎

کہ در بستہ بہ گرچہ دزد آشناست

ریاض پاشا وزیر مصر نے بظاہر علالت کی وجہ سے استعفا دیا۔ انکی جگہ مصطفےٰ فہمی پاشا جو وزیر بحری و جنگ تھے وزیر اعظم مقرر ہوے اور وزرا کا جلسہ از سر نو ماموار ہوا۔ امید ہے کہ اس تغیر و تبدیل وزارت سے ہماری گورنمنٹ کے تعلقات مین کچھ خلل نہ آیگا ✤

منی پور مین ہیضے نے بہت ستا رکھا ہے۔ اگرچہ بہت صفائی ہوتی جاتی ہے۔ مگر ہیضے نے بھی صفایا شروع کر دیا ہے۔ وہ تو کہیے وقت پر سوجھ گئی کہ فوجین جلد واپس کر دیگئین اگر بعض احمقون کی راے کے مطابق فوج ٹھہر جاتی تو بغیر لڑے بھڑے بہت کچھ کھیت رہتی ✤

منی پور کے ٹونگل جنرل اور اسیطرح کے مجرمون کے مقدمے کی تحقیقات ہو رہی ہے مگر ریجنٹ کا مقدمہ اوسوقت شروع ہوگا جب مسٹر ساپٹ برہمات سے واپس آجائینگے اور

مجرمون کی گرفتاری کی امید تو بہت کچھ ہے۔ اور لوگ سرگرم تلاش بھی ہین۔ منی پوری کینہ پرور اور خونخوار نہین اور نہ رعایا کو ان حملون سے کچھ سروکار تھا اسوجہ سے وہان مواضع آباد ہوتے جاتے ہین اور عورتین میوے ترکاریان لا لاکر فروخت کرجاتی ہین۔ ان لوگون سے قوی امید ہے کہ سیناپتی کو بھی گرفتار کرا دینگے ✤

آجکل معاملات منی پور کے متعلق پارلیمنٹ مین سوالون کی بوچھار ہو رہی ہے ایکطرف تو تحقیقات کا یون کار سلسلہ لگاتار چلا جاتا ہے دوسری طرف انگریزی اخبار اور اونکے نامہ نگار پوست کندہ حالات دم بدم لکھ رہے ہین۔ وزرا بیچارے جواب دیتے دیتے بولائے جاتے ہین۔ کبھی تو لاعلمی بتاتے ہین کبھی تحقیقات آئندہ پر اوٹھا رکھتے ہین۔ کبھی لفظی بھول بھلیون مین جان چھپاتے پیچیدہ جملون مین روباہ بازی کر جاتے ہین۔ الغرض بات بناتے ہین مگر بنتی نہین۔ اسمین کوئی کلام نہین کہ گورنمنٹ آف انڈیا آجکل بہت ضعیف ہاتھون مین ہے۔ اوسکے اوسان ٹھکانے نہین۔

جسوقت ہم انگریزی سلطنت کے مستحکم اور پُرعظمت کارروائیون کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کے اراکین کی ضعیف کارروائیون کا مقابلہ کرتے ہین اوسوقت ہمکو نہایت حیرت ہوتی ہے۔

ایکطرف کہا جاتا ہے کہ مناسب وقت کارروائی کرنے کا اختیار صاحب چیف کمشنر کو دیا گیا تھا۔ اودہر مسٹر گرم وڈ کے دوست ڈنکے کی چوٹ کہتے ہین کہ مسٹر مذکور کو سابق سے کوئی اطلاع نہین دی گئی اور جب دو ایک روز قبل اون سے ارادہ ظاہر کیا گیا تو وہ اس کارروائی کے بالکل خلاف تھے وہ نہین چاہتے تھے کہ سیناپتی کو جس سے دوستی تھی اسطرح گرفتار کرین۔ حتی کہ گرم وڈ صاحب کی میم صاحبہ نے مسٹر کوئنٹن سے بہ لجاجت کہا "اونکو معذور رکھو" مگر کچھ شنوائی نہوئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد ختم سامان حرب اسطرح ملاقات کرکے گرفتار کرنے کی راے بھی مسٹر کوئنٹن ہی کی تھی۔ ورنہ اور لوگ اسکے خلاف تھے۔ المختصر زندون کی حماقت کا بوجھ مُردون کی گردن پر لادا جاتا ہے مگر بات چھن چھنا کر یہی نکلتی ہے کہ اگر بالفرض والتقدیر چیف کمشنر ہی سے یہ غلطیان ہوئین تو ایسے شخص کو ایسے کام سپرد کرنا کسکی مردم شناسی پر دھبا لگاتا ہے۔ ہم خوشی کے ساتھ اس خبر کے سننے کے مشتاق ہین کہ لارڈ لینسڈون کی حکومت قبل از وقت ختم ہوئی۔ کنسرویٹو وزارت کے عہد مین ایسے ضعیف اراکین وہی ناکامیان اور لغزشین پیدا کرتے ہین جو اک ذکی الطبع مگر کم ہمت اور متلون کے حرکات مین عموماً پائی جاتی ہین۔ اناڑی کاریگر اپنے اوزار کو الزام دیتا ہے اناڑی نشانہ باز کہتا ہے بندوق مین عیب نکلتا ہے۔ پس ہم نہین چاہتے کہ اورون کی حماقت سے ہندوستان نشانہ ملامت و مورد آفت بنے ✤

کہتے ہین جن توپون پر منی پوریون نے مقتولون کا خون چڑھایا تھا توڑ ڈالے گئے اور اژدہے بھی جو جیتے ہوئے تھے بارود سے اڑا دیے گئے۔

اگر یہ سچ ہے تو یہ حرکت بھی ہندو قومون کے لیڈرون کے پڑنے کی بددعا سے کم نہین ✤

سول اینڈ ملٹری گزٹ جو سرحدی معاملات مین اچھی واقفیت رکھتا ہے آج کل ایسے مضامین شایع کر رہا ہے جن سے مترشح ہے کہ امیر صاحب اور ہماری گورنمنٹ کے تعلقات مین کشیدگی بڑھتی جاتی ہے امیر صاحب سوات اور باجوڑ کے معاملات مین دست اندازی کرتے ہین خان جندول کو عمرا خان جندول پر فوج کشی کا حکم دیا ہے اور اسیطرح کے بہت سے امور ہین جو نمائیاں بلا استرضا ہماری گورنمنٹ کے کرتے ہین جنسے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ راولپنڈی کا دربار بناسے کا دربار اور عبدالرحمن خان شیر علی کیسے نہو جائین +

صاحب اکمل الاخبار فرماتے ہین -

"منی پور کے فساد کی خبر وزیر ہند کے پاس پہونچی - تو اونکے مشیرون نے بیان کیا کہ ہندوستان مین چونکہ کانگریس کا جھگڑا ہو رہا ہے اسلیے یہ فساد مچا ہے"

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسے مشیرون کو ہاروں تحسین لینا چاہیے +

پروفیسر ذکاء اللہ جو ریاضی کے کئی رسالون کے مترجم اور تاریخ ہندوستان کے مولف بھی ہین اک مضمون کی یہ سرخی لکھکر کہ

"ادنے درجے کے مصنف بھی حقارت کے قابل نہین ہوتے"

فرماتے ہین کہ بعض مصنف اور ونکے کلام سے مختصر کرنے کو اچھا جانتے ہین بعض مصنف تالیف و ترجمہ ہی کرتے ہین - یہ سب ادنے درجے کے مصنف ہین مگر وہ قدر و منزلت کے لائق ہین -

افسوس ہے پروفیسر صاحب نے تصنیف - تالیف اور ترجمے کو مسئلہ تثلیث سے زیادہ پیچیدہ اور بعید از عقل بنا دیا - تحقیق ہے اگر کوئی نیا نئے سن فی البطن الپروفسر نہین تو ہم سمجھتے ہین کہ حضرت خود ہی ایسون کو "ادنے درجے کے مصنف" قرار دیکر مرتکب اوس جرم کے ہوتے ہین جس سے اورون کو منع کرتے ہین +

مراسلات

رام پور

اسوقت ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے جو اعلے درجے کے افسران پولیس ہین وہ ریاست رامپور مین اور مراد آباد - چندوسی - آنولہ - بدایون - بریلی بہت وغیرہ مین جنرل صاحب کے واقعہ کی سراغ رسانی پر کام کوشش کر رہے ہین مگر پتا نہین چلتا -

رامپور مین جو لوگ ماخوذ ہوئے تھے اونمین بیشتر ضعفا - لوے - لنگڑے اندھے پیران فرتوت - دھنیے - جولاہے بھانڈ بھگتیے وغیرہ تو بحکم صاحب کمشنر بہادر بہ حسب تجویز افسران پولیس رہا ہوگئے اب جو دوسرا فریق گرفتار ہوا ہے اوسپر کچھ پولیس کی کارروائیان کچھ خفیہ عمل ہو رہے ہین اور اونکے جوابات بھی کچھ ایسے کینڈے کے پیش ہو رہے ہین جسکا مفہوم محصل یا تو خود وہی لوگ جانتے ہونگے یا افسران پولیس -

غرض اہل شہر کے اتفاق نے سبکو ششدر کر رکھا ہے -

با اثر و مشتبہ اشخاص کو یہانتک تنگ کرنا کہ وہ ترک وطن پر مجبور ہو جائین بدون انتخاب اُن اہلکارون کے جو اونکی جگہہ قائم ہوکر تالیف قلوب کرکے رعایا و ملازمین کے خواطر و قلوب پر کامل قبضہ کرلین جنرل صاحب اور اونکے مشیرون کی مآل اندیشی کے خلاف تھا -

اس شہر کی آبادی کا بیشتر حصہ افاغنہ لیے ہوے ہین مگر اونمین کوئی اہلکار زبردست اسوقت ایسا موجود نہین ہے جو پولیٹکل شورون مین شریک ہوکر ریاست کے احکام قوم کے سامنے اور قوم کی حاجات ریاست کے حضور مین خوشنمائی اور پسندیدگی سے بیان کرے اگر اپنے درختون کو گرایا تھا تو اونکے عوض نئے پودے لگائے ہوتے بلکہ مین ایسا سنتا ہون کہ قدیم اہلکارون اور ارباب عزت مین سے بھی ایسا کوئی باقی نہین ہے جو سچی بات بیدھڑک اس طور پر کہہ سکے جیسے کوئی سُنے -

ایک اردو اخبار کا نامہ نگار مصالح ملکی مین دخل دینے کے لائق دماغ مانسے لاتے ہے صلاح مملکت و ملک خسروان دانند + لیکن خدمت وقایع نگاری کے انجام رسانی کی غرض سے جو بہت ہی نازک خدمت ہے چند روایات جو مین نے سُنی ہین وہ ناظرین اخبار کو سناتا ہون -

موضع ٹانڈہ مین جہان تحصیلدار کا بھی قیام ہے اور اسٹیشن پولیس بھی ہے ایک شخص مارا گیا لیکن مجھے اس خبر پر پورا پورا وثوق نہین ہے شاید دیدہ سکندری رامپور کچھہ تحریر کرے - ایک آدمی موضع کوسی مین بھی مارا گیا بازار گنج مین تلوار چلی جسمین ایک شخص قتل ہوا یا قریب ہلاکت ہے -

بلاسپور کی سڑک پر شہر سے پانچ چھہ میل کے فاصلے پر ایک رہزنی ہوئی - خیر یہ تو معمولی وارداتین ہین جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہین سخت حیرت و عبرت کا مقام ہے کہ ملزمین قتل جنرل صاحب مین سے ایک شخص سید حمایت علی نام جسے افسران پولیس علحدہ لیجاکر صداقت بیانی کے منافع سمجھاتے اور مجرمین ملازمان مین آکر اوسکے اظہارات قلمبند کرنا چاہتا تھا جسوقت قبل از تحریر اظہارات زخمی ہوا یہ واقعہ ۲۹ - رمضان کا ہے اور آج کہ یکم شوال ہے اور دن کے بارہ بجے ہین خبر گرم ہے کہ وہ مر گیا لیکن اوسکے اعزہ کہتے ہین کہ ابھی زندہ ہے مگر قریب بمرگ ہے اور چاقو کا زخم گہرا لگا ہے -

مجروح کا بیان ہے جو ہسپتال کو لایا گیا ہے کہ مجھے کسی وقت سے پانی تک نہین ملا ہے میرے پاس چاقو کہان سے آیا مجھے تو ایک افسر پولیس نے کہ اوسکے ہاتھ مین چاقو تھا اور مجھسے بوجہ لاعلمی بات کرنے کے برہم تھا زخمی کیا ہے لیکن یہ روایت دلچسپ نہین ہے

ارباب پولیس کا بیان جو قرین قیاس ہے یہ ہے کہ سید نے وقت تحریر اظہارات کے افسر پولیس کے قلمدان مین چاقو اٹھا کر پیٹ مین مار لیا - اس صورت مین بھی پولیس کی بے احتیاطی مین کلام نہین کیا جا سکتا اگر ملزمون کو اسی طرح قلمدانون مین سے چاقو ملینگے اور یون علحدہ افہام و تفہیم عمل مین آئیگی تو رامپور مین ایک گنج شہیدان بنجائیگا -

جنرل صاحب کے خدمتگار وغیرہ جنپر مقدمہ سرزد قائم ہونیوالا تھا رہا ہوگئے - اعلی حکام آمد و رفت مین کچھہ احتیاط کرتے ہین اور بوجہ شدت موسم و حدت آفتاب بند گاڑیون مین نکلتے ہین وہ بھی تلوارون کے سایے مین جو سواران اردلی کے ہاتھ مین ہوتی ہین -

یوم شنبہ کو رویت ہلال علی الآن ہوئی اور یکشنبہ کو عید کی گئی - صاحب پریسیڈنٹ یا اور کوئی اعلی افسر سوار نہوے - واقعی ایسے ماتم کے زمانے مین سواری کا کیا لطف تھا - عیدگاہ مین دکاندار بھی معدود تھے اور خلائق بھی کم - غرضکہ جنرل صاحب کے ماتم مین سارا شہر پریشان ہے +

ایک مسلمان

کے واسطے بہت مضبوط دہنا ہے۔ تماشبینون کی تپلی حالت کا اچھا فوٹو آتا ہے۔ واقعی بمثیل ولاجاب تحریر کیا ہے۔ ملک کو ضرور ایسی نئی گرہست کے رسالہ کی قدر کرنا چاہیئے۔ قیمت معلوم نہین شاید آدہ آنہ یا تین ڈبل سے زائد ہو۔

جسکا جی چاہے جھٹ پٹ منگالے۔ آسان طریقہ تو یہ ہے کہ قیمت اینجاب کے پاس بھیجدے۔ اور دفتر ہندوستانی سے رسالہ علحدہ کو بذریعہ ویلیو پی ایبل کے منگالے ✦

الراقم

ڈبل ہیلو نگار حضرت آر

سب حال گڑھوال

جب آئے دوست تو گڑہوال مین | پھنس گئے ہین ایک عجب جنجال مین
جو مصیبتین یہان رستہ چلنے مین | اوسکی چوتھائی نہین نیپال مین
پلتی ہے ... سکتے ہین ہوا | چھپے ہین نشتہ ... کے گال مین
کیا غضب ہے گوشت بھی ملتا نہین | ایک مچھلی تک نہین ہے تال مین
وقت پڑتا ہی ہے یان عفران | شکر کرتے ہین ابال دال مین
رات کو جاتین کہان سوئین کہان | مچھرون کا ڈھیر ہے چوپال مین
جب سے یان آیا اٹھالی ... | کون ہے کمبخت اپنے حال مین
یہان سے ڈانڈی کی سواری بھی عجب | چڑھ کے ڈالا آپکو بھونچال مین
سب سمجھتے ہونگے ہم ہین سہت بہار | طلت ... ہونگے ہین ... تال مین
اور کی دھڑکا ... ہوتی ہے | حسن کا مذکور کیا گڑھوال مین
ایک حضرت نے یہان شادی ہو کی | منڈوے کی روٹی ملی سسرال مین
کب رہائی ہوگی پوری ... | ایک ملک مرتے رہین گڑھوال مین

راقم

تازہ گرفتار

فہم سخن تا نکند مستمع
قوت طبع از متکلم مجوے

حضرت ملک الشعرا اودھ پنچ بہادر زاد اللہ فصاحت و بلاغتکم۔ موزون تسلیم و معتقد آداب کے بعد چند اشعار سناتا ہون اگر پسند طبیعت ہو تو درج اخبار فرما کر واد دیجیے کیونکہ یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

ایک تندرستی ہزار نعمت

رہ دنیا و دین مین طرفہ رہبر تندرستی ہے | خدا کی نعمتون مین سب سے بڑھکر تندرستی ہے
خدا نے نعمت عظمے عطا کی جنکو دنیا مین | تصدق جان و صحت و دل کراو پر تندرستی ہے
اسی سے سینۂ تاریک ہر ذرہ کا روشن ہے | عروج چرخ علم و فن کا اختر تندرستی ہے
ضرور اہل یقین کا اتفاق اسبات پر ہوگا | امارت سلطنت دولت سے بہتر تندرستی ہے
معطر اس سے رہتا ہے مشام جان جو ہر ساعت | گلستان جہان مین غنچۂ تر تندرستی ہے
بھلا ہو یا برا ہو کام سب اسکے نہین ہوتا | غرض ہر امر مین انسان کا دلبر تندرستی ہے
ہمیشہ عیش و عشرت سے اوڑو دنیا کی جلوین | عروس زندگی کا ایک زیور تندرستی ہے
ترکیون محبوب ہو یہ عندلیب زندگانی کا | نہال باغ عالم مین گل تر تندرستی ہے
نشیمن اپنا گر چاہے کوئی شاخ عبادت پر | تو اوس مرغ ہمایون کا بھی شہپر تندرستی ہے
حقیقت مین کہ سارے لشکر اعضا انسا نکا | سپہ سالار سمجھو یا کہ افسر تندرستی ہے
سراسر دلکو دو قوت زبانکو پیہ بر اللہ | ریاض دہر مین وہ میوۂ تر تندرستی ہے

وہم تقریر اے منت صفائی کتنی رہتی ہے
زبان تیغ ہر انسان کا جوہر تندرستی ہے

راقم

م-ت-ح-مونگیری

رسائی بخت کی دیکھو کہان فریاد پہونچی ہے
کہان سے ہم غریبونکی طلب مین خط شوق آئے

ایلیپنچ - دیکھئے ع
صبر کی داد خدا دیتا ہے

ہماری خانہ نشینی نکتہ چینی۔ بیخور و خوابی۔ دلکی بیتابی۔ راتون کی تنہائی آخر کو دور کی کوڑی لائی۔ لعبتان امریکہ سلمہا جو ہماری طرح حالت تجرد مین منہ باندھے بیٹھی تھین۔ ہماری آہ نیم شبی کی تاثیر سے گرما اوٹھین اور بلا تکلف ایک اشتہار سکوا اپنے مذاق مین تم خط شوق کہتے ہین دہر گھسیٹا خلاصہ مضمون شوہرون کی تلاش میاؤن کی جستجو۔ گھر والون کی تفتیش آپ ہی فرمائی کہ ایسے محبت بھرے مضمون یا اشتہار کی ضمیر سوا ہم ایسون کے اور کدھر پھر سکتی ہے۔ ہماری کمائی ہماری محنت ہمارا اسباب ہماری صورت سب غارت بلکہ اکارت جاتی تھی۔ چھنا چھن روپیہ آتا تھا اور ٹاٹ کے تھیلیون مین بھر دیا جاتا تھا۔ ہمارا صرف وہی ہندوستانی فیشن اور پرانی وضع کا۔ نہ کوئی تہذیب سے اوٹھانے والا نہ کوئی تہذیب جدید سکھانے والا دل تو وہ مضمون پڑھ اتھون کیا یا فسون اور لگون اوچھلنے لگا کلیجہ لوٹن کبوتر ہوگیا۔ خود مارے خوشی کے باچھون چری مینا ہو کر رہگئے بے اختیار خوشی کے مارے جامہ سے باہر ہوگئے۔ بس نہ تھا۔ ورنہ اوسیوقت تار برقی کے ذریعہ روانہ ہو جاتے اور حاضر حاضر کہتے ورجانان پر سری ٹیک کرتے۔

ہفتہ عشرہ تک جس جس طرح کندے تول کر رہگئے ہین وہ کچھ ہم جانتے ہین

بیمار بلبل - از تھیٹر تما پولیٹکل کمپنی

لال خان - "گر بر سر و چشم من نشینی !"

بلبل - "ہان جی میان !"

لال خان - "نازت بکشم کہ نازنینی !"

بلبل - "واجی میان !"

یا ہمارے شانے بارے کچھ کھیتے تھے اور کچھ بات پرانی ہوئے کچھ قوموں کی طغیانی سے جب وہ زور وشور کم ہوا - دل کی بھڑک ٹیلے کی تڑپ میں زوال آیا - سب نے مل کر صلاح کی کہ کیا کرنا چاہئیے - بالاتفاق یہی قرار پایا کہ چونکہ وہ اشتہار بھی بذریعہ اخبار دیکھنے میں آیا ہے لہذا ہماری درخواست عرضداشت محتاطہ عرضی - تیاء لیفہ بھی بذریعہ اخبار ہی شائع ہو اب گفتگو اس بات میں تھی کہ شائع ہو تو کس اخبار کے ذریعہ سے - سب کی زبان سے اس سوال کے جواب میں اودھ پنچ کا نام نکلا اس حسن اتفاق پر جو دل نے مزے اوٹھائے ہیں وہ دال ٹپکانے سب کے لیئے کچھ کم نہ تھے - آخر اسیوقت ایک مسودہ لکھا گیا اور بگوبشنو کے بعد اپنے ذہن وفکر پریشان کے موافق لکھکر ترمیم و اصلاح و نظر ثانی سے بھی فراغت کر لی نقل اوسکی حاضر ہے از راہ ہمدردی مردانہ عنایت اصلاح بکردن حضرت جیفہ فرمائیے آگے گیا تو تیر نہیں تھا ابھی تک تو ہم یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہمارے دن پھرے قسمت جاگی آئی تنہائی کی گھڑیاں تمام ہوئیں - فرقت کے دن لد گئے جدائی کی راتیں گھڑی ساعت ہوئیں اب ہم ہیں - اور لیڈی صاحبہ کا دیدار بیانیا سمان آنکھوں تلے پھر رہا ہے - کبھی برانڈی کے نشے میں آسمان کی طرف جاتے معلوم ہوتی ہیں - کبھی کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا سبق کوئی دیتا ہے کبھی سیٹی بجانے کی تعلیم ہوتی ہے - کبھی کوٹ پتلون وغیرہ پہنی ہی کرایا ہے اور اوسکو پہنکر وہ چستی اور چالاکی قدموں سے لپٹی ہے کہ سب اختیار بند ہوا اور جھکنے کو جی چاہتا ہے الغرض سنسنی خیز کھیل اپنے ہیں کہ تماشے ہر وقت اور ہر لحظہ پیش نگاہ ہیں - تیور ابرو - چال ڈھال رفتار گفتار نشست برخاست کھانا پینا سب میں جدت او حسن تہذیب سما گیا ہے وہ ہم ہیں نہ پرانی عادتیں ایسے نقلے سید اموں کے جنٹلمین بنگئے طبیعت سے کہ خود بخود ہاتھ سے نکلی جاتی ہے انتہا سنگ اور ریشہ خطمی کی کیا حقیقت مزاج اوس سے بھی زیادہ بل کر رہا ہے - بہت دن جبر اوٹھایا صبر کیا - اب زمانہ پلٹا ہی چاہتا ہے اور تقدیر کروٹ لینے ہی کو ہے مشرح بہادر اگر آپ نے اس اشتہار بیوی طلب اسے تو بہ لیڈی طلب کی اشاعت میں تاخیر کی تو اون بیچارے بے زبانوں کا صبر ہماری جان پر پڑیگا ذرا دل لگا کر اور کان کھولکر سنئیے وہ عرضیہ لیڈی طلب یہ ہے اور عنایت فرما کے جلد چھاپ دیجئیے دیر نہونے پائے -

---

بحضور لیڈیان امریکہ ادام اللہ حسنہا

جب سے ہم دلجلوں ہاتھ ملوں تجرد پیشوں - صاحب اندیشوں کما ئیتوں بالکل اچھوتوں - خانہ نشینوں - مبتلائے حسینوں انگریزی خوانوں - غیبہ دہانوں فرقت کے ماروں تنہائی کے دلداروں بیشستہ زبانوں دبلی جانوں نے

آپ صاحبان کی تحریر محبت تخمیر لطلب وخواہش شوہران خوش نصیبان دیکھی ہے دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ہم قابو سے نکل گئے - مدتوں کے بعد بجانب الشیطان دل میں گدگدی ہوئی تھی اور خود درخواست دینے کو تھے اوپنی خواہش دیکھکر جسقدر اپنی نصیبی اور تقدیر کو تہنیت دمرحبا کہا ہے وہ ہماری خشک زبان سے اسوقت دوبارہ کسیطرح ادا نہیں ہو سکتا - ہم جان ومال گھر اور دست موجود بلکہ حاضر ہیں - سر تسلیم خم ہے اور دست طلب دراز اب صرف آپ کی گردن ہلانے اور زبان قبول ہے فرمانے کی دیر ہے ہم سب بیحد وشمار لاتعد ولاتحصی ہیں - اور سب کے سب برسر کار لائق فائق کماؤ ہوشیار - برسوں کی کمائی تھا تھی رکھ چھوڑی ہے دولت ہے اوڑانے والا چاہئیے

ہمارے دل میں گھر کرنا بس اسے دلبر مبارک ہو
ہو شہرہ حسن کا ایسا تمھیں یہ گھر مبارک ہو

باوجود ثروت واقتدار کے خلقی مادہ اطاعت کا بھی بکثرت ہم میں موجود ہے کسیوقت گردن طوق بندگی سے باہر نہ نکلے گی آپ ہماری خدمت و مستعدی وحاضر باشی سے بہت خوش ہونگی - کسیطرح کی آپ کو تکلیف کام کاج کی نہ اوٹھانا پڑیگی ہم ہر وقت آپ کے اشاروں پر چلینگے اور چٹکیوں پر کام دینگے لیکن ہاں مہربانی عنایت پرورش خاوندی فرما کر کھڑے کھڑے موتنے پڑھنے - سیٹی بجانے - کاغذ بجاسے پانی کام میں لانے - صابن کا کلپ کرتے پتلون میں اوتام دینے - بوٹ پہننے سونے ناچ میں شریک ہونے - ہنٹا کھیلنے - اور جھکنے کو دستے گٹھری سنبھالنے آنکھیں نچانے - وغیرہ وغیرہ کی جو لنڈنا میں بٹنے اور آپ کے لائق صحبت روز وشب ہونے کے لیئے بکار آمد وضروری باتیں ہیں سکھانا پڑینگی ذہن ہمارا دراک اور ہم خود چالاک ہیں اسکو زیادہ تکلیف بھی سکھانے میں نہ اوٹھانا پڑیگی - ہم بہت جلد ذاتی لگاؤ کے سبب سے ہر بات کو اوڑا لیا کرینگے زیادہ خانہ آبادی و دولت زیادہ جشن نو مبارک باد

منتظر ان شوہر وستان برائے ماتم شوہران *

راقـــــــم

ہے اذن طلب صبر خداداد ہمارا *
قابو میں ہو کیونکر دل ناشاد ہمارا *

بقـــــــلم

سکرٹری کمیٹی شوہران *

---

* ابھی تک تو طرز تحریر پرانا ہے + یہ دن تجربت کا ہے ۱۲

ایسا اعتدال رکھا گیا تھا کہ غیر ملک کی چیزون کی ضرورت ہی نہین پڑتی تہی خیال کیجیے کہ جہان یہ انتظام صدہا برس قائم رہا ہو وہان دولت کی کمی کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ خاص یہ وجہ تہی جو ہندوستان کی خلقت مالامال اور دروددیوار سے روپیہ برستا تھا۔ بعدہ جبسے مسلمانون کے قدم آئے کسیقدر اگرچہ اس انتظام مین خلل ہوا یعنے غیر ملک کے لوگ آباد ہوئے۔ اونھون نے ہی پیشے شروع کیئے لیکن اونھین ہی اسوجہ سے کہ صدہا ہزارہا برس کا جما ہوا انتظام تھا اور نیز بدیوجہ اوسکے توڑنے پر توجہ نہوئی۔ کہ اونکو اس ملک مین آباد ہو کر سلطنت کرنی تہی نہ یہ کہ اسکا روپیہ کھینچکر خاص عرب یا عجم کو آباد کرنا تھا۔ پس یہ ہوا کہ اکثر پیشہ ور دو فرقے ہو گئے ایک ہندو ایک مسلمان اور رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ ادنیٰ قدیمہ اصول کے برتاؤ کو دیکھتے دیکھتے خود یہ بہی اونمین شریک ہو گئے یعنے انمین بہی درزیون حجامون وغیرہ وغیرہ کی ذاتین قائم ہو گئین اور قریب قریب اونمین پنچایت اور اصول کی کاربندی ہونے لگی۔ البتہ مسلمانون کی عیش پسندی اور طرز معاشرت نے اسکا لگا لگا دیا کہ بیرونی اشیا کی ضرورت بہی داعی ہوئی جس سے غیر ملکون کی تجارت ہونے لگی۔ اور روپیہ غیر ملکون مین جانے آنے لگا لیکن چونکہ قریب قریب عملداری اسلام تہی۔ اور وہ ملک بہی غیر نہین سمجھا جاتا تھا لہذا کچھ تعرض کا موقع بہی نہ تھا باہمی تجارت سے دونون ملک آپسمین کچھ کم وبیش نفع اوٹھاتے رہے لیکن طرز معاشرت ہنود جو مسلمانون کے میل جول سے دیکھا دیکھی بدلا اوس سے ضرور یہ اثر پڑا کہ شریف قوم مین کسیقدر اسراف آیا۔ عمارات لباس کھانا پینا سواری اور تکلفات نے انکا روپیہ خرچ کرا کے دیگر پیشہ ورون کے گھرون مین پہونچایا۔ اور صناعت کی بہی بقدر ضرورت بڑھتی گئی۔ اور فارسی و فاتحین اسکی احتیاج تازہ پیدا کی کہ فارسی کی تعلیم بہی اہل ہند حاصل کرین۔ کیونکہ اکثر اعلےٰ دفتر شاہی اسی زبان مین تھے۔ اہل قلم ہند اسطرف جھک پڑے آخر آخر مین وہ اعتدال جو ہنود نے ہر پیشہ ور کے لیئے قائم کیا تھا کچھ کچھ متزلزل ہونے لگا۔ اسلامی بادشاہ اپنی عیش پسندی اور خانہ جنگیون مین ایسے مصروف ہوئے کہ اونکو اسطرف مطلق توجہ ہی نہوئی وہی اونکا قومی قانون روکنے والا رہگیا۔ قوم رزیل نے جب دیکھا کہ اپنے سے بالاتر کام سیکھنے میں ہمارا فائدہ ہے تو یہ اختیار کیا کہ اپنے پیشے سے رذیل پیشہ پر زور لوگ۔ اور ترقی کرنے والونکو آزاد کیا۔ اس سے کچھ درہمی اور خرابی واقع ہونے لگی اور آخر آخر مین یہ ہوا کہ بعد علما مذہب کے (جو اعلےٰ طبقہ اہل اسلام اور اہل ہنود مین شمار کیئے جاتے تھے) اور دو فرقے یعنی اہل سیف اور اہل قلم ذی عزت کہلاتے تھے انمین بہی لوگ در آنے لگے۔ لیکن اہل سیف مین تلوار کا سامنا اور جنگ و خونریزی ایسی چیز تہی جو جان کا خوف دلواتی تہی لہذا انمین جرأت نہ کرسکے اہل قلم مین گہس پڑے۔ اگرچہ شاہی ممانعت بوجہ متذکرہ بالا نہین رہی تہی لیکن پہر بہی وہ امرا اور خسرفا جنکے دروازون پر معلم تعلیم اطفال کے واسطے مقرر تھے یا جو شاہی مدرسہ قائم تھے اونکے معلمین روک ٹوک کرتے تھے اور معلم خود بہی انکی تعلیم ناپسند کرتے تھے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ بعض ذہین اونکا کچھ حرف آشنا ہوجاتا تھا ورنہ اکثر محروم رہتے تھے۔ نتیجہ وہ ہے کہ ہندوستان کے مرض کا گویا آغاز ہونا یہین سے سمجھا جاتا ہے۔ یہین سوانح عمری انتظام ہند کو میرے اس بیان کے بعد اب فرمایئے کہ آپ کے خیالات نسبت عام تعلیم کے کیا ہین؟

باقی آئندہ

راقم

ایک منتظم

توکل

دہ زمانے کی گرمی پڑ رہی تہی کہ خدا کی پناہ۔ آفتاب کی حدت دہوپ کی تندی تیزی ہوا کی خاک بیزی۔ عجب رنگ دکھا رہی تہی۔ یکایک قسمت کا پانسہ جو پلٹا ہے گھن گرج ابر گہرا ہوا سرد یائی اور پچھیاؤ سے پروائی ہوتے ہی جھما جھم پانی برسا اللہ دے اور بندہ لے۔ یا تو آفت آفت زبانون پر اپنا کام کر رہا تھا یا ٹھوٹھو کی صدائین نکلنے لگین خنکی کیسی جاڑا یاد آگیا۔ بہت سے نازک مزاج ضعیف القویٰ حضرات رزائی اور دگلا مین داخل ہوگئے دیکھیے بے فصل کی بارش کیا کرتی ہے۔ بظاہر تو اثر ورکس کے مخالفت مین یہ زور لگایا گیا ہے کہ نل دوڑانے روپیہ اوٹھانے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ کیون غریب ستائے جائین۔ اور کسلیئے زحمت اوٹھائی جائے۔ بیدامون گھر گھر خود بخود پانی نہ دوڑ جائے۔ جو کچھ ہوا بہت اچھا۔ گر دانہ نہ گھاس پانی سو سو دفعہ کی مثل صادق آگئی۔ دو ہی چار روز کے عرصہ مین میان زمانے خان نے بیسیون رنگ گرگٹ کیطرح بدل ڈالے گر اناج کے بھاؤ کا رنگ وہی اپنے قدیمی دستور پر ہے۔ جس سے موٹے دبلے امیر غریب سب کا پتلا حال نظر آتا ہے۔

رزم و بزم

جلد اول

اردو زبان کا ایک سچی اچھوتا ناول! قنوج کی لڑائی۔ سلطان شہاب کی فتح۔ راجہ جے چند کی شکست کا ایک باثر قصہ۔ غازیان اسلام۔ دلیران رجپوت کی شجاعت...

شبیہ مسٹر کوئلیم

مسٹر ولیم ہنری کوئلیم بانی اور پریسیڈنٹ انجمن مسلمانان لورپول ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۶ء کو ایسٹ اسٹریٹ واقع لورپول مین پیدا ہوئے۔ لورپول انسٹیٹیوٹ مین بہت سے انعام اور سندین حاصل کین۔ اکسفورڈ اور کیمبرج لے مقامی اور سرکاری امتحانات سائنس اور آرٹ مین ناموری پیدا کی اور آولیم تبد کلف اسکوائر جے پی (سابق میر لورپول) کی میرمنشی گری اختیار کی اور سنہ ۱۸۷۸ء مین باضابطہ سپریم کورٹ مجلس عالیہ کی وکالت کی سند حاصل کی نہایت ہی قلیل عرصہ مین کثیر المقدار آمدنی وکالت مین ہونے لگی۔ اسوقت شمالی انگلستان مین اعلیٰ ترین وکیلون مین آپ ممتاز نمبر ہے۔ مسٹر کوئلیم کا کل خاندان اور اعزا و اقربا فرقہ وسلین سے تعلق رکھتا تھا۔ مسٹر موصوف فرقہ مذکور کے ایک ممبر اور سنڈے اسکول کے ایک مدرس بھی تھے۔ ابتدائی عمر سے مسٹر موصوف کو منہیات سے نفرت تھی سات برس کی عمر مین بینڈ آف ہوپ کے ایک رکن قرار پائے اور جو پابندی اوس زمانہ مین اپنے اوپر اختیار کی تھی آجتک اوس سے انحراف نہین ہوا سنہ ۱۸۸۱ء مین گڈ ٹمپلرز آرڈر مجلس کے بہت سے اعزازی عہدونکا کام انجام دیا بلکہ اسی قسم کی اور مجالس بھی آپ کی ذاتی کوششون سے جابجا قائم ہوئین۔ سولہ برس کی عمر سے مسٹر کوئلیم نے پرہیزگاری کے متعلق لکچر دینا شروع کیا اور اسوقت سے آجتک اس شریف طریقے کو نہین چھوڑا بلکہ برابر ترقی دیتے گئے سنہ ۱۸۸۲ء مین مسٹر کوئلیم نے کھلے میدان لورپول مین پرہیزگاری کے متعلق ایک نہایت موثر تقریر کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہفتہ مین آٹھ سو آدمیون نے منشیات سے توبہ کی اور دستخط کر دیئے۔ مسٹر کوئلیم علمی دنیا مین بہی عزت حاصل کرچکے ہین انھون نے بہت سے دلچسپ آرٹیکل اخبارون اور رسالون مین لکھے ہین آپ اخبارات ڈی ٹمپلر ڈی بگل کال اور حال مین لورپول تجارتی میگزین کے اڈیٹر رہ چکے ہین۔ اسکے سوا اونکا خاص تصنیف کردہ رسالہ "فیتھ آف اسلام" (عقیدہ اسلام) عربی فارسی برہمی اردو بنگالی گجراتی تامل۔ اور ترکی زبانون مین ترجمہ ہوا۔ اونکا دوسرا لکچر فنٹسک اینڈ فنی ٹسزم (متعصب و تعصب) جسکے دوران بیان مین مسٹر موصوف نے ایک معزز شخص کو اول مسلمان کیا تھا اور جو بحیثیت ایک رسالہ کے بیان ہوا ہے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوا اوسکی پہلی اشاعت ختم ہوچکی اونکا لبّا دوسری اشاعت جلد ہوا اور کتاب فیتھ آف اسلام کی طرح ہر دل عزیزی حاصل کرے دو اور نفیس اور زبردست کتابین جو مسٹر موصوف کے زور طبیعت اور معلومات کا نتیجہ ہین زیر طبع ہین یعنی اول ریلیجن آف دی سورڈ جسمین مذاہب ثلاثہ یہود نصاریٰ و اسلام کا تاریخی مقابلہ ہے اور یہ دکھلایا گیا ہے کہ سب سے زیادہ کون مذہب درگذر کرنے والا ہے دوم موزز کرائسٹ اینڈ محمد (یعنی موسیٰ عیسیٰ اور محمد کے اعمال و افعال کا باہمی مقابلہ) اسکے سوا اسوقت مسٹر موصوف مشہور کتاب اظہار الحق کا عربی سے انگریزی مین ترجمہ کر رہے ہین ۔

براے پشہ و موران برند توپ و تفنگ

انتیسوین تاریخ رمضان چاند کے دیکھنے کا ہر کہ و مہ کو ارمان ادہر جلوہ ہلال عید کا التزام ادہر جو پیدا دن کا ہر تھمنے پر اژدہام ادہر ہر کس و ناکس کو عیدگاہ کی فکر ادہر ہر مقام پر مورچہ بندی ادہر ہر مسجد اور مرتفع مقام پر تیز نظر صاحبان بصر کا انبوہ ادہر ہر ناکے پر پولیس کا انتظام ادہر عید کی دھوم ادہر فوج کا ہجوم غرض اس سال ہمارے شہر کا رنگ ہی کچھ نرالا ہر شخص کی عقل چرخا اور حواس تہ و بالا مارے خوف کے اس عالم تشنگی مین پیٹ پانی ہوا جاتا تھا پیٹ مین ڈھیکلی چل رہی تھی جگر مین گھڑی کی لنگر کی سی حرکت پیدا ہوگئی تھی کہ دیکھیے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اژدہام فوج سے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید شہر ہی مین کنٹونمنٹ قائم ہونے والا ہے مگر دریافت کرتے کرتے معلوم ہوا کہ کسی ذات شریف نے ایک گمنام عرضی صاحب مجسٹریٹ کے نام داغ دی ہے کہ مسلمان عین عید کے دن عیدگاہ کے وسط کے درمیان گئے بیچ مین بلوا کرنے والے ہین ؎

گر وجہ بلوا نیز رسد چیست
برین عقل و دانش بباید گریست

وہ کھلبلی پیدا کر دی تھی کہ چاند دیکھنا کیسا یہان اپنی ہی صورت دیکھنے کے قابل ہوگئی تھی ؎

از کاہش غم ز دست غمازہ
چون قامت ماہ نو خمیدیم

کمزور مار کھانیکی نشانی

ایک تو حضرت رمضان نے دست شفقت پھیر کر سوکھا کر نیما بنا دیا تھا دوسرے مکروہات زمانہ اور آفات سماوی نے رہے سہے حواس یارسل گرد ڈبرا نفس کے حوالے کیئے عید کیا آئی کہ مصائب و غم و رنج و الم کا بم پھوٹ گیا مگر واقعی ہما سے شہر کے لوگ بھی عجب آفت فراموش و لقم غلط ہین اگر دنیا بھی قلابازی کھا جاے پرواہ نخواہند اگر سنبہ بھی کیجیئے تو ع

در شہر اگر آفت دشت است مرا چہ

گنگنا الدیتے ہین پھر رات ہی سے عید نے دھما چوکڑی مچا رکھی تھی صبح اودھری مسکو دیکھیئے بانکے خان بنا پھرتا ہے ہنوز رات باقی ہی تھی کہ بناو سنگار مین مبتلا پیٹرون کی آراستگی کا خیال دامنگیر کوٹ کی فکر پتلون کا وارٹی کا خیال ڈہاکے کا رومال چکن کا کرتا پائمین کا جوتا مشروع کا پتلون یہ نیا مضمون دلون مین گھر کرنے لگا مسکو پیٹیئے کنگھی چوٹی مین مبتلا رشانہ و رسالی آئینہ بینی حسن آرائی کر رہا ہے منہ بنا بنا کر ہر ہاتھ رکھکر آئینہ کے سامنے تن رہا ہے ع

حرکت میمون بہ پیش آئینہ

کا مضمون نظر آتا ہے قریب ساٹھ نبجے کے دن آگیا سنور کر مین و لیبارگیری ہوئے جوق کے جوق عیدگاہ رستے یان ہی ملنا گر آگئے بدل قریب کی مسجد مین نازل ہوئے اور نماز عید پڑھ کر بافسردگی خاطر سکان واپس آئے ع

دنی ہے عید غیرون کی ہمین ہے چاند خالی کا

مگر اسقدر بھی عیدگاہ کی طرف نجاتے دیکھکر سخت استعجاب ہوا اور یافت حال سے منکشف ہوا کہ آج عیدگاہ مین چاندماری ہونے والی ہے لہذا اسقدر انبوہ خلق آدمی تماشا بین جارہا ہے یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے عیدگاہ اور چاندماری سے کیا مناسبت کچہ خیال گزرا کہ یہان کے لوگ ہین طبیعت دار اور کچہ بباعث رمضان اصلاح معدہ ہونے سے عقل اور جولان اور طبیعت رسا ہوگئی ہے کوئی معنی پنہان ضرور ہونگے چلکر دیکھنا چاہیئے ایجانب ہی چلکھڑے ہوئے کہ راستہ مین وہ کثرت اور اژدحام دیکھا کہ مشکل بشیر وغیرہ کے میلے گرد ہوگئے خیال آیا کہ چلو بھائی پہلی ہی سے عیدگاہ کا کوئی آدھا داب بیٹھو مگر جاہین تو کدہر سے رسائی ناممکن راستہ ٹھساٹھس گلیان کھچا کھچ اب آگئے جو قدم اُٹھاتا ہون تو معلق ہوا مین کھڑا ہون شکنجے مین کس گیا اب نکلنا مشکل خدا تیری پناہ خیر بمشکل بہزار خرابی بجہد بسیار اُچکتا ہوا چل نکلا دیکھتا کیا ہون حوض کے کنارے غول کے غول بگلے بیٹھے ہوئے پانی مین سر ڈوبائے پاؤن گھنگھول رہے ہین لاحول و لا قوۃ کیا ہی نظر نے غلطی کی یہ تو بہت سے سفید پوش کنارے بیٹھے وضو کر رہے ہین اب زینون کو طے کرتا کودتا پھاندتا روندتا اوپر جو پہونچا تو لوگ آم کے پال کی طرح چُنے ہوئے ہین ہر شخص کے آگے جوتا بجائے سجدہ گاہ کے رکھا ہے نعلین تحت العین پر عمل ہے یہان بھی تنگی جا سے نعلین در نعلین کا مضمون گا ٹھکر آگے قدم اُٹھایا زمین اسقدر ناہموار جیسے بنیون کی عقل بعض جگہ صرف فرش خاک بچھا ہوا ہے یہ سمجھکر کہ جا سے نزول جنت مین اسباب سمت بھی ہونا لازمی ہے تہ زر ونیش بجان در ویش ایک کونے مین چھپا ہوا گیا اب پیش وپس پین دیسا رجو نظر جاتی ہے عجیب عجیب سوانگ نظر آتے ہین ایک طرف چند ابوا تمتھا سر سے پاؤن تک ٹاٹ بانی سنگ سنگ پرستان تنے بیٹھے ہین یہ آشنای معدودن نظر آیا دوسری سمت چند قناتین گڑی ہین انمین چند عجیب الخلقت سرکاسے قبلہ رخ کھڑے ہین ھنکاسے سرخ چشم سیاہ دم آہنی سرو ہیکر دراز سر سے پر نوکیلی چمکدار ہاتھون مین لیئے کھڑے انسان سے مشابہ ہے پر وحشت کی جھاڑ و پھری ہوئی اب دل مین غور کر رہا ہون کہ یہ عیدگاہ ہے یا زرہ الجبل کا دل [illegible] کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ کیمپ پولیستان ہے آلی [illegible] گروہ کا خوف اسقدر دلون مین جاگزین تھا کہ ان کے وضو ور نوکے سست ہوتے تھے جیسے کل ہی وہ طغیانی تھی کہ ادہر وضو ٹوٹا اور ادہر سینے [illegible] ہوگیا دوبارہ وضو کی حاجت ہی نہین [illegible] کا رو بازار گرم تھا کہ نمالی نیا ایک تو تمازت آفتاب شدت سے [illegible] دوسری ہجوم نمازیان اور ہوسے مین تماگا پسینا تھا کہ [illegible] کی اولتی کی طرح ٹپاٹپ بہا [illegible] سیر قطرہ یہ کہ زلیب صاحب [illegible] تجربہ [illegible] خلتے ہین تو انتظار [illegible] قبلہ ہوگئین اور تمام بدن [illegible] برودی منطلب ہے س

نہ ہلتا نہ ڈلتا نہ کچہ زبان ہے

ولے آن زمانہ کہ گوید خدا ہے

خیر بڑے انتظار کے بعد آپ کا ظہور ہوا اور خراماں خراماں ہر گام پر ٹھکتے ہوئے لوگون کے ہاتھ چومتے چاٹتے مصلّے پر نازل ہوئے نماز شروع ہوئی مگر جناب ادہر تو قلیا تمام تہی حواس پسینے کی راہ نکل گئے تھے اپنی ہستی و عدم ہستی کی خبر نہ تہی س

نماز مین گرچہ بیٹھا مسجد کے درمیان ہون
پر یہ خبر نہین ہے مین کون ہون کہان ہون

بمشکل تمام بار رجوع القلب نماز تمام کی اسکے بعد خطبہ شروع ہوا اسقدر حافظہ کہان کہ سارا خطبہ داخل دفتر دماغ ہو مگر کسیقدر جو یاد ہے وہ عرض کیئے دیتا ہون۔

وہو ہذا

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد سبحان من نزول المجنون بلا ضرورۃ واجبۃ لاظہار العظمت الشوکت والشان ولرفع الشکوہ والشکایت والحکایت والبہتان واللہ اکبر الی آخرہ سبحان من فرض علی المسلمین قیام اسے ساعت الحشر برقص المولوی او برقص الحکام فی یوم العید والکان شرف الانسان علی الانسان بوجہۃ العبارۃ والجبۃ والکلاہ والخفتان اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اوخص لباس الکوٹ والپتلون

بیمر ز خالق من البلاء العجلات اللهم احفظ من شر الظالمین یعنی فی الناس الاسوۃ ... انخ الخبیث والشیطان اللہ اکبر اللہ اکبر اختیار خطبہ کے ختم ہوتے ہی دعائیں مانگی اور رزوہر کا ... ایمان شروع ہوئیں اور بندہ و قنا ربنا عذاب النار کا وظیفہ پڑھتا مکان واپس آیا۔

راقم

اے - ب - از بنارس

پاکیزہ خیالات

تتمہ مورخہ مطبوعہ ۴ جون ۱۸۹۵ء

ماسٹر تمہاری اس تقریر سے اتنا تو میں ضرور سمجھ گیا کہ تم عام تعلیم کو پسند نہیں کرتے اور غیر مفید ثابت کرنا چاہتے ہو لیسے ہی اون مصالح کو پسند کرتے ہو جو برہمنون نے بے ایمانی اور ظلم سے صرف اپنے قدر افزائی کے واسطے اختیار کیا تھا جس سے ابتک وہ پوجے جاتے ہین لیکن جو مصالح اور فوائد دنیاوی عام تعلیم مین ہین اوسکو کچھ بیلر دل ہی خوب جانتا ہے۔ یہ رذیل اور شریف کی تفصیل ہی پہلے قابل اعتراض ہے باعتبار مخلوق ہونے کے سب بنی آدم ایک ہین اور خدا کے نزدیک بھی سب برابر۔

شاگرد - واہ حضرت آپ خوب ہی سمجھے خوب سمجھے اس دماغ سوزی کی داد ملی لیکن مین کیا بار آنے والا ہون اسکا جواب بھی آپ کو دونگا ایسا کہ آپ ساکت ہوجائینگے باعتبار مخلوق ہونے کے بلکہ مخلوق ضرور ایک ہے کچھ تخصیص بنی آدم کی نہین ہے لیکن اوس خالق نے تفاوت رکھا ہے ذوی العقول کو غیر ذوی العقول پر فضیلت دی ہے چنانچہ اسی وجہ سے جنس انسان جو دیگر حیوانات مین شامل تھی اشرف المخلوقات قرار دی گئی اور دیگر حیوانات و نباتات و جمادات سب کو اوسکی ضرورت کے وقت کام مین لانے کے لیئے حکم دیا گیا یہانتک کہ غذا مین نباتات کو کاٹنا اور پیسنا اور اسیطرح گوشت کے لیئے جانورونکا ذبح کرنا اور سواری کرنا اور مکانات و دیگر ضروریات کے وقت زمین کا کھودنا پتھرونکا توڑنا درختونکا کاٹنا اور اونکی لکڑیون کا جلانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ جائز رکھا گیا حالانکہ باعتبار خلقت اسکو کوئی حق نتھا یہ سب کچھ کیون ہوا صرف اوس شرافت کی وجہ سے جو اسکو دی گئی تھی ایک شرافت کا ثبوت تو یہ ہوا یہ مخصوص ہے تمام بنی آدم کے لیئے بمقابلہ دیگر حیوانات وغیرہ کے مین اس موقع پر اس شرافت کی بحث کو ترک کرتا ہون جو اصلی اور حقیقی ہے اور جسکو دینی طور پر ثابت کیا گیا ہے - اب لیجیئے شرافت خاص کا ثبوت جو اپنی جنس مین ایک کو دوسرے پر حاصل ہے مثلاً گھوڑے کی قسم مین کیا سب گھوڑے ایک ہی قسم کے ہوتے ہین اور ایک ہی صفات اور ایک ہی چال یا مختلف رنگ مختلف صفات مختلف نسل کے یا آم اور میوہ جات سب ایک ہی قسم کے ہوتے ہین کوئی شیرین کوئی ترش اور کوئی خوش ذائقہ اور کوئی بدمزہ نہین ہوتا یا اور جانور مثل مرغ کے جنمین اصیل اور ٹیٹنی وغیرہ سب شامل ہین سب ایک ہی قسم کے ہوتے ہین یا کتون کی جنس مین بہت سے اقسام ہین سب مین ایک سان صفات اور نام ہوتے ہین - کیا کوئی عاقل اس باب مین اختلاف کرسکتا ہے کہ ہر نسل کے جانور کے افعال اور صفات جدا گانہ نہین ہوتے پس اسی قیاس پر انسان کو سمجھ لیجیئے جسطرح عمدہ اور قوم دار جانور اور عمدہ زمین اور عمدہ تخم کے میوہ جات عمدہ صفات اور عادات ولذائذ اپنی نسل کی وجہ سے رکھتے ہین اور اس سے وہ عمدہ یعنے شریف سمجھے جاتے ہین اسیطرح بنی نوع انسان مین بھی جنکی پیدائش اچھے تخم اور اچھی زمین سے ہے شریف اور ہوتے ہین اور ہمیشہ اونکی نسبت یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اپنی عمدہ ذات کی وجہ سے انسے وہ صفات ظاہر ہونگے جو بالخاصہ انکی اصلیت مین ہین۔ اور اسکے برعکس کمینہ قوم سے جیسے ہاوندان مین بارہا مشاہدہ ہوا ہے کہ بداصل مرغ یا بداصل کتا کتنا ہی سکھلایا جائے لیکن جب کڑی لڑائی پڑی اور سخت خونریزیونکا سامنا ہوا تو پیٹھ پھیر چلا ہے - اس تجربہ پر بھی یقین ہے بارہا آپکو ہوا ہوگا آپ شرافت اور رذالت کے فرق کو سمجھ سکتے تو مین سوا اسکے کیا عرض کرون کہ آپ نے پورا غور کبھی اس معاملہ مین نہین کیا ہے خدا کے نزدیک بھی سب نہین برابر مین بلکہ وہان بھی درجہ بدرجہ فضیلت دیگئی ہے یعنے وہان ع

بندگی باید ہمیں زادگی درکار نیست

جو جس درجہ کا فرمانبردار اور مطیع اور خائف ہے اوس درجہ پر اسکی عزت - اولیا اللہ کا جو فرقہ ہے انمین کیا سب کے سب ایک ہی درجہ پر تھوڑی ہین - دنیا کے انتظام ملکی مین دیکھیئے کہ ایک نئیسرے قسم کی فضیلت رکھی گئی ہے حاکمی محکومی کی اگر سب بنی نوع انسان ایک ہی درجہ کے دراصل ہوتے تو یہ انواع اقسام کی فضیلت جیسے علم و جاہ و حکومت کیون رکھی جاتی آخر آپ بھی عالم کو جاہل پر فضیلت دیتے ہین یا نہین بس جس قسم کے اور فضائل ہین اسی قسم کی ایک فضیلت نسبی بھی ہے جسکو مین اوپر ثابت کرچکا ہون - فضلنا بعضکم علے بعض - اب رہی برہمنونکی

چالاکی اور ظلم جسکی نسبت آپ نے بلا غور کیے ایسے الفاظ فرمائے گو بظاہر مین وہ ایسے ہی معلوم ہوتے ہین لیکن غور سے دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ انھون نے وہ اصل انصاف اور حکمت سے کام لیا ہے رحم وہ اصل ایک عمدہ چیز ہے لیکن سانپ پر اور بچھو پر اور دیگر ایسے ہی موذیون پر مثل ٹھاکور اور رن وغیرہ کے آیا انصاف ہے یا انکو دفع کرکے خلق کو ایذا سے بچانا۔؟ علم کی نسبت بھی یہ کہا گیا ہے سہ

بدگہر را علم و فن آموختن
دادن تیغ است دست راہزن
علم مال و منصب و جاہ و قران
فتنہ آرد در کف بدگوہران

برہمنون نے جو علوم کو اپنے حصہ مین رکھا اوسکے مصالح تو مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ اوسمین انھون نے علم اور صاحب علم دونون کی قدر باقی رکھی ملک اور دوسری قومون کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ دوسرے پیشون مین کمی ہونے سے جو تکلیف لاحق ہوتی اور دوسرے ملکون کو اپنے ملک کی دولت دیکر ان چیزون کو منگوانا پڑتا یہ نہین ہونے پایا اور خاص اون علم سیکھنے والون کے ساتھ یہ سلوک واقع ہوا کہ بعد اس تعلیم کے اونکا حال یہ تو ہوتا ہی نہین کہ مثل براہمہ وہ شریف اور واجب التعظیم مذہباً سمجھے جاتے اور جسطرح انکی گذران نذرانہ اور خیرات سے ہوتی تھی اونکی ہو سکتی اور وہ جب تمام عمر اپنی تحصیل علوم مین ضائع کر چکے تو صناعت و حرفت یا مزدوری وغیرہ جو اونکا قومی پیشہ تھا اوسکے کرنے سے بھی معذور ہو جاتے۔ کیونکہ ابتدا سے اوسکو سیکھا ہی نہین تھا اور نہ اوسکی اہلیت انہین آئی تھی آخر یہی مثل اونپر صادق آتی (دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا) سچ پوچھیے تو اون بیچارون نے اس انتظام مین کوئی نفسانیت نہین کی۔ بلکہ اونھون نے بہت کچھ عقل و فراست سے کام لیا تھا اور ایسا ٹھیک انتظام کیا تھا کہ جسمین کوئی برائی نہ تھی۔ اور اپنی قوم کے واسطے جو یہ بات تجویز کی تھی کہ ہمیشہ انہین علم کا جوہر رہے اور سوا تحصیل علم دوسرا کوئی پیشہ نہ کرین اور اسی کے ذریعہ سے ذی عزت اور واجب التعظیم رہین یہ عین قومی خیر خواہی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ علم کی قدر کو ان سب نے خوب پہچانا ۔

(باقی آیندہ)

راقم

ایک منتظم

مولوی چغتہ اور شاعری

واہ رے لکھنؤ تیرا دم غنیمت ہے کیون نہو۔ دیا نہ ہوا تا ابنا ابن فضلی اغیرہ وغیرہ ڈبل شاعر تو موجود ہی تھے۔ تو نے ایک نیا اور نکال لیا۔ فخر المشاعرہ مین آپکے لیے میان چغتہ کی پرانی غزل ہاتھ آگئی جو نذر ناظرین ہے۔ لکھنؤ مین شاعری کا مادہ ہمیشہ سے زور ون پر ہے۔

وھو ہذا

کب سے پاؤن پہ رکھنے کے لیے سر ہے کھڑا ۔۔۔ اوسکے گھر مین تو رہا پر نہ رہا پر نہ رہا
اللہ اللہ کہان روس کہان ہندستان ۔۔۔ بیچ کی راہ مین گر پہونچتا تو وہ جب کر نہ رہا
قاصدا جاکے تو میری پری سے کہنا ۔۔۔ جب پہ تم بیٹھتی تھین آکے وہ ٹھاٹھ نہ رہا
خرس کے واسطے موزون تھا بیابان کا قیام ۔۔۔ بہت اچھا ہوا گر شہر مین بستر نہ رہا
اسے ولیعہد بہادر تجھے نعمت تو پڑی ۔۔۔ لیکن اچھا ہوا اب پاؤن مین چکر نہ رہا
ہجر کے خوف سے تڑپا دل مضطر ایسا ۔۔۔ میرے پہلو مین شب وصل وہ دلبر نہ رہا
دیکھے خط کسکو سوکوچۂ جانان بھیجون ۔۔۔ دہلی مین کوئی جانباز کبوتر نہ رہا
نخل امید مین آئیگا رنعمت کا ثمر ۔۔۔ آپ کے سیٹ مین جس روز جلتہ مرہم
میرے پاس آنے کا سید ام وہ ارادہ کرکے ۔۔۔ ٹھیل گاڑی تو ہے موجود اگر خر نہ رہا
اب تو ہوتی ہے میرے ہاتھ مین کھلی ہر گل ۔۔۔ جسمین موباف زری پڑتا تھا وہ سر نہ رہا
خیر یہ صاف کیا ہاتھ سول سرجن نے ۔۔۔ اوڑتا پھرتا ہے کہ میانی مین وہ لنگر نہ رہا

مین جو آیا اوسے تیار نظر آئے چغتہ
مارکے قابو مین نہ آخر دل مضطر نہ رہا

راقم

ہم

پنچ مِل خدا - خدا مِل پنچ

لکھنؤ - پنجشنبہ ۱۱-جون ۱۸۹۱ء

چہ اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

(سین اول)

(محافظ کا مکان اور سپہ سالار گزین)

راجہ - بچائیے - خدا کے واسطے بچائیے - اجی مہربان مخلصان - گدی کے نگہبان - وہ دیکھیے سر کی جاتی ہے - نکسیر بھی نہ پھوٹی اور سیدہا ہاتھ سے اسطرح سُٹ سے نکل گئی جیسی تیر ہوا مین کم ڈور والی کنکیا -

پولیٹیکل ایجنٹ - ول راجہ صاحب آپ کچھ گھبرائیے نہین - ہم آپ کو اپنے پاس رکھنے سکتا ہے اور بس -

راجہ - اجی مین کیا کہتا ہون آپ کیا سمجھتے ہین - ع
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہین زبان ایجنٹ

ایجنٹ - ہم سمجھا - ہمارا صاحب کبھی کبھی پوئٹری پڑھ کر سنتا ہے ہم نہین مانگتا - تم اس ماقف بات کرے تمہارا آدمی لوگ کس واسطے ہتھیار باندھے ہے بولو الدم سے کھول ڈالے - اگر راجہ صاحب آپ بندرابن جانا مانگتا ہے ہم بندوبست کرنے سکتا ہے -

راجہ - میرے تو حواس اسوقت درست نہین (اور تھے کب!) جو مناسب سمجھیے کیجیے -

ایجنٹ - بہوت اچھا بات بولا - آپ بڑا ہشیار آدمی ہے - اچھا یہ ہزار روپے لیکر آپ سیدھا بندرابن رام رام کرتا چلا جائے اور پیچھے پھر کر کبھی نہ دیکھیے - خبردار - ہان -

دوسرا سین

(رزیڈنسی مین کمیٹی)

افسر اعلے - (ایجنٹ سے) ول تمکو یہ کام کرنا ہوگا - بڑا حاکم کا مرضی یہی ہے -

ایجنٹ کی جورو - حضور یہ بالکل اونکے خلافِ مرضی ہے اور جو آدمے جی سے کام ہوتا ہے وہ بخوشی اسلوبی انجام نہین پاتا -

افسر اعلے - مگر کیا کیا جائے - کرنا آپ ہی کے صاحب کو ہوگا -

ایک مشورہ کار - اچھا سب طرح کا بندوبست کرنا بہتر ہے - اگر سیدھی انگلی سے گھی نہ نکلا تو پھر اور طرح کارروائی ہوگی -

دوسرا - کچھ پروا کا بات نہین - ہم الدم سے پکڑ لے گا -

تیسرا - اجی ہمارے ہیبت کے خود چلا آئے تو سہی -

چوتھا - نہین تو کیا بیٹھا ہے -

افسر - اچھا حکم دربار کا دیا جائے اور اوسمین وہ بدمعاش جب آئے گرفتار ہو -

تیسرا سین

(دربار)

افسر - اَین راجہ صاحب خالی خولی آپ کیسا - وہ کہان ہے - ہم دربار کرنا نہین مانگتا - جبتک وہ گیر حاضر ہے -

راجہ - حضور اوسکو گرگری ہوگئی شاید پیٹ مین گھٹنا اوتر گیا - یا راستے مین چھینک ہوگئی - بلی راستہ کاٹ گئی -

افسر - اونو - یہ نہین ہونے سکتا -

(دربار برخاست - وانہ نہ گھاس)

چوتھا سین

(بدمعاش کا مکان)

ایجنٹ - بڑا صاحب بولتا - آپ حاضر آئے نہین ہم گرفتار کرے گا -

بدمعاش - آخر یہ کیون کس گناہ مین - آپ تو ایسی باتین نہ کیجیے -

ایجنٹ - ہم کیا کرے - آپ جانتے ہو سانتا ہے ہم کیسا کیسا کہا اور آج بھی بہت کہا مگر پہلے ناواکف (ناواقف) رکھا گیا - اب تمہے صاحب ایسا ایسا بولا صاحب کچھ نہین سمجھتا - مگر ہم کیا کرے -

بدمعاش - اچھا تو کہدیجیے - اسوقت تو میرا مزاج اچھا نہین بعد صحت جواب دیا جائے گا -

ایجنٹ - آپ سوچ کر جواب دے -

بدمعاش - سوچ لیا ہے -

(ایجنٹ جاتے ہین)

بدمعاش - (اپنے درباریون سے) اب معاملہ دگرگون ہے - کیون نہ ہو خیر سچی نکلی نا - ارے مین تو اس قوم کو خوب جانتا ہون - اب تو تن بتقدیر جیتی جان تو نہ جائین گے - ہان لاش جائے تو جائے -

پانچوان سین

(میدان کارزار)

دائین - دائین - دائین - دَن - دَن - دَن -

رعایا - ارے باپ رے باپ - یہ کیا ہوا - ایتو دونون طرف سے گولہ بارود توپ بندوق اپنی کارگزاری دکھانے لگین -

ایک طرف خطا چلی ایک طرف قضا چلی +
بات ہی جب بگڑ گئی ہونے لگی چلا چلی +

(اسکے پیچھے دہ ٹائین ٹائین فش - بڑے بول کا سر نیچا -

حملہ آور ہی صاحب کا معاملہ ٹھیک کیا - تو سمدان تالی - بندوقین بھلینون سے بدتر دست بستہ پابا گردن - اب پٹے اور خوب ہی پٹے - اور خود ہی چھپیتر کرتے -)

ایک - اب کیا کرنا چاہیے -

دوسرا - صلح کا اشارہ -

تیسرا - شرائط طے کرنا چاہیے -

(کارزار موقوف - پرچہ پیام جاری)

افسر - دشمن کہتا ہے یہان آکر شرائط طے کیجیے -

مشیر - اندیشے سے بات خالی نہین -

دوسرا مشیر - ابھی سٹ پٹ یونہین چلے جاے - کمک طلب ہو -

افسر - واہ - تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود -

تیسرا مشیر - یہ تو جان بوجھ کر اپنی جان ہلاکت مین ڈالنا ہے -

افسر - نہین یہی ٹھیک ہے - چلو بس اوٹھو -

سب لوگ - حکم حاکم مرگ مفاجات (دشمن کے پاس جاتے ہین -)

چھٹا سین

(دشمن کا محل)

(دشمن بشاش - صلح جو مضمحل شرمندہ - خجل - آنکھین نیچی کیے)

دشمن - کہیے صاحب - اب کیا ارادہ ہے - سلامتی سے

صلح جو - ہم لڑنا نہین مانگتا - آپ جو بولے گا ہم منظور کرے گا - آپ کی گرفتاری کا بات اب نہین رہا -

دشمن - ابھی گرفتاری تو اب آپکی ہے - ہم کیونکر مانین کہ آپ کے حاکم اعلےٰ ہم سے آیندہ دشمنی نہ کرینگے - آپ نے ہمارے ہلاک کرنے مین شمہ ہی کون باقی رکھا تھا وہ تو کہیے ساعت کی بات تھی - بچ گئے - قسمت تھی جو اسوقت آپ کے قدم یہان اسطرح آئے - اور جب آپ یہ چالاکی دیکھ چکے ہین کہ آپ ہم کو دربار مین طلب کرکے گرفتار کرنا چاہتے تھے تو اب ہم آپ کی اس بات کا کیونکر اعتبار کرین -

صلح جو - نہین نہین ہم ایمان سے بولتا ہے - ہمارا عیسےٰ سچ جانتا ہے -

دشمن - اچھا تو آپ ہتھیار رکھ دیجیے تو ہمکو یقین آئے -

صلح جو صاحب - یہ نہین ہوسکتا -

دشمن - تو وہ بھی نہین ہوسکتا -

صلح جو صاحب - اچھا ہم جاتا ہے -

(غصے مین اوٹھ کر صلح جو لوگ چلتے ہین کہ قتل و قمع شروع ہوجاتا ہے اور پردہ گرتا ہے -

دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد)

اُردو کی قسمت جاگی

آپ جانیے ہندوستان مین اُردو سے بُعلے کو بدقسمتی سے وہ واہیات - آفت زدہ - نہ مانہ ملا کہ دوسری زبان ہوتی تو خدا جانے کیا سے کیا ہوجاتی وہ تو کہیے سریع الاستحالہ ہونے کی بدولت بیچاری گرتی پڑتی چلی جاتی ہے اور جب موقع پاجاتا ہے کچھ اپنی حیثیت بھی درست کرلیتی ہے - اسیوجہ سے اسمین سب طرح کے عیوب و نقائص ہزارون لاکھون موجود ہین - اگر کوئی بندۂ خدا اسکی اصلاح کی جانب مائل بھی ہوا تو ساز و سامان کی کمی نے اس معشوقۂ دلفریب کو کبھی سنورنے ہی نہ دیا - مگر خدا تو بڑا کارساز ہے مثل مشہور ہے بارہ برس کے بعد گھورے کے دن پھرتے ہین - اوسکی عنایت سے سرزمین دکن مین ایک مولوی صاحب پیدا ہوے ہین - جنکی ذات بابرکات سے قوی امید ہے کہ اب جاکے اُردو اُردو ہوگی اور پڑھے لکھے آدمیون کی زبان کہلانے کی لیاقت رکھیگی - اگرچہ جناب مولوی صاحب دلی وال آکا ہین نہ لکھنؤ کے طرار - شاید دکن ہی کی خاک پاک سے ہین مگر ایسے خلقی پیدایشی اہل زبان ہین کہ ان ظاہری قیود سے بالکل آزاد ہین - اُردو کے دن پھرنے والے تھے کہ ہمارے حضرت اسجانب متوجہ ہوگئے - اب دیکھیے گا انشاءاللہ زبان اردو کے سارے اغلاط اسطرح نکال ڈالے جائینگے جیسے ملک الموت جسم سے جان جُدا کرتے ہین - سارے داغ دھبے - اصلاح کے پانے پر مار مار کر ایسے چھڑائے ہونگے کہ رفتہ رفتہ تو ایک طرف داغ کی جگہہ تک نرہے گی - ترمیم کے اُلٹے اُسترے سے اسطرح اصلاح بنائی ہو کہ کھونٹی باقی رہنا کیا معنے اچھی طرح حجامت ہوجاے -

اُردو کے شایقین چلو دوڑو لپکو - شکریے کے پارسل - پیڈ یا بیرنگ جس طرح بن پڑے حضرت کی خدمت مین فوراً روانہ کرو - آپ نے اصلاح کا لگا لگا دیا - چنانچہ چند سطور کی ایک تحریر یا تقریر کی دُم بریدہ جسکا نام تقریر مشرف رکھا گیا ہے آپ نے شایع فرمائی ہے آپ کی خاطر و تفریح کے واسطے ہم بھی تیمنًا تبرکًا ذیل مین درج کرتے ہین -

(تقریر مشرف)

"سخنوران فصیح اللسان و شاعران شیرین زبان میری اسبات کی تصدیق کے لیے اپنے باخبرول سے گواہی دے سکتے ہین کہ اردو زبان ایام طفولیت سے بڑے بڑے حکما علما فضلا شعرا کے ہاتھون مین تربیت پاکر اونکی صحبت کے فیض سے کس قدر مہذب اور خوش وضع ہوگئی ہے اور اب عالم شباب کو پہونچکر اپنے حسن دلفریب سے عالم کو کس طرح مفتون و شیدا بنارہی ہے اوسکی محبوب صورت کی محبت نے ہر جوان و پیر کو اسدرجہ محو کر رکھا ہے کہ کوئی اوسکی اُلجھی ہوئی زلفون کو نہین سلجھاتا بلکہ اوسکو خوشنما جانتا ہے اور اوسکی دلپذیر محبت کی الفت نے ہر صغیر و کبیر کو ایسا ازخود رفتہ کیا ہے کہ کسیکو اوسکے دامن دلکش سے بُرائی کے دھبے کو دھوکر پاک و صاف کرنے کا خیال بھی

ویمپائر اور اوسکا شکار

(ویمپائر ایک قسم کا خفاش ہوتا ہے جو سوتے ہوئے کے انگوٹھے سے لہو چوستا اور پروں سے ہوا دے کر چونکنے نہیں دیتا)

نہین آتا۔ یہ امر بالکل خلاف محبت پرستی ہے کہ ہم جسکی اُلفت و محبت کا دم بارین اوسکو کسی برائی مین مبتلا دیکھ کر خاموش بیٹھے رہین۔

اب مین خاص دعام کو اسبات کو ظاہر کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ مین سے ہماری پیاری اُردو زبان مین نقص باقی رہ گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب کسی فاعل کے ساتھ حرف نے علامت فاعل مذکور نہو اوس کا فعل فاعل کے موافق ہوتا ہے جیسا احمد آیا۔ ہندہ گئی۔ اگر فاعل کے ساتھ علامت فاعل نہو اور مفعول کے ساتھ حرف کو علامت مفعول رہے تو وہ بھی فاعل کے موافق کہا جاتا ہے جیسا خالد خط کو لکھتا تھا۔ اور زینب خط کو پڑھتی تھی۔ یہ بات قرین قیاس ہے۔

جب فاعل اور مفعول دونون کی علامتین مذکور رہون انکے فعل ہرحال مین واحد مذکر کیے جاتے ہین خواہ فاعل و مفعول مذکر ہو یا مونث۔ واحد ہو یا جمع۔ مثلاً زید نے کتاب کو پڑھا۔ سلمہ نے کتاب کو پڑھا۔ لڑکون نے کتابون کو پڑھایا۔ لڑکیون نے کتابون کو پڑھا۔ یہ بات بھی بالقیاس ہے۔

جب اسم مذکر فاعل مع علامت اور اسم مونث مفعول بلا علامت آوے تو اوسکا فعل مونث مفعول کے تابع کیا جاتا ہے چنانچہ زید نے روٹی کھائی۔ اگر اسم مونث فاعل مع علامت اور اسم مذکر مفعول بلا علامت ہو تو اوسکا فعل اسم مذکر مفعول کے تابع کیا جاتا ہے جیسے ہندہ نے پانی پیا۔ یہ بات بالکل خلاف قیاس اور مسلہ بالعکس ہے۔ اور یہ امر کسیقدر قبیح و نامستحسن ہے ارباب دانش خیال کرسکتے ہین۔ چاہیے تھا کہ ہر ایک فعل بلالحاظ علامت اپنے فاعل کا تابع رہتا اگر فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر بیان کیا جاے چنانچہ احمد نے روٹی کھایا یا احمد روٹی کو کھایا۔ اور اگر فاعل مونث ہو تو فعل بھی مونث کہا جاے جیسا ہندہ نے پانی پی۔ یا ہندہ نے پانی کو پی۔ فعل کو مفعول کا تابع کرنا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ صدور فعل کا فاعل کی ذات سے ہوتا ہے نہ کہ مفعول سے۔ اور مفعول بہ نسبت فاعل کے ضعیف اور فاعل بہ نسبت مفعول کے قوی تر ہے پس بہتر ہے کہ ہر ایک فعل اوسکے فاعل کا تابع کیا جاے۔

اب مین منصف مزاجون سے امید کرتا ہون کہ اس امر مین بنظر **خذ ما صفا دع ما کدر** میرے مہربان ہونگے اور اوسکے اتفاق سے مجھکو ممنون و مشکور فرمائینگے بعد اطلاع یابی کے اون حضرات کے نام نامی جنھون نے اس مسئلہ مین موافق ہوے ہین رسالہ بحث تذکیر و تانیث مین جو عنقریب شایع ہونے والا ہے مندرج ہو کر ہمیشہ کے لیے یادگار اور مد نظر اہل روزگار رہین گے +

راقم بندہ۔ اضعف حاجی محمد عبدالرحیم المتخلص بہ مشرف عفی اللہ عنہ
صدر مدرس فارسی مدرسہ اسلامیہ سکندرآباد دکن "

اسکے ملاحظے سے واضح ہوا ہوگا کہ حضرت کتنے بڑے زبان دان ہین اور سلاستی سے اصلاح اور ترمیم کی کسیقدر اعلیٰ لیاقت رکھتے ہین خصوص " جنھون نے اس مسئلے مین موافق ہوئے ہین " والے جملے نے تو پوری قلعی کھول دی اب اگر کوئی شخص حضرت کی زبان دانی مین تنک آرو کا فوہ گردد۔

کوئی صاحب یہ نہ خیال فرمائین کہ دکنی بیچارے اُردو جان ہی کیا سکتے ہین جو اصلاح فرمائین۔ کیا اونکو ولی دکنی یاد نہین جنھون نے اُردو شاعری کی بنا ڈالی۔ پس کیا تعجب اس اصلاح کی عزت حضرت مشرف ہی کی قسمت مین ہو۔ وہ تو کہیے بڑی خیریت یہ ہے کہ حضرت فارسی ہی زبان کے صدر مدرس ہین اگر اس زبان اور دماغ کے ساتھ آپ اُردو کے مدرس ہوتے تو نہین معلوم دکن مین اُردو کی کیا گت بنائی جاتی۔ سچ کہا ہے۔ دنیا اہل کمال سے خالی نہین ہے۔

نیا شکار

(الکنایہ ابلغ من التصریح)

ایک صاحب بہادر کو بمصالح مناسب معلوم ہوا کہ ایک شیر کو اوسکی دھاک کی وجہ سے جو جنگل بھر مین بندھی ہوئی تھی گرفتار کرین۔ قسمت کی بات کسی ترکیب سے کسی لومڑی یا گیدڑ نے سن گن پالی۔ خاتہ خوشامد آباد شیر تک لے دوڑی۔ ادھر شکاری صاحب مع گولی بارود چلے۔ ادھر وہ بھی پہنچے جھاڑ لیس ہوگیا۔ شکاری صاحب نے جنگل مین داخل ہو کر ایک ہانکنے والے کو بلاکر حکم دیا کہ ہمکو یہ شیر زندہ گرفتار کر ادو۔ اوسنے عرض کیا حکم سے مجال سرتابی نہین مگر وہ مجھسے مانوس زیادہ ہے نہ وحشت کرتا ہے نہ ستاتا۔ بہتر ہو یہ خدمت کسی دوسرے کے سپرد ہو۔ بڑے بڑے کھلاڑی جمع ہین۔ ہرج کار بھی نہو گا۔ اور میری بات بھی رہیگی۔ صاحب بہادر ایک ہی اولٹی کھوپری کے آدمی۔ کہنے لگے یہ تو ہم بھی جانتے ہین جتنے اوسکو رام کر لیا ہے۔ اسیوجہ سے تو ہمنے تمکو منتخب کیا ہے۔ کہ تم بہ آسانی لگا لاؤگے۔

قصہ مختصر ہنکوا ہوا۔ اور شیر نکلا مگر اوسکو تو پہلے ہی سے خبر تھی زد پر آتا ہی نہین لاکھ لاکھ سر مارتے ہین مگر کچھ نہین بنتی ہارکر ہانکنے والے کو بھیجا کہ لگا لاؤ۔ یہ بیچارے کیا کرتے لاکھ چمکارتے۔ چپیتیا۔ بناتے ہین بھلا وہ کب گھات پر آنے والا تھا نہ آنا تھا نہ آیا

اب دنگی شیفیے صاحب بہادر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھنجھلا کر ایک زیڈنسی نامے مچان پر بیٹھ کر داغ ہی تو دی۔ دھوین کا نکلنا اور اجل کی طرح شیر کا سر پر آنا۔ پکڑ کے ننگری دھم سے نیچے۔ اب تو چھاپ بیٹھا۔

انکا تو کام ہی تمام ہوگیا مگر ادرہمراہیون نے آکر گھیر لیا۔ شیر صاحب اب کٹہرے مین بند کلڑون کو بولتے ہین۔

دیکھا چاہیے کب چھری چلتی ہے۔ سردست شکاری کہتے ہین تو نے مار کیون۔ شیر کہتا ہے آپ شکار ہی کو کیون آئے تھے۔ اگر پہلے سے خبر نہوتی تو آپ نے باقی ہی کیا رکھا تھا +

* رہے خوب ۱۲

ایک ضروری صلاح

سینا پتی کو پھانسی دینا چاہیے
یہ مضمون آفرین ہے
وجہ یہ کہ یہ پیدائشی شریر اور چالاک ہے -
معقول - تو پھر اور بھی قابل دار ہے -
جی نہین اگر یہ مار ڈالا گیا تو ظاہر ہے عداوت کی آگ ابھی بھڑکی ہوئی ہے یہ جیسے جاتے ہی عالم ارواح مین سرکونمنٹ کی روح سے چمٹ ہی جائے گا پھر وہان خوب بگاڑ ہوگی - اور آئے دن لڑائی رہا کریگی بیچارے گورنمنٹ کو بعد مرنے کے بھی اس شیطان سے سابقہ رہے گا اور رم ڈوکو تو گویا بن کھائے جائے گا - دوستی کا انھین کو بڑا دم دعوی تھا - خوب خوب شکایات دوستانہ ہونگے - فیصلہ - بیچ بچاو - مصالحہ - صفائی - رفع ملال کراتے کراتے اور روح اعظم کو نہایت دقت رہیگی - پس نابدولت کی رائے ہے کہ اس شیطان کو قید حیات مین رکھا جائے حبس دوام ہو اور کالے پانی بھیجدیا جائے - بس +-

پریسیڈنٹ رامپور کی اسپیچ پر یارونکا اسپاچ
بروزن ڈسپلچ

جنرل اعظم الدینخان قتل ہوئے شہید ہوئے - مارے گئے - جو کچھ ہونا تھے ہو چکے - رسید بھی آگئی - کالبد خاکی کے اجزا اپنے اپنے عناصر سے مل گئے - روح بھی اپنی جگہ نئی پرانی ہوگئی - قاتلوں کی تلاش مین بھی کنوون مین بانس اور بانس مین کنوئین ڈالے گئے - نواب صاحب - ریجنٹ کی تقرری بھی ہوچکی - گورنمنٹ انگریزی بھی ایک صاحب بہادر کے تقرر کی خبر مجہول الاثر ظاہر کر چکی صرف نام بتانا باقی رکھا ہے وہ بھی معلوم ہی ہوجائے گا - اور سب سے بڑی بات یہ ہے ہمارے نواب پریسیڈنٹ صاحب بھی اسپیچ دے چکے اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی ہان قاتلون کا ملنا رہا ہے اوسمین بھی تمادی ایام عارض ہوتی جاتی ہے - اب صرف نابدولت کا اسپاچ (یہ اسپیچ کا مذکر ہے) اسطرح باقی تھا جیسے محراب کا وسطی جوڑ - یا بادشاہ کے سر پر تاج - اوس سے بھی آج فرصت کیجاتی ہے - سردست تو کام اپ ٹو ڈیٹ (یعنے آج کی تاریخ تک) ختم کیا جاتا ہے - آئندہ دیدہ خواہد شد -

آج ادنہوں نے اسواسطے زبان دُرفشان کھولی ہے کہ ایک جدید امر پریسیڈنٹ صاحب بہادر کی اسپیچ سے ظاہر ہوا ہے جسنے رعایائے ریاست کو اسطرح چوکنا کردیا ہے جس طرح گدھے کی دم مین بندھی ہوئی چھچھوندر چھوٹ کر اوس بیچارے جانور کو بوکھلا دیتی ہے - یعنے قاتلان جنرل کا سراغ اہلکاران رامپور کے لگائے نہ لگا - اسوجہ سے انتظام مین تغیر عظیم ہوگا - اور فحوائے کلام سے یہ بھی مترشح ہے کہ کوئی غیر اسلامی صاحب بہادر کا تقرر ہوگا -

جہانتک غور کیا جاتا ہے یہ تو کوئی وجہ ایسی قوی معلوم نہین ہوتی - اہلکاران ریاست پر کیا منحصر گورنمنٹ انگریزی کے اہلکار بھی تو تلاش مین تھے - آخر اونھون نے کون بڑی کارگذاری دکھائی -
انگریزی عملداری مین بیسیون ایسے مقدمات قتل کو چہ سربستہ پڑے رہتے ہین - ابھی سات آٹھ سال کا زمانہ ہوا - آٹھ بجے شب کو لکھنؤ مین نظیر آباد کے آباد بازار مین ایک نواب زادے کو علے رؤس الاشہاد لوگون نے اونکے دن سے بازار خدا گنج چالان کردیا - مگر کسی اہلکار صاحب نے قاتل کیا قاتل کی دم تک نہ ڈھونڈھ نکالی - اور اسلیئے اگر اس سے نالائقی ہو بھی سکتی ہے تو اونھین اہلکارون کی جو اس کام کے واسطے تھے - کیا تمام اہلکارون کی لیاقت کی سیاہی سراغرسانی ہے -
پریسیڈنٹ صاحب اپنا دل ہرگز نہ چھوٹا کرین - اہلکارون کو چاہے تخویف دین کہ اگر دو مہینے کے اندر پتا نہ چلا تو نہ معلوم کیا کیا خرابیان پیش آئین گی مگر اپنی ذات بابرکات کی نسبت ہرگز یہ نہ فرمائین کہ مین منہ دکھانے کے قابل نہ ہونگا - اب وہ زمانہ نہین رہا کہ راجہ ایک پہیلی بوجھاتے تھے اور وزیر سے کہتے تھے کہ صبح کو جواب نہ ملا تو سر قلم کروا دونگا - صورت تو اونکی احسن الخالقین نے دکھانے کے ہی لائق بنائی ہے - گورا رنگ گھونگھر والے بال - زیبا شمائل - ستودہ خصائل - ہمہ تن حسن - اخلاق کے پتلے - آپ کو خدا ہی نے منہ دکھانے کے لائق بنایا ہے آپ اسقدر انکسار نفرمائیے ایسا نہو رامپور والے مضطرب ہو کر کسی بیگناہ کو پکڑ لین -
یہ سچ ہے کہ جہانتک اہل اسلام کے ہاتھ مین انتظام ریاست رہتا بہتر تھا مگر جب سرکار کو رکھنا منظور ہو - پھر اسکا بھی کوئی صاف وعدہ نہین کہ اگر قاتلون کا سراغ لگا تو اسلامی ہاتھون مین انتظام رہے گا رہا انکشاف کرتے ہوئے لوگون کا خوف کرنا کہ مبادا کوئی نقصان نہ پہونچے - یہ ایک ایسا امر ہے جسکو کوئی وعدہ دفع کرسکتا ہے نہ کوئی سپر آڑے آسکتی ہے - ابھی بمبئی کے معاملت دارون کا مقدمہ اور گورنر بمبئی کا وعدہ بھولا نہین - اگر خدانخواستہ صرف وعدہ ہی وعدہ رہا تو گورنمنٹ کے تقرر کی پھر کوئی اور وجہ نکل آئی تو کوئی کیا کرے گا -
باقی اور بازاری افواہون کی تردید کرنا ہی تصدیق کرنا ہے انکا ذکر ہی کیا اونکی فکر ہی کیا -
غرض کہ اسپیچ بازی امر آسان نیست +-

تُو کو نہ مُو کو لے چولھے مین جھونکو

جالندھر کی ایک زندہ کاسہ گدائی بی عمری طوائف کی ایک نوچی حسن جان کو کسی حریف نے مہر عاشق کی طرح اوڑا دیا - تو الفت بیچاری روزی کے ٹھیکرے کو نمار د دیکھ کر بت بھیرا بی بیٹ پیچھے چھلے کی طرح پاک - ۵ ٹھہ پاؤن اوتری سارنگی کے تارون کیطرح ڈھیلے - بھیرون کی جگہ کف افسوس ملنے کا شغل سر دست اختیار - ٹھمری غزل کی جگہ نیچے کا تی پسینہ تو بی کرتی عدالت کے مجسٹریٹ کو پہونچی - اور نوچی دلا پانے کا دعوے دائر ہی کردیا عدالت نے بھی بال کی کھال اور کھال کی بال نکال کر وہ فیصلہ الا پا کہ مارے گھبراہٹ کے رنڈی کے سینے مین چوتالہ بجنے لگا عدالت فرماتی ہے کہ مدعیہ ایک بازاری کسبی ہے اور اسواسطے جبتک وہ پہلے خود ہی مطمئن طور پر اپنے چال چلن کو درست نہ کرسکے یا کسی سے نکاح نہ کرے تب تک وہ نابالغہ لڑکی کی ولایت اور سرپرستی کے قابل نہین سمجھی جاسکتی - لہذا عدالت صاحب مجسٹریٹ جج نے نابالغہ دختر مدعیہ کو پرورش اور تربیت کے واسطے مس پادری صاحبہ کے حوالے کر دیا -

واللہ عدالت کے اس قانون نے تو ساری رنڈیون کو سرگرم غُصہ دی اب جسکو دیکھیے اوترے چکارے کی طرح منہ ناقد ھبہ کا پڑ جائے پرانے گھیتلے کی شکل بنائے آلاپ رہی ہے -

سا رے گا ما پا دا نی +
رنڈی کھوئے یون نوچی +

اب رنڈیان عجب شش و پنج مین ہونگی کہ ایک تو بارہ برس کی عمر رضامندی کا قانون جاری کرکے یونہین روزی ماری گئی - دوسری ہنڈی کا بٹہ ہندوستان کے روپے کی طرح گھٹ گیا اوسپر طرہ یہ ہے کہ رنڈی جب چال چلن درست کریگی تو رنڈی ہی کیون رہیگی - نوچی کی فکر نہ سفر دائیون کا ذکر اگر پھر نوچی ملی تو کیا اور نہ ملی تو کیا -

بلبل نے آشیانہ چمن سے اوٹھا لیا
اوسکی بلا سے بوم رہے یا ہُمار ہے

اور بفرض محال اگر تو سو چوہے کھاکے بلّی حج کو چلی - رنڈی نے بھی انحطاط یا کسی اور وجہ سے سرد بازاری دیکھ کر آدا ز کی طرح تھر تھرا کے بیٹھنا چاہا - تو ہر وقت کون ایسا بید ھا طیار رہے گا کہ اوس اوتری جوتی کو گلے کا ہار بنائے گا - ہان اگر عدالت کوئی شخص نکاح کے واسطے مہیا کر دے تو البتہ ممکن ہے - اگر طابانہ وغیرہ کی رقم تک لے دے تو گوارا ہے - ورنہ ایک رنڈی نوچی کا ماتم کرے - عدالت ایسے

خرچے اور اپنی خرچی کا حساب کتاب درست کرے یا شوہر کی تلاش کرے -

کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے
دل ٹھکانے ہو تو سب [illegible]

اس سے بڑھ کر دل لگی یہ ہوئی کہ لڑکی مس پادری صاحبہ کے سپرد ہوئی آخر یہ کیون - آخر مسلمان لڑکی کو مس صاحبہ سے کیا واسطہ - ہان شاید تثلیث مین وحدت الوجود کا پیچیدہ مسئلہ اسی صورت سے حل ہوسکتا ہے بھئی واہ -

بہین کرامت بتخانہ مرا اے شیخ
کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد

لوکل علیہ الرحمہ

اودھر بوندا باندی نے خنکی پیدا کی تھی - ادھر دھوپ نے وہ حرارت نکالی ہے کہ آدمی موم بنکر پگھلا جاتا ہے - اگرچند سے یہی کیفیت رہی تو کیا عجب ہو میائی سستی ہو جائے -

ابھی تک تو آب ہوا نہین بگڑی ہے - مگر ہر وقت ڈر سا ہے کہ خربزون کی کھانچیان اور آم کے ڈھیر اوپر ہی اوپر جا رہے ہین - خلقت گرانی کے مارے یونہین فاقہ مست ہے - پیٹ بھرنے پر اکثر عارضے پیدا ہوتے ہین

سوا یکی ماہ عید بھی گزرا مہِ صیام

اس عرصے مین خلاف دستور لکھنؤ کے بازارون مین گوٹے پٹھے کپڑے لتے کی خریداری اس وجہ سے زیادہ رہی کہ جناب مستطاب آنریبل امیر الدولہ سعید الملک راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممبر [illegible] کے بڑے صاحبزادے کے ختنے کی تقریب بے انتہا دھوم دھام سے ہوئی - راجہ صاحب نے اپنی عالی حوصلگی سے خود بہت کچھ دکھا دیا -

خلقت آبرسانی کے دیو کے انتظار مین سہمی ہوئی ہے - نہ تو کنوئین کی صورت حماقت کی تصویر موجود ہے - اب دریا سے پانی آنے کی دُھن لوکل گورنمنٹ کو سمائی ہے - دریا تو اوسوقت سوکھے گا جب سارے شہر کو سیراب کرنے کے واسطے پانی کھینچا جائے گا - مگر رعیت کا لہو ٹکس کے دھڑکے سے ابھی سے خشک ہے ع

شبِ فراق کا دل پر قلق ابھی سے ہے +
سحر دُور مرا رنگ فق ابھی سے ہے +

ضمیمہ اودھ پنچ

اڈیٹوریل نوٹس

ہم ہزارا کی فوج اب شاید جلد واپس آئے - مگر سرحدی جھگڑون کا خاتمہ تا ایک مدت تک نہو +

ہندوستان کا غلہ یہ پینگی ٹیٹریان زہر مار کرتی ہین اور ما بعد ولایت کی ٹکٹ فرق اتنا ہے کہ اوسطرح کھانے والے ادبکر آتے ہین اور اسطرح غلہ اوڑ کر جاتا ہے

مہاراجہ کپورتھلہ کا سفرنامہ کشمیر اردو مین شایع ہوگیا - سیر و سفر مین جہان دیکھنے بھالنے کو جی چاہتا ہے وہان کچھ کہنے سننے کو بھی - مگر تجربہ حاصل کرکے اوسپر عمل کرنا امر دیگر ہے +

زار وچ کے جاپان مین زخمی ہونے کی نسبت مختلف بیانات ہین - کوئی کہتا ہی ایک معبد مین بغیر جوتا اوتارے تشریف لیے جاتے تھے - کسی کا قول ہے آپ اور آپکے ہمراہیون نے ایک تماشاگاہ مین چند حرکات ناشائستہ کیے ایک ناواقف کانسٹبل نے حملہ کیا -
ہان ممکن تھا بشرطیکہ مان لیا جاتا کہ زار وچ ایک معمولی آدمی کی حیثیت سے جاپان کی سیر کرتے تھے - اور وہان کے پولیس کو اسقدر وسیع اختیارات ہین

گورنمنٹ آف انڈیا نے مناسب سمجھا اور اچھا سمجھا کہ منی پور کے مجرمون کو قصاص کی سزا بدون اوسکی منظوری کے ندیجائے - اس سے اگر اور کچھ نہین پارلیمنٹ مین وزرا کو گلو خلاصی کا ذریعہ تو ضرور ملجائے گا +

بمبئی مین راجہ بائی کے مینار سے گرکر مرجانے والی دو پارسی نوجوان لڑکیونکا مقدمہ جتنا سلجھایا جاتا ہے اوتنا ہی اولجھتا جاتا ہے - کارونر اور پولیس مین ان بن ہے - شہادتین ایسی بے سروپا گذرین کہ کوئی رائے ہی نہین قایم ہوسکتی - گھر سے دونون کا کسی اور جگہہ کے نام سے نکلنا اور پھر مینار پر پہونچنا - وہان کچھ دیر تک اورون کی نظر سے غایب رہنا - اور لاشون کے بدن پر خراشون کا پایا جانا - پوشاک چاک ہونا - کمربند ٹوٹنا - ایک شخص کا اوسوقت موجود ہونا جبکہ ایک لڑکی گری ہے - طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے - تحقیقات سے اصل حالات کا انکشاف ہو یا نہ - مگر کارونر کی یہ تجویز کہ تین ہو نہین مینار سے گراکر دیکھی جاین کہ کیسی نظر آتی ہین واقعی عجیب طفلانہ حرکت ہے -
خیر مرنے والیان تو خدا جانے کیا کیا حسرت و ارمان - یاس و حرمان لیکر ناشاد و نامراد چل بسین - مقدمہ بھی کسی پہلو پر تمام ہی ہو جائے گا ہمکو دیکھنا یہ چاہیے کہ اس ملک مین پردہ داری انہین سے پایدہ دری +

ایک طرف غلے کی گرانی سو ہان روح ہے دوسری طرف ہمارے متعدد صوبجات کے بعض شہرون بنارس کانپور - لکھنؤ - پر آبرسانی کا سیلاب ناخواندہ مہمان بنکر نئے ٹکس کے دھڑکون سے لہو خشک کیے ڈالتا ہے - ہمارے شہر مین پہلے ایک رقم معتدبہ تہ توڑ کنوئین کے تجربے مین صرف ہوکر

یا دکھین جتنی دعائین صرف دربان ہوگئین

کی مصداق ہوچکی - اب دریا سے پانی لانے کا خبط سوار ہے اوسکے واسطے نزول کی آمدنی حسب وعدہ مرحمت ہونے کو لوکل گورنمنٹ سے کہا جاتا ہے مگر جبروت کی آنکھ مین سیل کہان خشک جواب ملتا ہے - ہان سنا ہے کوہ مری پر آبرسانی کے واسطے امپیریل گورنمنٹ روپیہ دیگی - اور غالباً اسوجہ سے کہ فوجی لوگون کے رہنے کے واسطے سینی ٹیریم بنے گا +

منی پوری ارا کین ریاست جو بھاگے ہوے تھے رفتہ رفتہ سب گرفتار ہوگئے -
سیناپتی بھی جسپر اے بادِ صبا این ہمہ آوردہ تست کا قول صحیح ہے حال مین گرفتار ہوگیا اور منی پور سے بہت ہی قریب - اللہ - اللہ -

بیک گردشِ چرخِ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند نے نادری

کل یہی سیناپتی تھا جسکی قوت اسقدر تھی کہ سرکار انگریزی نے ریاست سے جدا کرنا نامناسب تصور کیا - یہی تھا جسکو مسٹر کوئنٹن حکمت عملی سے گرفتار کرنے گئے تھے - یہی تھا جسنے صولت و سطوت انگریزی گورنمنٹ کی غیض و غضب کی خس بابر پروانہ کرکے چیف کمشنر اور پولیٹیکل ایجنٹ کو مع اونکے ہمراہیون کے ذبح کرا ڈالا -
اور آج وہی سیناپتی ہے جو ریاست مین ادھر اودھر خرگوش کی طرح بھاگتے بھاگتے گرفتار ہوا - کوئی منی پوری اپنے ہان اوسکا دم بھر ٹھہرنا گوارا نہ کرتا تھا - دیوانے کتے کی طرح سے کر ہر شخص اپنے گانون سے ہنکا دیتا تھا - اور آخرکار اسطرح "خراب و خستہ ذلیل و رسوا" معذور - اپاہج - لاشے کی طرح ایک ڈولی کی صورت پر لادکر منی پور لایا گیا +

یہ کہ سلطنت انگریزی کی - انگریزی سلطنت نے اونکو بہت سی نعمتین دی ہین کوئی گران دام نہ سمجھے کر - یہ صرف بعض حکام کی چالاکی ہے کہ اپنے جبر و تشدد کی شکایا کو سلطنت کی شکایات قرار دے کر بغاوت کا جرم عاید کرتے ہین - پس جب سرکار سے شکایت نہین تو بغاوت کہان - متعین کیے ہوئے حکام کی شکایت بغاوت نہین ہو سکتی - اونکی تبدیلی یا اخراج کے ساتھ وہ بھی نابود ہو جاتی ہے - ولایت مین وزرا کی پالیسی کی کیسی کیسی مخالفت ہوتی ہے پھر کیا وہ بغاوت سمجھی جاتی ہے - ہم لوگون کو چاہیے کہ اگر ایسی شکایات زبان پر لائین تو اس طرح پر کہ صاف تمیز ہو سکے کہ ہمکو حکام کی کارروائی سے شکایت ہے نہ سلطنت سے +

کوئنٹن اگر سادہ لوحی سے مارے پڑے تو گرم وڈ اپنی دو فصلی کارروائی سے - کوئنٹن کی تجویز شروع ہی سے واہیات تھی - معاملے کی حالت خواہ مخواہ نازک اور موقر بنائی گئی - اور جب گرم وڈ اور سیناپتی کی دوستی معلوم تھی جیساکہ کوئنٹن کے اخفا سے ظاہر ہے تو اونکو باوجود تامل و انکار ایسے امر پر آمادہ کرنا سراسر بیجا تھا - انگریزون کی یہ مخصوص حماقت ہے کہ جا و بیجا اوسی شخص کو اپنے مفید مدعا کام انجام دینے کے واسطے مجبور کرتے ہین جسکو سمجھتے ہین کہ مخالف کچھ بھی مانتا ہے - ایام غدر اور نیز جا بجا کے بلوون ہنگامون مین انھین لوگون پر عموماً زور ڈالا گیا ہے کہ تم ہمارے مفید فلان کارروائی کرا دو - بلکہ بعض مواقع پر ایسا ہوا ہے کہ اگر کسی نے اپنے اثر کا صحیح اندازہ کرکے انکار کیا ہے یا اوسکی کارروائی نے وہ اثر نہین پیدا کیا جیسا سمجھا جاتا تھا تو وہ بیچارہ مورد ناراضی و صد آفات ہوا ہے - یہی حال گرم وڈ کے ساتھ ہوا - اونپر اسیوجہ سے غالباً زور ڈالا گیا کہ اون سے اور سیناپتی سے دوستی ہے وہ اصرار کرکے پھسلا لائینگے اور گرفتار کرا دینگے - مسٹر کوئنٹن کا گرم وڈ سے اصرار بعینہ ایسا تھا جیسا کوئی بابا آیا ہے اس بابت ہٹ کرے کہ جو کوا اوڑا جاتا ہے اوسکو بلا دے تاکہ مین پنجرے مین بند کر سکون - چونکہ حکم حاکم کی تعمیل کرنا ایمان و وفا کی رو سے ضرور تھا - گرم وڈ کو طوعاً کرہاً کارروائی کرنا پڑی - اور مفت خدا اوسی کی جان پہلے گئی +

چند روز سے کبھی کبھی افواہ اوڑائی جاتی ہے کہ دیسی اخبارون کے واسطے پھر گلا دبانے والا قانون نافذ ہونے والا ہے - یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ایسے قانون کا اجرا - اور ہندوستان کی سرحد پر کسی بڑی مہم کا آغاز ایک ساتھ ہوگا - سر دست اہل الرائے کابل کی طرف اشارہ کر رہے ہین اور قندھار ریلوے فساد کی جڑ قرار دیجاتی ہے اگر امیر نے اس چلتی گاڑی مین روڑا اٹکایا تو یقیناً کابل کو پھر روز سیاہ دیکھنا نصیب ہوگا - پس اوس زمانے کی خبرون اور رایون کو حد اعتدال سے متجاوز ہونے دینے کے واسطے اگر ایسا قانون جاری ہو اور یہ تحکم کارروائی ہو - تو کوئی تعجب بھی نہین +

کستنا تیوری پٹ ورگا پاٹن اعاطۂ مدراس مین بھی بڑا ہنگامہ ہو گیا - کوئی ہفتہ بھر گذرا ہوگا کہ پولیس اسٹیشن کو لوگون نے لوٹا اور مسمار کیا - تین کانسٹبل ہلاک ہوے - لوگ کہتے ہین قریب قریب کی پہاڑی اقوام اور پولیس سے عناد تھا +

حیدر آباد کنٹنجنٹ کے دو افسر لفٹنٹ سکسٹن اور ڈیوڈسن کو نواب جنّت کی جاگیر کی رعایا نے اندور کے قریب مجروح کیا - یہ لوگ شکار کھیلتے تھے ایک عرب کی وجہ سے ایسا ہوا - جو جاگیردار صاحب کی ملازمت مین تھا - خدا خیر کرے +

وزیر آباد مین بھی آب رسانی نے آفت برپا کر رکھی ہے - اسکے واسطے جو ٹاکس مکانات پر لگایا گیا ہے اوسنے مکینون کے قصر تن مین روح کو بیچین کر رکھا ہے ۲ - جون کو ایک عام جلسہ ہوا جسمین رزولیوشن پاس ہوے ہین جنکا خلاصہ یہ ہے کہ نیا ٹکس مکانون پر لگانا خلاف انصاف ہے اور تحقیقات ہونا چاہیے کہ کن اسباب نے میونسپلٹی کو آبرسانی کا کام جاری کرنے کی ترغیب دی - اور رعایا کی مخالفت کی کچھ پروا ہونا چاہیے تھی یا نہین +

روم اور روس کے تعلقات پھر اچھے نہین کہے جاتے - ابنائے باسفرس مین روس کے جہازات بغیر تلاشی نہین جا سکتے - یہ امر روس کو ناگوار ہے - سلطان روم کی خواہش ہے کہ اس قضیے کو یوروپین سلطنتون کے فیصلے پر چھوڑ دین +

تونگل جنرل ایک طرف بڑا جفادری غاطی سمجھا جاتا ہے اور دوسری طرف وہ اپنے اظہار بالکل بریت کے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے خلاف جو گواہی دیتے ہین وہ طرفداران سیناپتی ہین +

پارلیمنٹ مین لبرل ممبر زیادہ منتخب ہوتے جاتے ہین - اگر یہی کیفیت رہی تو ہم جانتے ہین لارڈ سالسبری کی وزارت بہت دن نہ چل سکیگی - اہل الرائے بارہا کہہ چکے ہین کہ کنسرویٹو وزارت اب کچھ اپنی ذاتی طاقت سے نہین چلتی ہے بلکہ صرف فریق مخالف کے ضعف کے صدقے مین +

ریاست حیدر آباد دکن کی مشہور جاگیردار راجہ مرلی منوہر بہادر کے صاحبزادے کی بندوق سے اتفاقیہ ایک شخص ہلاک ہو گیا - یہ نوکر پانی کی صراحی لیے اوسطرف آنکلا جدہر صاحبزادے مشق نشانہ بازی کرتے تھے اور نشانہ اجل ہوا +

مراسلات

اک تجویز

جناب بندہ نواز عنایت فرما۔ تسلیم مین ابتداے شروع پرچہ سے آپ کا نیازمند اور آپ کے پرچے کے ناظرین مین ہون۔ ملک کی حالتون اور ناظرین کی رجحان طبیعت پر لحاظ کر کے جس قدر اصلاحین اور تغیر و تبدل آجتک آپ نے اس پرچے مین کیے سب کے دیکھنے اور ان پر غور کرنے کا مجھے موقع ملا۔ جن لوگون نے ابتدا کے آٹھ صفحے کا اخبار دیکھا ہے وہ اب سولہ صفحے کی ترقی اور پھر بھی وہی قیمت ع۵ سالانہ دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہین کہ کسقدر آپ نے محنت اور مصارف مین زیادتی اور قیمت مین تخفیف گوارا کی ہے۔ اگر آپ پبلک کی خاطر نہ ملحوظ رکھتے اور پبلک بھی پوری پوری قدردانی نہ کرتی تو میری راے مین اس عرصہ دراز تک سستی اور معاصرین کے بیش قیمت اور ہر دلعزیز پرچے بھی مشکل چل سکتا۔

ادھر چند سال سے ضمیمے کے چار صفحون کا اضافہ (جسمین ضروری تازہ خبرین اور برجستہ اڈیٹوریل نوٹس ہوتے ہین) یہ امر ثابت کرتا ہے کہ آپ واقف ہین کہ تازہ خبرون کی خواہش بڑھتی اور متعدد اخبارات خرید کرنے کی حیثیت اور ہمت بوجہ عام افلاس کے گھٹتی جاتی ہے۔ اکثر حضرات مین جو ظرافت آمیز مضامین اور سنجیدہ رائین اور خبرین ایک ہی پرچے مین دیکھ کر طبیعت خوش اور معلومات وسیع کرنا چاہتے ہین۔ مینے آپکی اس اصلاح کو بہت پسند کیا اور دیکھ لیا کہ آپ کا قلم ظریفانہ مضامین اور سنجیدہ عمیق مباحث مین یکسان قوت رکھتا ہے۔ لیکن اب لوگون کی یہ بھی خواہش ہے کہ خبرین جلد جلد پایا کرین۔ ہفتے بھر کا انتظار بعض اوقات دل کو الجھن مین ڈالتا ہے۔ لیکن مین ایسا جلد باز بھی نہین کہ روزانہ کا مشورہ آنکھ بند کر کے دیدون۔ ہان سردست اگر ہفتے مین دو بار شایع کرنے کا بندوبست آپ کرین تو بہت مناسب ہو۔

بجاے سولہ صفحون کے آٹھ صفحے رکھیے اور قیمت وہی ع۵ سالانہ رہنے دیجیے تو مین جانتا ہون صرف ۱۲ر سالانہ محصول کا اضافہ آپ کے پرچے کے خریدارون کو گران نہ گزرے۔

میری جو راے تھی مینے گذارش کی۔ اگر مناسب تصور فرمائیے نیازنامے کو درج ضمیمہ کر کے پبلک کی راے لے لیجیے فقط والسلام

آپ کا نیازمند قدیم

محمد حسن خان۔ از رنگون۔

اودھ پنچ۔ ہم اپنے احباب کے ارشاد کی تعمیل کو بسر و چشم حاضر ہین۔ اور اپنے ناظرین و معاونین کی راے کے منتظر۔

مشک آنست کہ خود ببوید

ہمکو یہ منظور نہین کہ تھوڑے نفع کے واسطے سالہا سال کی نیکنامی مٹا دین ہمارا چین دواؤن پر اعتماد کلی نہین ہے او نھین کا اشتہار دیا جاتا ہے۔

نمبر ۱۔ حبوب بواسیر ۳۰ گولی فی بوتل ۸؍ نمبر ۲۔ مدر و حابس نسوان ۸؍ نمبر ۳۔ دافع ختناق و دائم ... نمبر ۴۔ دافع ختناق و با گولہ و مرگی ہے، نمبر ۵۔ ہاضم و مقوی معدہ و دافع ضعف و ورم جگر ... نمبر ۶۔ مقوی معدہ و دل و دماغ و جگر و اعصاب وہی کالی ہے، نمبر ۷۔ مقوی وہی و دافع جریان ورقت ہے، نمبر ۸۔ بجید مسک وہی ہے، نمبر ۹۔ مقوی اعصاب وہی ہے، نمبر ۱۰۔ دافع ... نسوان ۸؍ نمبر ۱۱۔ مقوی قلب و دافع اختلاج و خفقان ہے، نمبر ۱۲۔ دافع سل ہے، نمبر ۱۳۔ دافع سلسل بول ۸؍ نمبر ۱۴۔ حبوب دافع سر سر مزمنہ ۱۰۰ عدد نمبر ۱۵۔ سرمہ مقوی چشم مانع سیلان و دھند ھ اور جالے کا دافع فی تولہ ع، نمبر ۱۶۔ دافع گندہ دہنی و زخم و مقوی دندان وغیرہ فی تولہ ۱۲ر نمبر ۱۷۔ سفوف آتشک جسمین نہ تیزی آتی ہے نہ منہ۔ صہ، نمبر ۱۸۔ سفوف تپ وبائی عصہ، نمبر ۱۹۔ غازہ مجلی و مصفی رخسار فی شیشی عصہ، نمبر ۲۰۔ سفوف ہیچش کہنہ ۹ خوراک عہ، نمبر ۲۱۔ دواے دمہ شرطیہ ۷ روز مین نفع — — — ع۵

نمبر ۲۲۔ مستہ آنے کی دوا ۲۴ گھنٹہ مین نفع کلی۔ فی تولہ — — ۳ر

نمبر ۲۳۔ پٹی مقوی اعصاب ۷ معتاد۔ عہ، نمبر ۲۴۔ اورام اندرونی و طحال و جگر فی تولہ ...

نمبر ۲۵۔ دواے خارخت فی شیشی۔ عہ، نمبر ۲۶۔ دافع درد سر شقیقہ شرطیہ بقید ...

نمبر ۲۷۔ طلا تین روز مین نفع فی شیشی — ۱۱ر نمبر ۲۸۔ سوزاک ۳ روز مین صحت پوراکبس صہ، نمبر ۲۹۔ رمد چشم۔ فی کبس — — عہ

نمبر ۳۰۔ عرق ہاضم و مقوی معدہ و مشتہی و دافع اسہال و نفخ ۲۰ تولہ — — عہ

نمبر ۳۱۔ شربت دافع اسہال و مسکن و دافع درد عصبی و درد شکم و سرفہ و ہیضہ۔ فی شیشی۔ عہ

نمبر ۳۲۔ جسکے سونگھنے سے نزلہ دفع ہوتا ہے — — — ۱۴ر

نمبر ۳۳۔ شربت مصفی و دشمن امراض جلدیہ و آتشک فی بوتل ... — — عہ

نمبر ۳۴۔ شربت دافع بیخوابی و اوجاع و مفرح ۱۰ تولہ — — ۱۴ر

نمبر ۳۵۔ عرق مسہل — — — ...

نمبر ۳۶۔ روغن دافع کنمنٹھ مالا (خنازیر) فی تولہ — — صہ

نمبر ۳۷۔ عرق دافع غثیان زنان بعد غذا۔ ۲۰ خوراک — ...

نمبر ۳۸۔ عرق منوم و دافع درد و دوران سر و مالیخولیا۔ فی بوتل — ...

مشورہ بلا اجرت۔

فہرست مطول حسب الطلب مفت روانہ۔

جمیع اشیا لکھنؤ بکفایت ہم روانہ کر سکتے ہین۔

کمیشن فیصدی — ۲۵ر

المشتہر

مہتمم دواخانہ حکیم سید محمد عسکری

لکھنؤ۔ مفتی گنج

مضامین غیر

شائستہ دندناتے ہین جہرے بحال ہین
لت پت ہین روزہ دار پرانے خیال ہین

نئی روشنی والے آزاد - اور پرانی فیشن کے زہاد

ادہر ہاتھ مین کنٹھا بغل مین حمائل - ہونٹ خشک روکھے بال چہرہ زرد طبیعت نڈھال بھوک کی جھانجھ مین ایک ایک سے کاٹون کاٹون لڑون لڑون پھرا ابر دون پر بل ساری دنیا پر احسان دل کا مالک اللہ مگر بظاہر عجب متبرک دن ہین برکت کا مہینہ ہے -

ادہر چکنی پیشانی سے برق دم قہقہے لگاتے حقہ چرٹ اڑاتے بنے بنائے منہ لالون لال پان کھائے خوش بشاش ہر کسی پر آوازے توازے کیون حضرات اگر ذرا سا پانی پی لے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے پچھلے کو تو آپ لوگ چار بجے تک ٹھونک ٹھونک کے پیٹ کو بھرتے ہونگے - کیون جناب آجکل تو شیطان قید ہوتا ہے یہ بدخوابی کی کثرت نہین معلوم کس ذریعہ سے ہوتی ہے روزے مین بھوک پیاس کی سختی جھیلنے سے یقین ہے جنت کے میوے خوب چکھنے مین انہین دیکھنے ہرے کھانے مین کیونکر آتے ہین آ - اگ کا ہیکو دینگے دکھا دکھا کے کھائیے گا اور ترسائیے گا

(آپس مین بات چیت)

(پرانی) بہت غور سے منہ دیکھکے ناک بھون چڑہا کے آپ کو بلا واسطہ جبرئیل معاف کا پروانہ آگیا استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ خیر بقول شخصے ع

معلوم ہوگا حشر مین مینا شراب کا

اوسدن ان چمیگوئیون کا حال کھلے گا -

(نئی) پھر شیطان دکھائی دیا آپ دعائین پڑہنے لگے کیون مجھسے کیا قصور ہوا مینے آپ کی کیا خطا کی -

(پرانی) میری کیا خطا کی گنہگار ہوئے ایک یہی سامنے کی بدیہی بات کہ روزہ نہین رکھتے اوسپر طرہ نہ شرم دنیا نہ خوف الٰہی بے تکلف پان چبائے ہوئے اس مہینے مین تو حکم ہے کہ اگر روزہ نہ بھی ہو تو روزہ دار دن کی صورت بنائے رہو -

(نئی) درست یہ جعل فریب ہمین کہان آتے ہین خیر آپ کے ارشاد سے آیندہ ایسا ہی ہوگا لیکن آپ کچھ پڑھے لکھے تو ہین نہین یونہین اٹکل کی ہانکیان (فاتحہ) لگاتے ہین بھلا روزہ کن حالتون مین ترک کرنا چاہیئے ذرا بیان تو فرمائیے -

(پرانی) جی ہان مین پڑھا لکھا کیون ہونگا پڑھے لکھے تو آپ ہین جو ہمارے علمیت کے فرض خدا تک ترک کرتے ہین تحصیل علوم سے فرصت ہی نہین عبادت کون کرے بس ان باتون کو جانے دیجیے تو بہتر ہے مجھسے قصور ہوا معاف کیجیے -

(نئی) نہین صاحب واسطے خدا کے ضرور بیان فرمائیے اسوقت میرا بھی دل چاہتا ہے کہ ذرا قائل معقول ہو جائیے یا مین آپ کا پیرو یا آپ میرے قدم بقدم ہون

(پرانی) بہت خوب بہت بہتر جناب مسافر کو ترک واجب ہے اگر قیام عشرہ کی نیت ہو جیا کرے - اگر خوف ہلاکت ہو - یا کوئی حکیم حاذق منع کرے یا بیمار کمزور ضعیف ہو روزہ رکھ ہی نہ سکے اس قابل ہی نہو -

(نئی) بس بس قبلہ تھوڑے تھوڑے جواب سنتے جائیے - نیا سراسر نیا سراسر دہریہ میری بنائی ہوئی بات ہے یا پڑھے لکھے عالمون فاضلون کی اسکے رہنے والے مسافر ہوئے یا مقیم رہا قیام عشرہ تو پلک جھپکانے اور زبان ہلانے کا تو بھروسہ نہین نہ کوئی رہا نہ کوئی رہیگا - رہی بیماری تو بفضل خدا ایک تو افلاس کا مرض وہ عالمگیر ہے کہ شاید فی صدی پانچ کو یہ مرض نہو دوسرے بندہ تو دائم المرض آئے دن کا روگی حکیم حاذق بڑے ڈاکٹر سول سرجن صاحب سے زیادہ کون ہوگا چلئے اونسے پوچھوا دیا جاسکے کہ چار پہر دن ایسی گرم فصل مین بے آب و دانہ رہنا صحت مین نقصان ڈالتا ہے اسیطرح اچھا نہین اور خوف ہلاکت تو بے روزہ رکھے یون بھی رہتا ہے کہ ایسا نہین دل اولٹ جاسے دماغ کو گرمی چڑھ جائے پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیئے - کمزوری اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ اختلاج کا مرض دھڑکن کی شدت بعض وقت گیلاس ہاتھ سے چھوٹ پڑتا ہے بغیر عینک کے دن کو اونٹ نہین دکھائی دیتا ابھی ڈاکٹر صاحب اوسی دن کہتے تھے کہ تم پورٹ دین پیا کرے بہت کمزور ہوگیا ہے - ارے بھائی حق ناحق کی ٹھائین ٹھائین بیکار کی تو تو مین مین - ہر وقت کا مقتضی ہر زمانے کی مصلحت ہے یہ نہین کہ اوسی پرانی لکیر کو پیٹا کرو - عزت کا کوئی کام نکرو ملکی قومی فائدے کیطرف ذرا توجہ نہو - لنگوٹی باندھ کے فقیر بنجاؤ جورو بچون کو زہر کھلا دو بلکہ وہ کام ہی کیون کرو کہ جس سے نسل بڑہے غرضکہ دین کے پیچھے دنیا کو تمام ہی کرو بیدا دارہی کی جڑ کاٹلو - خدا نے یہ نہین کہا کسی کتاب مین لکھا ہو تو دکھلائیے - بس آدمی پورا دیندار وہی ہے کہ ظاہرداری دنیا کے دکھلانے کو یا متقی پرہیزگار کہلانے کو کھٹا کھٹ نمازین پڑھے روزے پر روزہ رکھے تسبیح کھٹکھٹائے قرآن کے ساتھ ایمان بغل مین دبائے ماتھا رگڑ رگڑ کے بڑا سا گٹھا ڈالے قال قیل کیا کرے - مگر فتنہ پردازی بغض حسد کینہ نفاق مفسدہ انگیزی کی باتین نچھوڑے ادہر کی ادہر کرکے آگ لگائے مناظرے سے آتش عناد و شعلۂ فساد بھڑکائے نہین تو مولویصاحب کیونکر کہلائے دکھلانے کی ساری باتین ہون مگر دہی کرس مین شیخ فرید بغل مین اینٹین - اسے کیا شعر کہا ہے ؎

اے زاہد ریائی دیکھی نماز تیری ❖

نیت اگر یہی ہے تو کیا ثواب ہوگا

ان سے تو بھلی ہے اس سنت تو وہ گنہگار دور ہی بند ہے جاہل اچھے جنکا دل صاف ان باتین سے ریا اپنے بھائی بند قوم ملک سے تیغراہ فائدہ پہونچانے واسطے ایسے ہین جو دی واتفاق سے بسر اپنا کسیکا دل نہ دکھاتا تی القدور راحت پہونچاتا مظلوم کی دادرسی بیکس کی مدد کرنا جسب خاص سے کسی محتاج کی کچھ اعانت کرنا بیا بینا گنہگار ہین تو خدا کے بندا مین کسیکا دل تو نہین دکھاتے اپنے پیٹ کی بڑی لمبی باتین تو نہین کرتے اپنی ہمہ تقدس سے اعتبار پر لوٹے نہین بہاتے آسمان زمین کے قلابے تو نہین ملاتے رام رام جپنا پرایا مال اپنا تو نہین کرتے ظاہر کچھ باطن کچھ کا معاملہ تو نہین واہ واہ مولوی نے کیا کہا ہے ؎

لب بیگانہ خلیل آذر است ❖

دل بہ بست آور کہ حج اکبر است ❖

اور حافظ کا یہ شعر تو آب زر سے لکھنا چاہیئے سمجھنا شرط ہے ؎

بغض و نفاق و کبر و حسد کینہ و ریا

این جملہ شئے حلال و لے می حرام شد

مگر بات یہ ہے یادہ ہمنہ نہ کھکہ اسپے چیکار ہتے تجیئے نہین ساری تمامی کھایا سال سمجھے اوپر اور نہ بنانے مین ہی ام کا بھید ہی ہون یہ ترا ہوتا ہے

ابو الفرد جو ان میں ہیرکہ شاہد آردہ کا فورگردو بین آنے سے معلوم ہوا کہ غذا سے ثواب اولی تیز مین روزہ نماز زیارت حج شریعت پرانی ہوئی حریت کا زمانہ ہے نیچر کے قدم بقدم چلنا چاہیئے یہ جھول آپ کے مرشد بڑے میان لاندہون کے گرگھنٹال پہلے دیکھے جو اس پردے مین سب کچھ کرگزرے اور پھر مسلمان بلکہ قومی خیرخواہ معاذاللہ مین تو آپ کو ٹھینٹھ مسلمان اپنا سا پست ہمت جانتا تھا معاف کیجیئے کہ اب معلوم ہوا مدار ستارے سرسید کے کلمہ کو مین دھوکا ہوتا ہے قطع شریفہ ہی تو بنا ہے - نعوذ باللہ بڑا گوشت کھانے سے ساان تھوڑی ہوتا ہے یہ حال عنقریب معلوم ہوگا بلکہ آپ شد سب چپے سب اہتمام الذین خرد جبال کے پجاری ہین بانسہ بیا کے دین کی باتون پر مسخرہ کرتے ہین مسخرہ ❖

باقی آیندہ

وہ مارا ـــ !

ایک بنگالی بابو صاحب نے چور پکڑنے کی کیا معقول کل ایجاد فرمائی ہے کہ آپ کل کو دروازے مین لگا دیجیئے ادہر چور نے گہر مین قدم رکھا - چوکھٹ پر پانون دہرا کہ گھنٹا بجا شور مچا - بس فی الفور آنکھین ملتے چور چور کا غل مچاتے محلے والوں اڑوسیون پڑوسیون کو جگاتے کھڑے ہو جیئے اور چور صاحب کو پکڑ کے کوتوالی کی سیر دکھا دیجیئے واہ کیا آسان ترکیب ہے یہ بہی قریب قریب اوسی ترکیب کی ہے جو ایک صاحب نے بگلا پکڑنے کی ایجاد کی ہے یعنی بگلے کو دہوپ مین بٹھاکے ذرا سا موم کی گولی اوسکی پیشانی پر رکھ دیجیئے - دہوپ کی گرمی سے موم پگھلا آنکھون تک پہونچے گا اور بگلا اندھا ہو جاسے گا بس پھر کیا مشکل ہے پکڑ لیجیئے - بلکہ یہ نسخہ تمام جانورون تک کے واسطے کارآمد ہے ترکیب تو آسان ہے بشرطیکہ بن پڑے - مگر حضرت دم کی سر ہمہی کہ اگر چور نے بیٹھ کھٹکا اور بندہ سرکار نے عمل کیا تو ساری محنت برباد گئی -

علاوہ اسکے بابو صاحب کو ایک اشتہار اس مضمون کا دینا چاہیئے کہ کوئی چور نقب زنی نہ کرے - چھت نہ کاٹے - پرنالہ - موری کی راہ سے گھر مین نہ جائے - ورنہ بغیر اسکے کل کو پوری کامیابی محال ہے - آپ تو کل دروازہ مین لٹکا کے لیٹے ہو پانون پھیلا کے سوئینگے اور چور صاحب چھت کاٹ کے سارا مال اوپر ہی اوپر لے اوڑینگے - آپ انہین منصوبون مین غرق رہینگے اور میان چور صاحب لوٹ لاٹ کے چل کھڑے ہونگے -

ارے میان کیا بک بک لگائی ہے بھلا ان دلشکن باتون سے تمکو مطلب ہی کیا - اہل کمال کی قدر کرنا چاہیئے ہان بابو صاحب آپ نے کل بہت بہی ایجاد کی ہے ضرور لوگون کو خریدنا چاہیئے بلکہ ایک درخواست گورنمنٹ کو دیجیئے کہ پولیس وغیرہ محض فضول اسقدر روپیہ ضایع کرنا محض حماقت - سرکار آپ کی جناب سے کلین بہت سی ایکبار گی خرید کے رعایا کو مفت تقسیم کردے - اور چورونکو ممانعت کردے کہ ہرگز ہرگز سیندہ نہ لگاؤ - چھت نہ کاٹو - اور سوا دروازہ کے کبھی اور راہ سے کسی کے گھر مین جا کے چوری کرنے کا قصد نہ کرو - دیکھیئے تو واللہ چار ہی دن مین تو سارے چور داخل جیلخانہ ہو جاینگے سرکار بہی ایک زحمت سے بچیگی رعایا بہی امن سے گھر دن مین نڈر ہو کے سوئیگی -

کہتے تو واللہ بہت سچ ہو - بات بالکل قرینہ کی ہے مگر بار ایک بات ہے کہ چور اول تو دروازہ سے آنے ہی کیون لگا آیا بہی اور گھنٹہ بجا بہی تو آپ جگنے ہی کیون لگے اور اب جگے ہی تو چور آپ کے آنے تک ٹھہرنے ہی کیون لگا ❖

راقم

ساہوکار

حال معلوم ہے سب مدرسۂ عالیہ کا

دل کے خوش کرنے کو چندے یہ خیال اچھا تھا

لیجیئے صاحب فراغت شد خدا جانے جھوٹ کہ سچ دشمنون نے یہ خبر اوڑا رکھی ہے کہ مدرسۂ عالیہ اسلامیہ اب تھوڑے دنون مین گر کر بیٹھنے والا ہے - آمین غلط بالکل غلط یہ تو کبھی ممکن نہین ہزار برس تک کا تو ہم ٹھیکہ لیتے ہین - ستی کا

آہستہ خرام بلکہ مخرام

حال تو خدا جانے مگر ڈیڑھ لاکھ روپیے کے نوٹ جو راجہ صاحب محمود آباد نے بخشش
کیے ہین وہ تو اچھت تا بدر شمش و قمر ہین واہ وا معلوم شد بافندگی آپ کو
بسنت کی خبر ہی نہین ابھی حضرت وہ نوٹ واپس لیے گئے اب امید انشاء اللہ
ریاست سے ماہواری تنخواہ کا وعدہ ہے جبتک خدا دلواے ہین تو ابتک
یقین نہین جہان ایک ذرا سی سلامی کی تقریب مین اٹھارہ لاکھ کی منظوری ہو
وہان اس جزو قلیل کی کیا حقیقت - یہ کہیئے مرے نے انعام وغیرہ پانے
رقم کثیر جمع ہو جانے کے خیال سے نیوتے مین یہ نوٹ دیئے ہونگے اب دس
بیس گنا سوا خلعت وغیرہ ملکے ملجائے گا پھر اور بہی چین لکھا ہے انسان کو
چاہئیے بد فال منہ سے نہ نکالے باقی اختیار بخدا ایک جلے تن یہ شعر مطلع
بہی پڑھتے ہین ع

نفسانیت کے باعث کچھ انقلاب ہوگا
سب کام ریاستے کا اکدن خراب ہوگا

راقم

طالب علم غریب

عمر زفاف کا بل اور عید کا خطبہ

مسٹر اودھ پنچ صاحب - سلام علیکم - کہیئے مزاج وزاج تو اچھا ہے آج تو ہم
برسون کے بعد تشریف لائے ہین کچھ خبر وبر سنائیے - سنتے ہین کنسنٹ بل تو
پاس ہوگیا اچھا ہوا ہم تو بہت خوش ہونگے اگر ایک لخت ایک سرے سے
قطعاً اور کلیتہً اس حرکت بہیمیہ کا ارتکاب ہی منع کردیا جاے یہ بیہودگی اگر دنیا
سے اوٹھ جاے تو بہت اچھا ہو خس کم جہان پاک بھلے آدمیون کو دشواری
ہوگی کنسنٹ بل پاس ہو جانے سے اونکے اخراجات کے حساب کے بل
بہی بڑہ جائینگے - فرض کیجیے ایک کم سن حسین مہ جبین معشوقانہ طنازنے ایک
بالشت کے فاصلے پر بیٹھ کے رسیلی آواز دلکش ٹون مین ادا کے ساتھ
گٹن گنایا

"دکھہ جیا نہ دے سے ہون بنا جھبلنی"

پھر خیال کیجیے کہ ان واجب القتلون لونڈون سے کب صبر ہو سکتا ہے تاؤ دکھاے
تو دیکھینگے نہین نتیجہ یہ ہوگا کہ مسماۃ کی جھبلنی تو وہی روپیہ مین طیار ہوجائیگی
لیکن اونکی کم سنی کی بدولت پولیس کے خرچے اور عدالت کے لیئے پانچسو بیس
سے کم درکار نہونگے - خیر یہ تو جب ہیتے کی وہ جانے ہمکو تو یہ بڑا معلوم ہوتا ہے
کہ آجکل ایرے غیرے نتھو خیرے جو کونسل مین بھرتی ہوتے ہین وہ وہان بیٹھکے
یا تو ٹکس کے تجویز کراتے ہین اور یا اسطرح لیٹر سے سیدھے بل پاس کرتے
ہین کوئی اتنا نہین کہتا کہ صاحبو حضور والا کو عورت مرد کے رکشا کرتے دار
اونسے جن باتون کے کرنے سے بارہ برس سے کم عمر مین عورت کو نقصان
پہونچتا ہے اوسی بات سے اگر عورت کی عمر تیس برس سے زیادہ ہو تو
مرد کو بہی نقصان پہونچتا ہے تو پہر اوسپر بہی کیون نہین عنایت کیجاتی کیا ملکہ معظمہ
خلد اللہ ملکہا کی رعایا مرد نہین عورات ہی ہین خیر ہمکو امید ہے کہ اس سال
نئی کمیپ کے لوگ انصاف کے لحاظ سے کونسل سے یہ بل بہی پاس کرائینگے -

اچھا مولانا پنچ صاحب جی چاہتا ہے کہ عید ہوگئی تو کیا ہوا - اگلے سال
کام آئے گا - اک نیا خطبہ تصنیف کر وان کل جدید لذیذ کا معاملہ ہو جاے لیکن
مشکل یہ ہے کہ عربی فارسی بیچاری ان کتابون مین بند ہین اور کتابین الماری مین یا
بند ہین یا الماری مین قفل بند ہے اور قفل کی کنجی لام کے پاس ہے اب کوپلنگ
سے اوٹھنا دشوار - پہر انگریزی کی چراٹ مین حافظہ کا یہ حال کہ عربی تو عربی
فارسی کی لفظ خیال کرتا ہون تو ایک مس کے سواے کچھ یاد ہی نہین اور وہ بہی
اسوجہ سے کہ فارسی مین تو اسکے معنے تانبے کے ہین اور انگریزی مین اول تو
سیم بدن اکثر اعورت کو کہتے ہین دوسرے اشا کھیلنے والے سب دولت
گیندون کو ٹکراتے ہین اور نشانہ نہین لگتا تو کہتے ہین مس ہوگیا تیسرے
بڑی بات یہ ہے کہ چال چلن انتظام فہم وفراست وغیرہ وغیرہ جسکی خرابی منظور ہو
انگریزی مین ایک مس لگا دیجیے بس سب مین [illegible]ی پیدا ہو جائیگی - سیکڑون
الفاظ مین ضمن ہیانے مس کا کہیے [illegible] اور کوئی بات ان سب کے علاوہ
منصف صاحب کی کچہری مین بہی [illegible] مس نتے رہتے ہین - بھلا
یہ لفظ توبھول ہی نہین سکتا - الغرض عید سطرز کا خطبہ بیٹھے لیٹے لکھتا ہون
جی چاہے تو ٹیلے ہی پر کھڑے ہو کر پڑھ سنا دیجیے گا

خطبہ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد سبحان من جاز المباشرۃ
بلا قید عمرہا ووہب لنا الاختیار علی خیرہا وشرہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد سبحان من فضل الابکار علی الثیبات وہدانا الاخذ
الطیبات وترک الخبیثات اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
سبحانہ تعالیٰ خلق آدم من صلصال وزین النساء باحسن صورۃ والطف جمال
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد صام القوم عن الشہوات
وقاموا فی الخلوات فانقضی رمضان وجاء یوم العید عید لنا ، ووعید الرجال
ومن خالف عن ذالک فیضرب بالنعال لیس العید لمن خاف من الوعید بل العید
لمن لبس الجدید الوداع الوداع قد مضی شہر رمضان الذی انزل فی شانہ احل لکم لیلۃ
الصیام الرفث الی نسائکم ہن لباس لکم وانتم لباس لہن علم اللہ انکم کنتم تختانون
انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروہن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا
واشربوا ... الایۃ الفراق الفراق قد قرب شہر العطش والجوع ام الامراض
واب الالام اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد واعلموا انہ
یجب علی النساء صدقۃ الفطر نصف صاع من بر او صاع من تمر وان یلبسن
احسن الثیاب وتطیبن بالعطریات فان اللہ علیم بما یجعلن فی السوق للجیب

بالنجوات - واعلموا انہ - قال ابو النبیا حیرہ یا معشر الرجال لا تعافوا عند العبرات
ولا تخشوا الشدہ ولو تشیعا لما اشتدیا العقاب علیم العذاب ولکن انا نعوذ با لله من
تلک الشھوات یستغفر الله ان الله غفور الرحیم ٭

ما

مرسلہ جناب لالہ میان سب ناتھ
ساکن رام چندر نگر عرف شہر بنارس

پاکیزہ خیالات

ماسٹر تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۴ جون ۱۸۹۴ء

ماسٹر۔ برہمن تو اب بہت پیشے کرتے ہین۔

شاگرد۔ ہان کرتے ہین لیکن جیسے وہ انتظام ہشتین تغیر ہو گیا ہے تب ہی کیا کرین
نہ وہ علم کی قدر رہی اور نہ وہ اونکی قدر اور یہ کم قدری اونکی اور اونکے علوم
کی ابتدا از تسلط اسلام سے شروع ہوئی تھی اب کم ہوتے ہوتے اس حد
پر پہونچی۔ اب جہان جہان والی ملک قوم ہنود بستے ہین وہان قدر
باقی ہے۔ اور مذہبی اعزاز تو سب جگہ کے ہنود کے نزدیک معتبر ہے

ماسٹر بیشک مین نے جہانتک خیال کیا مجھے معلوم ہوا کہ حکماء ہند نے
جو کچھ انتظام کیا تھا ملک کی آبادی وغیرہ - اور انسانی ضروریات
کے لیئے جو اوسوقت تھیں نہایت مناسب تھا۔ لیکن اب وہ ترقی کا
زمانہ ہے جسمین غالباً وہ چل نہین سکتا تھا - کیونکہ زمانہ روز افزون
ترقی کر رہا ہے طرز معاشرت بدلے جا رہے ہین - اب صناعت
وحرفت مین آئے دن نئی نئی ایجادین ہو رہی ہین۔

شاگرد۔ ماسٹر صاحب اس امر مین بھی آپ نے غور نہین کیا - اصل یہ ہے
کہ ہمیشہ زمانہ جون جون ترقی کر رہا ہے - صناعت وحرفت بھی اوسکے
ساتھ بڑھتی رہی ہے - پچھلے زمانہ مین کوئی وقت ایسا بتلائیے کہ مروج
کی چیز اوسوقت نہ ملی ہو - اور ضروریات انسانی اوسوقت بند رہی ہو
بلکہ ایک طور پر یہ اوس انسان اور ملک کی بدچلنی ہے کہ اپنے طرز معاشرت
کو چھوڑکر وہ اختیار کرے جسمین غیر کی محتاجی ہو - سعدی فرماتے ہین ع

کہن خرقۂ خویش پیراستن
بہ از جامۂ عاریت خواستن

کیا آپ اوس شخص کو خوش چلن کہینگے جسکی اوقات اسقدر تنگ ہے
کہ معمولی دال روٹی موٹے جھوٹے کپڑے بھی اوسکو اور اوسکے عیال و
اطفال کو بمشکل ملسکتے ہین اور وہ شخص قرض دام دوستون احباب سے
مانگ جانچ ٹیم ٹام کرکے فوق البھڑک بنا پھرتا ہے اور اپنے جورو بچے اونکے
عادات بھی اس قسم سے خراب کر رہا ہے - نہین ہرگز نہین - پھر ملک کو
بھی اوسی پر قیاس فرمایئے میرے نزدیک جسطرح مان باپ کا فرض ہے
کہ بچونکو نیک چلنی سکھائین اور اونکے چال چلن کے ہمیشہ نگران رہین کہ
اپنی اوقات سے زیادہ اسراف نہ کرین اور اوسی کے موافق عادات اور
طرز معاشرت رکھین اسیطرح بادشاہ کا بھی منصبی فرض ہے کہ رعایا
مین اسراف نہ آنے دے اور اوس طرز معاشرت کے اختیار سے
اونھین روکے جسمین اونکے ملک کی دولت دوسرے ملک مین کھنچکر
جاسے - اور اگر اس قسم کی ضرورت خواہ مخواہ داعی ہو تو رعایا کو وہ صنعت
اور حرفت سیکھنے پر مجبور کرے جسکی ضرورت ملک مین ناگزیر پیش آئی
ہے - یہ ممکن نہین ہے کہ گورنمنٹ وبا ڈالے یا جبراً پھیلائے اور لوگ
اوسکو حاصل نہ کرین - آخر عامۂ خلائق ہند کا رجحان طلب علم کیطرف کس
ترکیب سے ہوا۔

ماسٹر بھائی پھر سوچو تو یہ کسکو کرنا چاہیئے - اور اب تک کیون نہین ہوا اسکا سبب
عام جہالت ہی کا باعث تو ہے جبتک تعلیم عام نہوگی عامۂ خلائق کی سمجھ
کیسے درست ہوگی اس سے ایک گورنمنٹ کا منشا تو یہ بھی ہے کہ عامۂ خلائق
کی فہم درست ہو جائے وہ اپنے پیشون مین ترقی کرین۔

شاگرد۔ درست (دیکھیئے پھر بُرا نہ مانیئے گا) مین اب آزادی سے جواب دیتا ہون
بھلا جو سب کچھ افلاس اور نکبت ہندوستان مین پھیلی ہوئی ہے اور
پھیلتی ہی جا رہی ہے شاید نہ سمجھے ہون لیکن جنکی آنکھین کھلی ہین اور دل ہین
کیئے کرجن حکیمون نے تشخیص مرض کی کیطرف توجہ کی ہے اونمین سے
اکثر کا یہی خیال ہے کہ ع

اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست

یعنے یہ وبا صرف اسکولون ہی سے شائع ہوئی ہے اور یہ بھی خوب معلوم
ہے کہ اسکی اشاعت مین گورنمنٹ کی ہوا سے حکومت نے پوری مدد
دی اور تمام ہندوستان پھیلا دیا - بعض کا قول ہے کہ غرض اس سے
یہ تھی کہ دیگر فاتح حکومتین جنھون نے آتے ہی لوٹ غارتگری مذہبی
تعصبات اپنے سطوت دکھانے کو زور شور سے بالاعلان کیئے
وہ مفتوح ملک کے نزدیک جابر اور ظالم مسلم ہو گئین جنسے
عامۂ رعایا کارہ ہو گئی تھی - اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حکومتین قائم نرہ سکین
وہ تو نہ کرنا چاہیئے - لیکن اس ترکیب سے مفتوح قوم کو توڑنا چاہیئے
جس سے وہ بات حاصل ہو کہ ع

ہم لعل بدست آید وہم یار نرنجد

یعنی جو نفع قوم فاتح کو لوٹ مین ہاتھ آتا تھا وہ مختص الوقت ہوتا تھا
اور جو کمزوری ہر قسم کی مفتوح قوم مین آئی تھی وہ بھی چند روز
کے بعد رفع ہو جاتی تھی اور پھر دلون مین ظلم وکراہت بھی جم جاتی
تھی اب وہ کرنا چاہیئے کہ قوم فاتح ہمیشہ کے لیئے مستفید رہے اور
فائدہ بھی کثیر - اور مفتوح قوم رفتہ رفتہ اسطرح ہمیشہ کے لیئے

کمزور ہو جیسے کہ کم کھانے سے لاغری یا مرض دق سے بیمار اور اس
مرض کے پورے بڑہنے کے لیئے دو تدبیرین کالی گئین جسمین
اوّل ہو سائلنس اسکول ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ قوم فارغ خوب
مستفید ہوئی - اور مفتوح قوم مین مالی قوت کا نام باقی نہین رہا
مالی قوانین اس قسم کے جس سے آپسمین نفاق اور خصومتین
پہیلائی گئین مثل آزادی مذہب متضادہ وعدم اطاعت وغیرہ نتیجہ
اسکا بہی وہی کمزوری رعایا مفتوح ہے - اور بعض کا تعصب
یہ ہے کہ درحقیقت گورنمنٹ نے اپنی اس غرض سے اسکولونکو
قائم کیا تھا کہ ہمکو جس قسم کے لوگ انتظام مملکت کی ضرورتون مین
درکار ہون وہ بلا تلاش ملین اور قانون توسیاست اور
استحکام سلطنت کے لیئے ضرور تھا - لیکن اس نتیجہ سے گورنمنٹ
بیخبر تہی مین قول اوّل کو صحیح سمجھتا ہون کیونکہ اب بہی دیکھا جاتا
ہے کہ گورنمنٹ تعلیم کیطرف متوجہ ہے اور تعمیم کو اوسکے ساتھ
لیئے چلتی ہے علاوہ اسکے کورسون مین جو کتابین شامل ہین
وہ زائد از ضرورت اور بہت ہی بیفائدہ ہین جسکی وجہ سے مشکلات
بڑہتی جاتی ہین اور مفت تضیع عمر طالبعلم کی ہوتی ہے - مثلاً جن نوکریونکے
شرائط مین فلان فلان ڈگریونکے پاس ہونیکی قید ہے مین تو اون نوکریونکی
کارآمد چیزین اونمین داخل نہین جیسے وہ کلاس مین جسکے پاس شدہ کی
نوکری محرری یا اہلمدی کی نہین بڑہ سکتی اقلیدس اور جغرافیہ اور تاریخ انگلینڈ
داخل کیگئی ہین - اسکا کیا کام محرری اہلمدی مین پڑ سکتا ہے اسکے عوض مین
وہ کام یعنی سمن وحکمنامون وغیرہ کا جاری کرنا یا مسل کی ترتیب وغیرہ
کے متعلق ضوابط سکہائے جاتے جب یہ نہین ہے تو کیسے سمجھا جا سکتا
ہے کہ قول دوم کے متعلق جو غرض تہی صحیح ہے اسیطرح منصفی وتحصیلداری وغیرہ
مین بہی انگریزی تعلیم کے ساتھ بجائے غیر ضروری وغیر کارآمد کتب کے
لا کلاس قائم ہوتا - اور دیگر وہ کارآمد چیزین سکہائی جاتین جن سے
معاملہ فہمی اور انفصال مقدمات اور انتظامات مالگزاری کی مشکلات
اوسکی سمجھ مین آجاتے اور فوراً اسکول چھوڑتے ہی وہ کوئی عہدہ پا سکتا
اور وہی اسکول کا امتحان کافی سمجھا جاتا قانونی امتحان کی ضرورت
نہوتی - اور انجام کار کر سکتا - برخلاف اسکے اب یہ طریقہ ہے کہ آدہی عمر
اون ڈگریونکے پاس کرنے مین بسر ہوتی ہے اور باقی قانون یاد کرکے
امتحان دینے مین اور اسکے بعد بہی کام سے کورے ہین برسون تجربہ
حاصل کرین تب کہین جاکے جیسا چاہیئے لائق کار ہون - علاوہ اسکے
امتحان بہی سنگ آمد کا مصداق بنا گیا ہے یعنے مثلاً ایک شخص کسی
اونچی ڈگری کے پاس کرنے مین محنت شاقہ اوٹھا کر شریک ہوا اور جسقدر
ضروری باتین تہین اونمین پورے نمبر بہی پائے لیکن کسی غیر ضروری
امر مین جیسے جغرافیہ یا تاریخ اقلیدس مین نمبر کم آئے تو ساری محنت اوسکی
اکارت اور کالعدم ہوگئی پہر دوسرے سال اوسی کلاس مین امتحان دے
اور سال بہر وہی پڑہی ہوئی کتابین پڑہا کرے پہر اگر سال بہر کے بعد اوس
چیز مین پورے نمبر پائے جسمین گذشتہ سال نمبر کم تھے اور اتفاق سے
جسمین گذشتہ سال پاس ہوا تھا اس سال پاس نہو تو پہر اوسی تحصیل حاصل
مین اوسکی مٹی خراب ہو کیا یہ اوسی کا نتیجہ پیدا نہین کرتے کہ اوس عزیز
قوم مفتوح کو مقدر مین ضعیف ہے اور نوکری کی اسکیم مین کمی ہونیسے لین
بالطائف الحیل ٹالا جا رہا ہے اور اعلے درجے کی تعلیم مین یہ قاعدہ محنت
سنگ راہ ہو رہا ہے تو اسی مین بحث ہے کہ ہر کام وہر علم اور ہر محنت
اور ہر عادت کی تعلیم اور اختیار کا زمانہ ٹھیک ٹھیک عہد طفولیت
ہے وہ تو اور یا بقیمت جوانی ہی اس تحصیل حاصل تعلیم اسکول و امتحان
مین ضائع ہو چکی ہو تو صناعت اور دستکاری سیکہنے اور مشاقی اور تجربہ
حاصل کرنے کا زمانہ کون ہوگا عمر نوح یا خضر علیہما السلام تو ہر شخص کو
ملی نہین ہے ایام جوانی کے بعد جیسے جسمی انحطاط شروع ہوتا ہے
محنت سے آدمی عاری ہوتا جاتا ہے ویسی ہی دماغ بصارت ذہن حافظہ
سب کمزور ہوجاتا ہے اور عادت جو ابتدا عمر سے ہوا پڑہنے لکھنے کے
دوسرے جسمانی محنتونکے نہ اوٹھانے سے خراب ہوگئی ہین وہ کب اس پہلو پر
آنے دیتے ہین بلکہ انواع اقسام کے امراض پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے
کیونکہ طبی مسئلہ ہے ترک العادۃ عداوۃ اگر کہا جائے کہ صرف پڑہنے لکھنے کے
آنیکے بعد آدمی اپنی صناعت مین اور بہت جلد ترقی کر سکتا ہے کیونکہ اوسین
استعداد اور قابلیت آجاتی ہے تو یہ بہی غلط ہے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ
پڑہنے لکھنے کی استعداد مجرد بغیر مشاقی اور تجربہ اوس صناعت کے
جسکو وہ کرنا چاہتا ہے کارآمد ہو سکے ہر کام کا کرنے والا جو ہمیشہ کا مشاق
ہے اگرچہ جاہل ہو جس سلیقہ اور صفائی سے اپنا کام کر سکیگا کسی
ڈگری کا پاس شدہ کیون نہو بشرطیکہ اوس کام کو اوسنے حاصل کرکے
مشاقی بہم نہ پہونچائی ہو ممکن نہین ہے کہ اوسطرح انجام دیسکے - نئی
ایجادین نئی تراش خراش نئی صفائی بہی زیادہ مشاقی اور تجربہ پر منحصر
ہین مین دیکھتا ہون کہ پڑہنے لکھنے کے متعلق خود بہت سی باتین ہین کہ
بغیر خاص طور پر کیئے ہوئے نہین آسکتین جیسے شاعری یا انشا پردازی
ہے معاملہ نگاری یا خوشنویسی ہے اور یہ بہی انہین جملہ امور مین اسی طرح
تجربہ مین آچکا ہے کہ جب پختہ کاری اور مشاقی ہو جاتی ہے تو نئے نئے
مضامین اور نازک خیالیان بہی سوجھتی ہین جسے ایجاد کے لفظ سے
بہی تعبیر کر سکتے ہین برخلاف اسکے جس شخص نے ان امور کی مشق
بہم نہین پہونچائی ہے اگرچہ فارغ التحصیل بہی ہو لیکن اس کوچہ مین آگے
طفل مکتب سمجھا جائیگا - (باقی آئندہ)

راقم - ایک منتظم

سن تو سہی جہان میں ہے ترا فسانہ کیا ٭ کہتی ہے تجھکو خلقِ خدا غائبانہ کیا

حیف کی جا ہے کہ وہ شخص ہین کیون نہوئے

لیکن وہ مقدمہ اکثر اوقات براے چندے فصلی طور پر براے ضرورت بانیت خواب ہی ہوتا تھا بیشتر تو معاملہ درہم برہم ہوکے اتھل پتھل ہوجاتے دیکھا اور دوست فروزہ درہم ڈورا سپکلکے گتھم گتھا اٹرا ویسا وہی ہوگیا —

یہ تو بیت پتیق چپت پٹ کا معاملہ اور دیر نہیں لگتی جھٹو جانے کی دیر ہے پہر باون تولے اور پاؤ رتی — اسقدر ہمدردی پرورش خدا ترسی بڑہی ہوئی ہر گرسنہ پیر و بابیہ — جدہر دیکہیئے ادہر ہمجنسی کا جوش ہے سب سے بڑھکے ہندوستان میں بھوپال کی رانی صاحبہ آجکل ماشاء اللہ خدا نظر بد سے بچاے ادہر سوا متوجہ ہین برابر پردیسی پریشان حال معزز خاندان کی لیڈیون کی پرورش مدنظر ہے ادہر حضور تین تقدیر سے رسائی ہوئی اودہر سو دوسو چارسو پانسو روپیہ ماہوار کی تنخواہ سوا فرفرمائش انعام اکرام جوڑے باگے کہانے پینے کے مقرر ہوگئی — پہر ایک تنہا اونہین کی رعایت تراخت نہین تمام کنبہ قبیلہ بھائی بند دوست آشنا غیرہ وغیرہ ملاکے سارا خاندان بھرتی ہوگیا سب کے سب در دولت پر حضوری مین موجود آداب و تسلیمات بجالانے لگے — افواہی طور پر یہ بہی چانڈو خانون مین مشہور ہے کہ حضور بیگم صاحبہ چاہتی ہین اگر لائق فائق ہوشیار کارگزار پڑھے لکھے دست و قلم فہیم چالاک مدبر عورات بہم پہونچین تو ریاست کے کام بہی اونہین کے سپرد ہون اور مردون کی جگہہ مقرر کیجائین برابر سب عہدے پائین — ہم کہتے ہین کچہ مضائقے کی بات نہین مطلب تو کام نکلنے سے مرد کیا بنالتے ہین جو عورتین نکر سکین گی بلکہ محنت مشقت مستعدی وغیرہ اِسمے زیادہ مشہور معروف جرات کو تو بڑے بڑے بہادر سورما مانے ہوئے ہین صدہا برس سے عورتون کا سا دل اور چوٹی کی سی قوت سنتے چلے آئے — واللہ اگر خیال کیجیے تو بڑا مزا ہوگا سوا چھوٹی اُمت کے ملازم باورچی خدمتگار نائی دہوبی کہار وغیرہ کے — سب کچہریون مین جہاڑ عورتین ہی عورتین — دہ دہوم دہام سے سواریان چلی آتی ہین کہ صلّ و علّ — قصہ مختصر ان سب حسرتون کے بعد دعا کے اور کیا ہوسکتا ہے لہذا مسٹر اودہ پنچ صاحب آمین کہیئے گا خدا کرے ہم آپ دونون تہوڑے دنون کے واسطے ایک نہایت حسین چالاک طرار ہوشیار کارگزار خوش نصیب بیگم صاحبان ہوجائین — آمین امین ثم آمین *

راسـتـم

کوئی نہین

اودہ پنچ — کیون جناب علامت تانیث تو رکہلائی جاتی جیسے کوتوال کو توالن پیشکار پیشکارن جمعدار جمعدارن آپنے اسیطرح اوسکو سمجہ لیجیئے *

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۸ جون ۱۸۸۱ء

ماسٹر — مین دیگر امور سے بحث نہین کرتا کہ گورنمنٹ نے کس مصلحت سے انتیاب کیئے اور جائز رکہے ہین اور اوسمین کیا نقصانات ہوئے — لیکن اسکول کے نقصانات جو یہ بیان کیئے گئے ہین کہ قوم فوتح خوب مستفید ہوئی اور رعایاے ملک مفتوحہ کی مالی قوت کا خاتمہ ہوگیا اوسکی تشریح چاہتا ہون — مین اسکولون کو ہمیشہ سے عام مفید خیال کرتا تہا اور اب بہی اوسوقت تک اپنے اوسی خیال پر قائم رہونگا جسوقت تک اوسکے بچے نقصانات تسلین نہو جائے —

شاگرد — "ٹہنڈی سانس لیکر" اے جناب سُنتے مین نے اپنے بزرگون کی زبانی سُنا ہے وہ اپنے بڑون کے قول بیان کرتے تہے اسطور پر کہ جب اس اسکول نبیاد پڑتی تہی اوسوقت اون لوگون کی زبان سے نکلا تہا کہ اب ہندوستان کی ہر قسم کی خرابی شروع ہوئی ہے علم اور صاحب علم کی قدر گئی مال و دولت سب نذر ہوا دین و ایمان اخلاق سب خراب ہوا تیس چالیس برس بعد اونکے فرمانے کو آنکہون سے دیکہ لیا —

ماسٹر آخر بیان توکرو کہ بیچارے اسکول نے کیا کیا کہ خواہی نخواہی اسکول پر الزام ہے —

شاگرد — دیکہیئے بیان کرتا ہون — یہ تو مین اوپر ہی بیان کرچکا ہون کہ قوم رزیل نے اہل قلم کے پیشہ مین قدم رکہنا شروع کردیا تہا لیکن شرفاء و کتے تہے اس اثناء مین گورنمنٹ کی عملداری ہوئی اور اوسنے اس امر پر غور کیا دیسی میں نہ لیف القوم جسسے ہکو کام لینا ہے وہ لوگ وہی ہین جنکے ہاتھون سے ہمنے سلطنت کا انتزاع کیا ہے انکو بدستور چہوڑ دینا بالکل خلاف مصالح ہے انکے توڑنے کی تدبیر یہ ہے کہ انکی جگہ ایک دوسرا گروہ چہوٹی اُمت پست حوصلہ لوگون مین سے طیار کیا جاے اور اوس سے کام لیا جاے جس سے یہ خود بخود بیکار ہوجائینگے اور بیقدر — اور ہکو ازان ماموں یہ زہ عہدہ دار اور منشی وغیرہ مل سکینگے جنکی ضرورت ہکو ولیسی اگر ن سے ستہ او دوسرے ناندہ یہ ہوگا کہ اس ملک مین عموماً تین گروہ معزز رکہے جاتے ہین اول علماء جنہین علماء اسلام و برہمن سب شامل ہین نہین سے برہمنون کی قدر تو اہل اسلام کی آمد ہی کم ہوگئی تہی [illegible] علماء [illegible] خود بخود ہمارے عملداری سے

بیقدر ہوجائینگے اور آگے چلکے کچھ بیقدری اور کچھ بے اطمینانی وجہ معاش سے اسقدر فرصت ہی نہ دیگی کہ اسطرح عمر اپنی تحصیل علم مین صرف کرسکین - دوم پیشہ اہل سیف جنمین دوم درجہ کے لوگ شل چھتری وغیرہ سپاہ پیشہ اور والیان ملک شریک تھے اسمین والیان ملک تباہ اور قتل اور غارت مین مٹ چکے تھے اور اکثر سپاہ پیشہ بھی اونکے ساتھ تباہی مین آچکے تھے اور باقیماندہ کی تباہی خود بخود ہو جائیگی کیونکہ اب وہ کام اسقدر رہیگا اور نہ ضرورت اور جسقدر رہوگا وہ ہم اجلاف کو قواعد سکھا کرنے سکینگے سوم پیشہ اہل قلم انکا زوال ذرہ بھی مشکل ہے کیونکہ انکا کام ہمارے وقت مین بھی جاتیگا اسکی تدبیر وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ان تینون گردہ کا حال بھی یہی ہے کہ انکے ہان تنزل کا پیشہ قبول کرنا گویا قومی ننگ وعار ہے بس خواہ مخواہ یہ بیکار اور پریشان ہوجاینگے اور ہمیشہ سے دستور یہ تھا کہ ان اعلےٰ طبقات کی دولت جو صرف ہوتی تھی خواہ وہ بجا صرف ہو یا بطور اسراف کے سب اسطرح گرتے تھے جیسے روپیہ پانی مین ڈالیئے اور تہ نشین ہوجاے اوسکے کھینچنے کی تدبیر یہی ہے کہ ان پیشہ ورون کو اونکے پیشون سے چھوڑا دیا جاے اور وہ پیشہ اپنی قوم اور اپنے ملکی پیشہ ورون کے ذمہ کردیا جاے جنکے ذریعہ سے ہند کی دولت تمام لندن وغیرہ مین کھینچ جاے اس امر کو سوچ کر اسکول جاری کیے گئے اور تعلیم تمام جاری ہوئی دیکھیے وہی اونکی سوچی ہوئی بات اسکولون کے ذریعہ سے حاصل ہوئی کہ اہل قلم ٹکے ٹکے کو مارے پھرتے ہین کوئی نہین پوچھتا اسقدر تو سستے ہوگئے آخر نوکریان کہانتک مل سکتی تھین - اور جتنے پیشہ ور تھے سب اپنے پیشون سے چھوٹ گئے - نہ اونکو اوسطرف رغبت رہی نہ اوسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہین نہ اب اونکا نفس اوس ننگ کو گوارا کرسکتا ہے جسمین اونکے اسلاف تھے کوئی چمار کوئی لوہار کوئی بھنگی کوئی درزی کوئی بنیا کوئی بڑھئی کوئی سائیس کوئی غلام کوئی خدمتگار وغیرہ وغیرہ کہلاتا تھا - بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ صاحبزادہ صاحب بہادر مڈل انٹرنس اور ایف اے اور بی اے اور ایم اے وغیرہ کی ڈگری پاس کرنے کے بعد بھی اونھین القاب سے مشہور رہون اور پھر یہ بھی دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے فلان فلان منشی اور سررشتہ دار اکسٹرا اسسٹنٹ اور جج وغیرہ بھی ہوچکے فلان - سول سروس بھی پاس کرچکے فلان صاحب بیرسٹر بھی ہوکر آئے انصاف کیجیے کہ جب یہ خیال دل مین جما ہوا ہے تو ہندوستان کے پیشون کے سنبھلنے کی کون صورت ہے اور جسقدر تعلیم بڑہتی جائیگی یہ خیال بڑہتا جائیگا اور جتنا یہ خیال بڑہے گا اوتنے ہی پیشے اور بھی چھوٹتے جائینگے اور تباہی ملک واہل ملک بڑھتی جائیگی حالت موجودہ ملک کی یہ ہے کہ ہمارے اور آپکے طرز معاشرت مین سواے چند چیزون کے کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے کہ جو ولایت سے آتی ہو یہانتک کہ غذا مین بھی ولایتی چیزون کا صرف ہونے لگا ہے پھر آخر اسکا انجام کیا ہے طرز معاشرت بھی اس کمبخت انگریزی تعلیم کی بدولت اسقدر بدل گیا ہے کہ اونسے اور بھی محتاج بنا رکھا ہے مذہب اور اخلاق کی نسبت تو کچھ نہ پوچھیے کچھ مجملاً پہلے بیان مین آچکا ہے - سوئی تاگا - کپڑا - جوتا غرض جتنی چیزین ہین سب ولایت سے آئین تو کام چلے نہین تو بیٹھے ہین بھلا انصاف کیجیئے یہ باتین اچھی ہین یا بری آپ بھی ایجوکیشنل کانگریس کے موئد ہین اور تعلیم کے اثر کو اچھا سمجھتے ہین فرمایئے کہ یہ عام تعلیم کا اثر نہین ہے تو پھر کسکا ہے اسی تعلیم کو جو ملک اور اہل ملک کو برباد اور خراب کررہی ہے آپ لوگون نے اچھا سمجھا ہے ہم تو سنتے تھے کہ آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہے مگر ہمارے وطنی بھائیون نے دولت کھوئی دنیا کھوئی عزت کھوئی آبرو کھوئی دین گنوایا ایمان کھویا اور کچھ بھی نہین سیکھا اور سیکھے بھی تو وہ چلن جس سے باقیماندہ بھی کھوئین ہرچند اب باقی کیا رہا ہے بقول شخصے ؎

اب رہگیا ہے کیا جو رقیبون کا ڈر کرین
ہم تو بڑون کی جان کو پہلے ہی رو چکے
ننگے کیا نہائینگے کیا نچوڑینگے -

کاش اب بھی ذرہ ہوش درست کرتے حواسون مین آتے اور ایجوکیشنل کانگرس کے موئد ہوکر اصلاح وفلاح ملک وقوم کے امور سوچتے اور تعلیم کے واسطے اگر اڑ گئے تھے تو اوسی کے مشکلات ونقائص کو رفع کرکے اوسمین وہ باتین پیدا کرتے جس سے علوم کو بھی ترقی ہوتی اور یہ نقصانات جو عام پیشون کے چھوٹنے کی وجہ سے ملک مین نکبت وافلاس اور اہل ملک مین بیکاری اور محتاجی پھیلا رہے ہین دور ہوجاتے اگر خدانخواستہ اسی طریقہ سے چندے علاج معکوس ہوتا رہا تو یہ تپ مزمن تیسرے درجے پر پہونچکر لاعلاج ہوجائیگی -

نافہمی سے خوار ہو چکے ہو
اب تو سیکھو کہ کھو چکے ہو

ماسٹر۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمنے بہت کچھ اِس معاملہ مین اپنے خیالات پرزور دیا ہے اور جو حالت ملک و اہل ملک کی تمنے بیان کی اسمین شک نہین کہ سب صحیح اور قابل اصلاح ہین لیکن یہ کہو کہ اصلاح کی تدبیر کیا ہے -

شاگرد۔ اصلاح کی تدبیر فی الحال بذریعۂ نیشنل کانگرس کے نکالی گئی تہی یہ ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ یہ تدابیر ایسی نہین ہین کہ ایک آدمی سے ہوسکین یا ایک آدمی کی مجوزہ اُسے صحیح تسلیم کر لیجا سے ٭

باقی آیندہ

سراف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم

ایک منتظم

توکل علیہ الرحمہ

گرمی دانون نے ادہر اودہر کے سارے بدن کو کیمخت بنا دیا سبزہ رنگ حسینون کی کفشین پہننے کا سامان غیب سے پیدا ہوا - کھال کی جوتیاں بناکر پہننا جو مشہور ہے وہ اسی کیفیت سے مراد ہے - گرمی کے زور نے وہ دھاک باندھی ہے کہ ہوا ایک کا دم بند ہے - کبھی کبھار رات کو چوری چھپے اگر چلنے پھرنے کا ارادہ کرتی بھی ہے تو لون منہ جھلس دیتی ہے گرم مزاج نوجوانونکی تو مٹی خراب ہے علی الخصوص سرد ملک کے رہنے والے - معاذاللہ ایک تو خود ہی گورے رنگ کے تھے - لوہراسے نام کا لون مین گلاب کی سرخی کی طرح دکھائی دیتا تھا - گرمی کے مارے وہ بہی خشک ہوگیا - نام چارکو باقی نرہا - سفیدی نے اور رنگ جمایا - نرم و نازک ہاتھ جو شاخ گل کو شرماتے اور ذرا سی حرکت مین دکھ جاتے تھے اونھین سادے اور گورے ہاتھون مین ہر وقت پنکھا رہنے سے رگِ گل کی طرح رگین ظاہر ہوگئی ہین اور اُف اُف کی گرم گرم صداؤن نے پیارے پیارے ہونٹھون کو مرجھا دیا ہے غرضکہ سارے پھول کمھلائے ہوئے ہین سارے بدن کا خون پسینہ بنکر بہا جاتا ہے - موٹے دبلے ہوئے جاتے ہین - کھانا کیسا ہی کیون نہو حلق سے پھنس پھنس کر اترتا ہے پانی کی چاہ عشق محبوب سے بدرجہا بڑہی ہوئی - میخوارون کی طرح ہاتھ سے گلاس ہی نہین چھٹتا کورے کورے برتن آنکھون کو ٹھنڈک پہونچاتے ہین برف کی گرم بازاری ہے اگر کسی دن کل کا مزاج بگڑ جاتا ہے تو جمے ہوئے پانی کے فراق مین یار لوگون کا حال پتلا ہو جاتا ہے بہشتیون کا دماغ آسمان پر پہونچا - لفٹنٹ گورنر بہادر والٹرورکس پر اسی سے زور لگاتے ہین - کہ رعایا کی اور تکلیفین بہی پانی ہی کی زحمت دور ہو جاسے سقون کی بیجا خوشامد سے بچین - پانی کے لیئے دل تودہ جلین -

محمود آباد کے مہمان آنے - خشک لب ترزبان آنے -
نشہ اوترا خمار آیا - تپ آئی بخار آیا - کھٹمل آئے وبا آئی - مچھر آئے بلا آئی - خربزہ گئے آم آئے - خاص گئے عام آئے -

دن درازی مین لسان کا کل دلدار ہے
رات کوتاہی مین شکل قسمت اغیار ہے

مژدہ! مژدہ! مژدہ

نوجوانانِ رنگین طبع و ماہران علم موسیقی کو مژدہ ہو کہ اندنون نغمۂ دلکش تینون حصے جنمین قسم قسم کی گانے کی چیزین مثل ٹھمری - ادہا - دادرا - اسادہر کہماج کافی - بھیرورین - پوربی - بھجن - بسنت - ہولی - بارہ ماسہ - ملار اور عمدہ عمدہ غزلین بڑے بڑے نامی استادون کی نہایت دقت اور عرقریزی سے تلاش کرکے درج کی گئی ہین چھپے ہوئے موجود ہین - فی حصہ اردو ۲؍ ہر سہ حصص یکجائی کے خریدار کو قیمت ۲؍ فی حصہ مقرر ہے حصۂ اول و دوم نغمۂ دلکش ہندی خطامین بہی چھپوائے گئے قیمت فی حصہ ۳؍ ہے اور ہر دو حصص یکجائی کے خریدار کو قیمت ۲؍ فی حصہ مقرر ہے ٭

المشتہر
گنیشی لال تاجر کتب انجینٹ حضرت گنج - لکھنؤ ٭

رزم و بزم

اردو زبان کا ایک تاریخی اچہوتا ناول! قنوج کی لڑائی - سلطان غیاث الدین کی فتح - راجہ جے چند کی شکست کا ایک باثر قصہ غازیان اسلام دلیران راجپوت کی شجاعت کا ایک اعلےٰ نمونہ - حسن کے راز و نیاز - عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر جسکے قصّے کی عمدگی مضامین اور بندشش دیکھنے سے ظاہر ہوگی - منگوائیے! جلد منگوائیے!!
قیمت معہ محصول ڈاک عمہ؍

المشتہر
محمد امراؤ ملی امین آباد - لکھنؤ

ضمیمہ اودھ پنچ

اڈیٹوریل نوٹس

ولیعہد روس کی شادی والی مانٹ نگرو کی لڑکی سے دسمبر مین ہوگی +

لارڈ کراس وزیر ہندوستان پریس اسوسی ایشن کی دعوت مین ثابت کرنا چاہتے ہین کہ یہ دیسی اخبارات کی آزادی کا طرفدار ہون سجاے رنگ ہندوستانی نا راضی ایک جگہ پہ مجتمع رہے اور سکا ظاہر ہو جانا بہتر ہے وہی لوگ سازشین کرتے ہین جنکی زبانین خوف سے بند ہین +

اوڑیسہ کے ضلع گنجھار مین بھی غدر ہوا۔ بلوائیون نے خزانہ لوٹ لیا۔ قیدیون کو رہا کیا۔ راستے بند کیے۔ اسطرح کے واقعات ملک کے واسطے سخت بلائین ہین اگر کسی دیسی ریاست مین اس کثرت کے ساتھ ہوتے تو ملکی خیرخواہ اور ہماری عادل اور رحم دل گورنمنٹ کے ارکین الحاق ریاست کی راے کب کے دے چکے ہوتے +

مُنہ پھٹ ہمعصر اخبار عام لاہور۔ ہمارے لوکل معاصرین "ہندوستانی" اور "آیڈوکیٹ" پر سناتن دھرم والون کی مخالفت کے بارے مین بہت لعنت ملامت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ایسے لوگون کی شرکت سے کانگریس بدنام ہوگی۔

ہمارے نزدیک پولیٹکل اور مذہبی حالات کو خلط ملط کرنا نہ چاہیے کانگریس مین سناتن دھرم اور آریہ سماجیون کا کوئی جھگڑا پیش نہین ہوتا۔ نیچریون اور پُرانے مسلمانون کا قضیہ دیکار نہین ہوتا۔ پھر ہمکو کیا۔ اگر کوئی سرگرم کانگریسی کیسا ہی ہندو کیسا ہی مسلمان اور کیسا ہی عیسائی یہودی پارسی ہو +

یہ کہنا کہ شادیون مین فضولی ہندوستان کی عین افلاس کی وجہ ہے اپنی بیوقوفی کا اظہار کرنا ہے یا مغالطہ دہی۔ ایسا اسراف کسی گروہ کے افراد کو منفرداً مقروض یا مفلس کر سکتا ہے نہ کہ پوری قوم یا سارے ملک کو۔ اس سے دولت ایک جگہ جمع رہنے سے کئی آدمیون مین تقسیم ہوسکتی ہے نہ کہ ملک سے خارج +

بنارس کے بلوے کے مقدمات مین یہ امر غور کے لائق ہے کہ قید کے علاوہ جرمانے بہت بھاری بھاری ہوئے ہین۔ گوبردھن داس کو تین سال کی قید اور ۲۵ ہزار جرمانہ۔ گوپال داس تین سال قید۔ ۱۰ ہزار جرمانہ۔ گرجا پرشاد۔ تین سال قید اور ۳ ہزار جرمانہ۔ لچھمن داس تین سال قید ۵ ہزار جرمانہ۔ سکھ نندن داس تین سال قید ایک ہزار جرمانہ

ایسی کارروائی پہ کہنے سننے کی کیا حاجت +

دولت آصفیہ کی تاریخ مین یہ زمانہ جبکہ نواب فتحنواز جنگ ہوم سکرٹری نے اخبارات کی آزادی روکنے والا قانون جاری کیا ہے ایک یادگار نحوس زمانہ ہوگا بشرطیکہ اوس قانون سے آزادی کو واقعی نقصان پہونچے۔ ہمنے ابھی تک اس قانون کو نہین دیکھا اور نہین کہہ سکتے کن مصالح ملکی نے ایسی کارروائی پر مجبور کیا +

یوبراج یعنے سیناپتی پر بعد تحقیقات دو جُرم قائم ہوئے ایک تو ملکہ معظمہ سے جنگ و جدل دوسرا قتل عمد مین اعانت۔ انکی پاداش مین سزاے موت تجویز ہوئی۔ کہا جاتا ہے کئی پوریون کو بھی اس تعلق خاطر نہین معلوم ہوتا۔ اس نتیجے نے کوئی تعجب نہین پیدا کیا کیونکہ پہلے ہی سے ایسا معلوم تھا جو معاملہ اتنی بڑی حماقت سے آغاز ہوا ہو اوسکا انجام بھی ایسا ہی ہونا مناسب تھا +

سرسید حیدرآباد دکن علیگڈھ کالج کے واسطے چندہ جمع کرنے کو جاتے ہین خدا کامیاب صحیح سلامت واپس لائے۔ چندہ جمع کرنے مین مستقل سرگرمی رکھنے کا سبق ہمکو سید سے سیکھنا چاہیے مگر احتیاط سے خرچ کرنا سرسید کو کسی اور قوم سے +

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پہلے مسٹر بریڈلا کا قصد تھا کہ انڈیا کونسل بل پیش کرین۔ کنسرویٹو وزارت نے چالاکی سے اپنا بل پیش کردیا اسپر یہ تجویز ہوا کہ سرکاری بل مین ترمیمین کرکے وہ مقصد حاصل کرنا چاہیے جو بریڈلا کے بل سے ہوتا۔ مگر ہندوستان کی قسمت کہ بریڈلا بے وقت چل بسے۔ اب سرکاری بل بھی ترک کردیا گیا۔ چلیے فرصت شد۔ اب جب کوئی اسِ لائق ہوگا اوسوقت دیکھا جاے گا سردست ہندوستان کی کونسلین تو اپنی پُرانی وضع پر رہین۔ اس نقصان سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ ہمکو بہت کچھ اندازہ اسِ امر کا مل گیا کہ اب اگر کسی وقت بل پیش ہوا تو کیا کیا پیش آے گا۔ اور ہمارے طرفدار انگلینڈ مین کس کثرت سے ساتھ ہین +

سر ولیم مارکہٹ کے جواب مین سرجان گارسٹ نے بیان کیا کہ معاملہ منی پور مین سرکاری مثناظاہر کرنے کا ہنوز وقت نہین آیا۔ سکرٹری آف اسٹیٹ سے ہم سے یہ روزنامہ لینے کی اجازت اسوجہ سے نہین حاصل ہوئی تھی کہ معاملہ خفیف تھا

دربار مین کرنے کا ارادہ کونی نیا نتھا اکثر ایسی کارروائی ہو چکی ہے۔ سر رچرڈ ٹمپل کی رائے مین دربار گرفتاری کے واسطے مناسب موقع نتھا۔ اگر یہ نقص نہوتا تو مین گورنمنٹ کی کارروائی بیجا نہ سمجھتا۔ سر جیمس مکلین کی رائے مین سیناپتی کی گرفتاری بلا وجہ قرار دی گئی تھی۔ مسٹر پرنچنچ نے سرکار کی طرفداری کی ... کی رائے ہے ... ضروری امور کی وجہ سے منی پور کے معاملے مین گورنمنٹ نے پوری توجہ نہین کی تھی ✦

عورتون کی خصلت ہے جبتک اپنے جنس مین سے کسی کے عیب یا بدی کا افشا نہین دیکھتین اوسوقت تک صرف سرگوشیان کر کے چپ رہتی ہین۔ مگر جب کسی وجہ سے فضیحتا ہو جاتا ہے پھر نہ پوچھیے۔ وہ ساٹی بکھنے مین ایک ایک شورش ایسی مچ جاتی ہے جیسی کبھی کبھی آبکے دن عیش باغ کے بندرون مین کوئی اوس فضیحتے پر ہم کوئی بھانڈا پھوٹنے والے پر خفا۔ کوئی مرتکب فعل پر ناخوش کوئی طریقۂ افشا پر جامے سے باہر۔ الغرض وہ جوش و خروش وہ ہنگامہ کہ دیکھنے والون کو یقین ہو جائے کہ بس گردہ مین گویا ابکی ہی دفعہ یہ معاملہ پیش ہوا ہے۔ نہ یہ لوگ ایسی باتون کے عادی ہین نہ انکے مجمع مین ایسے حرکات جاری

بس بعینہ یہی حال آج کل مہذب انگلش سوسائٹی کا ہے بڑے بڑے مشاہیر کے حرکات یہ مقدمات طلاق و زنا و فریب مین طشت ازبام ہوتے ہین عرصے سے پی صحبتون مین جاری تھے۔ مگر اوسوقت تک مجرمون کے اعزاز و وقعت کی مین فرق نہ آیا۔ جبتک مقدمہ عدالت تک نہ پہونچ گیا۔ ادھر عدالت مین حال کھلا اور لوگون نے دیکھا اب بات بنائے نبنتی۔ نہ چھپائے چھپتی سب فرشتے ہوگئے۔ سر چارلس ڈلک پارلیمنٹ سے خارج۔ مسٹر پارنل کے دوست اپنی طرف کنارہ کش۔ سر گارڈن کیمنگ پر لعنت ملامت کی بوچھار۔ اِن جھپیٹ مین پرنس آو ویلس بھی دوستی کی بدولت مورد صد الزامات ✦

فی الحال ایک مقدمہ لندن مین دائر تھا جسمین سر گارڈن کیمنگ جوے مین فریب کرنے کے مجرم ثابت ہو کر فوج سے خارج کیے گئے اور اثنائے تحقیقات مین یہ بھی ظاہر ہوا کہ جن تاشون سے یہ فریب کیا جاتا تھا وہ پرنس آو ویلس کے تک تھے۔ ولایت کے اخبار اس بات پر حضور ولیعہد انگلستان و ہندوستان کو بہت سخت سست کہتے ہین۔ ہمارے نزدیک یہ بات چندان تعجب خیز نہین تاریخ مین انگلینڈ کے سب سے مشہور ولیعہد کے حالات ... کہین بدتر ہین ... ولیعہد ... اور ... ایسے بد اعمال دوستون سے ... تو کوئی ... نہین ... بزرگوار ... غیر ... صد ... ۔

سر گارڈن کیمنگ کے نام خارج ہونے کے وقت لوگون کی یہانتک رائے ہوگئی تھی کہ حضور پرنس آو ویلس کا بھی نام نکالا جائے۔ مگر خیریت گذری کہ عدالت نے نہ مانا۔ سچ کہا ہے۔

صحبت سفلہ چو انگشت نماید نقصان

گرم سوزد بدن و سرد کند جامہ سیاہ

ہمارے حضور ولیعہد بہادر کئی دفعہ اپنے دوستون کی بدولت مقروض اور بدنام ہو چکے ہین ✦

تونگل جنرل سخت بیمار ہے لوگون کو خوف ہے کہین پھانسی سے پہلے یہ مدپنگلی نہ چل بسے ✦

پروفیسر ذکاء اللہ صاحب دہلوی جو رسالہ حسن مطبوعہ حیدر آباد دکن کے ایک نمبر مین اردو انشا پردازی سکھانے کا بھی ادعا کرتے ہین دہلی کے ایک ہفتہ وار اخبار مین اپنے خیالات... ظاہر فرما کر اِس بات کا ثبوت دیتے ہین کہ پروفیسر صاحب خود ابھی ناواقف ہین کہ ہفتہ وار اخبار مین کس قسم کے مضامین ہونا چاہئین اور رسالون اور کتابون مین کس طرح کے جن مضامین سے اخلاقی اور مذہبی کتابین بھری پڑی ہین اونکے متعلق دس پانچ جملے ہفتہ وار لکھ دینا یا شاعرانہ ناقص نثر کی دس بیس سطرین شائع کرنا نہ شایان شان پروفیسری ہے نہ انشا پردازی۔ بلکہ کہولت مین ہندوستان کی آب و ہوا کے مضعف اثر اور بے شغلی کے مضر نتائج کا ثبوت ✦

یہ بہت بڑی شرمناک بے ایمانی ہے اگر کہا جائے کانگریس کی وجہ سے بھی گورنمنٹ پر ہندو مسلمانون مین جھگڑے ہوتے ہین۔ جو لوگ یہ امر باور کرانا چاہتے ہین اونکو لازم ہے پہلے ثابت کرین کہ قبل کانگریس کے ایسے جھگڑے نہین ہوتے تھے۔ اصل وجہ ایسے مناقشون کی یہ ہے کہ انگریزی تعلیم اور معدلت نے اپنے اپنے حقوق کی تمیز پیدا کر کے اونکے حصول کے واسطے اعتدال سے زیادہ جری اور گستاخ کر دیا ہے۔ اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعض مقامی حاکمون کی بیوقوفی اور ناانجام بینی وہ کارروائیان کرا دیتی ہے جسکا خراب اثر مدتون ہندوستانی سوسائٹی مین تلخی قائم رکھتا ہے ✦

لٹ کارخانجات کے متعلق گورنمنٹ کو ہوس کامنس مین مسٹر بلیسٹن کی اِس تجویز پر شکست ملی کہ ہندوستان کے کارخانون مین گیارہ سال سے کم عمر کے بچے نہ نوکر رکھے جائین۔ سولہ رایون کی کثرت سے یہ تحریک منظور ہوئی۔ اور مسٹر متھو نے ظاہر کیا کہ گورنمنٹ نے اس تحریک کو بخوشی منظور کیا ✦

مراسلات

جلسہ یونین کلب ایٹہ

و قع ۳۰-مئی ۱۸۹۱ء کو بمقام ضلع ایٹہ بتوجہ جناب بابو کیشب دیو صاحب منصف آنریری کلب جلسہ عظیم الشان سالگرہ جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا منعقد ہوا اسمین تمام حکام یوروپین و ہندوستانی و عمال و وکلا و مختار معززین کلکٹری دیوانی و فوجداری و دیگر محکمہ جات ضلع ہذا و رؤسا عظام و عمائد شہر و بیرونجات مدعو تھے مقام جلسہ ضلع اسکول تجویز ہوا تھا انعقاد جلسہ کی اطلاع قبل از عرصہ مناسب بتوسط سیل کمیٹی کا ڈ عمدہ انگریزی و خطوط مطبوعہ بحروف طلائی سب صاحبون کو دیے گئے کمرہ جلسے کا نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے شائستہ طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔ علی الصباح مہمانون کی آمد شروع ہوئی۔ قریب آٹھ بجے جناب مسٹر اٹکمن صاحب جج ضلع تشریف فرما ہوے اور کچھ عرصے بعد جناب مسٹر فرارڈ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع مع چند صاحبان یوروپین رونق افروز ہوے گولہاے سلامی سر کیے گئے۔ کرسی پریسیڈنٹی پر جلوہ افروز ہوے۔ ایک ہار طلائی گوٹہ ساخت آگرہ زیب گلوے مبارک ہوا۔ صدارت چیرز بلند ہوئی۔ بعدہ جناب منشی سدلشیر نرائن صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نے آڈریس زبان اردو اور بابو مصر کاشی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نے بزبان انگریزی بفصاحت تمام پڑھکر سنایا۔ ہردو اڈریس مین اظہار مسرت تقریب سالگرہ جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا کا کیا گیا تھا اور نیز اعتراف اس امر کا کیا تھا کہ سرکاری عملداری سے ملک کو بہت کچھ فائدہ پہونچا ہے اور اون فوائد کی پورے طور پر تشریح مندرج کیگئی تھی بجواب اوسکے صاحب کلکٹر بہادر نے ایک بہت بڑی موثر اسپیچ دی جسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"جنابہ ملکہ معظمہ کی عملداری کا سکہ دلون پر اثر ہو گیا ہے اور تعلیم کا یہ نتیجہ نکلا کہ تنگ مزاجی سے لوگ اتفاق مین ترقی کرتے ہین جیسا کہ صاحبان جلسہ یونین کلب ایٹہ نے کیا جب یونین کلب کے ذریعے سے صدر مقام مین ایسا اتفاق باہمی ہے تو امید کیجاتی ہے کہ اسکا اثر تمام ضلع پر ہوگا ایٹہ مین ریل نہونے سے باشندگان کو تکلیف ہے اگر ریل یہان نہ پہونچی تو صدر ریل اسٹیشن تک پہونچ جاویگا کمی مردم شماری ضلع ایٹہ کی یہ وجہ ہے کہ آفت ناگہانی غرقی سے رعایا ترک وطن کرکے چلی گئی شکر ہے کہ فصل گذشتہ اچھی ہوئی سرکار نے رفع تکلیف کے لیے کمی و معافی مالگذاری کی تجویز درپیش ہے علاوہ اسکے مالی کے مفید کام جاری ہوے۔ چندہ سے کاس گنج مین ایک نئی مدرسہ کی قائم ہونے کی تجویز ہے کمی مردم شماری عدم صفائی دیہات کی بھی وجہ ہے جسکی طرف رؤسا کی توجہ ہونی چاہیے۔ ماہ گذشتہ مین جناب لاٹ صاحب بہادر رونق افروز ہوے صفائی و عمارت ملاحظہ فرمائی۔ تعلیم کی بابت ضلع کی کارگزاری قابل تعریف ہے۔ قانون ٹیکہ جاری کرانے سے رعایا کو بہت فائدہ پہونچا یا لفعل اس ضلع کے لیے یہ ضرور ہے کہ کسی قدر عرصہ تک ایک ہی کلکٹر تشریف رکھین ہمارے وقت مین بھی آپ لوگون کی امداد سے ترقی ہوگی)۔ بعد اختتام اس اسپیچ کے ہوا میے نعرہ خوشی کے مارے بعد لالہ جھلہہس صاحب وکیل نے بزبان اردو اور بابو مصر کاشی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نے انگریزی مین شکریہ ادا کیا عطر و پان تقسیم کیا گیا بعدہ جناب بابو کیشب دیو صاحب منصف مدعوین کو کھانے کے کمرے مین لے گئے۔ کل صاحبان نے قدرے قلیل تناول فرمایا اور بمسرت تمام مراجعت فرماے دولت کدہ ہوے لوہر صاحبان ہنود و اہل اسلام نے کرسیون پر نشست فرماکر میز پر تر و تازہ میوہ جات موسمی سے جو نفیس طشترون مین چیدہ تھے بہ رغبت تمام چاشنی و حلاوت حاصل کی۔

دوران جلسہ مین باہم شرکا نہایت درجہ برتاؤ دوستانہ رہی، ما دعلی و ادنی بلا کلف و بلا لحاظ درجہ ہمکلام و پرسان حال تھے ایک میزبان دوسرے کو مہمان اپنا سمجھتا تھا گویا نفاق کی بیخکنی اور اتفاق کی بنیاد ڈالتے تھے۔ غرضکہ بخوشی و کامیابی جلسہ اختتام کو پہونچا اور یقین ہے کہ اگر ہماری عادل زمان جناب مسٹر فرارڈ صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کی ہماری کلب کی حالت پر ایسی ہی سرپرستی رہی تو بکوشش و سعی جناب بابو کیشب دیو صاحب منصف سکرٹری کلب ہذا و بتوجہ جناب منشی سدلشیر نرائن صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر و منشی سید محمد کاظم صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر و بابو مصر کاشی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ہمارا کلب بہت کچھ ترقیان حاصل کریگا اور ضلع مین اتفاق و ہمدردی روز بروز پھیلتی جائیگی اور نفاق یک قلم دور ہو جائے گا۔ آمین ثم آمین ٭

راقم ———— نامہ نگار
بندہ ———— ورپرشاد وکیل ایٹہ

رامپور

ریاست رامپور مین جنرل اعظم الدینخان بہادر کے مقتول ہونے اور قاتلون کا پتانہ لگنے کا مسئلہ ایک نہایت ہی پیچیدگی کی حالت مین ہے لیکن اگر صاحب کمشنر بہادر اور مسٹر برل صاحب ڈپٹی انسپکٹر اور دیگر سربرآوردہ افسران پولیس جو ممالک مغربی و شمالی مین تواتر نیکنامی حاصل کرچکے ہین انصاف پسندی کی عینک اپنی دوربین آنکھون پر چڑھاتے اور سنجیدہ اصول پر بحث کرتے تو ناممکن تھا کہ معاملہ کی تہ تک رسائی نہ پہونچتی۔

جنرل صاحب کی بحیثیت حکومت کو دیکھا جاے تو بہت برا یا ان ہی پہلے جنہون نے رعایا کے دلون مین عام نفرت پیدا کردی۔ جنرل صاحب نے جس وقت عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی ہی زمانہ سے پہلے کوئی کام ایسا ریاست مین یا انگریزی سرکار مین انجام نہین دیا تھا جسکے وہ ذمہ دار ہوتے اور بجز صاحبان عالیشان سے ملاقات پیدا کرنے اور ربط بڑھانے کے دوسرے کام کا غالباً اونکو تجربہ نہ تھا اوس پر طرہ ہونے مین یہاں گا خود پسندی اور عجلت اللہ کی پناہ نہ کوئی اونکا وزیر نہ مشیر نائب نہ منیب نہ کوئی وقت دربار کا نہ عمائد شہر سے ملاقات کا نہ کسی کی تعظیم نہ تکریم برٹش حکومت ہند کی ابتدائی تاریخ کو بھی کسی وقت دیکھتے تو دریافت کرتے کہ یورپین حکام نے اوس زمانہ مین کہانتک تالیف کا برتاؤ کیا ہے جو استحکام حکومت کا جزو اعظم ہے ۔۔۔ مذہب کی طرف سے حالت مشتبہ تھی۔ یہانتک کہ اہل خاندان شاہی کی ناراضگی عمل مین آئی اور ایک جم غفیر نے لوکل گورنمنٹ مین استغاثہ کیا۔ سر آکلنڈ کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر نے ریاست ہولکر سے صاحب بہادر کو طلب کرکے ۔۔۔ ۔۔۔ نے سماعت کرادی اور انتظام کے لیے کونسل ۔۔۔

کونسل کے وہ نواب ممبر ایسے تھے جنھون نے بوجود نہ کوئی کام اپنی راے سے کیا نہ کسی معاملے مین جنرل صاحب سے اختلاف راے کیا البتہ کنور صاحب نے نان پین نان ملاحظہ مین تامل کیا تھا کہ ونکا تبادلہ ہوگیا - اہل خاندان سے جو مصاحب ہوئی تھی وہ بھی پڑیا کا رنگ تھا جو تادیر نہ رہا -

ابھی تک رعایا اور فوج خشامند رہی مگر اب چند سبب اوس ناخوشی کے پیدا ہوے - اول تو یہ کہ قبل از قیام کونسل نواب صاحب بہادر نے ایک دربار منعقد کیا جس مین خاص اہلکار مقربین ریاست باریاب ہوے تھے اور یہ ارشاد ہوا تھا کہ جنرل صاحب کی معزولی کے احکام نافذ ہون مگر ایک اہلکار نے مشورہ دیا کہ صاحب کمشنر بہادر کی اجازت لیکر معزول کیا جاے اگرچہ روبکار معزولی تحریر ہو گیا تھا مگر اوسکا اجرا ملتوی کیا گیا اور ایک سفیر صاحب کمشنر بہادر کے پاس بھیجا گیا اور تا حصول جواب جنرل صاحب نے نواب صاحب کو رضامند کر لیا اور فوراً تمام شرکاے دربار پر دباو ڈال کر ادنے اعلے سبکو بیک قلم موقوف کیا گیا اور زیادہ تر افسوس اس امر کا ہے کہ جس اہلکار نے روبکار معزولی کا اجرا ملتوی کرایا تھا اوسپر بھی یہان تک دباو ڈالا کہ وہ مستعفی ہوا -

اب کوئی شخص اہل شہر خصوصاً افاغنہ مین جو اپنے آپ کو رعایات واحسانات کا مستحق سمجھتے ہین (رشیر لذ فہرست مفصل بیان اوس استحقاق کا کیا جائیگا) کوئی شخص ایسا باقی نرہا جو حکام کے حضور مین رعایا کی فریاد اور رعایا کے سامنے گورنمنٹی احکام کو اس عنوان سے بیان کرے کہ قبول کے لائق ہو -

دوم یہ کہ بعض اشخاص نے اس ناپاک عادت کو باعث تقرب جنرل صاحب اور سبب خوشنودی دیرینہ تصور کیا کہ جھوٹے سچے طور پر بیان کیا کہ فلان شخص اہل خاندان سے میل جول رکھتا ہے پس فوراً نہ صرف اوسپر بلکہ اوسکے اعزہ پر بھی عتاب ہوا -

سوم یہ کہ تمام قواعد و قوانین سابقہ کو دفعتہً موقوف کرکے جدید اشخاص جو بھرتی ہوے وہ نہ تو انگریزی کام کو جانتے تھے نہ ریاستی کام کو اور بغرض اصلاح نرکے نوکر ہوے تھے اوسپر طرہ فاتح و مفتوح کا تفرقہ ڈالا گیا غرض رعایا سے تحمل نہو سکا -

چہارم - قواعد جو مقرر ہوے اونکو ایک ہفتہ قیام نہوا -

پنجم - تمام ملازمین سابق بدون صدور کسی قصور کے نوکری سے الگ کیے گئے - معدودے چند کو پنشن ملی مگر نہایت کم جدید ملازمت کا مدار ٹھہر گیا سفارش پر اور ترقی کا بدگوئی پر -

ب رعایا سے بڑی رنجش واقع ہوئی اور چونکہ کوئی اہلکار ایسا نتھا کہ اصلاح کرتا وہ رنجش دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی رہی -

نواب عرش آشیان کے جنت فرمانے پر صاحبزادہ محمد صفدر علیخان بہادر کونسل کے پریسیڈنٹ ہوے مگر محض بے اختیار ان کا وجود و عدم برابر -

جنرل صاحب نے دنیا بھر کو ... ہم اپنے ذمہ سے لیتے ہیں یک انار و صد بیمار اب ...

استقدر بڑھا کہ نہ تو کوئی عرضی پیش ہوسکتی نہ کوئی مسل - صرف سررشتہ دارون کی تجویز سے احکام نافذ ہونے لگے اور زبانی بات چیت کا صیغہ تو پہلے ہی سے مفقود تھا اب دو فریق قائم کیے گئے ایک قدیم جو ہر وقت مورد لعن و طعن اور دوسرا جدید جو ہر وقت سزاوار تحسین و آفرین -

ربط و ضبط اون اشخاص سے بڑھا جنکی لیاقت تالیف قلوب نا قابل تسلیم تھی ہر ایک اہلکار نے طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ ناجائز تجاویز کا اجرا خاص جنرل صاحب بہادر کے حکم سے کراتے تھے اور خلائق سے کہدیتے تھے کہ اونکو خود ظلم پسند ہے ہم کیا کر سکتے ہین -

ناحق اور بیوجہ موروثی جائدادون کی ضبطیان عمل مین آئین -

اگر اس موقع پر قدیم اہلکار ذیل انتظام ہوتے تو رعایا کو اور جناب ممدوح کو مناسب طور پر سمجھا بجھا کر بات کو کاٹتے اور رنجش کے خاردار درخت کو بڑھنے کی فرصت نہ دیتے مگر مقدر مین تو یون مرنا لکھا تھا +

ایک مسلمان ...

مشک آنست کہ خود ببوید

91-6-?

ہمکو منظور نہین کہ تھوڑے نفع کے واسطے سالہا سال کی نیکنامی بربادین لہذا جن دواؤن پر اعتماد کلی ہے اونھین کا اشتہار دیا جاتا ہے -

نمبر ۱ - حبوب بواسیر فی ۳۰ گولی عہ - نمبر ۲ - مدد حابس نسوان عہ - نمبر ۳ دافع خناق و ذبحہ ۴ گھنٹہ مین صحت کلی ہے - نمبر ۴ دافع اختناق و باؤگولہ و مرگی سے - نمبر ۵ ہاضم و مقوی معدہ دافع ضعف و ورم جگر عہ - نمبر ۶ مقوی معدہ و دل و دماغ و جگر و اعصاب مبہی - نمبر ۷ مقوی مبہی و دافع جریان و رقت سے - نمبر ۸ ممسک و مبہی سے - نمبر ۹ مقوی اعصاب مبہی سے - نمبر ۱۰ دافع رطوبات نسوان عہ - نمبر ۱۱ مقوی قلب و دافع اختلاج و خفقان سے - نمبر ۱۲ - دافع سل - نمبر ۱۳ - دافع سلسل بول عہ - نمبر ۱۴ - دافع سرفہ و زکام - نمبر ۱۵ - سرمہ مقوی چشم مانع سیلان و دھند و جالا فی تولہ عہ - نمبر ۱۶ - دافع گندہ دہنی و ورم و مقوی بن دندان وغیرہ فی تولہ ۲ - نمبر ۱۷ - سفوف آتشک میں نتیجے آتی ہے - نمبر ۱۸ - سفوف دافع تپ و بالی مع دیگر ادویہ عہ - نمبر ۱۹ - تازہ فی شیشی عہ - نمبر ۲۰ سفوف چیش کہنہ ۹ خوراک - نمبر ۲۱ - دوای دمہ شرطیہ ۷ روز مین نفع عہ - نمبر ۲۲ - منہ آنے کی دوا ۲۴ گھنٹہ مین نفع کلی فی تولہ ۴ - نمبر ۲۳ - مقوی اعصاب معتاد - عہ - نمبر ۲۴ - دافع سختی اندرونی نسوان و دفع اورام طحال و جگر فی تولہ - نمبر ۲۵ - دوا خارشت فی شیشی عہ - نمبر ۲۶ دافع دردسر و شقیقہ شرطیہ بقیہ ۲۸ ستے - نمبر ۲۷ - طلا تین روز مین نفع - فی شیشی ۲ - نمبر ۲۸ - سوزاک ۲ - روز مین نفع بکس عہ - نمبر ۲۹ - درد چشم - ۳۰ منٹ مین درد اور ۴۸ گھنٹہ مین مرض دفع ہوتی ہے - نمبر ۳۰ - عرق ہاضم و مقوی معدہ و مشتہی دافع اسہال و نفخ ۲۰ - تولہ -

نمبر ۳۱ - شربت دافع اسہال و مسکن و دافع درد عصبی و درد شکم و مروڑ و ہیضہ فی شیشی ۲ تولہ عہ - نمبر ۳۲ - دوا جسکے سونگھنے سے پرانا نزلہ بلا اذیت دفع ہوتا ہے - عہ - نمبر ۳۳ - شربت مصفی خون و دشمن امراض جلدیہ و آتشک فی بوتل عہ - نمبر ۳۴ شربت ... دافع و مفرح ۱۰ - تولہ - نمبر ۳۵ - عرق ... نمبر ۳۶ - روغن دافع کنٹھ مالا (خنازیر) فی تولہ عہ - نمبر ۳۷ - عرق ... کا دافع جو اکثر قوت کو بعد غذا کے لاحق ہوجاتی ہے ۳۰ خوراک عہ - نمبر ۳۸ - عرق ... دافع درد ... و مالیخولیا - فی بوتل عہ - ہر ایک مرض کی نسبت مشورہ بلا اجرت دیا جائیگا فہرست طول ہے الطلب ... روانہ ہوسکتی ہے - جمیع اشیا اونکو بکفایت ہم روانہ کر سکتے ہیں ... تین فیصدی ... ہوگا +

... حکیم سید ... - لکھنؤ - محلہ ... گنج

یک لیلے وصد کرور مجنون ٭

تاکہ دوبارہ ہمارے وزیر خزانہ کے دشمنون کی تحریک پر آپ دندان شکن جواب دیسکین اگر آپ اس سود و ہنود س لمو چوس مکھی چوس کو بند اور ساقط نذیات نہ کر دیں تو ان رایون کے ساتھ کر دون جانین ہی عدم آباد کو چل دیتین ان نقصان مایہ شماتت ہمسایہ کا مضمون صادق آتا ہے

وہ کام کیا آپ نے جو ہم سے نہوتا
ہم کیا ہین جی حضرت رستم سے نہوتا

پہلے اس مین ہمارے پھر نیا مال اور ہماری جان بچائیے۔ خدا آپ کے دست و بازو مین اور قوت اور زبانون مین طاقت دے کہ آپ اپنے اختیار سے جسمیں اولٹ پلٹ کیا کرین۔ اور افیون کی کثرت ہو کہ ایک تنفس بھی محروم نرہے سب غلون کی عوض افیون ہی کی کاشت ہو۔ سب دنیا ایک جنگل مین ترنظر آئے۔ اور کوئی پیاسا اس سبیل سے محروم نجائے۔ ہم سب پینک سے چونکین پہلے آپ کو دنیا مین دین بھر بیٹھکی اوڑائین۔ اور قندیکی ریہ مزاپائین۔ اب دعا کو ہاتھ پھیلاتے ہین اور چندا نشست سکے یکو فلکے پراتے ہین ؎

دنیا مین تا ابد وہ مبارک قدم رہین
پینک مین جنکی وجہ سے وزرات ہم رہین

آمین آمین۔ آمین۔

[illegible]

بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

بہت ترسے جوش اشتیاق۔ ولولۂ شوق کی دم مین نمرا اور ایسی تیسی کی جیسی کی ویسی ہزار دبائے۔ لاکھ گھٹائے کمبخت ذرا۔ بتا ہے نہ کچھ کم ہوتا۔ جوان کسی جلسے تماشے۔ ناچ مجرے۔ شادی برات کی سن گن پائی اور ہی کے دن۔ دسمبر کی راتون۔ بنئیے کی توند۔ سود خوارون کی دولت کیطرح ترقی پذیر۔ دفعتاً آرزو کا تھرمامیٹر ایک سو پندرہ درجہ تک پہونچ گیا۔ فصل موسم۔ سردی گرمی کی فکر تو گئی چولہے بھاڑ کی بلا مین۔ دوری نزدیکی کا خیال نہ مقامی مرتبے حیثیت کا لحاظ۔ گداگنج ہو یا بادشاہ گنج آبرآباد۔ اصغر آباد۔ ابھی اسیوقت فی الفور جا دھمکے مان نہ مان مین تیرا مہمان بنئیے پر بیتاب۔ تقدیر کی خوبی قسمت کی یاوری ست جہ مین بھولے بھٹکے خبر اطلاع۔ دلکش خبر۔ نوید جانفزا

مثل رفتار صبا نائی لیئے ہوئے پہونچا پھر کیا تھا دل باغ باغ۔ اگر کے پائجامے کے باہر۔ جھٹ پٹ ہاتھ سے لے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

این وآن۔ معمولی چنین وچنان کے بعد امید ہے کہ پرسون ڈہائی روز پیشتر قدم رنجہ فرماکے خانۂ کمترین کو اعزاز و افتخار بخشین۔ فرط مسرت۔ نمارے بہت مین صبر کہان۔ ہان جی تھمئے تو معلوم ہوگا۔ طائفے کہان کہان سے آئینگے اسے حضور۔ پٹنے سے بی حیدر۔ لکھنؤ سے میان کھلونا۔ بنداین کے بھائی کالکا۔ بنارس جونپور سے شبن۔ روزن۔ للن ممن۔ اغیرہ وغیرہ غرضکہ مشہور مشہور طائفے۔ نامی گرامی ارباب نشاط۔ ایک ہی مشتری ہی نہین جو غیر کے ہاتھ بک کراپنے قول کی مصداق ہوئین ؎

مشتری آپ سے کھٹکا ہے مجھے
غیر کے ہاتھ نہ بک جائیے گا٭

اور پھر حضور کیون نہو۔ حوصلے کی تقریب مین ناچ رنگ۔ بھانڈ کتھک کے لیئے سونو سو روپیہ روز کی حقیقت نہ ہزار پانسو کی کچھ اصل روپیہ پیسا ہاتھ کا میل۔ ادہر آیا ادہر گیا۔ اب کیا پوچھنا۔ طبیعت پر ضبط۔ دل پر قابو پانا محال۔ شوق کی حد نہ اشتیاق کی کچھ انتہا۔ اسپر مشہور طائفون کی آمد۔ سونے مین سوہاگا۔ کلیجہ پر ہاتھ پھر کیا معنے۔ بہرام گھاٹ کا ٹھاٹھ ہو گیا۔ بلا مبالغہ گویا اپنی ہی شادی رچی ہوئی ہے۔ چار دن پہلے ہی سے دن کو پوشاک کی تیاریان۔ لباس کے سامان۔ رات کو طرح طرح کے خیالات۔ قسم قسم کی فکرین۔ دو دو بجے تک نیند اوڑ بچھو۔ خواب فغفرو۔ ہزار انتظار تاریخ مقررہ۔ روز معینہ نصیب۔ جوش مسرت۔ فرط اشتیاق سے دل کی حالت ناگفتہ بہ۔ بقول شخصے کسکی ہی اور کسکی رہجائے گی۔ آج ہی ساری بھڑاس۔ تمام امنگین نکالی جانے لگین۔ دوپہر ڈھلتے ہی غسل حجامت تیل کنگھی شروع۔ پانچ بجے بنا و سنگار سے فراغت حاصل کر قیمتی کپڑے۔ زرد جوڑے ڈاٹ۔ دو چار نوکر چاکر۔ پانچ چھ اردلی خدمتگار ساتھ لے۔ جوڑی پر سوار ہو۔ یہ جا وہ جا۔ دس منٹ مین خیر سے منزل مقصود رسید۔ سواری سے اوتر نزاکت بہزر فتار۔ شوکت خیز چال سے ہٹو بچو کے غل غپاڑے کے ساتھ محفل کے بیچا بیچ مین رونق افروز۔ آخاہ۔ تسلیمات کورنشات۔ آئیے آئیے۔ واللہ دیر سے انتظار تھا۔ چلیئے اوسطرف تشریف رکھیئے۔ دو ہی قدم بر صف بستہ نشست مین بیٹھا کے۔ ناتو تسبیح کے دانے کیطرح گوندہ کر لے حضرت معاف فرمائیے۔ پھر حاضر ہونگا۔ کام سب پڑے ہوئے ہین۔ ظاہری آواز۔ نمائشی لہجے سے۔ بہت مناسب۔ بہت خوب۔ سوا اسکے اور چارہ ہی کیا تھا۔ مجبوری بے بسی۔ بندھا مار خوب کھاتا ہے۔ اپنے کیئے کی سزا۔ اپنے عمل کی جزا۔ گرمیون کے دن۔ شام کا وقت۔ پیاس سے زبان خشک۔ حلق مین کانٹے۔ شربت۔ پانی کے سوا۔ برف تک موجود۔ مگر اپنی اپنی

لکھنؤ پر آنے والی آفت

قسمت اپنا اپنا نصیب۔ کسی سے کہین بہی تو کیونکر۔ امارت مانع۔ شان مخل پیرانہ سالی کا مزا وصل مین کہان۔ طب کی رو سے بہی راہ چلے ہوؤن تھکے ماندے پسینے دفعتاً آب سرد۔ زہر ہلاہل۔ علاوہ ازین۔ التانی من الرحمن۔ والعجلت من الشیطان۔ سب سے بڑی بات سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے

صبوری کنی گر تو بعدی بود
کہ تعجیل کار سے فرنگی بود

پورے ایک گھنٹہ پر۔ زیارت آبدار شربت آثار نصیب۔ دو تین گلاسون کی غٹا غٹی کے بعد جان مین جان۔ حواس ٹھکانے۔ ولمین خیال کھوڑ دوڑ شروع جھاڑ فانوس ہانڈی دیوار گیر۔ فرش شامیانہ عطردان گلابدان۔ ساک پیوان۔ انکھے پنکھے وغیرہ وغیرہ تو سلامتی سے سب ٹھیک۔ مگر اصل چیز مطلب کی بات بزم کی جان کا پتہ نہ دل بہلاؤ کے ذریعہ ہنسی مذاق کے آنے کا نشان۔ سن چکے تھے۔ بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے۔ سمجھے شاید طلسمی کھیل۔ جنی تماشے ہونگے۔ جیب مین سرمہ سلیمانی تو تھا نہین کہ لگا کر دو ایک سلائی پھیر لیتے۔ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے چار و نطرف دیکھنا شروع کیا۔ مگر نظر کیا آئے خاک جب کچھ ہو بھی تو۔ صرف چند کالی وردی والے دیو کیطرح بستر بدلنے۔ پھیرا پھیری لگانے مین مصروف۔ کرتے کیا۔ مجبوراً سب کے ساتھ وظیفہ خوانی مین مشغول۔ یہی تا کجے نہ رہا گیا۔ مگر ایک ہمنشین سے کہا یہ کیا سرمی سامان ہے۔ جی نہین۔ آدہی رات زوال کے وقت سے دیکھیئے گا کیسی دھوم دھام چھما چھم ہوتی ہے۔ الہی توبہ۔ بیٹھے بیٹھے سب ہوتی۔ کیا کیا جائے۔ چپکے سے پیشاب کے بہانے اوٹھ۔ ایک گوشہ مین جا۔ کچھ جوتے صفوں نم کر۔ قیلولے کی ٹھہرا دی۔ انتظار مین نیند کہان۔ دو ہی تین کروٹون مین بارہ کا گجر ٹھنا ٹھن۔ جھٹ چارپائی سے اوٹھ روانہ۔ اب جائین کدھر سے۔ راہ مسدود۔ دروازہ بند۔ آواز دی سننے والے کی ایسی تیسی۔ مجبوراً جان پر کھیل۔ ہاتھ پانوٗن سنبھال آگے پیچھے دیکھ بھال۔ دھم سے کود۔ بزم مین داخل ہے

کودا کوئی محفل مین تری دھم سے نہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہوگا

اسے ہے اب تو یہان کچھ اور ہی سمان۔ تل رکھنے کی جگہ کیسی۔ نظر کا گذر ہم کی رسائی محال۔ خیال ہوا۔ ناموری شہرت سنکر کیا عجب آسمان سے فرشتے اوتر آئے ہون۔ بڑھکر دیکھتے مین تو ارے توبہ کیا کفر بھانک گئے۔ معدودے چند کے سوا۔ وہی بازاری مجمع۔ ایرا غیرا نتھو خیرا کی بھرمار۔ تو چل مین چل خاصا سید سالار کا میلہ۔ یا بنیئے کی دوکان۔ قلت مقام۔ کمی گنجائش سے رقص کی وسعت نہ شیشہ آلات کے لیئے جگہ۔ ساری چیزین بیقاعدہ۔ سب سامان تتر بتر۔ بہزار دقت دو چار کو کچلتے دس پانچ کو روندتے دس بیس ٹیڑہی سیدھی سنتے سناتے ادھ چھلتے کودتے ایک جگہ پہونچ۔ گرنہ سکین۔ بھیگی بیٹرین۔ ٹیک رہے۔ [illegible] اطمینان سے [illegible] کے ایک کے کان مین باواز بلند۔ کیا یہ جلسہ نہ ہے؟ اجی آپ تھے کہان تین گذر چکے۔ ارے اتنی جلدی! اجی ہان۔ [illegible] اس بات کی۔ شاید آپ کو معلوم نہین ہے

رات تھوڑی ہے بسی طول لفظ بسیار

اب لاکھ کان پٹپٹا کر دیکھتے آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہین۔ [illegible] نہ سنائی دیتا ایک طرف قیام و قعود۔ یہم تخ تو دوسری جانب اقول و ہرکات پر قہقہے۔ اسپر گرمی کی شدت۔ حبس کی کثرت۔ پناہ بذات خدا۔ پنکھے کی ہوا اونٹ کے منہ مین زیرا۔ پیاسے کے لبے اوس۔ دم گھٹنے لگا۔ سانس پھول گئی۔ چپکے سے دبے پانوٗن نکل۔ سب سے الگ تھلگ۔ اچھا سا گوشہ تجویز کر۔ ایک صاحب کے پاس ڈھیر۔

اب جوتی کا مصرعہ۔ ٹیپ کا بند۔ ناطق و مطلق کا ساتھ مدامی۔ مغفرت انسان کی دیکھا دیکھی حیوانی طبیعت مین بہی ہیجانی۔ درستے عزم بالجزم۔ قصد مصمم۔ من مانی بات۔ گٹھی ہوئی گلمات۔ موقع پا کر گھر کے ایک بے خدا صاحب مع کا علیہ العین۔ رسی تڑوا۔ کھونٹا چھوڑا۔ اشتیاق بزم مین نکل [illegible] ہاتھ بغل و سینے۔ ادہر ادہر ٹہلتے جھانکتے۔ چلا نگین چھلانگین مارتے کمرے سے مین محفل کے درمیان کے اندر۔ بیچون بیچ مین کود۔ [illegible] کرنے اہل بزم کو چھانٹے۔ اور عقد مین عقد کی ٹھہرانے۔ پھر کیا تھا یا وحشت تیرا آسرا۔ بلا تشبیہ عرصات محشر۔ نفسی نفسی کا معاملہ۔ خاصی دھما چوکڑی۔ لیکو۔ دوڑو۔ گہرو پکڑو۔ مارو نکالو۔ جوتے رومال کی دندہ بندہ۔ دامن پائنچے کا دھیان۔ ہاتھ پانوٗن اوتری سارنگی کے تار۔ آوا۔ پھوٹا ہوا طبلہ۔ غزل ٹھمری دادرے کی جگہ گھبراہٹ۔ بچینی کا ٹپہ۔ چھم چھم کے عوض دھم دھم۔ جدھر سینگ سمائے۔ گھس کر نقش تصویر۔ دیوار سے چپٹ شامیانے کے ستون پکڑ وہی مثل ہے

بیل نہ کودا کودے گون ٭
یہ تماشا دیکھے کون ٭

الغرض جون تون آئی ہوئی بلا رخصت پڑی ہوئی مصیبت چپیت پھر دفعتاً اطمینان کہان۔ پیٹ تمہارو کی دہونکنی۔ دل دھڑم گھڑی کا لنگر [illegible] تو چارپائی کے نیچے۔ پشت بزمین۔ مکھیان مو جھل کر رہی ہین۔ توبہ توبہ۔ لاحول ولا ٭

الراقم

وقت رخصت جھلملاتے تھے سب چراغ آرزو
صبح مہلت کیا کہین کس صحبت برہم مین تھے

(شوخ ظریف)

بمبئی مین یہ نشست نہ ہوسکے گا - جواب مین کہا گیا کہ چٹھی مین یہ فقرہ نہین ہے آپکو
اپنی چٹھی کی پابندی لازم ہے تو کچھ لاجواب سے ہوکر کہنے لگے کہ اچھا ہم آپسے
دس ہی روپیہ آمد و رفت کے لینگے - خیر بعدہ مین واپس آیا اور صبحکو جہاز جمنا
نام جو ۵ - جون کو چھوٹیگا اوسکو جاکر دیکھا - اور سہ پہر کو پہر آفس مین گیا تو معلوم
ہوا کہ شنیو نام جہاز اون کارخانہ کا آج روانہ ہوتا ہے اور سیر حاجی لوگ سوار
ہوتے ہین اسلیئے اوسکے اہتمام مین سب لوگ مصروف ہین آفس بند ہے -
شہر سے پہر بعد اگر شام کے قریب پہر آفس مین پہونچا جعفر علی صاحب جو
سشدر اکثر ہین دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور عذر اپنی خستگی کا فرمایا مجھکو
گیارہ بجے بلایا سہ شنبہ ۳ - جون کو پہر مین گیا - چٹھی لیتا گیا ایک صاحب مسند
رونق افروز کرسی تھے اور پنکھا چل رہا تھا آپ جلسے کسی کی ہوا تو مشہور ہی ہے
میان راجپر یان - خیر جب سلسلۂ گفتگو چھیڑا گیا تو معلوم ہوا کہ حسبت پرناش
اوّل کہنے کی نوبت آئی وہ پرسون والے سید صاحب جنسے گفتگو ہوئی تھی
تو بیچارے لاجواب ہوگئے تھے اور چٹھی کی پابندی پر راضی ہوئے تھے مگر یہ
صاحب بہادر انھون نے یہ عذر پیش کیا کہ چٹھی کو بہت دن ہوگئے اب نرخ
بدل گیا لہذا آپ سے ۲۵ فقط جانے کے اور آمدرفت کے آئیندہ دس دیجانیگے
خیال فرمائیے کہ یہان وہ عذر کہ ضلع کا نرخ اور سے ہے اور بمبئی کا اور
پیش نہین کیاگیا اوس پہلی گفتگو اور لاجواب ہونے کا حال صاحب بہادر کو
معلوم ہوگیا تھا لہذا اوس پہلو کو ترک کرکے دوسرا پہلو اختیار کیا گیا جب
کہا گیا کہ ریٹرن کی قیمت ڈیوڑھے کے حساب سے تو [illegible] ہوتی ہے یہ
اکسو دس کیسے توفرمایا ہان حساب مین غلطی ہوئی [illegible] پہر مین نے
جواب دیا کہ آپ کی چٹھی مین تو دونون جہازونکا ایک نرخ تبلایا گیا ہے یہ نہین
لکھا ہے کہ ۵ - مئی کو جو جہاز جائیگا یہ اوسکا نرخ ہے اور ۵ جون کا نرخ
دوسرا ہوگا اور یہ بھی اگر لکھا ہوتا کہ اسوقت نرخ یہ ہے آئیندہ اگر بڑھ جائیگا
تو زیادہ لیا جائیگا اور اگر کم ہوگا تو کم لیا جائیگا تب بھی گنجائش تھی -
جب یہ کچھ نہین ہے تو یہ نرخ مقررہ سمجھا جائیگا علاوہ اسکے ۵ جون
کے جہاز کی روانگی کے بعد اگر مین آتا اور کسی تیسرے جہاز کا ٹکٹ مین لیتا تب
بھی اسکی گنجائش تھی کہ تم دیر کو آئے اس سے پابندی اس چٹھی کی ہم سے
ساقط ہوگئی مین تو آپ کی میعاد مقررہ کے اندر آیا پھر کیون خلاف اپنی
تحریر کے کیا جاتا ہے - لیکن کون سنتا ہے صاحب بہادر اور پھر معقولیت
جو بہادری کے کسر شان کی باعث ہوتی ہے اور یہ اور بھی باعث
ننگ کہ دیسی آدمی سے معقول ہو جائین اس سے تو بد رہنا بہتر کنا معقول
ہی رہین غرض ایک بھی نہ مانی کچھ بھی نہ سنی آخر سو روپیہ فی ٹکٹ کے
حساب سے دو ٹکٹ کے دو سو روپیہ دینے ہی پڑے - بیس روپیہ زیادہ
لے ہی لیئے اگر اتنی حجت نہ کیجاتی تو ۱۱۰ دینے پڑتے - علے ہذا دیگر
کمپنیون کی بھی یہی حالت سنی گئی ہے بلکہ وہان تو یہ بھی سنا گیا کہ ٹکٹ تقسیم

کردیئے روپیہ لے لیئے جہاز کا پتہ نہین ہے حاجی بیچارے روتے پھرتے
ہین کچھ نقصان اوٹھا کر ٹکٹ اپنے فروخت کرتے ہین - دلالون کی یہ
کیفیت ہے کہ حاجیون بیچارون کو جو اکثر پردیسی اور ناواقف ہوتے ہین
اور جانے کے لیئے مستعجل دم دیکر آفت مین پھنسا دیتے ہین کچھ آپ
خود بھی اینٹھتے ہین اور کچھ اہل کارخانہ سے مرتے ہین یہ بھی اچھی طرح
ورد ہی اچھے لوٹے گئے ہین [illegible] حاجی [illegible] تھوڑی دیر ٹھہر کر
آفس مین یہ کارخانہ دیکھا دلالون کی گرم بازاری اور سرگرمیان
اور اہل کارخانہ کی کوشش اور سرگرمی زیادہ اسی مین ہے کہ دوسرون
کے حجاج کو پھانس کر پھسلا کر جسطرح ہو لاؤ اور اپنا کام پورا کرو اور
یہ آخر مین ہوتا ہے کہ جب درجۂ اوّل خالی رہتا ہے یعنی مسافر کم ہوتے ہین
تو درجۂ سوم والون سے جب قدر سوا زیادہ لیکر درجۂ اوّل کو بھر دیتے ہین
اوسوقت صرف تھوڑے سے فائدہ کا خیال کرتے ہین - یہ ہرگز نہین خیال
کرتے کہ اوّل درجہ کا چارج جسنے زیادہ دیا ہے وہی اوّل آرام کا مستحق
ہے دو چار چار روپیہ بعد مین اپنے فائدہ کے لیئے لیکر اونکے آرام مین
خلل انداز ہوا کیا کرتے ہین - مین نے آپکو یہ تکلیف اس غرض سے دی کہ میرے
اس خیال سے بھی متفق ہو جئیے اور گورنمنٹ کو براہ ہمدردی اسلامی اسطرف
متوجہ فرمائیے کیا گورنمنٹ کا فرض نہین ہے کہ اس نوع کھسوٹ دن دوپہر
کی لوٹ سے بچانے کیون مثل ریلوے کے اس جہازی راہزن کارخانونکو
قانون کا پابند کرے اور بطرح ہر کمپنی ایک ایک نرخ بلحاظ اونکے
اخراجات اور عمدگی سامان دکارخانہ کے ہر ریلوے کمپنی مین ہر مقام کا
نرخ بحساب فی میل رکھا گیا ہے انکا ایک نرخ قائم کرے اور جب کبھی
تبدیل شرح ہو تو اوسی قاعدہ کی روسے جو ریلوے مین ہے ہوا کرے
جس سے یہ دلالونکی شورش اور لوٹ بھی کم ہو جائے کیونکہ جب نرخ
ایک معلوم ہو جائے گا اور صاف اشتہارون کے ذریعہ سے مشتہر
رہے گا تو لوگ جال مین کم پھنسین گے اور ایک کمپنی کے لوگ دوسری
کمپنی کے یہان پھانس کر لیجائینگے تو حاجیون کو نقصان نہ پہونچیگا
بلکہ اگر دلالی لینگے تو اہل کارخانہ سے لینگے - یہ کوئی تجارت مین دست اندازی
نہین ہے بلکہ انتظامی فرض ہے جسمین پردیسی ناواقف لوٹ اور
نقصان سے محفوظ رکھے جائین - امید ہے کہ آپ گورنمنٹ آف انڈیا
کو ضرور اسطرف متوجہ کرینگے کیونکہ بمبئی مین علانیہ یہ لوٹ ہو رہی ہے ؎

(باقی آئندہ)

راقم

ایک جہاز کا مسافر

از بمبئی ۴ - جون ۱۸۹۱ء

مضامین غیر

مسافر حجاز

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲- جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

دوسرا غضب اور لیجیئے کہ آج ایک جہاز ناصری نام کامران سے واپس آیا ہے اوسمین ۹۰۰ حجاج تھے یہ تو ظاہر ہے کہ اس ذی حشت گروہ مین سب امرا اور مالدار نہین ہوتے۔ بلکہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جلیل القدر امرا مین سے بہت کم ہوتے ہین اوسمین سے اکثر کو تو اپنی عیش پسندی اور عشرت سے کہان فرصت ہے جو عاقبت کا خیال فرمائین بلکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ جسقدر تمول زیادہ ہے اوسیقدر عیاشی اور عشرت پسندی زیادہ اور اوسپر وہی مثل ہے کہ ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ ان سب پر شراب خواری اور نیچریت اور لامذہبی زیادہ ہوتی جاتی ہے چند اکثر مفلس غریب تنگ اوقات جنکو افراط ذکی تنگی اوقات اور افلاس اور مصیبت خدا کو شب و روز یاد دلایا کرتی ہے ریاضت اس کام پر کمربستہ ہو جاتے ہین اور جب اونکے پاس اسقدر سرمایہ ہوا فوراً اوٹھ کھڑے ہوتے اور اونکے بعد کچھ متوسط الحال لوگ بھی کمر باندھ کر تیار ہوتے جاتے ہین اول تو اونکی محرومی ہی اونکے لیئے شاق تھی اب اونکے جوشش کو اور ترقی ہوئی اور تیسیری نے اونکو یاس ابدی مین مبتلا کر دیا اب زندگی تلخ نہ پاسے رفتن نہ راسے ماندن دوسرے نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا سامنا اور بھی ہر وقت نشتر زن رگ جگر اور پھر ایک مدت نامتناہی تک انھین دلخراش یادوہیون اور طعنون کے خدنگ کی بوچھار رہے گی۔ معلوم نہین کیونکر یہ بیچارے بقیہ زندگی بسر کرینگے۔ ان ناکامیابیون کی علت غائی قرنطینہ مقام کامران ہے جسکو سنگ راہ حج بیت اللہ شریف کہنا چاہیئے۔ اس کمبخت طریقہ کی ایجاد سے محنت وبال ذکال اسکے موجدین پر نہ تنہا بلکہ گورنمنٹ ٹرکی پر خدا نا کردہ پیش آنے والا ہے اس آیہ کریمہ کے مصداق و مناع للخیر ہونے مین تو کوئی شک نہین الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ طریقہ ابھی چند سال سے ایجاد ہوا ہے اور یہ ضرور ایک قسم کی مزاحمت مذہبی ہے جو کسی گورنمنٹ خصوصاً اسلامی گورنمنٹون مین کسی قانونی یا شرعی قاعدہ سے جائز نہین ہو سکتی۔ جس وجہ سے یہ جبر جائز رکھا گیا ہے اوسکو بھی سن لیجیئے کہ اس جہاز مین ۹۰۰ حجاج سوار تھے اوسمین سے چند اشخاص جنکی تعداد شاید چھ سات سے زیادہ نہ تھی بیمار ہوگئے سنا گیا ہے کہ عارضہ چیچک ہوا تھا اور کوئی شخص کچھ بیمار ہوکر مر گیا جسکو کہا گیا ہے کہ وبا مین مرا حالانکہ جہاز مین عام طور پر دوران سر اور قے اور غثیان مین اکثر لوگ مبتلا ہو جاتے ہین۔ دستور قرنطینہ کا یہ معلوم ہوا ہے کہ دس روز اول قرنطینہ ہوتا ہے اگر اوسمین صحت رہی تو اجازت روانگی دیجاتی ہے ورنہ پانچ دن اور بڑھائے جاتے ہین اس جہاز مین یہ معاملہ پیش آیا کہ جہاز مین تو لوگ کم بیمار ہوئے تھے پہلا معمولی قرنطینہ کیا گیا تو جہاز سے بھی زیادہ بیمار ہوئے اور بہت ضائع ہوئے دوسرا اور قرنطینہ ہوا بیمار دن کو صحت نہ ہوئی تب حجاج نے ایک افسر قرنطینہ کو اطلاع کی کہ علاج مین غفلت اور بے پروائی ہوتی ہے یا علاج اچھا نہین ہوتا اسپر ڈاکٹر کو ضد ہوگئی کہ اگر تم دس ہزار روپیہ بھی خرچ کر دوگے تب بھی ہم نہ جانے دینگے تیغ ڈاکٹری سے کام لینا شروع کیا جو لوگ بیمار تھے وہ تو تھے ہی اونکے علاوہ بہت سے ایسے لوگ جپر گمان تھا کہ یہ پانی تشکایت مین دلوہی سے ڈالا جو ہیا۔ جہاز یا زبردستی بیمار فرض کرا لیا گیا ادھر دوا کھائی اودھر حضرت ملک الموت نے ہاتھ بڑھایا اور روح قبض کی۔ اکثر حجاج جو اس جہاز سے اوترے اونکی زبانی بھی یہی کہانی سننی آئی۔ معلوم نہین کیون یہ ظلم حجاج پر کیا گیا کہ راہ خدا سے روکے گئے مالی نقصان پہونچایا گیا جائے کا کرایہ دیا قرنطینہ کے دس دس روپیہ فی کس جدا پڑے واپسی کا کرایہ بطور جرمانہ جہاز ران کمپنی بھی اچھی رہی پانچون گھی مین اور قرنطینہ والون کے بھی سر کڑھائی مین مارے پڑے بیچارے حجاج

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

اب مجھے تھوڑی سی گفتگو اس مین بھی ہے کہ مسلمانون کے یہان قرآن مجید کیا جو جابجا خبر ہے مثل اینما یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ واذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولایستقدمون اسوقت کے لوگون کے نزدیک عقیدہ کیا یہ قول خدا نہین ہے اگر ہے تو کیا پیش از موت اونکو کوئی دنیا سے اوٹھا سکتا ہے یا موت جب آئیگی تو اونکو کوئی احتیاط و تدبیر بچا لیگی۔ یہ جب ممکن نہین ہے تو کیون یہ حرکت کی گئی اگر چند آدمی بیمار ہوگئے تھے تو اونکو اوتار لینا تھا اور علاج کرنا تھا باقی کو روانگی جدہ کی اجازت دیجاتی جب یہ بیمار اچھے ہوتے تو تو اوس کمپنی کو مجبور کیا جاتا جسنے جدہ تک کا کرایہ لیا تھا کہ اونکو بھی جدہ پہونچانے کا انتظام کر دے اسمین اگر امسال حج اونکی قسمت مین ہوتا تو ملجاتا ورنہ مجبوری تھی معلوم نہین کس مصلحت سے اسکو چھوڑ کر ایک قلم سب حاجیون پر ظلم کیا گیا۔ ظاہرا اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی سواے چند فضول فلسفیانہ خیالات اور بیجا احتیاط کے جسکا اسلام بالکل مخالف ہے جو صرف اسیقدر ہین کہ امراض متعدیہ مین اس سے احتیاط ضروری سمجھی گئی ہے کہ ایسے مریض پاس نہ جانا چاہیئے جس محلہ مین وبا ہو اوس محلہ کا آدمی دوسرے محلہ مین نجانے پائے اور دوسرے محلہ والا اوس محلہ مین نہ آئے اوسکے کپڑے جلائے جائین اور مکان صاف کیا جائے یہ بودہ ہو وغیرہ وغیرہ لیکن مین نے تو ایک بھی فائدہ اسکا نہ دیکھا اگر اس احتیاط پر عمل کیا جائے تو کوئی شخص کسی کا جنازہ نہ اوٹھا سکے نہ غسل و کفن و دفن ہو نہ جنازہ کی نماز پڑھے جو اسلام مین ایک قسم کا فرض علاوہ ہمدردی انسانی کے ہے دیکھیئے اسلام نے حکم کو جسمین یہ کہا گیا کہ جہان کہین وبا ہو وہان سے بھاگنا صف کفار سے بھاگنے کے برابر ہے اور صاف قرآن پاک مین فرمایا گیا قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل

اور جانے کی ممانعت جو ہوئی ہے اوس سے صرف غرض یہ ہے کہ اس قدر بہت
[illegible] بیمار ہوجاتا تھا پانی سے اترنے میں اندازہ کے قہرست [illegible]
لازم نے پہلے [illegible] غالباً جہاز سے چار تار تمرز باخدا ہے اگر یہ ہوتا
تو کام نماز جنازہ [illegible] دفن میں استثنا فرمائی جاتی
کہ [illegible] میت پر [illegible] مرتبہ اول [illegible] قتل دیگر [illegible]
[illegible] اونکو اگر دفن کرنا چاہئے تو مصلحت خدا کے [illegible]
[illegible] کیونکہ بیمار وغیرہ بھی انسان کی حیثیت سے ضرور مساوی ہیں اونکی
جان میں اور کسی بڑے آدمی کی جان میں انصافاً شرع میں کوئی فرق نہیں
سمجھا گیا قتل وغیرہ کے احکام میں سب مساوی ہیں اور اگر بفرض محال یہ بھی
مان لیا جائے کہ فلسفیانہ خیال بلا کسی دلیل کے صحیح ہیں اور احتیاط ضروری
[illegible] تو جہاز اس جہاز کے لوگ جانتے یہ مرض شائع ہوتا
[illegible] بھی نہیں کیونکہ جب اسکی ابتدا قرار دیگئی ہے کہ عفونت
[illegible] ابخرات عفونت میں سے نکلتے ہیں اور اوس سے ہوا متعفن ہوکر
باعث شیوع ان امراض کی ہوجاتی ہے تو تبدیل مقام اور تبدیل لباس اور
غسل سے اسکی اصلاح ممکن تھی جو کچھ تھوڑا سا اثر باقی رہتا وہ ایک اچھی
خوشگوار ہوا اور وسیع مقام میں چھوڑ دینے سے بہر کیف [illegible] باقی نہ رہتا اور
اگر اتفاق سے ہوتا بھی تو کوئی وجہ اس ترجیح کی نہ تھی کہ ان سب باقیماندہ
لوگوں کی جانیں [illegible] خطرہ میں ڈالا گیا اسطور پر کہ [illegible] آب و ہوا
اور تنگ اور محبس مقام میں انکو قید میں بھیجکر واپس کیا گیا۔
میں یہ پوچھتا ہوں کہ آیا انکی جانیں زیادہ قیمتی تھیں جو ڈاکٹر صاحب کو عزیز تھیں
اگر انہیں سے کچھ لوگ اور بیمار ہوجاتے یا مرجاتے تو ڈاکٹر صاحبوں سے
جنہوں نے یہ ظلم کیا تھا کیا تاوان لیا جاتا۔ صاف ظاہر ہے کہ اوس
صورت میں احتمال خفیف اگر تھا تو وہمیوں کے اصول کے روسے اس
صورت میں قوی تر احتمال تھا۔ اوسپر خدا کی شان دیکھیے کہ باوجود اس
پوری کوشش ڈاکٹر صاحبوں کے جوان بیچارون کی جان لینے میں ہوئی تھی
کچھ زیادہ صدمہ جانوں پر نہیں پہونچا البتہ مالی نقصان اور محرومی ہوئی بعض
ذی استطاعت آج دوسرا ٹکٹ لیتے ہیں اور پھر دوسرے جہاز پر روانہ ہوتے
ہیں غریب بیچارے البتہ تباہی میں آگئے جنکے زخموں کا التیام اب غیر ممکن معلوم
ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرمائے۔ ہمارے سلطان المعظم کو غالباً ایسے
واقعات اور حالات کی خبر نہیں پہونچی ورنہ ایسا ظلم ہوا کہ جسمین ایک عزیز گروہ
حاجیوں کو علاوہ زحمت سفر بیجا [illegible] مالی نقصان پہونچانے کے سوا اور خدا
سے صرف فلسفیانہ اور خلاف عقائد اسلام خیالات کی بنیاد پر جبیر آرزو کا جانا
ہے غالباً حمیت اسلامی تو کبھی جائز نہ رکھتی۔ میں اس غرض سے آپ کو یہ
تکلیف دیتا ہوں کہ آپ بغرض منصبی ملک کی خیرخواہی اور گورنمنٹ کو اونکے
نقصانات سے آگاہ کرنا [illegible] اسکو اپنے پرچہ کے کسی ورق میں جگہ دیجیے
تاکہ حاجیوں کو عام فائدہ پہونچے اور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ جو آج ہمارے نزدیک
خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں ہم مسلمانوں کے راستہ حج سے
اس زبردست سنگ راہ کو جسطرح ہو دور فرمائیں۔ یا اوسکی اصلاح
اسطور پر فرمائیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے جسمیں عام طور پر تمام اہل جہاز حاجی آدمیوں
کی بیماریوں سے محروم نہ ہیں اور نقصان میں نہ پڑیں ؛؛

راقم
ایک جہاز کا مسافر
از بمبئی ۴ جون ۱۸۹۱ء

فقط ظاہر کی چیزیں دیکھ لیتی آنکھ والے ہیں
کسی کو کیا خبر دل میں پھپھولے ہیں کہ چھالے ہیں

آفتاب نکلتے ہی دھوپ کی تیزی وہ شعلہ افروزی کرتی ہے۔ کہ دو قدم چلنے
سے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ شعلے نکلتے ہیں اور چنگاریاں چھوٹتی ہیں
پائے نگاہ میں آبلے پڑتے ہیں اور قدم تصور میں چھالے۔ نظر اوٹھا کر آفتاب
کیطرف دیکھنا تو نظر کے تار کو جلاتا ہے برسوں کے عاشق اگر کسی سبیل سے
اپنے معشوق خورشید مثال یا آفتاب جمال کو دیکھ پاتے ہیں تو خوف کے
مارے آنکھ نہیں ملاتے آفتاب کے نام سے اسقدر اندیشہ پیدا ہوگیا ہے
کہ بضرورت بھی نہیں لیا جاتا اوپر والا انگارا سوختہ اور نہیں معلوم کیا کیا
لقب جل جل کے دیئے گئے ہیں۔ پسینے میں سارے بدن کا جوہر مادہ بہا جا
ہو موٹے دبلے ہوئے جاتے ہیں۔ آدمی نچوڑے سے ہوگئے۔ جو جہاں بیٹھا ٹوٹی
ٹھلیا اور رستی ہوئی جھجھری کیطرح بچھونا بھگو کر اوٹھا کپڑے ہر وقت تر بتر
معلوم ہوتا ہے ابھی دھوبی کی لادی سے نکلے آتے۔ یا گھر سے گھاٹ
دھلوائے ہیں۔ حسینوں کے نرم نرم گال پپڑیوں کیطرح پپڑا گئے۔ ہونٹ
کیسے سارے اعضا خشک پڑے ہیں گرمی دانوں کی ٹپکیاں دل ہی کو
بے چین نہیں کرتیں بلکہ سارے بدن میں آگ لگاتی ہیں۔ دونوں ہاتھ
آگے پیچھے دہنے بائیں کی خبر لیتے پھرتے ہیں مگر پیشدستی کا کام ہو نہیں سکتا
کھجلی وہ زور و شور پر ہے کہ شوخ طبع گرما گرم پرزادوں کے ہاتھ پانوں کی پہنچی
اور ململ کی حقیقت نہیں کیا مجال ہے جو ہاتھ کو کسی وقت اس خدمت سے
فرصت ملی یا بیکار سے قرار آئی پانی ٹھلیوں اور مٹکوں غٹاغٹ پیٹ میں
اوترا چلا جاتا ہے اور پھر پتا نہیں کہ کدھر غائب ہوگیا۔ عجب طرح کا طلسم
بندھا ہے کہ کھل ہی نہیں سکتا کنوئیں خالی کر دیئے مگر پیٹ کا کول نہ بھرا
صبح ہوئی اور پانی کی چاہ موجود ذرا نہار منہ کے خیال سے رکے اور دل
ماہی بے آب کی طرح پھڑ پھڑانے لگا ایک گھونٹ پیا اور غضب آیا۔
نیا تار بندھ گیا سلسلہ قائم ہوا پھر پیشاب زیادہ ہم واسطے کے آنسو کیطرح

سالیکہ نکوست از بہارش پیداست

دیسا غائب ہوا کہ گو بھنے کھنکارنے سے بھی کہین نہین دکھائی دیتا بڑے بڑے زورون
کے بعد جب سر کا پسینہ ناخنون پر آیا تو بتی کے تیل کا سا ایک دو جوشش دیا ہوا قطرہ
نکل پڑا - آفت کیا اور ٹھنڈے پانی مین تابڑ توڑ سر کے غوطہ لگایا - بالا بالا تو کام چلا
کی مگر دل کا اللہ والی - اوس آگ کو کون بجھائے (سوا خدا کے) جو کلیجہ مین لگی ہوئی
ہے اور اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی ہے آنے جانے کے نام سے تپ چڑھتی
ہے کیسا کام اور کیسی ضرورت تمام رات تو مچھر کھٹمل خون کے پیاسے ظاہر
باطن اپنی کارگزاری دکھا مین - پنکھا سوا ہاتھ کے کہین چین ہی نہین پاتا -
چاہے گتنا کھڑے اور چاہے کلائی دل کی بیچینی کے آگے کسی تکلیف کی
حقیقت نہین پنکھا چھوٹے تو کیونکر بھیر مزا یہ کہ دونون ہاتھ پکے پھوڑون کی
طرح ٹپک رہے ہین مگر بی گرمی صاحبہ کا زور کم نہین پروائی ہوا کی گھٹس
سے دم بند نہ گھر مین قرار نہ باہر چین - دالان جاتا کمرہ پھکتی - کہین جلنے سے
فرصت نہین پیاس کی تو وہ شدت پانی کی یہ صورت کہ زبان پر چھالے پڑے الٹا
سینہ جیا کیطرح کھولتا ہوا سامنے آتا ہے - ایک گھونٹ پیا اور طبیعت کو شوق
بھاگی دل بڑا مگر ہوس کے مارے مجبور منہ سے چھٹا جب تک خالی نکر لیا
جب خوب پیٹ مین پہونچا یا وہان آنتون انتڑیون نے میل بون مچائی کہ پھینکو
نکالو ڈکر دو ہم نہ گلینگے کس کام کا گرم ہے برا ہے - سب کی دیکھا دیکھی جو کبھی نہ بولتے تھے
اون پیٹ صاحب نے بھی بولنا شروع کیا پھر کیا تھا اچھی خاصی میدان داری
ہوگئی اگر دو ہو کے دوپہری مین بھوے چنے ایک آدھ نوالا منہ مین ڈال لیا - تو
گویا اپنی قضا آپ بلائی - وہ نوالا تو پتھر کا ٹکڑا اینٹ کا روڑا لکڑی کا کنڈا ہوکر
ایک مقام پر اڑ کر بیٹھ گیا - ادھر پانی کے بلے چلے پیٹ سے کہ پیٹ و ربوتو
شرماتا ہی - نوکیلا حملہ آور ادھا بڑھتا چلا جاتا ہے ایک شک لیکن مشکل گنج
ہونے کا یقین کمال کی ابطا کیا - ڈر تو یہی نہین کہ جہان تک بڑھا وہ بڑھے
کھینچتے کھینچتے پہلے چمک پیدا کی حلینا بہٹ ودڑی - پھر میٹھا میٹھا درد ہوا آخر کو
اسقدر کا سامنا - سو جبہ پھول کر رہ گئے - پیٹ کے مارے ہاتھ پاؤن ہلانا بھی
موقوف شراب کے پیپے شہر سے کی پکھال کیطرح بچہ کت پڑے ہین - خدا کی
اور پیٹ کا پانی کھل سے بولا - ڈر کے مارے جان سوکھی جاتی ہے کہ اتنے
پانی کی نکاسی کے لیئے بھی جنگی پرنالہ چاہیئے کہین ایسا نہو کہ کیونجو اسی کہین
سوکھی ہوئی آنتین پیشاب کے زور اور موت کے ریلے مین ہچکلین تو سوچ
کا بندھا بندھایا جال ٹوٹ پھوٹ جائے - ایک لمحہ پر کیا موقوف سارا
بدن یونہین ناتوانی سے خشک ہو رہا تھا اس ڈر نے آکر اور بھی نچا بنایا -
اب پیشاب خانصاحب معلوم بھی ہوتے ہین تو شہ زوری سے رانون کو
ملائے زور سے دبائے بیٹھے مکتب خانے کے لڑکون کی طرح ہل رہے
ہین گمان کیا جب یقین ہوا کہ اب نکلا اوسوقت بے تحاشا گھبرائے
نکلے کیطرح وہ ہر دم جلد کرتے حوض کی مہری گھنڈی جو پایا بیٹھ ہی تو گئے کہ خطا نباشد
وہان کیا تھا - وہی سوکھے گھاٹ کا سامنا شوشو شا شا سے دو چار
گرما گرم زرد زرد قطرے چنبیلی کے عطر کے مانند نکل پڑے باقی رہ وقت
آمد ندارد یا اللہ پیٹ تو اوس طرح دمدمہ ہو رہا ہے پیشاب آیا جیا شرغ
یہ ہونا کیا ہے کہین رات کو توروانہ باشد کی نہ ٹھہرائیے گا جو بچھونا خراب
کپڑے لت پت ہونے کے علاوہ صبح کو ندامت کا بھی سامنا ہو بیوی
تک تو خیریت ہے کہ وہ ہمراز اور شریک تار و نو ہین بندہ زادے
اسے تو بندہ زادے ایک ہی شریر حضرت تالی دینگے کہ لو
ابا جی ہماری طرح سوتے ہین تماشا کرنے لگے - اسکے علاوہ
ہم تو سوتے ہونگے - ہوا اور اگر خبر کسے ہوگی کہ زور شور کی آمد
ہے یا آہستہ آہستہ اگر حال اگر وہ عاشق کی طبیعت کی طرح
سے دفعتہً ہو کھلا کر آیا تو ہم نہین ضرور ہی غوطہ کھا کر ٹھنڈے ٹھنڈے
سدھار جائینگے اسی دہشت مین نیند اور بھی اڑ گئی -
ایک تو یہ نہین سونا حرام تھا اب تو سونے مین سوہاگہ ہوگیا -
کروٹین بدلتے اور اف اف کرنے مین راتین کٹنے لگین زندگی
کیسی چیتھڑون سے بیزار ہو کر کپڑون کو لتے سمجھ کر اسطرح بدن سے
دور پھینکا کہ ایک تار کفن تک کا نہ باقی رکھا - رات کا وقت چراغ
گل گھپ اندھیری غائب نہ کوئی آگے نہ پیچھے کوئی بے شرم کہنے والا
نہ بیغیرت کا خطاب دینے والا لیکن اس جامہ سے باہر ہونے پر
بھی تسکین ندارد قضیہ معکوس یہ ہوا کہ جو خاک دھول کپڑون پر
گرتی یا پڑتی تھی - وہ سب بدن سے لپٹ گئی گرد و غبار مین اٹ کر
رہ گئی - نہین معلوم کہان کہان سے کیڑے کوٹھون کا چونا جو آ کر گرا ایسے
مین نئی شوریت پیدا ہوگئی - یا پانی کی پکھال بنے پڑے تھے - یا دفعتہً شورے
کے بورے ہوگئے - ادھر گرمی دانون نے پسینہ کھا کر کھجلی پیدا کی دو چار
ہی گھستے دینا تھے کہ چونا سرایت کر گیا الٰہی تیری پناہ مرے پر سو
درّے اتنو مرنے مین دم کی بھی کسر نہ تھی مگر سخت جانی کا بھلا ہو کہ
بدولت ایڑیان رگڑتے رگڑتے بونے ہوگئے آگ دم مونہہ تک آ
ہوا - گھٹا اور رکا آیا اور پھیرا - لیکن ابھی تک تو جیتے جاگتے ہین
کہنے کو تو بہت کچھ باقی تھا لیکن صد افسوس کہ دوات سوکھ گئی
لاکھ قلم ڈبوتا ہون کچھ نہین ہوتا - پانی مجھی سے نہین بچتا دوات کو
کیا پلاؤن ۔۔

راقم

دلجلا

مضامین غیر

زربفت کا جوڑا ہے نہ کمخواب کا جوڑا
ہین اپنے زٹل قافیے سنجاب کا جوڑا

واہ رے لکھنو خدا یہان کے چانڈو خانے کو آباد رکھے عجب پرکٹیان اوڑتی ہین جو دیدہ نہ شنید ایک تو بہ مقام گرمی کی فصل پسینے لش پس دوسرے بیسیون لمپ روشن تیسرے افیون کے نشہ کی بیہوشی واہ ہی واہ۔

(۱) کیون آغا ان یہ خدا نخواستہ شیطان کے کان بہرے اپنی معشوقہ چھنی جان صاحبہ سلمہا کی نسبت جو افواہ بدعیبی ہوئی ہے اسکی کچھ اصلیت ہے یا یونہین نیل کا ماٹھ بگڑا ہے یار لوگون کی حاشیے۔

(۲) لاحول ولا قوة یو تو کیا کوئی قرآن کا جامہ پہن کے آئے تو مین نہ مانون کیا ہنسی ٹھٹھا ہے افیون کی کاشت کا ہونا اور نہ بکنا بھیا دنیا الٹ پلٹ ہوجانے دور از حال اگر دو گھڑی افیون نہ ملے تو ہماری تمھاری جان سے دور ہزار قرآن درمیان بیس پچیس ۲۵ لرو رہ جانین یون چٹکی مارتے آناً فاناً تلف ہوجائین اس سے بیلن کیون نہ پھروا دیا جاے ترسا ترسا کے مارنے سے کیا فائدہ۔

(۳) ارمان مرین ہمارے دشمن گھڑی بھر کا برا چینے والے خدا وثیقہ کو رکھے پیسہ پاس ہونا چاہیئے یہان افیون نہ ملے تو ہم سب کے سب امریکہ مین جا رہین نئی دنیا اور پرانی دنیا غٹ پٹ ہوجائے پھر دیکھیئے یہان کیا ہیرون ناچتا ہے خدا چاہے تو کلکتہ سے کشمیر تک گنتی کے سو دو سو آدمی نظر آئین وہ بھی ایسے ویسے گنوار کے لٹھ سفید پوش بھلے مانس تو نہ دکھائی دین۔

(۴) توبہ خدا پہیا چلانا دشوار کر دیا جھک مارتا ہے جو کہتا ہے افیم نہ ملے گی بونے کی ممانعت ہوجائے گی قطعی منظوری ہوگئی ہم کہتے ہین اور بکنے بیچارے بکنے کی بکے گی پھر بکے گی ہزار مین بکے کروین بکے نہ بکے تو خود سرکار ذوالاقتدار کا دوالہ ہوجائے خزانے مین خالی چوہے ڈنڈ پیلین مین سرکاری کاغذات کی بات کہتا ہون کہ معہ مبالغہ ہندوستان کی آمدنی ننانوے کرور کی ہے کہیئے ہان ادہین نو دس کرور خراج زمین باقی نواسی نوے کرور انھین بی مشکی خان کے قدمون کی بدولت داخل خزانہ ہوتی ہے اب کسکی مان نے دھونسہ کھایا ہے کہ اسکی ممانعت کرکے اپنے پانون مین آپ کلہاڑی مارے اور اس رقم کثیر کا ستیاناس کھوے بھائی یہ سب تہ مرٹینگے ہمارا دل دیکھنے کو ہوتے ہین وہ بھی اس نظر سے کہ اور روپیہ دھیلا نرخ چڑھا دیا جاے۔

(۵) سچ کہا تمھارے منہ مین گھی شکر جی چاہتا ہی کچھ انعام دون خلعت پہناون سو وہ قدرتی ہونے والا ہے خدا نے چاہا تو آج ہی کل مین درزی لوگ یہان بھی قطع برید کتر بیونت کو آتے ہین

(۶) ہائین ہائین خدا خیر کرے کتر بیونت کیسی یا حبیب کترے نازل ہونگے

(۷) تب لیجئے آپ کو بسنت کی خبر ہی نہین ہم تو کئی دن ہوئے سن چکے وہی محمود آباد کی بڑی شادی ناجہان مسلمانی ہوئی ہے سنا ہے نتان لاکھ بنا ہے مگر اسکی بابت جھمّن صاحب نے ہنساتے ہنساتے پیٹ مین بل ڈالدیئے آپ جو نشہ کی دہن مین الاپتے ہین تو کہنے لگے کیون قبلہ کتنے جوڑے دنیا مین مشہور ہین آپ ہی بولے بہی دس پانچ مشہور ہین سونے کا جوڑا چاندی کا جوڑا مانجھے کا جوڑا مہندی کا جوڑا ریت کا جوڑا چوتھی کا جوڑا چادر کا جوڑا دہوتی کا جوڑا چوڑیون کا جوڑا دسوتی کا جوڑا اگرٹا کا جوڑا جوتی کا جوڑا زنانہ جوڑا مردانہ جوڑا سسر کی کا جوڑا پردے کا جوڑا سارس کا جوڑا فاختہ کا جوڑا بطخ کا جوڑا قرقرے کا جوڑا کبوتر کا جوڑا مرغی کا جوڑا عنقا کا جوڑا اور چرند پرند وغیرہ جانورون کا جوڑا یا چوڑیون مین آدھا جوڑا سارا جوڑا تنہا جوڑا سچا جوڑا جھوٹا جوڑا یا جوتیون مین چڑھوان جوڑا اکہیتدا جوڑا انلی جوڑا ٹاٹ بافی جوڑا کپڑے کا جوڑا اوجلا جوڑا میلا جوڑا نیا جوڑا پرانا جوڑا سب کے بعد ٹیپ کا مصرع رقت کا بندہ آدمی کا جوڑا بن مانس کا جوڑا یعنے مسلمانی کا جوڑا — ہاہاہا کرکے سارا چانڈو خانہ لوٹ گیا بھئی واہ واہ تمد کیا کہی ہے سڑی سہی مگر بات پکی کہتا ہے اب یہ کہو کہ خدا کرے ہمارے چانڈو خانے بھر کے جوڑے بھاری بھاری کارچوبی زربفتی گشتیون مین لگے ہوئے روشن چوکی سے بجتے ہوئے آئین اور ہم تم ایک رنگ مین رنگے ہوئے کل انار جوڑے ڈانٹے تنے پھرین سحون کے نل چلین کلیلین کرین۔

(۸) تو اصطبل مین جاے اور رہیلا کھاے اب یہ کہیئے کہ پانچ آنے پیسے بھی ہین اگر ہون تو ایک ڈھنڈورے کو دیکے منادی کروا دیجیے کہ جسے جوڑا لینا ہو سیدھا محمود آباد بیرنگ چلا جائے اور لے آئے۔

(۹) کیون قبلہ یہ سچ ہے کہ راجہ صاحب نے سنا ہے کہ تمام رعایا برایا نوکر بے نوکر تمام اہل برادری زمیندار تعلقدار راجہ بابو امیر غریب فقیر فقرا آگیا گیا اپنا پرایا یہانتک کہ شاہزادے نواب زادے یہانتک کہ والیان ملک اور ہندوستان کی خود مختار ریاستون کی کون کہے سب کے جوڑے تیار ہوئے اور دیئے گئے۔

(۱۰) بس تو پھر کیا ہے دنیا مین تو کوئی بنی نوع انسان باقی نہین رہا اب ذرا کسر ہے لگے ہاتھون ملائکہ مقربین مثل حضرت جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل وغیرہ کے بھی دس پانچ جوڑے سلوا کے بھجوا دیئے جائین پھر دیکھیئے کہ زمین سے آسمان تک گل لالہ ہوا ہے۔ توبہ خدا توبہ جھوٹ بولنے مین صرفہ کیا مگر میان اسمان کی چھتین پرانی ہین — ہمرتبہ اہل برادری کا حال تو خدا جانے مگر

شہزادون نوابزادون کی توکیا شامت ہے کہ جوڑے پہنین ۔ ہے والیان ملک یہ تو بودا خیالی پلاؤ ہی لینا چاہیئے یعنی وارد یہ بھی سلام ہوا ۔

(۱) لیجیے قبلہ کون شہر مین تو ہی مشہور ہے اور لینے کی نہ کہئے کچھ دنیا تھوڑی ہی ہے تماشا ہے پھر شرط کی تو شرب تک حلال ہے اور کچھ ہی کیون نہ ہوتے توجب یہ خبر وحشت اثر سنی ہے اپنے ہوش مین دماغ ہوا ہے آسمان تصور سے حق ناحق وزمہری کی کھال اڑ رہی ہے تماشے ہین کہ اب جوڑا آیا اب جوڑا آیا اسید ہی پر یہ حال ہے اور ملجاتا تو نہین معلوم کیا دماغ کی کیفیت ہوتی ۔

(۲) الٰہی تیری پناہ کہین آپ کے دشمن سچ ہی سودائی ہوکے پاگل خانے بھیجدیئے جائین سامان اچھے نہین معلوم ہوتے ابکی گرمیان خیر سے گذرین تو ہم جانین ۔ چلیئے خاموش خاموش نہین تو خرگوش ۔ ❊

ہندہ بیہوش نفیسہ چاندو فروش

مجھ مین تو وصف ٹھیک تھا اسپی خصال کا انسان بناکے کیون مری مٹی خراب کی

این یہ کیا کہین آج گھاس تو نہین کھاگئے ۔ ہوش کی باتین کرو عقل کے ناخن لو مرد آدمی شکر تو کرتے نہین کہ خدا نے انسان بنایا ۔ اشرف المخلوقات کا خطاب دیا ہر طرح کی عظمت اورنعمت عطا کی اسپر آئے ہو کفر بکنے اول تو بکنے توبہ توبہ کرو ۔ جناب توبہ کرین آپ یا وہ شاعر صاحب جنھون نے جھوٹ موٹ اپنے اوصاف کو ملکوتی خصائل کہکے انسان بننے پر مٹی خراب ہونے کی شکایت کی تھی ۔ ہم تو سچے خان ہین ۔ خدا لگتی کہنے پر ادہار کھائے بیٹھے ہین ۔ ایک تحریر نہین ہزار دفعہ لکھ دین کہ ہم ہین ٹھیکم ٹھیک اسپی خصائل تھے انسان بناکر مٹی خراب کی گئی ۔ توبہ توبہ پھروہی وحشیانہ باتین ۔ بے تکی گفتگو ۔ آدمی ہو یا جانور ۔ خدا کے لیئے زبان سنبھالو منہ مین لگام دو بہت دولتیان نہ جھاڑو ۔ ورنہ لڑائی بھڑائی کا وقت ۔ جنگ وجدل کا زمانہ ۔ شیطان کے کان بہرے ۔ کوئی انگریز ۔ رنگروٹ سن پائیگا تو خچر کے خیال سے خ رزبر کے احتمال سے باربرداری کے لیئے بھرتی کرکے سیدھے میدان زنی ۔ کالی پہاڑی ۔ یا سنی پور کو چالان کردیگا یا نہین ٹٹو سمجھکے یہین بے کاٹھی کھینچے سواری تان دیگا پھر ساری اوچھل کود نکل جائیگی نخرا سچ ہوجائے گی ۔ اہا ہا کیا بات فرمائی ہے ۔ زہے قسمت زہے نصیب ۔ خدا ہمچنین کند ۔ اور فائدہ نہ سہی آرام نفع کیا کم ہوگا کہ دانہ گھاس قائزہ دو دو پہر کا اندیشہ جاتا رہے گا ۔ ساون کی ہری ہری کھاکر مزے مین زندگی بسر کرینگے ۔ معاذاللہ ۔ استغفراللہ ۔ لاکھ سمجھاؤ مانتے ہی نہین ۔ یہ لوکھو آج مزاج عالی کیسا ہے ۔ خدانخواستہ کہین دماغ پر گرمی تو نہین چڑھ گئی ۔ اجی گرمی چڑھے ہمارے دشمنون کے سرپر ۔ یہان تو بفضلہ تعالیٰ اور بہ عنایت سرکار والا ہر طرح صحیح وسالم ہین ۔ عقل وخرد کی باتین کررہے ہین ۔ بجا ہے ۔ درست ہے ۔ اب اس سے زیادہ عقلمندی کا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے کہ انسانی اوصاف کو اسپی خصائل کہے جاتے ہو اور ہزار سمجھانے پر بھی نہین مانتے ۔ لاحول ولا ۔ آپ کو تو کسیطرح یقین ہی نہین ہوتا ۔ کہدیا ۔ ہم سچ بولتے ہین سچ ۔ جھوٹ سے قطعی نفرت ہے ۔ اسپر بھی آپ اعتبار نہین کرتے تو ذرا کان پھٹپھٹا کر سنیئے ۔ اور دیدے گھما گھما کر غور سے دیکھیئے ۔ ہم مین اور گھوڑون مین فرق ہی کیا ہے ۔ وہ گھاس پھونس ۔ نباتات کھاتے ہین ۔ ہم بھی ساگ پات ۔ بقولات ہضم کر جاتے ہین ۔ وہ بھیگے ہوئے چنے پاتے ہین ہم بھی بھنے ہوئے نخود ۔ چنے کی کچوریان ۔ پھلکیان ۔ اور برسات مین آب اور نخود تناول فرماتے ہین ۔ وہ تالاب ۔ پوکھرے ۔ چشمہ کا پانی پیتے ہین ۔ ہم بھی دریا ندی کنوئین کا پانی نوش جان کرتے ہین ۔ وہ کھڑے کھڑے نوش کرتے ہین ۔ ہم بھی نئی تہذیب کے مطابق استادہ ہوکے دھار لگاتے ہین ۔ وہ شب کو تھان پر سوتے ہین ۔ ہم بھی چارپائی پر انا فنیل ہوتے ہین ۔ وہ کبھی کبھی نہلائے جاتے ہین ۔ ہم بھی غسل کرتے ہین ۔ اونکی کھریرے سے پالش ہوتی ہے ۔ ہماری بھی کھیسے اور جھانوین سے مالش ہوتی ہے ۔ اونکے وحشت کی یاد مین اگاڑی ۔ پچھاڑی لگائی جاتی ہے ۔ ہمارے بھی جرم کی سزا مین طوق اور بیڑیان ڈالی جاتی ہین ۔ اونکو شرارت کے وقت ہنٹر اور چابک مارے جاتے ہین ۔ ہمین بھی ملزم ہونے پر بید رسید کیئے جاتے ہین ۔ وہ زرق برق سازون سے مزین کیئے جاتے ہین ۔ ہم بھی نوق الپھڑک پوشاکون ۔ اوپرٹی ۔ چپراسس سے ملبس ہوتے ہین ۔ وہ فلٹن ۔ ٹمٹم ۔ وگنٹ وغیرہ مین جوتے جاتے ہین ہم بھی چونے کی چکیون ۔ پتھر کے کولھون ۔ آبپاشی کے گھرون مین ندھے رہتے ہین ۔ وہ سواری دینے کے بعد کھلی ہوا مین ٹہلائے جاتے ہین ۔ ہم بھی شدید محنت سے عرق عرق ہونے پر پنکھے کی ہوا مین ٹھنڈے کیئے جاتے ہین ۔ وہ خوشی مین آکر ہنہناتے ہین ۔ ہم بھی دلچسپ باتون پر کھلکھلاتے ہین ۔ وہ غصے مین لتیابج کرتے ہین ۔ ہم بھی ناراضی مین ٹھوکرین مارتے ہین وہ گھوڑی دیکھکر بیخود ہوتے ہین ۔ ہم بھی حسین دیکھکے بیتاب ہوتے ہین ۔ وہ اپنے مالک کے سامنے کان ڈالدیتے ہین ۔ ہم بھی اپنے آقا کے آگے سر رکھدیتے ہین ۔ وہ ذرا سی آواز پر کنوتیان اوٹھاتے ہین ۔ ہم بھی خفیف کھٹکے پر کان کھڑے کرتے ہین ۔ وہ ادنیٰ اشارے مین چھلانگ پھلانگ مارتے ہین ۔ ہم بھی ذرا سی عجلت مین دوڑتے کودتے ہین ۔ اونپر زین ۔ کاٹھی چارجامہ وغیرہ کسکر سواری کی جاتی ہے ۔ ہم پر پالکی ۔ نالکی ۔ میانہ ۔ ڈولا رکھکر مسافت طی کیجاتی ہے ۔ دم ۔ سم ۔ عیال تراشی اونکی بھی ہوتی ہے ۔ ناخن گیری مو تراشی ہماری بھی ۔ کمیت ۔ سبزہ ۔ مشکی وہ بھی ہوتے ہین ۔ گورے ۔
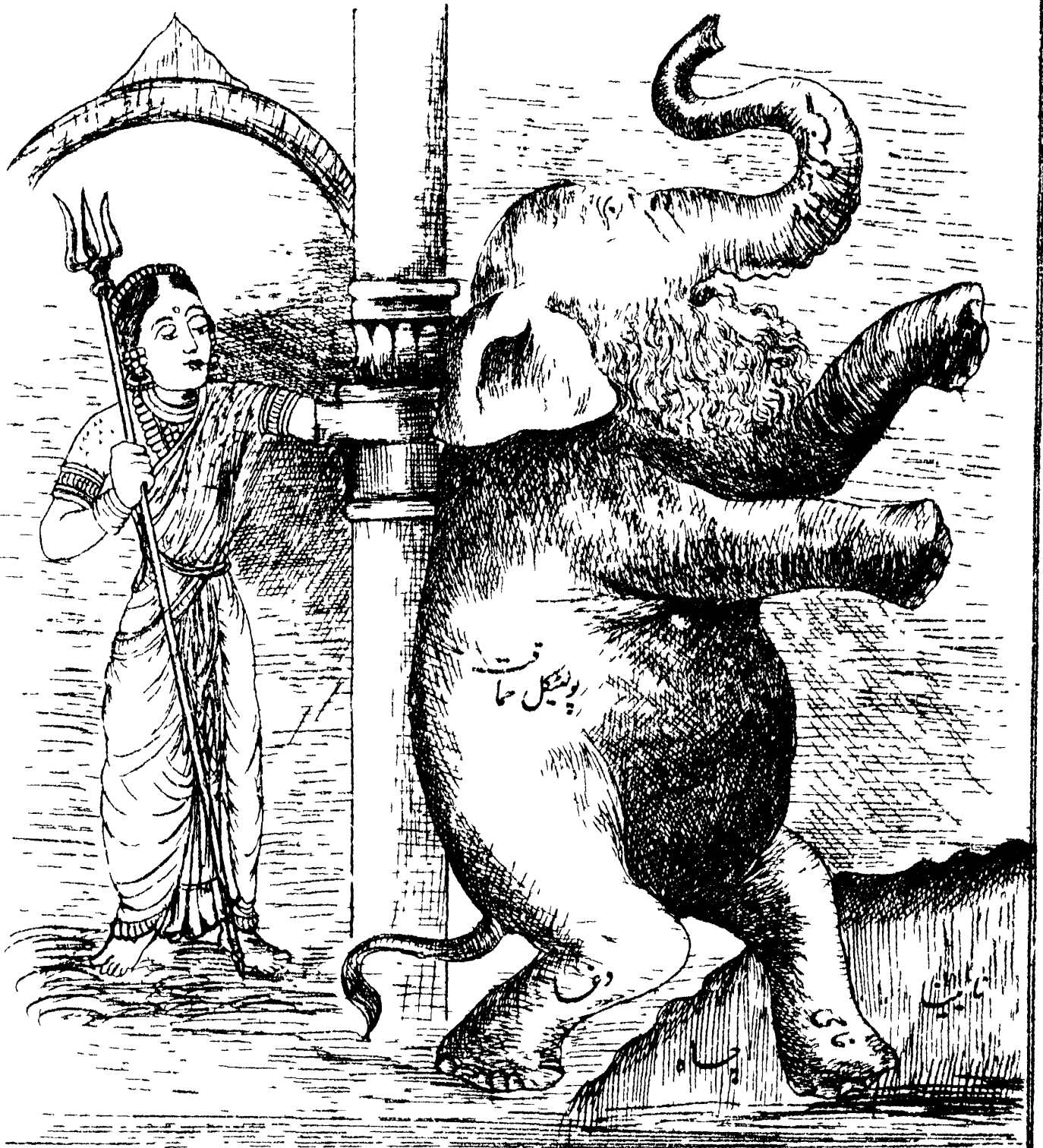
نابینا و چاہ

ہند۔ "رفتہ رفتہ گرے گا کھائین مین"۔

آپ ہی کا فعل۔

ایک صاحب نے مسلمانون اور عیسائیون کے باہم مناکحت پر مضمون لکھا ہے اوسمین سید محمود صاحب کی تعریفون کا پل باندھ دیا۔ اونکے ہمدردی و تقویٰ پر [illegible] کی دھوم مچا دی ہے - حالانکہ جن لوگون کو انگلستان جانے والون کی کمائی حالات سے آگہی ہے اور جو شخص مسٹر محمود صاحب کے طرز معاشرت اور روش سے آگاہ ہے وہ بخوبی اندازہ کرسکتا ہے کہ اس معاملہ مین مسٹر محمود کس درجہ تعریف کے مستحق ہین۔ سوا مسٹر محمد احمد صاحب کے اور کس نے گوارا کیا [illegible] لیڈی سے مناکحت کی۔ بہت سے طلبا بیرسٹر خاص ان [illegible] دیگر [illegible] کے اب موجود ہین جنہین یہ نعمت میسر موجود ہے [illegible] مسٹر محمود صاحب [illegible] کیا شاخ زعفران لگی تھی کہ سب ایکطرف رہے مگر حضرت کی [illegible] قوت کا [illegible] بجایا گیا۔ [illegible] ایک یورپین [illegible] کی تقریر کی بحث مین لکھتے ہین کہ [illegible] لفظ ڈیوٹی یا فرض اور [illegible] کے اپنے [illegible] جانتے ہین [illegible] بنا پر برٹش گورنمنٹ نے تمام ہندوستانی [illegible] کو [illegible] کرتے وقت یہ معاہدہ کرلیا کہ وہ کسی یورپین کو بلا اجازت و حکم گورنمنٹ انگریزی کے نوکر نہ رکھین [illegible] اس سے [illegible] ڈیوٹی کو آپ نے [illegible] گورنمنٹ [illegible] اور [illegible] ویسی [illegible] رکھین یا [illegible] گورنمنٹ [illegible] ایسا معاہدہ کرلیا ہے اسکو ڈیوٹی سے کیا علاقہ۔

ابھی ڈیوٹی [illegible] جلنے کی دوسری مثال مین مسٹر بک [illegible] اور راقم صاحب یون گوہر فشان ہوئے۔

"اور جسکی بنا پر مائی ڈیر بک ایک عیسائی! مدرسۃ العلوم کے ایک طالبعلم کو اس بات پر سزا دیتا ہے کہ اوسنے نماز کیون نہین پڑھی" آمدم بر سر مطلب۔

واہ حاجی صاحب واہ۔ کیا خوب مثال آپنے عنایت فرمائی ہے۔ واقعی کیا جدید بات ہے۔ ہم تو برابر دیکھتے ہین کہ ہمارے ہندوستان کے میانجی سے جو ہنود کی لڑکون کی تعلیم و تربیت پر مامور کیئے جاتے ہین ایسا ہی کچھ کرتے ہین اور کبھی مذہبی عقائد کا ذکر بھی درمیان مین نہین لاتے۔ وہ غیر مہذب ہوکے [illegible] کرتے ہین جو آپ کے کالج کے پرنسپل صاحب کرتے ہین۔ پھر اسمین قابل فخر کون بات ہوئی۔ اب رہا یہ امر کہ اگر یورپین لیڈی مقرر کیجائیگی تو وہ کیا کریگی۔ اسکے واسطے ہم آپ ہی کا ایک قول پیش کرتے ہین۔ آپ ایک مضمون مین تحریر فرما چکے ہین۔

"یورپین لیڈیان ہندوستانیون کی کسقدر تحقیر کرتی ہین یعنے وہ ہندوستانیون کو ایک وحشی یا ایک جانور کے برابر جانتے ہین"۔

جب عام طور سے آپ کی یہ راے یورپین لیڈیون کی نسبت قائم ہو چکی ہے مذہبی نظر سے غالبًا اور بھی اونکی صحبت اولٹا اثر پیدا کرنے والی ہوگی۔ ہان مسٹر بک سے کوئی قرابت دار ہون تو شاید اونمین یہ مادہ نفرت و تحقیر نہو۔

اسی مضمون مین حاجی صاحب لکھتے ہین۔ کہ

"خوش قسمتی سے مدرسۃ العلوم کی قسمت ابھی ان مسلمانون کے ہاتھون مین ہے جنکو طنزاً نیچری کہا جاتا ہے"

این۔ یہ کیا کلمۂ کفر بک دیا [illegible] زبان سنبھالے ہوئے دیکھیے پیر جی برا مان جائنگے۔ ماشاء اللہ یہ طنزاً نیچری کہے جانے کی بھی ایک ہی ہوئی۔ اسے حضرت گردجی سے پوچھیے نیچر نے اونمین حلول کیا ہے۔ اونکا تن من دھن سب نیچر ہے۔ خلاف نیچر تو اونمین کچھ بھی نہین پھر اسمین کوئی طنز کیون کرنے لگا۔ اور [illegible] کی حاجت ہی کیا رہی جبکہ وہ خود ہر مرتبہ بندہ نیچر ہونے کا دعویٰ کرینگے اور [illegible] نیچری بن چکے۔ اونکے نزدیک مذہب۔ ملت۔ دین۔ ایمان خدا و رسول سب (معاذ اللہ) نیچر ہی نیچر ہے۔ ہر جگہ نیچر کا جلوہ۔ ہر چیز مین نیچر کا کرشمہ۔ اونکے قول مین فعل مین کھانے مین پینے مین اوٹھنے مین بیٹھنے مین بالکل نیچر ہی نیچر ہے۔ سوتے جاگتے نیچر [illegible] بولتے چالتے نیچری مردے۔ الغرض [illegible] نہین ہے جہان آسمان نہین ؀

ہم نیچر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم
آئی کہان سے گردش پرکار پانون مین

بسمل
اختر لکھنوی

خوش آمدی!

لیجیے حضرت سید صاحب کی دم کش پہاڑی مینا سرور گزٹ نے بلندی حالت مین رہکے پردہ خفا سے عالم ظہور مین جلوہ فرمایا۔ خدا سید صاحب اور اونکے چیلون کو مبارک کرے۔ اس مرتبہ دوسرے جنم لینے کی برکت سے کسیقدر قد و قامت مین کم ہوکے نکلا ہے۔ ہمکو ہمیشہ سے اس بیچارے کے حال پر تاسف رہا ہے کہ یہ اپنے زمانہ نشو و نما مین گور کی بھنگے کی طرح نیچریون کی تنگ و محدود دائرہ ہی کی بہارین دیکھا کرتا ہے اور دنیا بھر کی سیرون سے کوئی حظ نہین اوٹھاتا۔ اونہین کی سی بولین بولتا اور اونہین کے سے چہچے بھرتا ہے اوسی مرتبہ ٹرسٹیز بل کا معاملہ درپیش ہوا یہ بیچارا ایک ایک سے لڑتا پھرا اب الہ آباد کانفرنس کی دہاک بندھتا اور محسن الملک کے لکچر کی دھو مین مچاتا ہے۔ اور نکتہ چین حضرات کا اعتراضات سنتا گالیان جھیلتا اور دو چوٹین لڑتا ہے۔ حق یہ ہے کہ سید صاحب کے

باہم مشورہ ہوا پنچایت ہوئی پنچ مل خدا اضا مل پنچ قحط کا عکس سو مین پہچانو سے کا پس انداز دنیا سے اور مطلب سے مطلب ہے اور اپنا قحط زدون مین سب انکے بدن پہ گوشت رگون مین لہو ہڈی مین مغز پٹھون مین رطوبت اعضا مین طاقت نہین ہے موت کہ اونکی زیارت کا اور اونکو ملک الموت سے بیعت کا اشتیاق سب او نہیں بچا پایا تھا نا طمع سے زیادہ پیسنے کا غم بچانے کی فکر ہے

ہمیشہ اون فلک پر رہے یہ ابر کرم
کبھی نہ مطلع شاہی کا ہو دھوان مدہم

بات تو اچھی تھی اندھا کیا چاہے دو آنکھین لیکن آپ جانئے ہندو دھرم کیچے دھاگے کا سندھا ہوا غیر لیف غیر قوم کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا مذہب کا خراب کنندہ جان کے عوض مذہب کا دینا انکو گوارا پابندان مذہب سے حضور کا دل مدنظر پر غبار یہ بیل منڈھے نہ چڑھیگی عطائے شاہ بقائے شما۔

نہین نہین ایسا بات نہین ہو سکتی تعلیم یافتہ مہذب پارٹی سے پوچھ لیجئے۔

ہان ہم نے اپنی زبان سے اسمین کچھ خرابی نہین ہے مذہب کو کھانے سے کیا علاقہ انسان سب ایک ہی دادا کی اولاد مین ہین بھنگی کے ہاتھ کا پکا یا کھانا ہو یا برہمن کے ہاتھ کا آدمی کے پلیٹ فارم پر دونون کے لیئے ایک ہی جگہ ہے۔

حضرت ہم اس عنایت سے درگذرے اگر آپ کو ایسی رعایا پروری مدنظر ہے تو ہمکو اپنی جنس دیجیے پکا ہمکو خود آتا ہے۔

نہین نہین دیکھو یہ تعلیم یافتہ فرقہ کیا کہتا ہے۔

انکا قول اور انکا فعل اور انہوں نے خود بھی اپنے کھانے پینے کی قیدین کیون نہین توڑین کہ ہمکو بھی ایک دستاویز ہاتھ لگے۔

اچھا تو اب آپ انتظار کرین جب تک دوسرے پہلو پر اسے نشانہ دیکھا ہے ✤

راقم

ایک مسلمان

انڈے بچے والی چیل

یوروپ کے دماغ مین یہانتک روشنی بڑھی کہ کھوپڑی لائٹ ہوس کا برج ہوگئی ایک صاحب بہادر نے بندر کی بولی سیکھی ہے بلکہ بولتے ہین دوسرے صاحب کتنے کی تیسرے الو کی بولی سیکھ رہے ہین اگر ایسی ہی ترقی ہے اور یونہین بولیان بولی گئین تو شکار ان کے خوش جانور نوکری کے واسطے منتخب ہونگے۔ بلکہ عنقریب زمانہ مین توالد و تناسل بیاہ شادی کا سلسلہ جاری ہوجائے تو بعید نہین ہے ہندوستان مین بھی قلندرون کی بولی بندر سمجھتا ہے گو بندر کی بولی قلندر نہین سمجھتے۔

تب یہ ایک ڈکشنری کے شائع ہونے کی ضرورت پڑیگی جسمین حیوان کی بولیان تحتیں ڈکشنری انگریزی زبان کے الفاظ جمع ہونگے۔

جن کارخانون مین جدید لغات کے جمع کرنے کا اہتمام رہتا ہے اور جو شخص روپئے کمانے کو تکلیف اٹھاتے ہین اونکو لازم ہے کہ ایک کراس ڈکشنری کو جمع کرکے جلدی چھاپ دین کہ داخل بھی رجسٹری گورنمنٹ ہوجائے اور منہ مانگی قیمت ملے۔

ہندوستان کے بعض جدت پسند خوش عقیدہ حضرات تو اشتہار کے ساتھ ہی پیشگی قیمت کا منی آرڈر بھیجینگے اور بعض نامہ نگار قصیدہ نما آرٹیکل شائع کردینگے کہ کارخانہ کو نہ بنا ذاتی نفع متصور ہے بلکہ ترویج علم اور رفاہ عام کی غرض سے بمصارف کثیرہ یہ فرہنگ جمع کرکے چھاپی ہے خریدار و چلو دوڑو لیکو کہ کارخانہ کا حوصلہ بڑھے ✤

راقم

ایک مسلمان

اللہ بچائے

دیکھو کہ عجب ہند پہ آئی یہ بلا ہے	اللہ بچائے
قانون رضامندی نے ناراض کیا ہے	اللہ بچائے
ایسا ہے زمانہ کہ شریفونکو ہے فاقہ	اکدن نہ افاقہ
مذہب مین خطرناک عجب جھگڑا اوٹھا ہے	اللہ بچائے
شادی نہو دختر نہو گر بارہ برس کی	کیا بات ہے کسکی
ہان بیس برس تک بھی نہین عقد ہوا ہے	اللہ بچائے
کیا بالغہ کی عمر بھی کوئی ہے مقرر	ہان کھو لیئے دفتر
مذہب کی کتابون مین بھی تخمینہ لکھا ہے	اللہ بچائے
اس بحث سے حاصل نہین کچھ ہوگا ولیکن	یہ بات ہے ممکن
سب ایک ہون دروازہ عدالت کا کھلا ہے	اللہ بچائے
چلتی ہوئی گاڑی مین عجب اٹکا ہے روڑا	ہے عمر کا کوڑا
آغاز مین فتنہ ہے تو انجام برا ہے	اللہ بچائے
ہندو بھی مسلمان بھی دونون ہین پریشان	شاکی کوئی گریان
سرکار توجہ کرے کیا شور مچا ہے	اللہ بچائے
کیون پیر علیگڈھ نہین اب دھوم مچاتا	ہے ناچ نچاتا
فتنہ ہے قیامت ہے مصیبت ہے بلا ہے	اللہ بچائے
آزادی ہے بربادی مذہب کا نیا نام	تحریف ہے اسلام
الحاد ہے یا نیچری نافع ہے روا ہے	اللہ بچائے
مینوشی بھی بیدینی بھی تہذیب ہے تہذیب	کیا خوب ہے تقریب
لت پت کوئی شناس کی کیچڑ مین پڑا ہے	اللہ بچائے
میخواری نہو وہ نہین قانون ہے جاری	نقصان ہے بھاری
دہ سالہ کی شادی نہو ہنگامہ بپا ہے	اللہ بچائے

شیر کے کرتب

راقم

اللہ بچائے کوئی شادی نہ رچائے

تحقیق جدید

کیون مسٹر اودھ پنچ - فصاحت و بلاغت کے دعوے کرنے والے حضرات فارسی عربی کے لفظ لفظ پر تو بگڑتے ہین نکتہ چینیان کرتے ہین یہ لفظ بے معنی بولا گیا یہ محاورہ کے خلاف ہے لیکن کبھی کسی صاحب نے ہندی الفاظ کے معنے مین کوئی کتاب لکھتے ہین اور نہ اوسکی تشریح کرتے ہین کوئی رسالہ شائع کرتے جسقدر فضول تحریرین بحث مین کرتے ہین اگر اوسقدر بلکہ اوس سے کم ہندی روزمرہ کی لغت لکھنے مین کرین تو گویا فیض کا چشمہ جاری کرین آپ کو خاک معلومات نہین چلے ہین وہان سے اظہار لیاقت کرنے بیٹھے تھوڑے عرصے سے لوگ اس طرف متوجہ ہین تمکو معلوم کیا ہے اکثر لوگون نے اس بارہ مین رسالے لکھے ہین -

جی ہان یہ سب آپکا فرمانا درست ہے مگر جناب الفاظ ہندی جو روزمرہ بولے جاتے ہین بہت ابھی ایسے نکلینگے جو کبھی سنے نہ لکھے ہونگے - کیا بکتے ہو ناحق غصہ دلاتے ہو اوستادون نے کوئی مقام چھوڑ ہی دیا ہے - آپ تو قبلہ زبردستی بگڑتے ہین ایک لفظ ہی ہے (پونگا) بروزن (چونگا) یہ لفظ ایسے مقام پر بولا جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی کام کو سادہ لوحی سے کرے تو کہا جاتا ہے کہ تو بورا پونگا ہے اور کبھی ایسے مقام پر بھی بولتے ہین کہ تونے پونگا سا ڈیل لیکے قد بڑھایا ہے اور شعور خاک نہین - فرمائیے کسی صاحب نے اسکی کچھ تشریح کی ہے بجز دو تین شخصون کے جنکا مین نام لونگا - بھئی ہان سنا تو مین نے بھی ہے لیکن مجھے یاد نہین آتا ہے کہ کسی رسالہ مین اسکی بحث دیکھی ہو مین نے جو کچھ کہا معاف کرو اور جن لوگون نے اسکی تشریح کی ہے اونکے نام ظاہر کرو - جناب من مجھے مدت سے تلاش تھی کہ کوئی کتاب ایسی ملے جس سے الفاظ ہندی کے معنی اور محاورات معلوم ہون - بہت جستجو ہو ایک کتاب کرم خوردہ ابو الخفاش ملان عیاش علیہ الکفاش کے کتب خانہ سے دستیاب ہوئی ہے اوسکے مطالعہ سے مجھے ایسے الفاظ کی بہت تحقیق ہے انشاء اللہ تعالی مین اپنی معلومات کے الفاظ کو آپ کے حضور مین وقتاً فوقتاً پیش کیا کرونگا لیکن آپ اوسکو شائع ضرور کیجیئے گا تاکہ اور بھی بندگان خدا مستفید ہون فی الحال اسی کو چھیڑتا ہون (بدانکہ) لاحول ولاقوۃ فارسی کا چونکہ مین منشی ہون فارسی لفظ قلم سے نکلیگا جاننا چاہیئے کہ پونگا بروزن چونگا بھائی فارسی یعنی پے واو پیش پو نون ساکن کاف فارسی یعنے گاف الف زبر گا لفظ ہندی ہے مگر ابو الا مال مولوی ٹمان شاکر نگری اپنی کتاب لغات ہندی مین فرماتے ہین کہ دراصل یہ لفظ بھونگا یعنی بے ہے واو پیش بھو نون ساکن کاف الف زبر گا بھونگا جسکے معنی بیوقوف بے عقل کے ہین دکھنائی کتاب الجاموش مگر ابو الشیاطین ملان ... مہوبان گرمبوئی جامع اللغویات مین اسکے معنے فرماتے ہین کہ جناب ابو الامان مولوی ٹمان مغفور کو اسکی تحقیق مین شبہہ واقع ہوا ہے دراصل یہ لفظ پونگا بروزن چونگا ہے اور پونگا اوسکو کہتے ہین کہ چھوٹے لڑکے دیہات مین گھی لگا کر لانبا لانبا لپیٹ لیتے ہین کھیلتے جاتے ہین اور اوسکو کھاتے ہین گو ظاہر مین وہ کوئی عمدہ چیز نہین اور نہ اوسمین شیرینی ہے مگر لڑکے بہت خوشی سے کھاتے ہین کیونکہ ٹھیک قاعدے سے آکر کھانا کھائین تو عصر ... سے کھیل مین حرج واقع ہو اور اسمین لطف یہ ہے کہ ہاتھ مین دبا ہے جب چاہا کاٹ کر کھا لیا اور کھیل سے نہ چھوٹے اسی لیئے پونگا لڑکونکو عزیز ہے اور یہ لفظ نکلا ہے پونگ سے جو ایک ہڈی کا نام ہے پونگا بشکل اوس ہڈی کے ہوتا ہے لہذا پونگا اوس انسان کو کہتے ہین کہ ظاہر مین بیکار اور باطن مین کام کا آدمی ہو اور طویل قد کو بھی بعض بعض کہتے ہین اسی پر سب علمائے جنگل کا اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

راقم

ح م ن

لبسلم

بے پنیک کا افیون

اودھ پنچ - آپ تو نہین ہین -

بردہ فروشی

یوروپین تہذیب کا بہت بڑا اعتراض بردہ فروشی پر ہے اور فی الواقع ہمارے نزدیک بھی بردہ فروشی کا انسداد جہانتک ہوسکے کوشش کیا جائے انسان اصل آفرینش مین آزاد ہے پھر اوس آزادی کا خون کرنا اور اسکو دنیا کے فوائد سے متمتع ہونے کا بیش بہا موقع نہ دینا اسکی خواہشات کے سیلاب کو روکنا بیشک ناانصافی ہے -

یوروپ کی سلطنتین اس قبیح رسم کے موقوف کرنے پر تہ دل سے متوجہ ہین اور عنقریب اسکی خاطر خواہ بیخ کنی ہو جائیگی -

بھیڑون کے گلہ کی طرح انسانون کو بیچنا لاحول ولاقوۃ کیونکر مسلمانونکو پسند آتا ہے یہی ایک بہت بڑا اعتراض اہل اسلام پر ہے جو اپنی آرام طلبی کاہلی جہلی نااتفاقی کے دلدل مین گلے تک پھنسے ہوئے ہین اور آنکھون پر جہالت کا پردہ پڑا ہوا ہے انکے حواس امتیار کا مرکز ہو گئے ہین اس سبب سے یہ اپنی جہالت کے اندازہ کرنے سے بھی محروم ہین -

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دول یوروپ مین انگلستان کے دماغ مین خاص الخاص رحمدلی اور رعایا پروری کے خیالات قوت کے ساتھ پیدا ہوتے ہین رعایا کے ساتھ جو برتاو انگلستان کا ہے اوسکا عشر عشیر بھی دوسری سلطنتون مین نہین ہے لیکن باینہمہ تعزیرات ہند کے دفعہ ۶۲ مین بالصراحت یہ حکم موجود ہے کہ جب مجرم کسی جرم کی پاداش مین سزای موت

کا مستحق ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اوسکی جملہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ ضبط کرے
اسی طرح دفعہ ۱۲۱ و ۱۲۲ مین اور مسلمان بہی خاص قومون کے اسیرون کو بیچتے
ہین پہر اگر اہل اسلام نے اپنے دشمن کی اولاد کو حالت قیام عداوت بیچا
اور آپ نے درحالت عداوت وغیرہ درحالت عدو و تجرم اوسکی جائداد کو
ضبط کرکے اوسکے اہل و عیال کو محتاج اور فقیر بنا دیا تو فرمائیے کہ کون اچھا رہا۔
جو اہل اسلام بردہ فروشی کرتے ہین وہ لونڈی غلام کو ہر طرح کی آسائش
دیتے ہین وہ اونکے کہانے پینے کی کپڑے کی دوا کی فکر رکھتے ہین البتہ
تعزیری طور پر اونکی آزادی کو چھین لیتے ہین فرق اگر ہے تو صرف اسقدر ہے
کہ قیدیون کو وہ خوراک نہین ملتی جو غلامون کو ملتی ہے نہ ویسا کپڑا ملتا ہے
پہر اہل اسلام پر معترض ہونا اور خود اوس سے سخت برتاؤ کا برتنا واہ رے
انصاف ۔۔

راقم
ایک مسلمان

پاکیزہ خیالات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۵ جولائی ۱۹۰۸ء

ماسٹر۔ بیشک دیسی ریاستون مین خصوصاً حیدرآباد کے انتظام مین تو مین پوری آزادی اور
رشوت اور ہر مذہب کے فرقون مین دیکھتا ہون اور انصاف بہی روئداد
واقعاتی پر اچھا ہوتا ہے لیکن عہدہ دار لوگ پورے قانون دان نہین ہین
اس سے قانونی بحثین کم ہوتی ہین اور دیانت مین تو بیچارے عبدالسبحان نے
بٹہ لگا دیا۔

شاگرد۔ حضرت قانون دانی کیسی جیسی برٹش گورنمنٹ کے عہدہ دارون مین ہے
اور آپ نے دوسرے فقرے مین صرف بیچارے عبدالسبحان ہی کا نام لیا
دوسرے صاحبان بہادر کو جنکے مقدمات دائرہ ہو کر داستانین درج اخبار
ہو چکین کیون چھوڑ دیا یہ کیا بددیانتی نہین ہے۔

ماسٹر۔ دیکھو کیسے کیسے لائق جمع ہین اور کتنے روپے حق رسی کے لیے رکھے گئے
ہین اور کیا اچھا انصاف ہوتا ہے قانونی مسائل کا انکشاف کس
باریکی سے ہوتا ہے نظائر مین جو فیصلے چھاپے جاتے ہین کس زور کے
ہوتے ہین جنکے دیکھنے سے آدمی برٹش حکام کی قانونی لیاقت کا
اندازہ کر سکتا ہے کتنے مقدمات پریوی کونسل وغیرہ انتہائی عدالتون
سے تجویز ثانی وغیرہ کو پلٹتے ہین اور پہر جاتے ہین اور تجویز ثالث اور ثالث
اور رابع کی انتہے بڑے بڑے حکمون مین گنجائش دیگئی ہے یہ بات
یہان کہان ہے۔ اور آخری بحث کو جانے دو کیونکہ ذاتی بحث کا یہ
موقع نہین ہے۔

شاگرد۔ افسوس (اپنے ہی دیدے کھوئے) والی مثل مجھ پر پوری ہوئی
بس معاف کیجیے ایسی قانون دانی سے وہی مثل ہوئی ؏

ہماری جان گئی آپکی ادا ٹھہری

تمام رعایاے ہند تو لڑتے لڑتے تباہ ہو گئی اور ریاستین ٹھگ گئین
جس جائداد کے واسطے مقدمہ دائر کیا تھا اوس سے بڑھکر خرچ
پڑ گیا دوا دوش حیرانی پریشانی اوسکے علاوہ تب بہی یہ امر صاف
نہوا کہ فریق مغلوب کو بالکل مایوس ہو جانا چاہیے وہ خود تھک کر بیٹھ جائے
فیصلہ ابہی کا تو نام ہے زکہ اوپر گھر سے لیجاؤ) رہا سہا اثاث البیت
بہی نذر عدالت کر آئے آخر جب کچھ نرہیگا ایک فریق تھک کر
بیٹھ جائے گا ایسی ہی قانونی لیاقت اور قانون دونون کو سلام ہے
دیکھئے پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان اجودہی بٹی مرغا الٹا ذبح
ہو کے جیئے گا ۔ مین آپکی دیر سے جو مغز پاشی کر رہا تھا کہ اصول ممالک محروسہ
کا برتاؤ دیسی ریاستون کے حق مین سم قاتل ہے اوسکو آپنے
ابتک سمجھا ہی نہین ۔ بجائے اس جنگ انداز ان کے دیسی ریاستونکو
اسمین کوشش کرنا چاہیئے کہ جہانتک ممکن ہو رعایا مین باہمی نزاع
ہی کم واقع ہو اور اگر ہو بہی تو بذریعہ ثالثی وغیرہ ایسا انفصال باہم کرادیا جائے
کہ فریقین مین کوئی تعدد اور تکرار باقی ہی نرہے ۔ اور عدالتون مین یہی اصول
ذہن مین رکھکر فیصلہ جس سے مراد نزاع کا توڑ دینا ہے کیا جایا کرے
تاکہ رعایا امن سے بسر کرے امن اسکا نام ہرگز نہین ہے کہ لاٹھی تلوار
بندوق سے نہ لڑین عدالت مین لڑتے لڑتے تباہ ہو جائین جسکا اثر
دونون فریق کے تمام خاندان پر عمر بہر پڑا کرے ۔

ماسٹر۔ اچھا بھئی یہ بہی سن لیا ۔ لیکن اب یہ بتلاؤ کہ تمہارے نزدیک تعلیم کیا
ایک قلم اوٹھ جانی چاہیئے ۔ اور ایجوکیشنل کانگرس کو خاک مین
ملا دینا لازم ہے ۔

شاگرد۔ اے جناب آپ تو خفا ہو گئے حضرت مناظرہ و بحث مین اسکی
نہین سہی ۔

ماسٹر۔ نہین مین خفا نہین ہوا ۔ مین تعلیم یافتہ ہون میرے نزدیک بحث
مین آزردہ ہونا سخت معیوب ہے ۔

شاگرد۔ پھر مین جرأت کرتا ہون ۔ تعلیم کا تو مین مخالف نہین ہون بلکہ جو آجکل
عام تعلیم جو ہم دیکھا جا رہا ہے اوسکا مخالف ہون اور طریقہ تعلیم کے
اصلاحات کیطرف آپ لوگون کی اور نیز ایجوکیشنل کانگرس کے
ممبرون کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہون ۔

ماسٹر۔ مین تو انگریزی تعلیم یافتہ ہون تم الفاظ و اصطلاحات عربی معنے کے
طور پر بیان کر جاتے ہو یہ بڑی مشکل ہے ۔

اے جناب تعلیم مین جو تقسیم ہو رہی ہے کہ چمار مہتر پاسی لوہار ۔
کرمی سنار وغیرہ وغیرہ جمیع فرقہ جات کی جو گیری بھرتی جو ہو رہی ہے

جسکو مین پہلے بیان کر چکا ہون ایک تعلیم اوسکا موقوف ہونی چاہیے۔ کیونکہ جبتک یہ نہوگا نہ علم اور اہل علم ہی دونون بلکہ جملہ صناعت وحرفت خاک مین مل رہیگی۔ یا اگر بالفرض بعد علم حاصل کرنیکے کسیطرف کوئی پیشہ نہ سیکھا تو علم بیکار حاصل کرکے اسکا مصداق بنیگا۔ دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔

ماسٹر۔ ہان اسسے مین سمجھا کہ تعلیم کو اوٹھانا تم پسند کرتے ہو گو ضمناً اوسمین اپنی شریف قوم کی ہی بھلائی نکلتی ہے۔ لیکن دوسرے الفاظ مین اور پہلو سے اسکے نقصانات کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

شاگرد۔ ماسٹر صاحب اب آپ تو نری ہٹ دھرمی کرنے لگے مین نے اسوقت اپنے خاص فائدے کی کوئی بات نہین کہی بلکہ عام رعایا بہند اشراف و اجلاف اور ہر پیشہ ور کی مفید باتین بیان کی ہین اب بھی آپکو کچھ شک باقی ہے تو پہر سے سہی

ماسٹر۔ نہین نہین اسمین شک نہین کہ صناعت اور حرفت کو ترقی پکڑنے سے ضرور عام رعایاے ہند اور ملک کو فائدہ پہونچیگا اسکو مین ضرور تسلیم کرتا ہون۔

شاگرد۔ پہر آپ کیون مجھپر خود غرضی کا الزام دوسرے الفاظ مین لگاتے ہین

ماسٹر۔ اچھا طریقہ تعلیم مین کیا اصلاح ہونی چاہیے۔

شاگرد۔ یہ جو بیس بیس کتابین کورسون مین رکھی گئی ہین اور اونمین اکثر بیفائدہ اور بیمصرف اسمین کمی ہونا چاہیے۔ اور آیندہ وہ کارآمد چیزین کورسون مین سکھائی اور پڑہائی جائین جس سے اسکول سے نکلنے کے بعد پہر تضیع اوقات دوبارہ نہ کرنا پڑے جتنی خدمات کہ انتظام ملکی کے لیے متعلق اہل قلم ہین اون سب کو غور کرکے ایسی مناسب تجویزات کہ ہر درجہ کا پاس شدہ جس خدمت کے لیے مشروط کیا گیا ہے اوسمین وہ بندہو براق اور تیار نکلے۔ اور تاریخ اور جغرافیہ اور اقلیدس وغیرہ جواب ہر درجہ مین لزوماً رکھی گئی ہے آیندہ اپنے ضروری کامون کے درجون مین رکھے جائین۔ استعداد نوشت و خواند حاصل کرنے کے لیے بنظر حفظ مذاہب و اخلاق وہ کتابین نہ پڑہائی جائین جنمین تعصباً مذہبی کو دخل دیکر کسی مذہب پر حملہ کیا گیا ہے جیساکہ اکثر تاریخات اہل یورپ مین ہوا ہے۔ بجاے انکے وہ تراجم جو مسلمانون اور ہندوؤن کے اخلاق اور تمدنی مسائل کی کتابون کے ہوئے ہین اونکو پڑہائی جائین۔ کیونکہ اکثر مذہب کے اخلاقی اور تمدنی کتب کا ترجمہ انگریزی مین ہو گیا ہے۔ اس سے اوّل تو فائدہ یہ ہوگا کہ جو تنفر مذہب کے جاننے سے عام دلون مین جما ہوا ہے جاتا رہیگا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جیسے عربی فارسی وغیرہ مین بدیہی کتابین ... کو سمجھ لیا ہے وہ بہت جلد حل نکلیگا صرف نہ ... زبان ... کی مشکل اوسپر رہیگی۔ اور اگر نہین پڑہا ہے تب بھی اپنی قومی اخلاق اور ملکی تمدن سے تو واقف ہو جائیگا۔ جس سے مذہب مخالف کا اثر اوسپر بہت کم ہو ویگا جو اوسکو اپنے خاندان اور کفو مین گمشتہ ہونے سے بچائیگا۔ اور اصل مطلب دنیوی یعنی انگریزی نوشت و خواند کی استعداد وغیرہ کافی اوسے ہو جائیگی جسکے ذریعہ سے اگر وہ چاہیگا تو دوسرے علوم مروجہ زبان انگریزی بھی حاصل اور مطالعہ کر سکیگا۔ مین جہانتک غور کرتا ہون اس طریق سے کوئی نقصان طالبعلمونکو نہین پہونچ سکتا۔

ماسٹر۔ تاریخ اور جغرافیہ اور اقلیدس سے تو تم بہت خفا معلوم ہوتے ہو کیا تمھارے نزدیک یہ کارآمد نہین ہین۔

شاگرد۔ نہین مین انکو بیکار نہین سمجھتا اگر جس طریقہ سے اور عام لوگون کو یہ پڑہائی جاتی ہین بالکل بیکار ہین خصوصاً علم تاریخ کہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جب انسان کو استعداد ہو جاے تو کتابین جمع کرکے ایک نگاہ دیکھ سکتا ہے جس سے طبیعت کسیقدر محظوظ بھی ہو سکتی ہے اور جغرافیہ اور اقلیدس وغیرہ علوم ہی اپنے اپنے موقع پر اگر سکھائے جائین تو کچھ بیجا نہین۔ لیکن نوعمر اور نوآموز بچونکو جنکو دیگر قسم کی استعداد حاصل کرنی ضرور تر ہے اس بھاری بوجھ کے نیچے دبا دینا اونکے سن و اوقات کا ضائع کرنا ہے اور پہر اونکو زبانی یاد کرواکے امتحان لینا اور بھی غضب ہے جو بہت سے ضروری فائدون سے اونکو باز رکھتا ہے پہر کیسے اونکے حق مین انکو مفید سمجھا جاسے یہ ایک مشہور مسئلہ ہے طلب الکل فوت الکل اور اسیطرح ایک اور قول مشہور ہے یکے را بگیر دیگر یرا دعوی کن۔ جب ضروریات اور لابدی تحصیل علم سے فارغ ہو چکے اور کوئی شخص کوئی دوسرا علم بھی سیکھنا چاہے تو اوسکو اختیار ہوگا۔ لیکن پیش از پیش غیر ضروری چیز کو ہر شخص پر لاد دینا کوئی عاقل پسند نہین کر سکتا۔ کیا آپ فرما سکتے ہین کہ یہ چیزین گرامر سے حساب سے یا دیگر ایسی ہی ضروری چیزون سے زیادہ ضروری اور بہتر ہر شخص کو ہین اسکے ساتھ ہی مین اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اگر کوئی طالب علم ریاضی وغیرہ کی تکمیل کرنا چاہے تو ضرور اوسکے حوصلہ کو پورا ہونا چاہیے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مناسبت طبعی طالبعلم کا دیکھ لینا ہے متعلقون پر فرض ہوگا بعدہ تکمیل علم و عمل کرانا نہ یہ کہ صرف علم ہی کی تکمیل کرادیجاے اور جو اوس علم کا حاصل ہے یعنے ایجاد صنائع و آلات وغیرہ سے وہ نابلد رکھا جاے + باقی آیندہ

راقم

ایک منتظم

مضامین غیر

عید قربان ہے یہی دن تو ہے قربانی کا
آج تو تیغ کے مانند گلے مل قاتل +

ہائین ہائین غیر باشد - آج برس برس کا دن - خوشی شادمانی کا روز - عید کا تیوہار نہانے دھونے - عطر کپڑے جوڑے چکیلے کپڑے پہنے - معہ سیر تفریح خوشی منانے کا موسم - دوگانہ شکر ادا کرنے - باہم بغلگیر ہونے کا وقت - پلاؤ - قورمہ - کباب - کوفتہ کھانے کا موقع - اور ایسی بیٹھکی - واہی تباہی - بے اٹکل باتین - بھیڑ - بکری - خصی - اونٹ - دنبہ وغیرہ کے عوض - اولٹے اپنے ہی گلے پر چھری پھیرنے کی التجا - اپنی ہی بوٹی بوٹی چیل کوون کو کھلانے کی آرزو! چپ رہو جی - خدا نا کردہ - کہین بی گھر بسی سن پائین گی تو خدا کی قسم ابھی ابھی اپنا گلا کاٹ کر داخل قربانی ہو جائینگی - بھلا کوئی بھلا بشر - مرد مسلمان - ایسے حسرت انگیز بہجت بیز موقع پر اس قسم کی بدفالی - اسطرح کی ناشدنی باتین منہ سے نکالتا ہے - کبھی نہین ہرگز نہین - ایسی باتین تو ان فرقت زدہ عشاق کے لیئے موزون ہین جو زندگی سے بیتنگ آکر فنا فی العشق ہونے کے اشتیاق مین - عید کے روز بھی ڈھب سے موقع پاکر اپنے بیرحم معشوق سے کہین - کاش آج ہی ایک مرتبہ مانند تیغ گلے مل جا کہ بیٹھے - کے لیئے حسرت و یاس کے ساتھ جیا ارمان کا بھی کام تمام ہو جائے - تمکو بھلا سرکار کی عنایت - گورنمنٹ کی مہربانی سے کس چیز کی ہوس - کس بات کی آرزو - کچھ بھی نہین سے

نہ وصلت کی خواہش نہ فرقت کا غم
نہ غیرونکا شکوہ نہ عشق صنم

سرکار کا دیا - گھر مین سب سامان عیش مہیا - کھاؤ پیو کودو - توند بہلاؤ - ٹانگ پھیلا کر خراٹے لگاؤ - دنیا دن مزے اڑاؤ - کیا مجال جو کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا - خلل در آرام دینا کیا معنے ذرا آنکھ تو دے - چہ خوش - خشکہ ماشاء اللہ جزاک اللہ اس لسانی کے صدقے اس الفاظی کے قربان - کیون نہو شاباش - کہنے کو تو سب کچھ کہ گئے اور اس خوبصورتی کے ساتھ گویا صاحب لوگون کیطرح بے غم و غش چین سے سارے ہندوستان کی حکمرانی فرما رہے ہین - مگر سلامتی سے سب لغو محض اور بنیا اخباری باتین - معلوم ہوتا ہے اندرون خانہ سے کچھ دولت ہاتھ آگئی ہے جو بے کھٹکے دونون وقت پکی پکائی کھا کر چارپائی کے بادہ کرسی کے بید توڑتے جاتے ہین - لو بیکار مباش کچھ کیا کر کے لحاظ سے کاٹھ کی ہنڈیا مین ڈھائی چاول گلائے جاتے ہین - ورنہ یہ خیالی پکر کو دھما چوکڑی نہ سوجھتی - سارا نشہ ہرن ہو جاتا - بندہ پرور آپ کیا جانین منہ مین کیسے دانت - پیٹ مین کیسے آنت ہوتی ہین - یہان ایک تو پہلے ہی سے مفلسی مین آٹا گیلا - گھر مین چوہے ڈنڑ پیلتے ہین معروف - دوسرے گرانی کی بلائے ناگہانی - قحط کی ناخواندہ مہمانی - تیسرے کار آب رسانی آفت آسمانی - لم ٹیل فلانیال - چوتھے - آئے دن بخار - چیچک - ہیضہ - انفلوئنزا - گرد آوری - خانہ تلاشی مین مستعد - پانچوین ٹکسون کی بھرمار - دیو کیطرح سر پر سوار - گلا گھونٹنے کو تیار - چھٹے - مرے پر سو درے - نئی بلا تازہ مصیبت - بارش کی قلت گرمی کی شدت - کاشتکار پریشان - خلقت حیران - موشی نیم جان - غرضکہ ایک سر ہزار سودا - ایک انار و صد بیمار - ایک انگور و صد زنبور - شاعر صاحب تو صرف صدمہ فراق سے دق ہو کر گلا کٹانے کے لیے لگے خوشامدین کرنے - اور یہان تو متعدد ترددات - متواتر تفکرات - حلقہ زن - پھر کیا وجہ ہے کہ اس مبارک دن مین تیغ کی طرح گلے ملنے کی آرزو نہ کیجائے - مثل مشہور ہے - ہم خرما و ہم ثواب - نجات دنیوی کے علاوہ - سعادت دینی گھاتے مین - الٰہی توبہ - پھر وہی ناگفتنی باتین - ناشدنی الفاظ - ارے میان - آج خوشی کا دن ہے خوشی کا - رونا رونے دکھڑا گانا کا وقت نہین - آنسو بہانے - ماتم کرنے کے ایام آئندہ آئین گے - ابھی خوشی آپ کرین - یا آپ کے ... چہ غم - پیٹ بھرے - بیفکرے - یہان تو بس خوشی اسی مین ہے کہ دلی آرزو - منہ مانگی مراد حاصل ہو - کوئی اگر تیغ کی طرح گلے ملجائے اور سارے جھگڑے بکھیڑے سے تکو خلاصی نصیب ہو معاذ اللہ - لاحول ولا عجب بیوقوف آدمی ہو - ہزار کہو مانتے ہی نہین - بھلا قدرتی معاملہ خدائی کارخانہ مین انسان کا کیا بس - ہماشما کا کیا زور - مرضا - آدمی کو چاہیئے کہ ہر حال مین صبر و شکر ضبط و استقلال اختیار کرے - دل مین اچھی طرح سمجھ لے کہ فعل الحکیم لایخلو عن الحکمت مرضی مولا از ہمہ اولا خیر یہ سب باتین کسی اور وقت کے لیئے اٹھا رکھو - یہ بتاؤ کہ ابکی کوئی بقرعیدی بھی تصنیف کی ہے یا نہین - واللہ کان مشتاق - دل بیچین ہے - جلد کوئی پھڑکتی ہوئی بقرعیدی سناؤ - اے واہ - چہ خوش - چرا نباشد ع

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری +

یہان تو کثرت ترددات - ہجوم تفکرات سے طبیعت منتشر - دماغ گھنچکر ہو رہا ہے اور آپکو مارے خوشی کے بقرعیدی کی سمائی ہے ماشاء اللہ - کیون نہو - سچ ہے - ساون کے اندھے کو ہری ہی ہری سوجھتی ہے خدا قسم مین نہ مانونگا تم نے بقرعیدی ضرور کہی ہوگی - بھلا تم اور ایسے موقع پر چوک جاؤ - ممکن نہین پناہ بذات خدا - تمکو تو کسی طرح یقین ہی نہین ہوتا - ارے بھئی فکر و غم مین ہوش ٹھکانے نہین پھر کچھ کہین بھی تو کیونکر - اور کیا خاک دھول بکان کے پھول یہ سب اطمینان کے شغل - دلجمعی کے مشغلے مین نہ بہتیا - ہزار حیلے کرو لاکھ بہانے نکالو - مجھے اعتبار نہین - مین نے دیکھا ہے کہ انتشار و تردد ہی مین تم اکثر شعر گانٹھا کرتے ہو - بس اب زیادہ خوشامدین نہ کراؤ - جلدی سے کوئی گرما گرم - تر تراتی بقرعیدی سنا دو - حضرت آپ نے تو ہمارا ناک مین دم دم مین ناک کر دیا - کسیطرح مانتے ہی نہین - پیچھا چھوڑانا دشوار - جھٹکارا امانا مشکل خیر سنیئے - فی البدیہہ تصنیف کی ہے - لیکن پیشتر دو باتین عرض کر دینا ضرور ہین اول امسال بھی اگرچہ رویت ہلال مین اختلاف ہوا - تاہم یقین کامل ہے کہ ابکی حج اکبر ضرور ہوا ہوگا - دوم کار خیر مین توقف کرنا - ذیگر امور مین عجلت کرنے سے بھی زیادہ خراب ہے کیونکہ مبادا وقت گذر جائے اور آخر مین کف افسوس

مناظرے - پس بلحاظ اسکے قربانی کیطرح بقر عیدی کے مصرع اول پڑھنے مین نہایت جلدی کرنا چاہیئے ورنہ ذرک ذرک کر زبان چلانے مین اندیشہ ہے کہ کہین مصرع ثانی بریدہ ہوکر اوکھڑ جائے اور تمام ہونے مین دقت پیدا کرے - لے ان ذرا بغور ملاحظہ ہو -

بقر عیدی

کعبہ مین اس سال اکبر حج ہوا! | مومنون کو چاہیئے شکر خدا
مومنون پڑھ لو نماز عید کو | ایسے حج کے حق مین لیکن ہو دعا

!!! سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا تڑپتی بقر عیدی ہے - بس کیجیئے بس - بخدا آدمی سے مرغ بسمل بنا دیا آپ ہی کا حصہ ہے - واہ رے کیا چٹ پٹی طبیعت پائی ہے - مرحبا مرحبا - تسلیم تسلیم - آداب آداب - جناب نے بڑی قدر دانی فرمائی مگر افسوس ہمین مطلق خوشی نصیب نہین ہوئی - کاشش گردش لیل و نہار - حوادث روزگار - ترددات گوناگون - تفکرات بوقلمون سے دم بھر بھی مہلت ملتی تو شعر و سخن کا لطف - عیدی بقر عیدی کا مزا دکھاتے *

الراقم

یہ زمین ہے بے وفا یہ آسمان بے مہر ہے
جی مین آتا ہے نیا عالم کرین ایجاد ہم
(شیخ ظریف)

سربستہ خیالات

بنام

لارڈ لینسڈون صاحب بہادر بالقابہ

لاٹ صاحب - ہندوستان کے اندرونی و بیرونی خدشون اور بکھیڑون نے آپ کو براے چندے سخت خلفشار - اوجھن - پیچ مین ڈال رکھا ہے - اوسپر طرہ یہ کہ دیسی ولایتی اخبارات کی غوغاے بے ہنگام اہل الراے حضرات کی نکتہ چینی - ممبران پارلیمنٹ کی ہندی کی چندی نکالنے والے سوالات او پوچھ پاچھ اور بہی ناکون دم اور دم مین ناک کیے ہوئے ہوئے ہے - اب کسی صاحب کو نکتہ چینی اور مباحثہ سے اتنی فرصت ہی نہین ملتی کہ آپ کی پیچیدگیون اور آپکی پر مغز پالیسی کی باریکیون پر غور کرے - کیا احمقون کا ڈربہ کھل گیا ہے - اور کیا عقلین ہو گئی ہین کہ - اتا ؤن قانون کرنے کے کوئی صاحب بہی دو گھڑی کے واسطے آپ کے سراپا حیرت - بہوت دل و دماغ کی نازکخیالیون کی تہ تک پہونچنے کا قصد ہی نہین کرتے - مگر یاد رکھیے کہ بندہ احقر ہمیشہ سے آپ کے الجھے ہوئے سوت "ڈالی" پالیسی کی عقدہ کشائی مین مصروف رہا ہے اور آپ کے افعال اضطراری و غیر اضطراری کو ہمیشہ نظر تاسف سے دیکھا کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت آپ ہی محض نیک نیتی اور بے شر فساد والی طبینت ہی کے یہ نتائج ہین اور ہرگز اسمین کوئی خطا ایسی نہین جو عمداً یا قصداً ہوئی ہو - بس آج بہی حسب عادت قدیمہ آپ کی کارروائیون کو اوسی نظر سے دیکھا چاہتا ہون - اور آپکی ہم آوازی کے واسطے قلم کی زبان سے کچھ عرض کرتا ہون -

لاٹ صاحب - بلاشک منی پور کا ہنگامہ ایک "خفیف سی بات" کی حد سے بڑہا ہے بڑہتے بڑہتے ایک "عظیم الشان واقعہ" تک پہونچ گیا اور خدا جانے کیا سے کیا ہوگیا اور انگریزی پبلک کی غیر معمولی توجہ نے چھیڑتے چھیڑتے بتنگڑ کا پھوڑا بنا دیا - بلاسے ان حضرات کو ایک اچھا سبجکٹ ہاتھ آگیا اور وہ اسکو بہی ایک اعلے درجہ کی پیچیدگی اور غائر پالسی پر محمول کرنے لگے - حالانکہ فی الحقیقت آپ بہی اوسوقت تک جبتک مسٹر کوئنٹن اور اونکے اسٹاف کی تباہی و بربادی کا مضمون آپ کے گوش زد ہوا ہرگز یہ نہین سمجھتے تھے کہ یہ خون کبیسان اسقدر رنگ لائیگا اور آگے چلکے عام خیالات اسقدر بے طرح متوجہ ہو جائینگے ورنہ بیشک آپ پہلے ہی سے تمام بندوبست کر لیتے اور سب باتین بنا چکے ہوتے - کیا کیجیے - واللہ باللہ عجیب گھبراہٹ ہوئی کہ یکایک آپ کو تمام باتین بنانا پڑین - اور واقعہ پر واقعہ گڑہنا پڑا - اودہر تو ٹوپی لنگوٹی کا سنبھالنا ملٹری خدمات کی نگرانی کرنا اور پالسی کا لحاظ رکھنا ادہر یہ غل غپاڑا یہ ہنگامہ [illegible] کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی - منی پور - جوبراج - ریجنٹ - سیناپتی - کوئنٹن گرم وڈ کے نام سنتے سنتے کان بھر گئے - دم اوبجھ گیا - چارون طرف یہی غل غپاڑا گلی گلی یہی چرچا کو بکو یہی تذکرہ - پارلیمنٹ مین ممبرون کی وہ بکواس کہ پناہ بخدا وہ سوالات کا ریلا کہ بیچارے سکرٹری آف اسٹیٹ اور انکے انڈر صاحب بہی بوکھلا گئے - یہ کیون ہوا - وہ کسواسطے کیا گیا - اسکی کیا ضرورت تہی - اوسکا کیا موقع تھا - اسمین کیا مصلحت تہی اوسمین کیا حکمت تہی - یا اللہ یا اللہ - صاحب لوگون کے مزاج کا تھرمامیٹر آج ہزارون درجہ چڑہا معلوم ہوتا ہے - بلا کی شورش نہایت درجہ تیزی ہے - خدا ہی خیر کرے پھر ایک مصیبت ہو تو کہی جاے - آپ بیچارے پر ہر طرف سے گھبراہٹون مصیبتون کی یورشش تہی - منی پور کا معاملہ ختم نہوا تھا - جی مضطرب تھا طبیعت ہٹے سے اوکھڑی ہوئی تہی ہی کہ سرحد پر کم بخت افغانی بھائیون نے گرما گرمی دکھائی - سرکاری فوجون کو موت کے گھاٹ اتار دیا لوٹ مار - لڑائی بھڑائی - کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا - ایک سر ہزار سودا آخر آپ بیچارے کیا کیا کرتے - منی پور کے کاغذات درست کرتے - پارلیمنٹ کے سوالات کے جواب دیتے یا سرحدی قضیہ چکاتے - آخرش وہی جو ہونا تھا کہ سب کام ابتر ہو گئے - نتیجہ یہ کہ کوئی کام باحسن وجوہ انجام نہ پہونچا - اور غضب یہ کہ آپ کے ماتحت حکام جن پر آپ کی نیت و ارادے کا اثر اچھی طرح پڑ چکا تھا بہی اسی مرض گھبراہٹ مین مبتلا ہو گئے - انھون نے کہا کہ

بہتے دریا مین ہاتھ دہو لو تم

وقت اچھا ایسا موقع کبہی کیون ہاتھ لگنے لگا جو کچھ کرنا دہرنا ہو کر دہر لو - اور

اے زر فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

ہندی تاجر اور اوسکی حالت

(جنوبی افریقہ کی نوآبادیون سے انگریز تاجران ہندوستانی کو نکالے دیتے ہین)

اسلام سے جسکو ابتک قریب ہزار برس کے ہوتا ہے قوم ہنود فارسی کی تحصیل مین وہی کتب اہل اسلام کی بلا کسی قسم کی شکایت پڑہتے ہین۔ اور یہ بہی نہایت ضروری ہے کہ امتحان سے یہ قید اوٹھا دیجاے کہ اگر طالب علم کسی سبجکٹ مین پاس نہ کر سکے تو صرف اوسی مین ایک سہ ماہی یا ششماہی امتحان ہوا کرے اور جن جن چیزون مین وہ پاس کر چکا ہے اونمین وہ پاس سمجہا جاے اور کلاس چڑہایا جاے اگر ایسا کیا جاے گا تو کو یا اوسکو اوس سبجکٹ مین جسمین وہ مناسبت طبعی سے ترقی کرنے والا تہا روکا گیا اور یہ امر ہر سنگ راہ ترقی علوم ہے کیونکہ تجربہ ضرور اس امر کا شاہد ہے کہ مناسبت طبعی جس چیز کی طرف ہوتی ہے اوسمین انسان بہت جلد چل نکلتا ہے۔ اور یہ بہی کچہ ضرور نہیں ہے کہ ہر شخص مین بالضرور جامعیت علوم مختلفہ کی خواہ مخواہ ہو۔ یا کچہ بہی نہ آے بلکہ جسقدر وہ حاصل کر سکتا ہے وہی سیکہنا منتہی سمجہا جاے۔ تا اوس محرومی کا لہ سے بدرجہا بہتر ہوگا۔

ماسٹر۔ بات تو اچہی تمنے سوچی مگر جب ہمارے سر سید پسند کرین اور دیگا نیشنل کانگرس کے ممبر جسمین بڑے بڑے بہی خواہ قوم کے جمع ہین۔

شاگرد۔ مین ایک ناچیز آدمی ہون چہوٹا منہ بڑی بات نہین کہتا لیکن اسقدر ضرور کہتا ہون کہ بہی خواہی اہل ملک جن ممبرون مین یہ سب زیادہ ہے اوس سے خوبی بہ ہوا اور ان کے نوابین بہت دور بیٹہے ہوئے ہین مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ غلطی اجتہادی ہے یا فقط خوشامد سرائی ہین جان بوجہ کر نہ لعنت کر رہے ہین اسکو عقل قبول نہین کرتی نیشنل کانگرس کے ہونہار نوابزادے وہ بخبر ہونگے جنکو وہ خود کسیوقت مین پکار پکار کر کہتے تہے اوسیطرح یہ بہی خلاف عقل ہے کہ قومی بہبود کا آلہ یعنے نیشنل کانگرس کو جو لوگ بیکار کرنے کی فکر مین ہین وہی قومی خیرخواہ تسلیم کیے جاوین وہی لوگ اس ابلہ فریبی مین آسکینگے جو عقل کے دشمن ہونگے اور اسکو نہ سمجہ سکتے ہونگے کہ قومی کشتی جو خود تباہی مین پڑی ہے معہ قوم ڈوبا چاہتی ہے بجاے اسکے کہ اوسکے بچانے کی فکر کیجاے کچہ لوگ عقل کے دشمن اوسکے وہ تختے کہول رہے ہین جو پانی کی سطح سے ملصق ہین وہ قوم کے ساتہ کیا کر رہے ہین یہ تو مین پہلے ہی بیان کر چکا ہون کہ اگر قومی بہلائی کی صورت خیال مین آ بہی کر سکتی ہے تو اسکے سوا اور کچہ نہین گذر سکتی ہر کہ نیشنل کانگرس کو قوت ہو اور یہ متفقہ قوت ہی کچہ کر دکہاے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے۔

(ایک چنا بہاڑ نہین پہوڑ سکتا)

پشہ چو پر شد بزند پیل را ✦

اگرچہ مین ابہی یہ نہین کہہ سکتا کہ ممبران نیشنل کانگرس کے مقاصد اتنے سوت کیا ہین اور آگے چلکے کیا ہونگے لیکن یہ امید ضرور کیجاتی ہے۔

شاید کہ ہمین بیضہ بر آرد پر و بال

ذرا انصاف تو آپ فرماییے تو کہ دوسری صورت ایسی اور بہی ہو سکتی ہے

سر سید کا یہ کہنا ہی کہ ابہی اوسکا وقت نہین آیا بالکل بے ہنگام ہے اور ہنود اور مسلمانون مین باہمی نفاق ڈالنے کی ترکیب کا ایسا تازہ نتیجہ کہ پہر صد ہا سال تک اسکے اثر سے اتفاق کی صورت نظر آنے والی نہین معلوم ہوتی۔

ماسٹر۔ بہائی تمنے بہت کچہ اپنی تقریر مین زور دیا جس سے اسقدر تو ضرور میرے دل پر اثر ہوا کہ نیشنل کانگرس سے مخالفت نہین رہی لیکن مین موافقت بہی نہین کر سکتا کہ جب تک اوسکے پورے مقاصد پر مطلع نہ ہولون شاید اوسکے مقاصد یہ نہونگے جو تم خیال کرتے ہو اور اگر ہون بہی تب بہی آپ کا نفاق مذاہب کا اختلاف اور تعصب کب اونکو راہ راست پر آنے دیگا۔

شاگرد۔ مین تو خود کہہ چکا ہون کہ پورے مقاصد کہلے نہین اسقدر ضرور معلوم ہوا ہے کہ صناعت و حرفت و تجارت کے اصلاحات ضرور اوسکے مقاصد مین ہین باقی دیگر امور کو ان معاملات ملکی سے کیا واسطہ نفاق کی بنا کہود ڈالی جایگی انشاء اللہ اور مذاہب کی آزادی کے لیئے بہی ایک حد قانونی معین کر دینا اور اوسکی پابندی پر ہر فریق کو مجبور کرنا جیسا کہ اور دیسی ریاستون مین ہے کیا غیر ممکن ہے۔

ماسٹر۔ ممکن تو ضرور ہے لیکن مشکل بہی ضرور ہے۔

شاگرد نہایت صحیح مگر بقول نیست ہے سے

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

ماسٹر۔ اچہا خیر بہائی تسلیم کیا کہ نیشنل کانگرس عمدہ چیز ہے مگر۔

شاگرد۔ قبلہ اب مگر کو گنگا مین ڈوب جانے دیجیئے صاف صاف فرما دیجیئے کہ اب بہی کچہ کسر باقی ہے تو بندہ پہر موجود ہے۔

ماسٹر۔ نہین بہائی مگر سے میرا مطلب یہی تہا کہ یہ مقاصد کیسے حاصل ہوسکینگے۔

شاگرد۔ اچہا یون ہی سہی جیسا کہ آپ فرماتے ہین مجہے اسمین بہی گفتگو نہین کہ کامیابی باسانی ہو یا بمشکل یا خدا نکردہ نہو۔ اب گفتگو اسمین ہے کہ یہ منجملہ دیگر تدابیر ایک عمدہ تدبیر اصلاحات ہے اور کوئی شخص اسکا ذمہ دار نہین ہوسکتا کہ جو تدبیر وہ کر سکتا ہے اوسمین خواہ مخواہ پورے طور پر وہ کامیاب ہی ہوگا۔ جیسے دنیا کے دیگر امور تدابیر ہین مثل زراعت و تجارت وغیرہ ویسے ہی یہ بہی ہے کیا جو شخص زراعت کرتا ہے وہ اوسکا ذمہ دار ہوسکتا ہے کہ وہ وقت پر پانی برسا سکیگا۔ یا آفتاب اور ہوا مین معتدل خاصیت پیدا کر سکیگا جو زمین زراعت کے واسطے انتہا کی مفید ہو اور اون آفات ارضی و سماوی کو روک سکیگا جو مضر ہون عاقل تو یہی کہیگا کہ نہین ہرگز نہین پہر چاہیئے کہ ان مشکلات کی وجہ سے زراعت بہی اچہی چیز تو سمجہ لیجاے لیکن دیگر کے ساتہ اور اسیطرح دیگر کاروبار

دنیوی کو خیال فرمائیے پس جب وہ سب تدابیر معیشت وغیرہ ین داخل ہین اور عمل مین لائی جاتی ہین تو نیشنل کانگریس اور اوسکے بانی لوگ کیون قصوروار ہین۔

ماسٹر۔ مین انکو قصوروار نہین تسلیم کرتا بلکہ جب وہ عام قومی فوائد مدنظر رکھکر یہ سب کچھ کررہے ہین جیسا کہ تم کہ رہے ہو تو نہایت قابل تعریف ہین۔

شاگرد۔ ماسٹر صاحب اب شک آپ دل سے نکال ڈالیئے اور یہ سمجھئے کہ کہ بیشک وہ عام قومی فوائد کے واسطے یہ خاک اوڑا رہے ہین ورنہ اسمین ذاتی فائدہ کسیکا کیا تھا۔

ماسٹر۔ بیشک بیشک ذاتی فائدے کے واسطے تو یہ کوشش نہین ہے مجھے خوب یقین ہوگیا خیر خدا اونکی سعی مشکور فرمائے۔

شاگرد۔ آمین ثم آمین ــ ہ

لائے اوس بت کو التجا کرکے ✽ کفر توڑا احد احد کرکے
دیکھو وہ دم ہمارا بھرنے لگے ✽ جو کہا تھا دکھا دیا کرکے ✽

را قـــــــــــــــم

فنا دوشر سے گریزان و بیزخدر ہون نہین ✽ خدا علیم ہے بے شر ہون گو بشر ہون مین
وہ شاخ ہون کہ نہ پھوٹی ہو جسمین اک کونپل ✽ ثمر نہین ہے میری قسمت مین وہ شجر ہون مین
تمام عمر کٹی وقت نا شناسون مین ✽ نہ جوہری کے پڑا ہاتھ وہ گہر ہون مین
نکل کے کان سے آیا بخیل ہاتھون مین ✽ کبھی نہ کام مین لایا گیا وہ زر ہون مین
وہ رد خلق ہون گر شب ہو نہین تو بجری شب ✽ جو صبح ہون تو شب وصل کی سحر ہو نہین
وہ علم ہون جسے علم سینہ کہتے ہین ✽ نہ کام جس سے لیا جائے وہ ہنر ہو نہین
وہ دل ہون جسمین تمنا کا خون ہوا ہی سدا ✽ جو پاش پاش رہا غم سے وہ جگر ہون مین
نہوگا ہوکے کوئی بھی میری طرح معدوم ✽ دہن حسینون کا معشوقونکی کمر ہون مین
وہی ہون جو کہ ہجوم الم سے بیٹھا ہو ✽ اٹھانہ زانو سے اک روز بھی وہ سر ہو نہین

خطا ہے اک میری منت تو نظم کے سر پہ
اسی سبب سے تو مشہور نظم گر ہون مین

لوکل علیہ الرحمہ

برسات کا مہینا سہی۔ عیش باغ کے میلے بھی سہی۔ ضرورت بھی سہی۔ مگر پانی نہین برستا۔ کبھی کبھی بوندا باندی ہو جاتی ہے وہی غنیمت ہے اگر نہ انحطاط یہ بھی نہو تو کسیکا کیا اجارہ۔ یہ رنگ دیکھکر ہمارے صوبے کی خدا وند نعمت یعنے نواب لفٹنٹ گورنر پہاڑ پر سے اوتر ہی تو پڑے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ پورٹ منٹو اور ریل بیگ مین بادل نہ لائے۔ بلکہ گاے بیل سمجھکر ابر کے ساتھ **ساقی** کو شامل کرکے ابرسانی کا محکمہ بعض ممبران میونسپل کمیٹی جو شہر کی اصلی حالت سے آگاہ ہین کہتے ہین کہ کمیٹی مین روپیہ نہین اگر نزدل کی آمنی مرمت ہو تو کام چلے آپ نے ایک روز کمیٹی کے چند ممبرون سے ملنے کا قرار دیا تھا کہ زبانی عرض معروض سنین گے۔ چنانچہ موافق و مخالف دونون فریق کے لوگ گئے۔ کہنا سننا تو خیر کچھ حسن ہی کردا ایسے ہے سنتے ہین انکو فہمائش کی گئی کہ لوکل سلف گورنمنٹ اسواسطے وطا نہین ہوئی کہ رفاہ و فلاح کے کامون مین حارج ہو بلکہ معین و مددگار بنو۔ باقی سرکاری امداد وغیرہ کا ذکر بعد تخمینہ وغیرہ کیا جائیگا۔ سنتے ہین ریلیف ورکس مین بہیا ... آبپاشی کا کام بھی شامل کیا جائیگا ہمارے نزدیک بھی مناسب ہے کہ تالاب یورپ کولدا جائے سنہ بارش بھی اس سال کم ہے۔ رعایا کا پیٹ پانی سے بھرنے کی سبیل کردیجائے۔ آج تک لکھنؤ والے خراب پانی پی پی کر دن ... مینے تھے اتر بھی اچھا نہوتا تھا۔ اور تکدر بڑھنے کا بھی خیال تھا۔ ... پانی ملیگا۔ صفائی قلب حاصل ہوگی۔ امراض شش و شکم کم ہونگے علاوہ حرارت زیادہ اترتا ہے۔ پانی کی چھینٹون سے خلقت کی پرورش ہوگی۔ ورسب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رعیت کا دانہ پانی اپنے ہاتھ رہے گا۔ وقت پر اگر ملا کریگا۔ صحت اچھی رہے گی کوئی مریگا نہین عیش باغ کے قبرستان کا جھگڑا اندر اندر ہو جائے گا "مردن موقوف مقبرہ مسمار ساز شد"

ہمارے چھوٹے لاٹ صاحب نے لکھنؤ مین آکر یہ کام کیئے۔

جمعہ کو تعلقدارون کے اسکول کو ملاحظہ فرمایا۔ ہفتے کو کیننگ کالج کمیٹی سے ملاقات کی۔ پیر کو میونسپل بورڈ کے ممبرون سے آبرسانی پر گفتگو فرمائی۔ راجہ للتپاری کو سند تعلقداری عطا کی۔ سنٹرل پریزن کو ملاحظہ فرمایا۔ سہ شنبہ کو مارٹینیر کالج کے اہلکارون سے ملے۔ رائل ایرشس مس مین دعوت نوش فرمائی۔ چارشنبہ کو مارٹینیر اور خورشید منزل کی عورت اور کسی روز بلرامپور اور ڈفرن ہاسپیٹل کو ملاحظہ فرمایا۔ مگر سب سے اہم اور ضروری کام یہ کیا کہ ذرا سی ترشح پر قحط کے اندیشے کو ایوان دل سے نکال باہر کیا

اب آپ کی راے ہے فصل اچھی ہوگی زراعت کو نقصان نہ پہونچے گا سبحان اللہ کہین اوس سے پیاس بجھتی ہے۔ بفرض محال اگر آج سے پانی برسا بھی تو اتنے دنون تک بارش نہونے سے جو نقصان پہنچ گیا ہے اوسکی تلافی کیونکر ہوگی ✽

مضامین غیر

ورق ہی دفتر دنیا کا اب ہے کیا اولٹا
کہ راستباز بہی چلتے ہین راستا اولٹا

تعلیمی کانگریس کی رپورٹ چھپی اور نظم محمودی نکلی اسپر ہمارے آزاد صاحب نے بدیشگی اعتراض کر دیے تھے۔ غضب خدا کا اور باتون پر تو یہ حضرات نکتہ چینیان کرتے ہی تھے ابتو ادہر طرف بہی توجہ ہوئی۔ سبحان اللہ واہ واہ یہ لیجیے نظم محمودی جو بالتشبیہ کسی مقدس کتاب سے مرتبہ مین کم نہین اوسکے بہی نلکے اوڑانے جانے لگے۔ قبلہ بندہ یہ مضمون نگاری و راے زنی معمولی باتین نہین کہ جو چاہا انٹ سنٹ اوڑا دیا۔ یہ مہین کام شاعری کی رنگ آمیزی ہے جس سرزمین کی حکومت خدا نے اپنے آب ماہ دولت وا قبال کے زیر فرمان کی ہے ابہی وہ کتابین آپ نے پڑھی بہی نہونگی وہ تو کہیئے خدا بھلا کرے ہمارا ایکبار بہ شوق کے لندن گئے اور وہان کے عجائب خانہ مین جا کے یہ علم تحصیل کیا خیر قصہ کوتاہ ان بکھیڑون سے کیا مطلب اب جوابات سُنئے آپ بہی قائل ہوجائیے ہان صاحب تو بہت بڑے اعتراض بہی دو تین ہین۔

نمبر ۱۔ قافیہ تنگ چارون جگہ حیات حیات حیات حیات۔ سبحان اللہ۔ یہ عیب ہے کہ صنعت ذرا معنون کی طرف توجہ فرمائی ایک جگہ حیات بمعنی زندگی دوسری جگہ اسم۔ حیات تیسری جگہ اسم سردار ممدوح چوتھی جگہ تخلص کیونکہ وہ شاعر بہی تو ہین چلیے ایک اعتراض تو غائب ہوا۔ دوسرا اعتراض زبردستی کا ڈھکوسلا کہ صاحب ناموزون ہے تقطیع کیجیے تیسرے مصرعہ کی دُم بڑھی ہوئی ہے تو زحافات ملاحظہ ہون ایک حرف کیسا پورے پورے لفظ گھٹائے جاتے ہین اگر بڑھ بہی گئے تو کیا مضائقہ ہے اسکے سوا ضرورت شعری بہی کوئی چیز ہے کہ نہین۔ یہ اعتراض بہی نفرا ہوا۔ تیسرے معنون کی گتھی جو مشکلات کی وجہ سے آپ کے ذہن مین نہین آتی۔ سبحان اللہ معلوم بافندگی۔ بندہ نواز یہ تو ایک بچہ بہی جانتا ہے کہ اوستادون کا کلام بلاغت سے بھرا ہوا معنی بند دقیق ہوتا ہے۔ ذرا قصائد بدر چاچ تو ملاحظہ فرمائیے۔ فراغت شد یہ اعتراض بہی اڑنچھو ہوا۔ اب فقط اتنی سی بات باقی رہی کہ ایسے موقع پر شعر شاعری قصیدہ بازی خوشامد الو پتو خود غرضی کیسی۔ یہ عجیب بات ہے جیسا وقت کا مقتضا مصلحت کا موقع آپ نے تو یہ شعر بہی کسی اوستاد کا نہین سنا کہ ؎

گر ضرورت بود روا باشد
بے ضرورت چنین خطا باشد

اہا ہا وہ مارا وہ مارا یہ کہتے کہ ہم قائل نہین ہوئے ۔۔

راقم

شاعر گر

عہدہ قضا کو قضا آگئی

قاضی القضاۃ مولانا اودہ پنچ مرحوم شہرت ۔ اوّل سے ادہر بلامر۔ وہ بہی بد طعام۔ گرامی پرچہ باعث عنوان فصاحت سامان اودہ پنچ نمبر ۲ مین ایک پر لیف قضا تھا جسکا ہیڈنگ (عہدہ قضا کیون عطا ہوا) تھا نظر فرزند محرر سطور حترف معجز و قصور ہوا۔ خدا بخشے آپ عہدہ قضا سے مرحوم کی اگلی جلالت وعظمت اور بزرگان پیشینہ کی سطوت شوکت وہ تو سلطنت اسلام کیساتھ ایسی مٹی جیسی مسلمانون سے ترقی ہندوستانیون سے اتفاق۔ ہان ۔

اک آہ سے سینے مین سو مایوس اثر سی

لیکن ہماری سرکار ایک بڑی آزاد روشن خیال گورنمنٹ ہے اگرچہ اوسنے بلاحظہ اسناد قدیمہ عہدۂ قضاۃ اور تواریخ اسلامیہ سلاطین ماضیہ پر بڑی نظر وسیع کرکے جانچ لیا ہے کہ عہد شاہی مین یہ منصب بزرگ (عہدۂ قضا مغفور) ایک جوڈیشل عدالت تھا۔ اور علاوہ فیصلجات تصدیق دستاویزات (جسکا نام اب رجسٹری ہے) بالکل قاضیونکا منصبی کام تھا۔ (جیسا اسناد عہدۂ قضا سے ظاہر ہے) کیونکہ دستاویز ایک ایسی چیز ہے جو معاہدات کی جڑ اور معاملات دیوانی کی بنیاد ہے۔ اسلیے سلاطین ماضیہ نے رجسٹری دستاویزات کا قیمتی بار بالکل عہدۂ قضا کے سپرد فرمایا تھا۔ تمام شاہی دستاویز قدیمہ ملاحظہ کیجیے آب دیکھیے ایسے عہدہ مہتم بالشان کیطرف گورنمنٹ عالیہ نے بہی توجہ فرمائی۔ کیا۔

ایکٹ قاضیان (یعنے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۰ء) نافذ فرما دیا ہے جسکے مطابق اکثر قصبات اور پرگنہ جات کے قاضیون کے واسطے روسا ے خاص و رعایاے عام مختص المقام نے گورنمنٹ عالیہ کو کمال ادب سے تقرر قاضی خاص معین کے لیے برضا مندی باہمی درخواستین بھیجین۔ جنکی تحقیقات بہی بڑی شدومد سے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بذریعہ تحصیلداران ہوچکی اور بعد ملاحظہ اسناد شاہی عہدۂ قضا۔ اور دریافت رضامندی خاص وعام مثل مرتب ہوکر بذریعۂ صاحب ضلع پیشگاہ گورنمنٹ مین پیش ہوئی نتیجہ استخوان شکنی اور اس حجر ثقیل اور دعوی مع ثبوت و دلیل کیا ہوا۔

ایک سند بخط انگریزی گورنمنٹ نے ہر قاضی قدیم کو بحکم کل جدید لذیذ تازہ عطا فرمائی۔

جیسے محاسب کے ہاتھ لگی ایک دہائی یا مردم شماری مین شمار کنندونکو خوشنودی مزاج کا پروانہ یا اُردو مڈل کلاس کی سند۔

اپنی اپنی گھات

روس — "آؤ میاں آؤ"

انگلینڈ — "اچھا مردود"

آرام مین خلل پڑا — وہی صلاح کار آگئے کہنے کہ صاحب اسمین گھبرانے کی کیا بات
شورہ پشتون کو سزا دینا چاہیے — فوج جائے — رسالہ جائے
کرنل احمق تم بھی جاؤ اور لفٹنٹ سفیہہ تم بھی پہونچو — ہان میرے خیرو — ایسا کرو
کہ یہ کمبخت موذی اپنی سزا کو پہونچ جائین — ہنوز خدشون سے اطمینان
بھی پورے طور سے نہوا تھا دل دھڑک رہے تھے پورے طور سے کرسیون پہ
بیٹھے بھی نہ تھے کہ ایک مرتبہ احاطہ کے ایک کونے ہی سے وہ شور اوٹھایا
وہ غل غپاڑا مچا کہ طوفان بے تمیزی برپا ہوگیا — الغرض یہ ہنگامہ بھی جلد رفع دفع
کیا گیا — سب کام بآسانی ہوگئے —

دریافت سے معلوم ہوا کہ مسٹر عقلمند صاحب رعایا کو پانی سے پیٹ بھرنے پہ
مجبور کررہے تھے اور روٹی دال کے عوض پانی ہی پانی پلا کر فکر مین سے تھے
(استغفے) جلد بھر کے اچھے خاصے سامان تھے پس یہ لوگ بھڑ پڑے چلیئے
باہر کے جھگڑون کا بھی انتظام ہوگیا اندر کے خرخشون سے بھی نجات ملگئی
ادھر بھی بندوبست ہوگیا ادھر بھی چول بیٹھ گئی — آئندہ دیدہ خواہد شد —
یار زندہ صحبت باقی

راقم

ضعف نے بستر لگایا ہے تن لاغر کے پاس
گھر لیا ہے خانہ بربادی نے میرے گھر کے پاس

بسمل

اختر لکھنوی

تحصیل وصول کا لٹکہ

سنا جاتا ہے کہ شیخ سدو جنکو عوام (میان) کہتے ہین اپنا بقایا وصول کرنے مین بہت کرتے ہین کیا مجال کہ انکا ایک حبہ کسی پر رہ تو جائے وہ وہ چٹخنی پکڑ وصول کرتے ہین کہ باقیدار رقم بقایا کو پائی پائی سے بیباق کرتا ہے لہذا ہم نے اپنے ہمعصرون کے نفع کے لیئے یہ ترکیب سوچی ہے اگر وہ بھی اسکو پسند کرکے اسپر عملدرآمد کرین یقین کامل ہے کل بقایا زر قیمت اخبار نادہند خریدارون سے جلد تر وصول ہوجائے وہ ترکیب یہ ہے کہ قصبہ امروہہ سے شیخ سدو (میان) کی روح کو بلوا کر ہفتہ دو ہفتہ کے لیئے نوکر رکھ لین یا ٹھیکہ دیدین بہرحال اسکا تصفیہ انہین کی رائے پر چھوڑ دین اور جو کچھ وہ مانگین قبول کرین جب وہ راضی ہوجاوین بقایا قیمت اخبار جن جن نادہند خریدارون کے ذمہ ہے منبروار لکھکر فہرست طیار کرین اور شیخ جی کو وہ فہرست حوالہ کردین پھر دیکھین کہ زر قیمت اخبار کتنی جلد وصول ہوتا ہے اگر کوئی حیلہ نادہند نکال چل جائے یا روپیہ وصول نہو میرا ذمہ مگر سننے بعد وصول ہوجانے زر قیمت اخبار ایک کڑاہی گلگلے کے گلگلاون کی ضرور نذر کرنا ہوگی +

راقم

میان کا ٹٹو

سفرنامہ بھوپال

گرمی کا یہ عالم ہے کہ سر دھنتے ہین	سودائی نہین تنکے گر چنتے ہین
یہ لو یہ تپش یہ ریل گاڑی کا سفر	لگتا ہے کہ تندور پڑے بھنتے ہین

الہی توبہ الہی توبہ لیجیئے ابھی کل کی بات ہے کہ شکایت سے توبہ کرکے میان شکر و بقال بن بیٹھے تھے کہ پھر اوسی بلا کا سامنا ہوا — وقنا ربنا عذاب النار وعذاب الگرمی والپسینہ والیباس وسہو المنی بیگ واختلال الحواس — شکر ہے اور توبہ نیت کرتا ہون مین اپنی بپتی بیان کرنے کی — سفر طرف بھوپال کے ضروری کیا واجبات یعنے حکم حاکم مرگ مفاجات — سنیچر کا دن نحس تاریخ (یعنی ۳ جون کا مہینہ اور اس برس کا — ۱۱ بجے دن کا وقت ماشاءاللہ آفتاب کی تیزی دھوپ کا شباب مگر تاریخ پندرھوین اٹھا گواہ بذریعہ کمیشن کے چٹھی آچکی — نجائین تو نجائین — توکل بخدا پچھتا پچھتو کے مصمم ارادہ کرلیا اور حاذق جلدی کیل کانٹے سے درست ہوکے ساڑھے گیارہ بجے گھر سے رخصت ہوئے گھر والی سے دہی بخشوایا کہ دیکھیے خدا زندہ لایا تو پھر ملین گے آدمی کو اسباب دیا اور ٹکٹ گھر کا رخ کیا جل شانہ اگر گھڑے کی گاڑی بیچ میدان مین آٹھ گھنٹے کے تپے ہوئے بھاڑ سے بدتر بلاتشبیہ جسکی ہر ایک ٹھری خاص جہنم کے کندے سے تراش کے نکالی گئی تھی مجال کیا کہ جہان ذرا بھی بدن سے چھو جائے اور چرکہ نہ لگے مگر مجبوری ورنہ کوچہ بدن پر اکے او لڑون جابیٹھے دو چار شگون نیک گھر سے چلتے ہی دفت ہوئے تھے — دھوبن تماشہ سامنے آئی منڈیرے والی خانم نے اپنی شکل نحس دکھائی سب سے بڑھ کے گندھی صاحب تیل پیلا چمبیلی مسی جھلیل کی صدا لگاتے خرامان خرامان واصل جہنم ہوئے مگر ریل کا وقت تو قضا کا وقت مشہور ہے کرتے ہی کیا لاحول پڑھتے اسٹیشن جا پہونچے پہنچے پہلے ایک اپنے سفر دوست کو تار دیا بعد کو ٹکٹ کا بندوبست کیا قلی جو لیا وہ کم بخت بدنصیب ملے کہ جنھون نے بے سمجھے بوجھے یورپین کمپارٹمنٹ مین اسباب رکھدیا یہان بے پڑھے صرف اعتبار پر جا بیٹھے اندر روانگی کا ڈھنڈھورا پیٹا تھا کہ گھنٹی خانم صاحب بجنے لگین اور ساتھ ہی دوسرے محقق ہندی جمعدار قلیان نے خیرخواہی سے بیان کیا کہ جلدی اس درجے سے انتقال کیجئے نہین بُرا درجہ ہوگا یہ صاحب لوگون کے حصے کا ہے ارے بھائی سکنڈ کا ٹکٹ لیا ہے دسکن پھسٹ سے کیا یہ صاحب لوگون کا درجہ ہے اوٹھیئے نہین گاڑی چھوٹا چاہتی ہے جی چھوٹ گئے یہان چین سے بساط خانے کی دکان لگائے بیٹھے تھے اب جلدی جلدی اوٹھاو بٹھاو کی ٹھہری پہلی بسم اللہ اوس پر یہ نے پانی کی جھجری شہید کی گویا زندگی کا سہارا ٹوٹ گیا بوکھلاہٹ مین خدا جانے اور کیا سے کیا ہو خیر یون تون دوسرے ہیڑ آ بیٹھے اور گاڑی بھی چل کھڑی ہوئی احسان خدا کا ادھی ہلاہٹی مین اول تو ایک طرف چوگنے داموں پر دستیاب ہوگیا تھا دوسرے ایک مغز دیا

کیجیے سلطان سے کہکر نہا سچ کرا دیجیے - اب دیکھنا ہے مسٹر انگلنڈ
مثل مار دم بریدہ کسقدر پیچ و تاب کھاتے ہین اور اس چھچھوندر کو کیونکر
حلق سے اوتارتے یا اوگلتے ہین سچ تو یہ ہے یہ قضیہ برائے نام
مصــــری ہے مگر در اصل گڑ بھرا ہنسیا ہے - نہ شیرنی کے
مارے چھوڑنے کو جی چاہتا ہے نہ اپنی کجی سے پیچھے اوترتا ہے -
بقول شخصے ٹیڑھی کھیر ہے -

بنا کر فقیرون کا اب بھیس سیّد
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہین

ہمارے سر سیّد گلے مین جھولی ڈال جیلون کو ساتھ لے دکن
دکن کیطرف گداگری کے واسطے نکلنے والے ہین خدا ان فقیر کی جھولی
کو طرح طرح کے ٹکڑون سے بھرا ہوا واپس لائے سچ ہے ع
ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد

ایک زمانہ تھا کہ ہمارے سیّد صاحب اور اور ترکیبون سے روپیہ
وصول کرتے تھے - کبھی قوم کو سبز باغ دکھاتے - کبھی ڈاسطے کبھی ڈپٹ کر
کبھی غیرت دلاکے کبھی قلم کے زور سے مطلب نکالا کبھی سحر بیانی سے رنگ
جمایا - اب ضعیفی کا زمانہ - بہت سی باتون مین کمی - اب سہل نکا یہی سوجھا
کہ اس معزز طریقہ سے کچھ وصول کر لو - لیکن ایک بات نئی پیدا ہوگئی ہے
اوسکا جواب نہین معلوم کیا ذہن عالی مین ہے افسوس حضرت کا جھوٹو
سر سو گزٹ دوبارہ زندہ ہو کر خواب عدم مین سو گیا - نہین تو اوسی سے
پوچھتے کہ اسطرح کی گداگری ملک اور قوم کے واسطے تو کسیطرح معیوب
نہین بلکہ موجب فخر و مباہات ہے مگر یہ بات اوسوقت تک تھی جب تک
کالج قوم کا کالج تھا - اب توسلامتی سے آپ نے اس تمام فنڈ اور سامِلاک
گویا اپنے صاحبزادے کے نام ہبہ فرما دیا - اب ذاتی جائداد ہوگئی -
اور آئندہ جو کچھ اضافہ ترقی ہوگی وہ بھی ذاتی ہوگی - پس ذات کے واسطے
بھیک مانگنا اگر موجب فخر ہے تو میان مدارا - اور کلو جو بیچارے
دربدر خاک بسر صدائین لگاتے بھیک مانگتے پھرتے ہین وہ
بھی قابل ملامت نہین - بلکہ آپ سے زیادہ مستحق اعانت
ہین -

خیر یہ تو دکھنیون کی رائے پر چھوڑ دینا چاہیئے - جو چاہین سمجھین اور جسطرح
چاہین پیش آئین - مگر ما بدولت چونکہ ہمیشہ صلاح نیک سے دریغ
نہین فرماتے تھے لہذا حسب عادت اسدفعہ بھی مشورہ دیتے ہین کہ
اپنے مقصد کے مناسب اگر سامان بھی رکھین تو سر سید کو زیادہ
بھیک ملنے کی امید ہو - اور دوگی کے واسطے تماشے کا تماشا ہے -

یعنی اول تو ریل کے سفر کو خیر باد کہین منزل بمنزل سفر عجب لطف خیز ہوتا ہے
خصوص جب حالی د ذکا اور کون کون اہالی موالی ہمراہ رکاب ہون
پس مناسب ہے ایک کانا ٹٹو سستے دامونکا خرید فرمائین نسل اگر اوس
گھوڑے کی ہو جسپر بقول سودا شیطان سوار ہو کر جنت سے نکلا ہے
نہایت مناسب ہو اور درصورت عدم دستیابی اٹلی کا گدہا مضائقہ
ندارد اور کیا عجب یورپین ہونے کی وجہ سے یہی پسند طبع بھی ہو - گلے مین
جھولی کی حاجت نہین - دونون طرف خرجی کافی ہوگی مولانا حالی کی تصنیف
کوئی نیچری مناجات،

عزیز و حق تعالے کبریا ہے
شرف جسنے یہ چندے کو دیا ہے

یا

محبوب ہوا چاہے تو چندے کا ذکر کر
گر حق کی شفع چاہے تو چندے کا ذکر کر

کے طرز پر اونچے سرون مین پڑھتے جانا چاہیئے - اگر مولوی صاحب
معذور ہون تو اینجانب کیخدمت مین بھی نامہ بھیجدین یہان سے انشاءاللہ
تازہ دم ترترا مناجات روانہ ہوگا - اللہ نے چاہا جس گلی کوچے مین
ہو کر نکلینگے ہزارون پیسے برسین گے - خصوص تو چندے اتوار منگل کو
تو بہت سے لڑکے بال لینے کو ٹوٹ پڑینگے - اسواسطے
مناسب ہے سل رسکن یا ولایتی کتل کا لانگ کوٹ موجود رہے ورنہ
نہایت دقت ہوگی -

ہمارے نزدیک اب سفر مین عجلت کرنا چاہیئے کیونکہ پنجاب مین
ایک حضرت مسیح پیدا ہوئے ہین کہین وہ بھی سفر شروع کر دین تو مقدم
موخر لکھنا پڑے ؛

مضامین غیر

امواج الخیال تراوش وصفِ برشکال

چون موسم برشکال آمد — جنبش بسجدِ کمال آمد
گردون چو عروس جلوه آہنگ — پوشیده لباس رنگ در رنگ
جولان سحاب شوخ طناز — چون خیل پری بود به پرواز
متبایع ہوا زیک تنه نیل — صد رنگ برون دہد بتعجیل
گوئی شده عکس رنگ گلزار — در آئینهٔ ہوا نمودار
طاقِ فلک بنقش رنگین — آراست نگارخانهٔ چین
شاہنشہ یکہ تاز برسات — ساغرکش نشهٔ نباتات
نقاره نوازِ حشمتِ خویش — رنگین علمِ سحاب در پیش
از برق نموده تیغ خونریز — از ابرِ سپه سپر دل آویز
ترکش ز تقاطرِ بہارین — وز قوسِ قزح کمانِ رنگین
سرخی سحاب گوہر افشان — نماطانده بخونِ دل بدخشان
آورده زمانه فوج شنگرف — تا بر ورقِ طرب کند صرف
تا غم شده بسمل از بہاران — بر روے ہوا بود پرافشان
گردون بہ نظر بود چمن زار — زان بسته زمانه رنگ بر کار
سرخی سے زده علم بر آفاق — عکسیست ز دیده ہاے عشاق
مینائے فلک زدند بر سنگ — گردید روان شراب گلرنگ
عالم چو قدِ بجوشش بالید — کاین غازه بروے چرخ مالید
شادابی ابر زرد دیده — رنگ از رخ کہربا پریده
زین ابر شد فلک نمودار — گلِ زرده بہار زعفران زار
بر شاه بہارِ زعفران زار — افراخته اند چترِ زرتار
گیتی چقدر ز سر شگفته — تا رنگِ خزان بباد رفته
ابر یکه سپید رنگ خیزد — کافور بداغِ سینه ریزد
غم تا کند عبور از یاس — دشتیست ز ریزه ہاے الماس
از دستِ بہارِ کیمیا ساز — سیماب درآمده به پرواز
تا سیر کند دلِ طرب کار — بر چرخ شگفته نسترن زار
بہرِ فلکِ نشاط حراف — بر دیده نہاده عینکِ صاف
تا گم شده گوہرِ بہاران — جوید در دشت و کوہساران
این ابر براے عیش دلہا — حقابِ نقرئی است برپا
ہر سوے ہجوم ابرِ تیره — صف بسته چو زنگیان خیره
از ابرِ سیاه برقِ تابان — چو موجِ نگه ز زلفِ جانان
ہر ابرِ سیه بود به برسات — پرزابِ حیات ہمچو ظلمات
بافیضِ ازل بود نشابه — تحیی البستان بعد موته
بالیدن لاله نیزه نیزه — باریدن ابر ریزه ریزه
آن جام گرفته بر کفِ دست — وین ریزش باده تا کند مست
طاؤس که بادشاهِ مرغانست — با چترِ کلاه بال افشانست
دل زنده کند دمِ پپیہا — یحیی الاجساد کالمسیحا
کوئل به ترانہاے پرسوز — در خرمنِ صبر شعله افروز
رنگین مرغان روے تالاب — گلزار نموده عرصهٔ آب
سرخاب کلنگ فوج در فوج — در چشمِ نظاره موج در موج
حشرات زمین که رنگ رنگ اند — کاشانه طرازِ خاک و سنگ اند
از رنگ عروسک دل آویز — گیتی شده یکسر ارغوان خیز
بر شاه بہار تاک ناسوت — افلاک نثار کرده یاقوت
گیتی چقدر نشاط اندوخت — کاین تکمهٔ لعل بر قبا دوخت
اختر کده ہجوم جگنو — گیتی شده رشکِ سطحِ مینو
شب وصفِ بہار تا شنیده — گوئے ہمه تن شده است دیده
شب ہمچو عروس گشته ظاہر — یعنی شده غرق در جواہر
شب ہمچو شبِ برات تابان — افروخته ہر طرف چراغان
ظلمت کرده است از جہان رم — محتاج چراغ نیست عالم

صحرا ہمه سبزه بام و در سبز
عالم شده ہمچو جنت سرسبز

بقلم

ہاشمی صفی پوری

بہت مدح سنتے تھے ہم بمبئی کی
جو دیکھا بمبئی ہے وہ گندگی کی

مسٹر اودھ پنچ - آپ کا قسمت نامہ نگار غریب الدیار آخر جولائی میں بمبئی کے بیچون بیچ کے درمیان سے کے اندر داخل ہوا - واہ رے بمبئی اور پھر واہ ری بمبئی کیا نہیں سب ہی کچھ ہے اور پھر حد سے زیادہ - مینہ ہے تو ویسا ہی - آدمی ہیں تو ویسے ہی - کیچڑ ہے تو ایسی ہی - آبادی تو کچھ پوچھئے نہیں آدمی پر آدمی سوار ہے اور روز رسد لگی ہے تری و خشکی دونوں راہیں کشادہ اکبرآباد کی راہ بند ہے اور لوہے کا پل ٹوٹ گیا تو کیا بی گاڑی صاحبہ بھوپال ہو کر آتی ہیں تانتا لگا ہے بازار آم گرم ابر چار طرف گھرا ہوا ہے - بقرعید سے جو لتّا لگا پندرہ روز تک جھما جھم مینہ برسا - نہیں معلوم کے لاکھ انچ برس گیا - بڑی بڑی سڑکیں تو البتہ محفوظ دکھلائی دیتی ہیں - باقیماندہ

بمبئی بمبے کی تانیث *

شکایت بریڈلا

روح بریڈلا۔ ؎ "تجھے جو دلسوز بیوفا ٹھہرے ÷ جھوٹے کولون کی آگ کیا ٹھہرے ÷"

ہرے بھرے درخت - شاداب زراعت - سبزہ زار میدان - لہلہانے دہان ہے سے دلمین فرحت - آنکھون مین تراوت پہونچنے کی فصل - تالاب پوکھرون کے جوش تمنی نالون کے خروش - گنگا جمنا کی روانی - دریا سمندر کی طغیانی کے دن حشرات الارض کی پیدائش - مکھیون کی افزایش - مچھرون کی پرورش - مینڈکون کی خوشی کے ایام اور کہان - دھوپ کی تیزی - ہوا کے کی گرمی - حبس کی شدت - پسینے کی کثرت گھر سے مکان - بھڑ بھونجے کی دوکان - سارا بدن تربہ تر - تمام کپڑے تر بتر - چیتھڑون سے بیزار - عریانی پر تیار - سر پر ٹوپی وبال - کمر مین لنگوٹی تک جنجال - بجلی کے عوض گرانی کا پٹہ - ملار کے بدلے قحط کی آلہا - تالاب پوکھرے - ٹھیکرے سے ٹھیکرا ملا کر امساک کی لت بجانے مین مشغول - کھیت - ڈھیلے سے ڈھیلا ملاکے خشکی کی دہن سنانے مین مصروف - جنگل میدان - ہنسا آسمان - قلب سوختہ سرا پا کیطرح صاف - گھاس کی جگہ خاک - مزارعین مضطر خلقت ششدر - مویشی لاغر - آسمان پر ہر آن نظر - ہزارون منتون - لاکھون خوشامد ان کے بعد بادل خان صاحب آئے بھی تو ٹھیک جیسے ایسٹ انڈین ریلوے کی میل ٹرین - آندھی کی چال - طوفان رفتار سے - دو تین اسٹیشنون کیطرح - دس پانچ گانون - قریبے پاس - یہ جا وہ جا - منتظران باران بے ارمان پیاسی مینا کیطرح منہ پھیلائے کھڑے کے کھڑے - اور حضرت چشم زدن مین غائب - پل بھر مین نہان - اسپر بی ہوا صاحبہ کا ناز معشوقانہ مہر پر سو ڈرے یا تو وہ شوخی و طبیعت تندمزاجی کہ صحن مین قدم جمنا کیا معنے - ہم سے نحیف الجثہ ہلکے پھلکے آدمی - کمر بند کھولکر سائبان کے ستون سے نہ باندہ لین تو آپ ہی تھپیڑے سے دیوار کے اس پار ہوا مین معلق نظر آئین - یا دفعتاً ایسی خموشی - سکوت سرد مہری - گویا کسی نے طرفہ مجون سمجھکر ڈبیہ مین بند کر دیا - دم بھر مین بلا تشبیہ ضیق النفس کے مریض سے تنگی کی سانس تلے - اوپر کی اوپر - ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است دچون بر مے آید مفرح ذات کا سلسلہ منقطع - بالکل جیٹھ بیساکھ کا نقشہ - خاص منی جون کا نمونہ - مثل مشہور ہے دنیا بہ امید قائم - آج برستا ہے - کل برستا ہے - پرسون جھماجھم ہوتی ہے - نرسون جھڑی لگتی ہے - طرح طرح کی ڈھارس قسم قسم کی امیدون مین اساڑہ کا مہینہ خاک پھانکتا اسطرح چمپت ہوگیا - جیسے دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کا غلہ ولایت کو - آخر یہ بھی تا بکے - ہر امر کی انتہا - ہر چیز کی حد ضروری - شدت اضطرار - کثرت انتظار مین صبر کہان - ساون کے آتے ہی خیالی اچھل کود شروع - یہ کرو - وہ کرو - دعائین پڑھو - فتیلے جلاؤ - تعویذ لٹکاؤ نبیون کیطرح پنڈتون - نجومیون - رمالون - ملاؤن کے پوبارہ - نذر و نیاز کی تیاریان ضیافت آؤ بھگت کے سامان - کمال عقیدت دلی - خشوع قلبی سے بار بار استفسار - ہان صاحب - ارشاد ہو - پانی کب برسے گا - چند کتابون کی ورق گردانی دو چار نقش نگاری کے بعد کچھ سوچ سمجھکر - بڑے اطمینان - نہایت استقلال سے وہی ذو معنی فقرہ - دو طرفہ جملہ - دیکھنا ایک ہفتہ کے اندر کیسی گھماگھم ہوتی ہے - خوش قسمتی - اتفاق وقتی سے دو ایک بوندیان پڑ گئین تو پھر کیا کہنا - دونو طرف مسرت - دونون جانب خوشی - اہاہا - ماشاء اللہ - شاباش - وہ مارا - اور جو کہین بدنصیبی سے یہ بھی نہوا تو بڑے ادب کمال تعظیم سے حاضر ہوکر جناب سخت تعجب ہے یہ ہفتہ بھی خالی گیا - بہت افسوس ہے - واہ جی وا - بڑے بیوقوف آدمی ہو یہ کب کہا تھا کہ پانی برسے گا - کیا آپ سمین گھماگھم نہین ہوئی - چلیے جاؤن یہان سے احمق آدمی بمجبوراً خاموش - بیک بینی و دو گوش اولٹے پاؤن واپس ادہر مردوں کی کچھ دکھی - عورتون کو بھی لو سنئے لو گھٹکی سمائی - اتوار منگل کو رات کے وقت گھر سے نکل - کھیتون مین پہونچ - جنتر منتر - کا ہل جوت دیا - ایسی صورت مین لوٹنے سے کیون خاموش رہتے - ساتھ کا اثر صحبت کی تاثیر - ہم چھٹ پٹ دہر استاد بنگونی سنبھال - دس پانچ اکٹھا ہو گلی گلی لوٹنے پوٹنے مین مشغول کوچے کوچے غل غپاڑہ کرنے مین مصروف ؎

کالا کلوتی آدہ دھوتی کالے میگھا پانی دے
اللہ میان کا پیاسا جگو بھر بھر پانی دے

غرضکہ انواع اقسام کی کوششین طرح طرح کی تدبیرون مین ... پانی نہ برسا پہونچ گیا - مگر بفضلہ دو چار چھینٹے ... بارش کا تیہ ... دلخواہ مہینہ کا نشان - ... کا اضطراب ... بیقرار - غریب غربا کی آہ و زاری دیکھا آنکھون سے ... تقاضا جاری مگر بادلونکا ... بہانا کیا معنے - ذرا دل تک نہ پسیجا - ترم بووے زرد ساری کونپلین پژمردہ - بالفرض آدھی برسات گذرنے پر اب پانی برسا بھی تو کیا نفع - گذشتہ نقصان کی تلافی ناممکن - یکجھے ہرج کا عوض محال ؎

وقت پر برسے بوند کافی ابر خوش ہنگام کی
جل گئے جب کھیت پھر برسات ہو کس کام کی

مدت مدید - عرصہ بعید سے ساون کی جھڑی ضرب المثل تھی - لیکن اب کی سال سے کیا عجب کایا پلٹ ہوکر ساون کی دھوپ مشہور ہو جائے - پھر ہوگی ایک ہی بات - کل جدید لذید کے علاوہ مثلون سے بھی گردش زمانہ کا ثبوت ملتا رہے گا - حضرت - ہزار افسوس کا ایک افسوس - ہزار رونے کا ایک رونا تو یہ ہے کہ ایسی بے نا گہانی مصیبت آسمانی مین بھی - ذخیرات گرانی کا دیو ... سو بکا جن ... خون چوسنے جان لینے پر تیار - بقول شخصے - مرے کو مارین شاہ مدار - افسوس خدا رحم کرے

راقم

نفلسی کی کرنی تمہر تا دوا سے ؎
سب بہت گردش قسمت نے ستایا ہمکو

(شوخ ظریف)

مضامین غیسہ

سفرنامہ بھوپال

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۸۹۱ء

بیچ کو جیسے لینے آئے تھے سامنا ہوا آنکے بیان سے ایک تو کہانی بالطف ہوئی جاتی ہے دوسرے گواہی اظہار کا تذکرہ ہی کیا پوچھا پاچھی ہوئی بڑی دیر کھڑے رہے حاکم نے کلا پڑھ کے دستخط کر دئے رخصت کیا چلتے پھرتے نظر آئے - اب دعوتون کا تانگا لگا اور وہ بھی ایسا کہ تار بندہ گیا - جناب مولوی عبدالحی صاحب ملقب بہ دولہا میان مولوی عبدالکریم صاحب - حافظ کرامت اللہ صاحب - مسٹر اے ڈی کوادرس صاحب کے ہان دعوتین ہوئین - اور میرے ہموطن مخدوم زادے جناب منشی اعجاز علی بہادر اور جناب وزیر صاحب بہادر نے دعوت کی - اب سیر سپاٹے دیکھ بھال کا ذکر رہا جاتا ہے پیٹ کے دہندے سے فرصت ہی نہین چلیے صاحب دو دو قسمت مشرکست کی ٹھہری - سرکاری باغ دیکھے خاص تاج محل و فرحت افزا کی جو دردولت عام سکونت سرکار عالیہ ہے سیر کی محل علے شاہی مکانات کا ذکر ہی کیا لیکن ہفت رنگی کمرون کی سجاوٹ ونفاست نہ بھولی ہے نہ بھولے گی ابھی تک تصویر سامنے کھڑی ہے - اہل شہر پرانی چال کے وضعدار لیکن خلیق ملنسار اوسط درجے کے قدیم رئیس گوٹے پٹھے رنگین کپڑون سے سوار عبث رکھتے ہین پائجامہ علی العموم کسی کو پہنتے ہی نہین دیکھا وہی شرعی گٹے کھلا ہوا جسے ہمارے یہان کے غیر مہذب اڈنگا بولتے ہین لیکن حکیم ہمانی چال خدا نخواستہ انکے دشمن بھی نہین پہنتے شہرپناہ کے اندر قدیم شہر مین آبادی کی زیادتی سے گنجائش کم تھی اسلیے سرکار عالیہ نے باہر شہر کے ایک بستی بسائی ہے اوسکا نام شاہجہان آباد رکھا ہے نور محل اور تاج محل فرحت افزا وغیرہ سب بیرون شہر ہین اسقدر کثرت مساجد پر ایک جامع مسجد اور بھی تعمیر ہو رہی ہے خدا کرے انجام کو پہونچے بیشک بعد تیاری کامل تمام ہندوستان مین یہ مسجد اپنا جواب آپ ہی ہوگی - ایک قلعہ بھی پرانا ہے جو فتح گڑھ کے نام سے مشہور ہے نہ بہت اچھا نہ برا اس ریاست کے اعتبار سے غنیمت کہنا چاہیے اور یہی حال فوج کا تھوڑی بہت جو کچھ ہے غنیمت قاعدہ بیقاعدہ سے واسطہ کیا - ہان علم کا بہت چرچا اور پابندی اسلام کے ساتھ دینداری کی بیحد ترقی اسیر لوگون کا بیان کہ نواب مرحوم کے انتقال سے وہ بات جاتی رہی مدرسے تین چار عربی فارسی انگریزی ہندی سب طرح کی تعلیم اور کل سرکاری ایک مدرسہ مین چار سو لڑکے فقط قرآن حفظ کرتے ہین اور تین روپیہ سے سات روپیہ تک وظیفہ پاتے ہین سب سے سوا حیرت کی ایک بات ہے کہ رعایا مین سے کسی کو سوا اناج کی گرانی کے شاکی نہین پایا جو ہے وہ دست بدعا شکر گزار ہان جو چیزین یہان خاکسار کی نظر سے نہین گذرین اونکا بیان رہا جاتا ہے - اب کوئی صاحب گلا مروڑائین کہ تو جھوٹا ہے ہنسنے دیکھین تو اسکا جواب یہی ہے کہ میننے نہین دیکھین شاید ہونگی - وہ کیا کہ رنڈی خانے چانڈو خانے تاڑی شراب سیندہی کی دوکان شہرپناہ کے اندر کوئی رنڈی منڈی نہین اور بری مجرائی کوئی کسی قسم کے کبوتر بازون کی ٹولیان کنکوے بازون کی وہ کاٹا کاٹی کوچے رستے سڑک پر گالی گلوچ مادر پدر لشہ بازون کی رد و دبک بازاری لچون کی جوتی پیزار فقیرون کی ملے ساقنون بھٹیرون کے تمنت اور آسمان لاج رنگ میلے - ہاے ہاے یہ ساری بلائین اسی مٹنے والے لکھنؤ کے نصیبون مین لکھین ہین اور نہین جو ہندوستان مین دوسرے پیمبر نمبر شمار کیا جاتا ہے جہان مولوی مجتہد عالم فاضل منشی شاعر محدث فقیہ ادیب ریاضی دان مشائخ پیرزادے ثقات علمی اتنے تھے کہ دوسرے شہر مین عام رعایا تمام آبادی کا پچیل غلہ بھی نہوگا خواتین شہر عمائدین ریاست سے جو تعلق رشتہ ناتے کا رکھتے ہین کسی سے ملنے کی نوبت نہ آئی اور قبولیت تھی ایک بزرگ کی زیارت نصیب ہوئی جنکا نام نامی جناب عالمگیر محمد خان ہے نہایت وجیہ خوشرو سپاہی وضع خلیق آدمی ہین بڑے اخلاق سے پیش آئے بہت اچھی طرح سے تھے یہان کے عام باشندے خوش وجیہ کم دیکھے مردنگتی بھی کم ہین - قدیم زمان یہان کی تو ترکی والی ہوگی اب بھی خہلا اور قدما کچھ کم نہین - حیدر آباد کی نصاب تو بہت بڑی تھی آپ تھوڑا سا معاملہ یہان کا بھی آخر مین نذر ناظرین ہے (شاید وہان کا قیام دو مہینے کا تھا یہان آٹھ ہی دس دن تک اتفاق ہوا) سرکار عالیہ کو سوا ارکان مذہبی روزے نماز وظیفے قرآن کے دوسرا شغل نہین آٹھ پہر تسبیح خانے مین تشریف فرما رہتی ہین یہی سنا گیا نواب مرحوم کی مفارقت نے دنیاداری سے دل کھٹا کر دیا - ہان ایک خاندانی صاحبزادے کو جنکی ابھی تھوڑے دن ہوئے وعدہ صاحب اسد کی تھی بہت عزیز رکھتی ہین - وزیر صاحب کی نسبت بین بین کا معاملہ دو فریق دیکھنے مین آئے جیسے رہبری انیسی اور ہملوگ ہندوستانی اور بیرونجات لکھنؤ والے تو سوا کہہ بھی نہین سکتے ذرا کوئی بات منہ سے نکالین کہ بگڑ تی ہے جسے دیکھیے طرفداری حبیبہ داری نہ شامد درآمد کا الزام لگائے - باقی جو انتظام اور جیسی رونق تمام جتنی عنت شفقت کے نتیجے اتنے تھوڑے سے زمانے مین وزیر صاحب کی بدولت پیدا ہوئے وہ ظاہر ہین اور اسے کون نہین جانتا اور سچ تو یہ ہے توہمین ان باتون سے واسطہ سرد کا ہی کیا یہ معاملہ تو جنھین کسی قسم کا تعلق ہو انکے حوالہ کرنا چاہیے یہان تو دوست اپنا واسطہ - پہلی روبکاری کے دن زیارت ہوئی بلکہ بعد فراغت اظہار کی باتون مین مجھسے فرمایا کہ مینے تجھے شاید دس برس کے بعد دیکھا - جواب مین فدوی نے یاد دلایا کہ نہین قیصر باغ والے جلسے سرسید کی برات مین تو فدوی با ضابطہ شربت پلائی دے کے

اِس سال کی ناگ پنچمی

(کلکتے مین بنگو باشی پر بغاوت انگیز مضامین شایع کرنے کا مواخذہ قائم ہونے سے بڑی تشویش ہے)

مضامین غیر

مے توان بُرد بہر شیوہ دل آسان از من

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۸۹۰ء

(پانی کی فرمایش ہے)

اس حسرت کثیر کا محل میں نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس مرتبہ ایک رقم خاص کو دینے کو کہا تھا ابکی اُسکا کچھ تذکرہ ہی نہیں وہ بھی ، تیتے نظر نہیں آتے آپ کے کامیابین کا حال معلوم ہوگیا۔

تم تو سٹری ہوگئے ہو۔ ہم تم سے کہتے ہیں کہ کچھ بڑا نقصان نہیں ہوا۔ تجربہ تو ہوگیا اب دوسری تدبیر اس سے زیادہ آسان بتاتے ہیں۔ ابکی وہی کرکے دیکھو آخر روپیہ پیسہ کس دن کے واسطے ہوتا ہے ۔ جتنے جو کچھ صرف کیا اپنے گھر کی درستی صفائی آراستگی میں صرف کیا۔ کچھ میں گھر تو باندھ نہیں لیگیا تمہارا ململون ململون نام ہوگا۔

لاحول ولاقوة۔ ارے میاں تم کیسے آدمی ہو۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ تم لوگ اپنی آسائش رفاہ کے کاموں میں خرچ کرتے ہچکچاتے ہو۔ تمکو روپیہ کا ٹھیک مصرف معلوم نہیں اور پھر جو ہم کچھ بتاتے ہیں تو برا مانتے ہو۔ تم لوگون کی وہی مثل ہے چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔

سُنیئے صاحب ۔ ہم لوگون کی جیسی بندھی ٹکی آمدنی ویسا ہی بندھا ہوا خرچ اور میں ذرا کمی بیشی ہوئی اور انتظام بگڑا۔ مزے کا کھاؤ۔ میاں اور جوتے ہی کو خوب معلوم ہوتا ہے ہم لوگ سدا کے روگی ٹھہرے۔ توکل اور قناعت کے عادی ہوگئے ہیں اسی وجہ سے کبھی حرف شکوہ زبان پر نہیں لاتے ۔ آج تو برسبیل تذکرہ کچھ گزارش نہ بھی کردیا گیا تاکہ ع

ڈرا رہے یہ سخن گوش میں گہر کیطرح

باقی ہم تو ہر وقت صبر و شکر سے زندگی بسر کرنے والوں میں ہیں۔

ارے تو ہم یہ کب کہتے ہیں کہ تم اچھے نہیں ہو مگر کیا کریں اپنے ہاتھوں یہ مصیبت تمہارے اوپر آئی ہے ۔ ہمارا کیا دخل۔ تم لوگ غلامی کے عادی ہو ہمیشہ جوتیاں سیدھی کیا کیئے ۔ تم پر تکلیف و محنت کا اثر نہیں ہوتا ۔ اور پھر تم اسقدر نکمّے اپاہج ہو کہ محنت مزدوری سے کمانا نہیں جانتے۔

جی ان غریبی کے سبب ہم نکمّے۔ ناکارہ اپاہج سبھی کچھ ہوگئے ۔ یہ بھی خدا کی شان ہے ۔ ورنہ ہم تو اگلے زمانے میں کچھ تھے

اچھا ان لاطائل۔ بیہودہ۔ باتون سے کیا حاصل۔ تم لوگ بڑے گستاخ ہوگئے ہو۔ مطلق شعور و تمیز تمکو نہیں۔ برابر زبان لڑائے جاتے ہو۔ بس چپ رہو۔ ہم تم سے کہتے ہیں کہ تمکو پانی کے واسطے روپیہ دینا ہوگا اسمیں چاہے کچھ ہو۔

آپکی اگر یہی خوشی ہے تو مجھے کوئی انکار نہیں ۔

اب تو یہ حضرت سوچے کہ یہ تو بہت بری ہوئی ۔ زبردستی اچھی نہیں ۔ اور ہمچشموں میں بھی ایک طرح کی سُبکی ہوگی اس سے کوئی ترکیب کرنا چاہیے پس سردست یہ ترکیب کی گئی کہ اپنے نوکرون اور اپنے جانب داروں کو جنکو اپنی طرف سے شریک مشورہ کیا تھا چشم نمائی کردی گئی کہ جسطرح ہو اس تجویز کو پورا کردو آخرکار یہ بیچارے لاکھ غل مچایا کیئے مگر زبردست کا ٹھینگا سر پر تھا اور دریا سے پانی لانے کی تجویز ٹھہری گئی بعد چندے اسی مقام پر قحط کے سامان نظر آئے اور گرانی نے سمان باندھا۔

آجی خداوند نعمت ۔ آپ کو بھی کچھ خبر ہے۔ آجکل غریبوں پر کیا گذرتی ہے ابتو فاقہ مستیوں نے سخت تنگ کردیا ہے ۔ غضب خدا کا جس جگہ ہمیشہ غلہ کی ریل پیل رہے کہ کھائے کھایا اور بانٹے بانٹا جائے اُس جگہ ایک وقت بھی پیٹ بھر روٹی نہ ملے ۔ ارے جن مقامات پر من برستا تھا وہاں یہ پھٹکار برس رہی ہے کہ غربت زدہ فاقہ کش دست سوال پھیلائے بیٹھے ہیں ۔ ساری دولت دوسرون کے حصہ میں ہوگئی ساری جمع جتھا غدارد

تم بہت فضول بکنے لگے ہو ۔ زبان درازی اچھی بات نہیں ۔ ہم کیا کریں ۔ تم لوگون کی نالائقی ۔ کمبختی کی سزا یہی ہے ۔ تمہاری عیش پسندی تمہاری راحت طلبی نے تمکو یہ دن دکھایا ہے اور ابھی کیا ہے چندے یہی عالم رہا اور یہی خواب غفلت کے جھونکے رہے تو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجاؤ گے ۔ تمہاری بیخبری نے تمکو دنیا سے مدہوش کردیا تمکو پہلے کچھ سوجھائی نہ دیا ۔ اب تمہارے غل مچانے کا کچھ حاصل نہیں پڑے بکا کرو ۔ تم کمبخت اپنے ہی ہاتھوں اپنے سر شامت لاتے ہو اور ہمکو الٹا مورد الزام بناتے ہو ۔ ارے ۔ احسان فراموش بندو ۔ تمکو اتنا نہیں سوجھائی دیتا کہ جب سے ہم آئے ہیں تمہارے میلے کچیلے گھر کو کیسا اُجلا کردیا ہے یہ جھلا جھل ۔ سامان آرایش ۔ کبھی باپ دادا کو خواب میں بھی نصیب ہوئے تھے ۔ یہ سب ہمارے ہی قدمون کی برکت ہے ۔ یہ نفیس کپڑے یہ انواع اقسام کی آرام آسائش کی چیزیں تمکو کہاں نصیب ۔ تمہارے گھر کے جھگڑوں خرخشوں کو کس اطمینان سے ہم سلجھاتے ہیں ۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ تمہارے ہاں آئے دن لڑائی جھگڑے ۔ لوٹ مار کا بازار گرم رہتا تھا ۔ جب دیکھو دن دہاڑے ڈاکہ پڑا کرتے تھے ۔ قتل و خونریزی نا ہین ہاتھ کے کرتب ۔ یہ امن تمکو کب نصیب ہوا تھا پاؤں پھیلا کے گھرون میں سوتے ہو ۔ مزے سے دندناتے ہو ۔ راستہ گلی میں سونا اچھالتے چلے جاتے ہو کوئی خبر بھی نہیں ہوتا بھلا اتنا قدر اطمینان کس دن تمکو حاصل ہوا تھا ۔ تم بڑے احسان فراموش ہو ۔ شکریہ کی جگہ شکایت کا دفتر کھولے بیٹھے ہو ۔

روس (انگلینڈ سے) ہم ہیں صنم ہیں اور کوئی درمیاں نہیں

بندہ ناتراش تو اس نام کا افترا پیر کیا ہو سکتا ہے آزادی سے مفید ہونے کے قابل شستہ ہنوا لو پھر باتین بنانا۔

آپ تو ساون بھادون کی طرح برس پڑے جہالت کا کانٹا ہو گئے مسائل جو بیان کیئے گئے اپر بحث کرنے کی صورت کیون خوفناک ہوگی یہ تو معمولی مباحث مین اپر تو ہمیشہ اخبارات آزادی کے ساتھ قلم اوٹھاتے ہین۔

اب آزادی کا نام لیتے اینجانب کا دل دھڑکتا ہے لوٹن کبوتر ہو گیا خدا خیر کرے ہوش غفر دا ہوا اس غائب غلہ سر مین چکر ہے الحفیظ یا اللہ اسس قتالہ عالم کا سامنا ہو جسکی زلف چلیپا کا پھندا دم بھر مین بڑے بڑونکو پھانسی پر لٹکا دیتا ہے ہائے اس کمبخت کا ستیاناس جائے اسکی بابت مین کوئی بھلا کڑا بھی نہ آئے۔

بیشک ماں گورنمنٹ نے آزادی کا تمغا ہمکو دیا لیکن کفران نعمت نچاہیئے ہمکو لازم نہین ہے کہ جسنے ہمکو تیر انداز بنایا ہم اوسی کو نشانہ بنائین۔

برسات کا زمانہ ہے کیا برانڈی کی بوتل چڑھا گئے جو بے تکی ہانکین لگانے لگے ان مباحث سے اور گورنمنٹ کی مخالفت سے کچھ واسطہ کوئی تعلق مار اگھٹنا پھوٹی آنکھ کیون آلما گاتے ہو بھینس پابی سنبھل مین اور کٹرا بندھا فرق آباد دفرخ آباد گنواری مثل بیہودہ بکواسس ہوش مین آؤ باتین نہ بناؤ۔

آپکو دل لگی سوجھی ہے بندہ درگاہ نہ بیہودہ نہ بیہودون کے پڑوسی امدھے پن کا زمانہ ہے ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی ہے ؎

کون سنتا ہے کہانی میری ✦

اور پھر وہ بھی زبانی میری ✦

حضور بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوئے زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہین یہان جان پر بنی ہے آزادی کا نام لیا اور کام ہوا آہنی زیور پہنوا اور چلد و بڑے گھر کو پھر کوئی بات ہی نہ پوچھے تو ہمارا ذمہ ؏

فلک سنتا ہے ادنچا ہم عبث فریاد کرتے ہین

مخالفت کا راگ مالا کب تلک گاؤ گے بھیرون کی دھن مین ایک آدھ تال سلجھی ہوئی لگاؤ کہ مزہ آجاے ؎

آواز پاٹ دار ہے اونچی لگائیے

اگر اور مگر کو دونون ہاتھون سے سلام ہے ہم آست سے حضور یا مدد دولت و اقبال نے عہد کر لیا ہے کہ سچ (توبہ توبہ جھوٹھ) بھولکر بھی نہ بولینگے در وغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کیا آپ نے نہین سنا ہے کہ ؎

خلاف راے حاکم راے جستن ✦

بخون خویش باشد دست شستن

گذشتہ زمانہ کے تجربہ کار ون کی جو نہ سنے گا وہ اپنا سر دھنے گا۔

سنیئے قبلہ سانچ کو آنچ نہین ہے اگر ہم موجودہ زمانہ مین شکایتون کا تار باندہین کہ غلہ کی گرانی ہے امراض کی کثرت ہے خلائق کے قویٰ مین ضعف ہے شراب خواری کی ترقی ہے مذہب کی طرف سے بے پروائی کیجاتی ہے دیسی صنعت خاک مین ملگئی۔

تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ گورنمنٹ کی حکومت جابرانہ ہے ناگوار ہے اور ملک اس حکومت کا متحمل نہین ہو سکتا انجام یہ ہوگا کہ ملک تباہ ہو جائیگا۔

اور اس قسم کی تحریرین فساد انگیزی کا فوٹو فتنہ پردازی کا تخم ہین اور جو شخص کسی اخبار کا اڈیٹر ہو یا مضمون نگار نیشنل کانگرس کمیٹی کا ممبر ہو یا ملکی ترقی خواہ لیکن فساد انگیز تحریرون کا ارتکاب اگر کریگا خواہ اسکی نیت کچھ ہو لیکن الظاہر عنوان الباطن اوسکا سر کالون مین کر دیا جائیگا۔ اولٹ پھیر نیشنل کانگرس ذہمومرہ عام خیر خواہان ملک و قوم کی دوربینی متقاضی ہے کہ ملائم الفاظ اور سرسری نہالش سے کام نہین چلتا اب ذرا تیز نظرون سے دیکھا جائے کہ یاران نقطہ کی فتنہ پردازہمتین شکست ہون۔

ا ـــــ ـــــم

ایک مسلمان

بجرم عشق توام میکشند وغوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

جناب والا سنیئے بندہ کو نہ تو بنگالی بابوون سے تعلق نہ بنگھابشی سے غرض نہ نیشنل کانگرس سے واسطہ نہ حقوق طلبی کا حوصلہ نہ حکام عالی مقام کی کارروائیون پر نکتہ چینی کا ارادہ نہ ملکی وکیل ہونے پر آمادہ بلکہ ہندوستان کا رہنے والا ایک ادنی درجہ کا کوڑیا غلام ہون بلکہ غلام کا غلام تلام جلام۔

ہر قسم کی سزا کا سزاوار بدنامی کا مرکز ذلت کا مرجع دیسی آدمی کی حقیقت کیا ہے حیثیت کیا ہے جو خواہ مخواہ دخل در معقولات دیکر گشتنی و گردن زدنی ٹھہرے ذلیل و رسوا خراب و خستہ سرگردان پریشان ہو دولت کا صرف کرے عزت کا صرف کرے۔

یہ رام کہانی تو سن لی یہ فرمایئے کہ قانون فوجداری تعزیرات ہند ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۰ء بھی کبھی دیکھا پڑھا سنا یاد کیا ہے یا بارہ بارہ چوبیس برس بھاڑ مین رہے دلی جھونکا کیئے۔

حضرت بندہ تو قوانین فوجداری کو ایسا چاٹ گیا ہے جیسے ٹڈی سبزہ کو یا افیونی شیرہ کو۔

اچھا یہ تو ارشاد ہو کہ دفعہ ۱۲۴۔ تعزیرات ہند کا منشا کیا ہے۔

اندھیر نگری چوپٹ راجا چراغ گل پگڑی غائب پہلی بسم اللہ غلط آخر وہم کی کسر تھی ناک منہ کی کھائی اجی قبلہ حاجات دفعہ ۱۲۴ کے ضمیمہ الف کا مطلب پوچھا تھا جس سے ایک قسم کے حضور والا کے تعلقات ہین۔

صبح کا بھولا شام کو آئے تو اوسے بھولا نہین کہتے اچھا غلطی معاف کیجیئے

او رضمیمہ الف ہی کا منشا بتاتا ہے ۔

ذرا ادھر ادھر دیکھ لیجئے دیوار ہمہ گوش دارد اگر کوئی سن لیگا تو شامت آجائیگی بالخصوص ضعیف جیر پر دفعتہ غریب پر آتا ہے اور غریب بھی کون ایک ہندوستانی آدمی کالا مین ۔

ضمیمہ مذکورہ کا منشا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بذریعہ تقریر کے خیالات بُرے بہ نسبت حکومت سرکار جو برٹش انڈیا مین قائم ہوئی ہے ظاہر کرے تو وہ مجرم ہے اور اگر باوجود اطاعت سرکار کے تدابیر سرکار کی ناپسندیدگی کا اظہار کرے تو وہ مجرم نہین ہے ۔

خلاصہ یہ کہ اگر گورنمنٹ کی حکومت کے تہ و بالا کرنے کی نیت سے کوئی تحریک کیجائے تو وہ جرم ہے اور حکام کے برتاو یا قانون جبریہ پر نکتہ چینی کیجائے تو وہ جرم نہین ہے ۔

میرے کہنے کا بادر نہو تو خود اطوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے مین +

تعزیرات ہند مین ضمیمہ مذکورہ کی تشریح کو ملاحظہ فرمائیے ۔

گورنمنٹ کی شکایت مین اور قوانین گورنمنٹ کی شکایت مین تفاوت ہو تا ہر ایک ہندو بنفس گاؤکشی سے نفرت ظاہر کرتا ہوا و مسلمان قصاب کی بیجا کی شکایت کرتا ہے ۔

یوں تو ہر شخص کا خیال جدا جدا سانچے مین ڈھلا ہوا ہوتا ہے لیکن جب ایک شخص ایسا شخص کہتا ہے کہ مجسٹریٹ نے دفعہ ۹۰ م کے مجرم کو خود سزا دی غلطی کی غفلت کی بے پروائی کی لازم تھا کہ سپرد سشن کیا ہوتا ۔

دوسرا کہتا ہے کہ اس وقعہ کی جو سزا ہے قید ہفت سالہ یا اس سے زائد تجویز کی ہے اسمین واضعان قانون نے غلطی کی ہے انصافاً قید مین کمی کی ہوتی تیسرا کہتا ہے کہ اضافہ کیا ہوتا ۔

چوتھا کہتا ہے کہ مجسٹریٹ نے یا جج نے غرض جس حاکم نے مجرم کو سزا دی اسنے بے پروائی کی اسکے اختیارات سے بحث نہین مجرم پر جرم ثابت ہی تھا ۔

پانچوان کہتا ہے کہ حکام کے اختیارات کی محدودیت مین واضعان قانون نے غلطی کی ہے ۔

چھٹا کہتا ہے کہ مجرم کے پاؤن مین بیڑی ڈالنا اوس سے مشقت لینا اور اجرت مشقت سے پس انداز کی تجاویز جو واضعان قانون سے مقرر کی ہین نظر بحال قیدیان ایک جبریہ کارروائی ہو دوسرا کہتا ہو کہ عین انصاف ہے بلکہ قیدی زائد سختی کے سزاوار ہین ۔

[illegible] کی قوانین ان سارے نکتہ چینیون کو گورنمنٹ کی مخالفت محمول نہین کیا جا سکتا جسکی بنیاد امر حکومت کے تہ و بالا کر دینے کے خیالات پر مبنی ہو ۔

نکتہ چینی کو مخالفت کہنا روز روشن کو شب تاریک کہنا ہے ۔

قوانین مین ہمیشہ ترمیم ہوتی رہتی ہے اور گورنمنٹ قائم رہتی ہے قانون اور حکام گورنمنٹ کے تابع ہین نہ متبوع ۔

مسودہ قانون عمر رضامندی کی کیسی کیسی مخالفتین ہوئین لیکن کیا وہ گورنمنٹ کی مخالفت تھی کیا وہ بغاوت تھی ۔

اُسے تو کوئی بغاوت نہین کہتا گورنمنٹ نے تو خود اجازت دی ہے کہ قوانین اور ضوابط مین جو نقصانات نظر آئین اونپر آگاہی دیجائے بلکہ بیشتر اسی بنیاد پر قوانین مین ترمیم ہوتی ہے ۔

اب آخر مین اسقدر اور سمجھ لینا چاہیے کہ ایک تو قانون ہے اور ایک اصول قانون ہے جسکی وقعت و عظمت قانون سے بڑھی ہوئی ہے اسکے سامنے قانون کی وہ حیثیت ہے جو کہ لارڈ لینسڈون بالقابہ کے سامنے ایک اخبار کے نامہ نگار کی اور اصول قانون حاکم کی رائے کو حاکم کی زبان کو کہتے ہین بس اسی بند پر میری تقریر کا تمہ ہے +

راقم

ایک مسلمان

نصیحت ہے ہمارا کام اچھی طرح سمجھانا
جو اسپر بھی بُرا مانو تو مانو اپنا سر کھانا

سلطان الشعرا استاذ الاساتذہ منشی و نشی شاعر ما یر ستر ادزمیع زاد اللہ کمالکم ۔ واللہ کیون جناب آپ جانتے ہین میری شوقینی کو کہ جہان نئی کتاب چھپی اور دل بھر بھر آیا جیب سے تقریظ دھر گھسیٹی فقط تفریح طبع دل بہلانے کے لیئے ایک عجیب المخلوقات کتاب اتفاقیہ ملاحظہ قدس مین گذری ۔ ہی ہی ہاہا ۔ واہ واہ واہی واہ کیا خوب بیچ میل دال پکائی ہے نہین نہین دیوانی ہنڈی بلکہ صدقے کا ست بنا ہے ۔ سلوح پر ۔ موسومے **بصدق داغ جنون** ۔ ورق اولٹو تو کیا پوچھتے ہین واہ ری نظم پریشان بانس کیسے بائین لگائیے تو پتا نہین چلتا تک بندی ہے یا جنون کی زٹل بے تکی ہے یا دیوانون کی بڑ کہین قصیدہ ۔ کہین مرثیہ کہین مثنوی کہین نسب نامہ کہین تاریخی حالات ۔ کہین خاندانی صفات کہین نصیحتون کا کرکا کہین شکایت کا دکھڑا کہین ہجو ملیح کا پیرایا تعریف کے پردے مین تضحیک و مزمت ۔ کہین رونا پیٹنا ہائے وائے کہین نصیحت و فضیحت ۔ لیکن صنعت غیر معنوی کا نباہ البتہ قابل تعریف تھا کیا معنے سر سے پاؤن تک قصدہ اچھوت بامعنے شعر کوئی نظم نہین کیا ۔ بلکہ یہانتک ترقی کی کہ شعر کی دو سطرون مین بھی وہی بے تکی ۔ چنانچہ نام ہی سے ظاہر ہے ۔ **صدق داغ جنون** کی بھی ایک ہی ہوئی اسکے معنے اگر کوئی صاحب ارشاد فرما دین تو ایک ادھی کا گرا نذر کرتا ہون سب سے کی سطر مین انا للہ و انا الیہ راجعون کے بعد تحریر فرمایا ہے زوال ملال انتقال جناب نواب ام واہ کیا خوب فرمایا ہے اب زرا ابدات سے مطلب کیا

خلاصہ خلاصہ نمبر دار پیچھے کاری کرون غصہ کی سند نہین نہ ماننے کی بات کیا اوستاد یکھیے گا - چلیئے بسم اللہ آمدم برسر اصلاح

۱ شعر - باقی تمہا نام اے خدا ہے ٭ فانی ہے وہ جو ترے سوا ہے ٭

دندان تو جملہ در دہانند کی شل سنی تہی معاذ اللہ یہان حمد مین کسقدر ترقی کی گئی ہے تو شاید ملج تک کسیئے نظم نہ کیا ہوا سکے سوا تقیب لفظی کوئی چیز نہین صفائی بندش اسکو کہتے ہین یہی گفتگو بنگالی کے ہوش لوگون کی سنی ہو (ہم آپ سے کہتے تھے نا) (ہمارے یہان آئیے گا آپ) مگر ضرورت نظم سے آپ مجبور ہہ نہ شقین چھوٹی ہوئی سوا مرنے کی تاریخون کے کبھی نظم کرنے کا اتفاق نہین ہوتا پھر آپ سے آپ جھول جھال رہے گا اچھا اسے جانے دیجیئے -

۲ شعر - حی القیوم تو ہی تو ہے ٭ ہر دل مین ہے ہمدم تو ہی تو ہے

اسکی سند نہین یہ کوئل کی بولی تو نظم ہوئی مگر ردیف ایک جگہ سے خفا ہوئی جاتی ہے دوسرے ہر دل کا مطلب سمجھ مین نہین آتا ہر ایک دل کے معنون پر ہر دل غلط یہ بھی نسہی

۳ شعر - ہے تجھکو ثبات تو رہے گا ٭ غم موت کی آدمی سہے گا ٭

واسطے خدا کے نعمد کھکوائیے یہ گرمیون تک کیا حال ہوگا - موت کے لیئے آدمی کی خصوصیت کیسی انسان حیوان جن فرشتے یہانتک کہ خود موت تک اس ذائقے کو چکھین گے - اسکا غم ہر ایک کو سہنا ہوگا آدمی اور خدا شکار کیا -

۴ شعر - فانی جو ہے مصلحت ہے تیری ٭ باقی جو ہے مملکت ہے تیری -

کیون بندہ نواز اسکے کیا معنے ہوئے یہ مصلحت و مملکت کہین کہتی بہی ہے معاذ اللہ معاذ اللہ یون چاہیے معنے پہنائیے کہ تیری مصلحت فانی ہے یہ تو قافیہ پیمائی بھی نہین مگر ہان اسکے بعد کا شعر اس سے بھی زیادہ معنی بند ہے -

۵ شعر - ہر دو نیا جدا جدا ہے ٭ سب ایک زبان خدا خدا ہے ٭

اب کوئی صاحب قصہ ندبدر بیاج کے سکڑ دادا سے چاہین مقابلہ کرلین - ہان اب خیال آیا المعنے فی بطن الشاعر - تو مشہور ہے شاید اسکے معنے ابھی پہنائے گئے ہونگے

۶ شعر - خاصان خدا جو تھے کہان ہین ٭ اس راہ مین سب نبی روان ہین

۷ شعر - آدم کے لیئے شب عدم ہے ٭ ہستی یہ چراغ صبحدم ہے ٭

یہان سے نعت شریف کا جوڑ لگا تھا گیا ہے کم گفتن و خوش گفتن کا معاملہ - بھلا یہ دانشمندی نہین تو کیا ہے - کیا شعر نظم کرنا فرض و واجب ارکان دین مین سے ہے جس کام مین دخل نہوا اس سے کنارہ کشی اچھی یہ نہین کہ بلا واسطہ دنیا کو اپنے اوپر ہنسوانا بیکار بیکار خفیف ہونا - غضب خدا کا کیا اتنا بھی آپ نہین جانتے اور نہین جانتے تو ہزارون مثنویان چھپی ہوئی ہین اونھین کو دیکھ لیتے شروع تو حمد سے کیا خاتمہ بے ثباتی دنیا پر ہوا - یون بھی سہی تو ۔ ۔ ساتوین شعر کا مطلب یا ایک دوسرے مصرعہ سے ربط تو ملاحظہ کیجیے خاصان خدا کہان ہین - حیدخوشش دشمنان خدا کہان ہین کوئی نہ رہا ہے نہ رہے گا یہی حال اس راہ مین سب نبیون کا ہے کہ جس راہ مین روانی کو آپ فرماتے ہین اوسین نبی امتی اچھے برے سب روان ہوئے اور جواب بہی وہ ہونگے - اسکے بعد روان ہین چہ معنی دار و روان ہوئے - ۷ شعر جیسے معنا قریب قریب ویسے ہی اعتراضا کیا معنے شب عدم کے لیئے بہی آدم کی تخصیص نہین ہاتجنیس آدم و عدم یا توارد و تکرار دم سے کر بیشک کہنہ مشقی کا اظہار کرتی ہے بیچ آپ مین کیسے پرانے کہنے والے اور کسکے شاگرد - خیر آگے چلیئے حمد مین تو تو زبان ہوچکی تہی آپ نعت شریف مین رطب اللسان ہوتے ہین - پہلا شعر گو بندش سے سب ربط ثقیل الفاظ سے گٹھل اکھڑا اکھڑا ہے مگر معنے زبردستی پہنائے جا سکتے ہان دوسرا شعر جسپر قلم کیسا قلمدان تک لوٹ گیا ہے اس زور شور سے نظم ہوا ہے کہ شاید و باید -

۲ شعر - سردار مدینۂ منور ٭ انوار سفینۂ مقدر ٭

توبہ توبہ نقل کفر کفر نباشد آجتک مدینۂ منورہ سنتے تھے یہ میان منور خوب نکلے اور بالتخصیص مدینہ منور کے سردار بنے نے بہی کمال کیا لیکن یہ سرداری بہی کس عزت کے ساتھ نظم ہوئی اور دوسرے مصرعہ کے معنے اگر اوستاد شیخ چلی بہی فرما دین تو دو خمیری روٹیان نذر کرتا ہون سبحان اللہ انوار سفینۂ مقدر - انوار کو سفینے کو کوئی مناسبت ہے اور مقدر کا سفینہ ہوتا ہی ہے توبہ خدا ایسی شاعری کو خلل دماغ نہین تو کیا کہا جاسے -

۳ شعر - احمد حیدر ہین ایک در اصل ٭ داماد نبی وصی بلا فصل ٭ پہر وہی نقل کفر کفر نباشد کا اعادہ کرنا پڑا - پہلے اسکے معنے ارشاد ہون داماد کا اشارہ کسکی طرف ہو پہلے مصرعہ سے تو کچھ واسطہ ہی نہین وہ تو بیان ہوا کہ در اصل ایک ہین پہر ایسے اسما بزرگ جس بے ادبی سے لیئے گئے ہین اسکا اجر تو خدا ہی سے ملے گا - اسطرح تو کوئی اپنے سسر کو بہی خطاب نہین کرتا اب رہی داماد کی اضافت اسکا کہنا ہی کیا اسی دن کے لیئے کہتے ہین کہ آدمی کچھ تھوڑا بہت پڑھ لے نہین تو اسی قسم کی بے اٹکل بات کرتا ہے - یاد رہے آیندہ ایسا نہو - داماد معنے شوہر فارسی اور معنی خویش ہندی ہے اسکی اضافت غلط بلکہ اغلط پہر کچھ بھول کے نہین آپنے تین جگہ اسکی تکرار کی جواب مقابہ پر بتایا جاسے گا -

۴ شعر سلطان نجف امیر حیدر ٭ دو نور نظر شبیر و شبر ٭ ہان مین کہتا ہون نہین اپنا ہو کیا گیا ہو صاحب واسطے خدا کے اسکا علاج کروا ئیے غضب خدا کا جب بولتے ہین وہی پرانی ڈہنک - ایک مصرعہ سے دوسرے کو کچھ بہی ربط ہو - بندہ نواز یہ مولوی منشی - امیر حیدر کون بزرگ ہین یا اسے باضافت پڑہین اگر امیر سے جناب علی مرتضی صلوات اللہ علیہ مراد ہین تو غلط کہین شال اسکی نہین مل سکتی - نری لفظ امیر ممکن ہی نہین اسکے بعد یہ جو سرنانی نقشہ شبیر و شبر ارشاد ہوا ہو یہ کسکے نور نظر کہین کچھ اشارہ کنایہ یا وہی فی بطن الشاعر کا عالم نہ نسکہ آپ بہی ظرفہ چیز ہین -

۵ شعر - مسموم ہے ایک ایک مذبوح ٭ دونون کے الم سے روح مجروح ٭ اہاہا کیا خوب فرمایا ہے پہلے تو یہی نہین ثابت کسکی روح - دوسرے آجتک روح زخمی روح مجروح روح بسمل اور اسطرح وغیرہ وغیرہ نظر سے نہین گذرا - ہان ایجاد بندہ

مضامین غیر

ساقی نامہ

بتا کیا ہے اے ساقی تند خو
تھا چینیطروں سے ہے کیون اپنے تو

یہ کیون رونی صورت بنا او پسیر
یہ کیون کاٹے کھاتا ہے ہر بات پر

یہ کیون نوچ ڈالے ہین چندیا کے بال
یہ کیون آنکھین غلاسی ہین لال لال

تناجیج کا سکا ہے کیا ہے رنج
کھلا ہے یہ کیون ٹیپ کو پاندگنج

مزاج نحس ہتھبلا ٹھسکا ہے کیون
بجا ہونٹ گردا سا لٹکا ہے کیون

یہ کیون پھولے بیٹھے ہو نا حق بچا
بنا شنگے ماموں تمھین سب چچا

یہ برسات کی رت یہ فصل بہار
یونہین گذری جاتی ہے او بدشعار

غضب ہے نہ کیون زندگی ہو حرام
نہ دورے مین کشتی نہ گردش مین جام

یہ بارش مین امساک اچھا نہین
تمھارے لیئے خاک اچھا نہین

بڑی فرد سا اسمین ہو گی تری
ابھی پٹ کے رہجائیگا او شقی

تجھے انگلیوں پر نچائین گے رند
غرض خوب دھرے اڑائینگے رند

بسرک یہ ہو جائے گا سب لباس
دہی کے نہ دھوکے مین کھانا کپاس

جو چاہو کہ اب جان کی خیر ہو
تو اگلی سی بھٹی پہ پھر سیر ہو

بچھے شیشہ و جام کی جل ترنگ
چھنے کاڑھی کاڑھی پیالے مین بھنگ

بھنین خوب مچھلی کے شامی کباب
ہو بھٹی مین کیچڑ اگندے جو شراب

چلین جھومتے اپنے گھر شاد شاد
کہین خانہ آباد دولت زیاد

چھلکا ہے پیہم تم کا دیون برق دم
تتاری ری ری ری ری ری ری کم

ہین سامان اب اور سامان کے
حوالے کیا تجھکو شیطان کے

راقم

نقط فقط عشم غلط

سنو صاحبو ایک نئی خوش بیانی — بڑے بول کی مٹگئی لن ترانی
منہ پر اب آتی چلی ہے کہانی — جمع خرچ سارا ہوا منہ زبانی
نہ غیروں کی کچھ چل سکی کاردانی
ہوا دودہ کا دودہ پانی کا پانی

اللہ تعالی اے احکم الحاکمین اپنی قدرت سے جناب صاحب سب جج بہادر کو تو لاٹ صاحب کر دے واللہ چارطرف سے لوگون نے نرغہ کرکے جی چھڑا دیا تھا ارے غضب خدا کا دن دہاڑے کلی ٹڑالکے لوٹا چاہتے تھے۔ لاحول ولا قوت تنکے کا لہتا بنتے سنا تھا یہان ہت پھیری کرکے سارا ہبرام گھاٹ غائب غلہ کیئے دیتے تھے

کہین یہ قہر خدا شنلہ ہے کہ جس بات کے جاننے والے خدا جھوٹ نہ بلوائے مع مبالغہ پورے تین لاکھ آدمی موجود ہون اوس سے انکار گھبراہٹ مین مرغ کی ایک ٹانگ جو زبان سے نکل گیا تو اب چاہے دنیا ادہر کی اودہر ہو جائے وہی ایک ٹانگ سمجھے تھے مگر نہین حق کار اصلی واللہ سچ ہے اگلے زمانے والے کہتے تھے کہ بادشاہ پر چالیس اولیاؤن کا سایا ہوتا ہے۔ مین کہتا ہون بادشاہ وزیر تو جب ہونگے جبکی بات اب یہی حکام پر تائید دعا ضرور ہوتی ہے اور چالیس اولیا نہین تو چار پانچ پیرون کا سایا ضرور ہوتا ہے بشرطیکہ حاکم منصف سمجھدار ہو عدالت کے سامنے ایسی بال کی کھال نہدی کی چندی نکلتی ہے کہ شاید و باید کہئے تو مین سب لکھا قرآن اٹھا کے کہدون کہ جھوٹا سچا یون پرکھ لیا جاتا ہے جیسے بنک گھر مین روپیہ کسوٹی پر سونا لیکن پرنج کا عالم ذرا الٹا وقت ہوتا ہے یا جسوقت نگار ہوکے سامنا ہوجاتا ہے پھر خدا یاد آتا ہے ساتھ ہی اوسکے اس قیامت صغرا نمونہ حشر سے نجات کی تدبیر اس سے بہتر کوئی نہین کہ راستی شعار رکھے بناوٹ کی چھاؤن پرچھائین تک کے پاس نہ آنے دے پھر آنکھین بند کیئے بید ھڑک چلا جائے مجال کیا کہ بال تک بیکا ہو کیا وجہ کہ سانچ کو آنچ صد ہا برس سے سنتا ہے ؏

راستی موجب رضائے خداست

کا مطلب ربطاہی ہوجائے۔ خوب امتحان ہوچکا آزمائی ہوئی بات کا پوچھنا کیا قصہ مختصر ان زوائدات سے مطلب نہین اب اپنی کہون کہ جگ بیتی۔ تو بتو تلاتا۔ کہان ہین منکرین قیامت جنھین حشر کے دن پرسش اعمال رتی رتی کے حساب دینے سے انکار ہے جو کہتے ہین کہ سوال و جواب کیسا عذاب ثواب کسکا کسکی پوچھا گچھی کیونکر جزا سزا ہوگی کسطرح زبان سے سچ سچ نکلے برے کام کیونکر قبول دیے جائینگے بس اونکے واسطے اور کوئی تدبیر نہین عدالت مین کوئی مقدمہ دائر کرا دیا جائے۔ آپ ہی کھل جائیگا آمرم برسر مطلب جب سارے مرحلے طے ہوچکے دوڑ دھوپ سے پاؤنین چھالے چھالون مین گھٹے گھٹون مین بٹے پڑگئے تو خدا خدا کرکے خاص پیشی کی تاریخ آئی یقین جانیئے کا توپ کے منہ پر سینہ ٹیک دینا آسان اژدہے پر سواری لینا سہل اور حاکم کے سامنے دو باتین ٹھیک کرنا مشکل۔ غرضکہ تاریخ کا مقرر ہونا اور پانون مین چھچھوندرین مند گئین صبح سے اوٹھے اور شام کو اصل خیر سے گھر آئے گواہونکے تکتوڑے سمن کی تعمیل مین دقت خوراک طلبانہ داخل کرنے کی تاکید چپراسیون کی خوشامد۔ آہ آہ ایک ایک کرکے مزاج کا تھرمامیٹر اکیس اکانوے درجے پر۔ سیدہی طرح بات کون کرتا تھا۔ کبھی چھوٹی بی کے ایسے غمزے نہین اوٹھائے جیسی اب نازبرداری کرنی پڑی۔ اسمین شب عید کہون یا وعید یعنی وہ رات آئی جسکی صبحکو پرسش اعمال کا دن تھا پھر تمام رات وظیفہ و نماز مین بسر کی اللہ میان کے پھسلانے کا کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا سویرے گجر دم نور کے تڑکے سے ساری خانہ داری کا اسباب لاد پھاند کے عدالت کے احاطے مین میدانی ہوٹل سج دیا جملہ سامان راحت مہیا کر دیا۔ کوٹلہ تما کو حقہ پان گھڑا لوٹا خاصدان پاندان

ری جاندی کی گوٹ پنچی شکن سلی قبا غیرہ وغیرہ مالک ساری گھروالی ایک تو پتیلی جولائی کی کسر تھی ایسین لگا ہوئی جال ہے بھائی اس گھبراہٹ کو خدا جانتا ہے یا دل خدا وکیل صاحب کی عمر مین برکت دے جو ڈبارس دیتے جیتے یار نبلکے پو قدم لیجلے بستے رہے وہ ٹکے گز کی جال پانون کہین رکھتے تھے پڑتا کہین تھا۔ ہمین نزدیک تالی سے گواہون کی آمد شروع ہوئی پھر آپ جانیئے بے بدل وکیلون کا سامنا پھر جرح ان کی کیلوا ہی جھوٹی سی گو لفظاً نہ معناً سہی ہسلا اظہار تو اس جگہ قلمبند نہین ہو سکتا تھا سننے والے سن جیکے جاننے والے جانتے تھے یہ گواہ پورے ایک دن مین گذرے دس بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک کھڑے کھڑے سر کا پسینہ ایڑی مین گھسا دیا۔

ہ خون تلہ ذات مین او ترآیا دوسرے دن وہی سامنا بدات خاص ہوا یہان تو مخالفین او دبار کھاٹ بیٹھے تھے خوب ۔ ۔ ۔ کے بدلے لیئے اتنی پوچھا گچھی شاید حشر کے دن نہوگی بات بات کی ہڑ پر مین بات کی جڑ کی ٹہنی ٹہنون کی ٹہنیان ٹہنیون کی شاخین شاخون کی تہ پتیون کے پھول پھول ٹے پنکھڑی پنکھڑی کی رگین رگون کی جال بندی جال بندی کی بال بال کی کھال کھال کا خلاصہ خلاصہ کا لب لباب مقطر کا جوہر نکالا گیا غرضکہ اس دریائے ناپیدا کنار سے بہی ڈوبتے ترتے ڈھب ڈھا کے پار ہوئے چار گھنٹے اظہار کا طومار لگانے کا ہار رہا۔ اسکے بعد اور گواہ گذرے ملکہ طول عمل کے خیال سے چار پانچ گواہ پیش بہی نہین کیئے خدا پر بھروسا اور حاکم کی سمجھ پر خیال کرکے تقدیر کے حوالے کردیا کہ کہین کھٹراک تو جاتے یہ روز کی دھڑکن ہر گھڑی کی بیم و رجا کا خاتمہ بالخیر ہو۔ ہوتا وہی جو مقدر مین لکھا ہے تیسرے دن اسپیچ بازی کی ٹھہری پھر تو وہ بلبل چہکے جو شیراز کے باپ مین بہی نہ ہونگے سب چلیئے اب مقدمہ زیر تجویز حاکم کے بکس مین بندھا پھر ادسکے انتظار کی ادلجھن اور اوس اولجھن کے شبون نے لکھوا پالی ایک کیا کلیجہ سوکھا دیا۔ حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولا و نعم النصیر۔ پورے ایک مہینے بھر مین چوتھائی بدن گھٹ گیا یہ بہی مصلحت خدا ایکی فصل مین تنقیہ تنہا تھا سارا مادہ یون ہین تحلیل ہوا۔ ۲۸۔ تاریخ روز افتتاح سے بڑھکے شاید اپنی عمر مین کوئی دن نہوگا ادھر احباب کا تقاضا لڑکون کی ضد کہ جلد کچہری مین چلو آج حکم سنایا جائیگا۔ ادھر دل کا مالک اللہ کلیجے مین پنکھے لگے ہوئے اختلاج کا دورا۔ ہاتھ پانون جیسے شل۔ آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے چہرہ زرد ہونٹ خشک منہ سست حرفہ ریوڑی بھور ہالا کھ لاکھ جی کڑا کیا لیکن ایک ایک پانون سوا سوا من کا ہوگیا قدم نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا۔ آخرکار سب سے عذر کیا کہ بھیا جان ہی قابو نہین۔ ہمارے بدلے تمہین چلے جاؤ۔ اور سجدے مین جاکے رونا شروع کیا۔ یہ اور کسی وجہ سے نہین فقط بات کا خیال عزت کا پاس ہمصورتون کی تم تم ٹھٹرا کا بکھیڑا تھا پھر کچہری کا جانا جو امر ہیاسے کچہ ہی ادھر ہے اور جو مراقبت کا زور ہوا تو تنہا سے جیڑ یار بلوائے اور جانور چھوڑوانا شروع کیئے۔ مانے اپنے خدا کے صدقے بندی خلاص ہوئی وکیل بہادر سویرے سے جاڈٹے تھے حاکم نے ہی آتے ساتھی حکم سنا دیا کہ دونون دعوی مع ہیڈ دس میں خرچہ مع سود مدعا علیہ کو دلایا جائے۔ خدا شاہد ہے سرخروئی کے خیال سے جسوقت

یہ آواز خبرداروں کی زبان سے میرے کان مین آئی شکر خدا سے لگا شکر کے سجدہ کو گرا اور حاکم عادل کے حق مین دعائے انر دیا دعمر و اقبال کرتا تھا اور یہ شعر ورد زبان تھا ؎

کیونکر نہ گرگرا کے کرون بار بار شکر
پروردگار شکر ہے تیرا ہزار شکر

جلدی مین اسوقت تو مجملاً لکھدیا ساری روبکاری حرف بحرف علیحدہ ایک رسالے مین چھپے گی

راقم

ایم - ایم

غزل بے بدل

حضرتنا۔ تسلیم۔ بہت دن کے بعد آج مین آپسے شکایت کرتا ہون لیجئے اس غزل کو اپنے معزز پرچہ اودھ پنچ مین جگہ دیجئیے یہ غزل حافظ شیرازی کی غزل۔

گر دستِ زلف مُشکینت خطائے رفت رفت
پر لکھی گئی ہے آج سے مجھے محض شاعر نہ کہیئے گا مین شاعر بہی ہون

وہو ہذا

گر دستِ لینسڈان ہیچک خطائے رفت رفت
بر سرِ کشمیر گر جور و جفائے رفت رفت
از منی پور ایمپنین گر ستور حیدر شد فراد
از سرِ ملک و رعایا ہم بلائے رفت رفت
نیچران را مغز شد کالج شدہ ممتاز زو
ڈاکٹر سید بہ دکن چون گدائے رفت رفت
در چلی چون گشت خون شد با لمسڈا ور نہفت
بو کنڈا نوشاہ شد این ماجرائے رفت رفت
جیب پولو پانیر را بسکہ اکنون شوق شد
در ہمہ اوراق آدشور و بکاہے رفت رفت
لیڈی کا نمبرا بجنگ آلود با خاوند خویش
حیف از مدراس آن یک مہ لقائے رفت رفت
باش صابر این حکایت نا طشت از بام کن
ظلم سرکار فرنگی گر بجائے رفت رفت

راقم

س - ب - س

از کسنڈا۔ ضلع سیتاپور

گربۂ روس اور موش ہرات

امتحان اپنا ہو ہی جائیگا

تم بھی ہو اور یار ہم بھی ہین

بھئی واللہ خوب ہی کہی - یار آشنا مین تو امتحان کا مضائقہ نہ تھا ہوا ہی کرتا ہے مگر جورو خصم اور میان بی بی مین گھر سے کھونٹے کی پہچان البتہ مزلزل مضمون ہے - ارے میان تم بھی کسقدر لچر خیالات کے آدمی ہو ہوائی خبرون کو لے دوڑتے ہو بھلا دنیا مین جورو خصم بھی کہین امتحان کے دھندو مین پڑتے ہین - واہ جی واہ یہ آپ نے خوب ہی کہی آپ کو یہ خبر ہی نہین کہ یہ کلجگ کا زمانہ ہے اسمین جو نہو سو تو تھوڑا ہے حال مین ایک صاحب اور انکی زوجہ مطہرہ سے جوتی پیزار کے بعد رسم و راہ ہوئی ہے اسی کو ملاحظہ کیجئے پہلے تو وہ وہ جنگ و جدل ہوئی کہ حکام عدالت کا بھی ناک مین دم تھا جب دیکھئے بی بی صاحب بھر مانگ رہی ہین طلاق کی خواہان ہین اور میان ہین کہ یا جامہ سے باہر ہین - جب جوڑ تیتلی تک منڈوا اڑچکا اور بی بی کی کنکیا ہر جگہ سے کٹ چکی میان کو جوش محبت پیدا ہوا پھر کیا تھا اللہ دے اور بندہ لے - ہاے بی بی واے بی بی - الغرض دستاویز رجسٹری شدہ لکھکر جورو صاحبہ کو رخصت کرا لائے سوکھے دھانون پانی پڑا ؎

بازہواے چمنم آرزوست +

کچھ تو اس صلح پر مسرت اور کچھ شرائط اقرار نامہ پر تفکر - یہ سب تزودات نشہ کرکرا کیے دیتے تھے بقول شخصے ؎ وہ وصل کردو ہی ترے پہ پہ ہجر آمدے

جینے نہین دیتے مجھے مرنے نہین دیتے

دو چار دن بھی نہ گذرے تھے کہ مولانا نے دام محبت مین جورو صاحبہ کو پھنسا کر وہ نشانہ مارا کہ چارون شانے چت -

سنتے ہین کہ بی بی صاحبہ نے اب ایک محبت نامہ رجسٹری کرا دیا ہے کہ خلاف مرضی شوہر مکرم کھانا پینا رونا سونا کچھ نہ کرینگے خدا مبارک کرے - مگر واللہ محبت نامہ کی ایکہی ہوئی - سب دستاویزین سنی تھین محبت نامہ آج ہی دیکھنے مین آیا -

راقــــــــم

واقف کار

گھر بار علیہ الرحمۃ

گھر بار مکان کو کہتے ہین اور بار کئی معنون مین استعمال کیا جاتا ہے ہندی مین دن کو کہتے ہین جیسے (سوم بار) (سنکر بار) اور فارسی مین بوجھ کے معنے مین اور مرتبہ اور دفعہ کی جگہہ بولتے ہین جیسے ایکبار دو بار کبھی بار بیان گھر کے ساتھ جو بار لگا یا گیا ہے اسکو کس معنی مین لیجا دین - سبحان اللہ آجتک یہ معلوم ہی نہین کہ گھر بار عیال اطفال کو کیون کہتے ہین مجھسے سنئے گھر کے معنے تو مکان کے ٹھیک ہین اور بار کے معنی بوجھ کے درست ہین پھل کے غلط درخت فروار کو بار آور کہتے ہین اسیوجہ سے کہ فرسے وہ بوجھل ہو جاتا ہے انسان جب تک مجرد ہے نہ اوسکو مکان کی فکر ہے نہ پلنگ بستر کی نہ ہانڈی چولھے کی جس روز سے بی گھر بی صاحبہ تشریف لائین پلنگ - پیڑھی - توشک لحاف - دیگچی دیگچہ - کفگیر چمچہ - چولھا - توا - کڑاہی کرچھا - لوٹا کٹورہ آبدان پاندان - صندوق پٹارہ سبھی کچھ گرستی ہمراہ لیکر آئین گھر نہ تو یہ سب رکھا کہان جاے حفاظت کیونکر ہو میان بی بی کہان رہین لامحالہ گھر کی ضرورت ہوئی اگر باپ دادا کا بنوا یا ہوا مکان وقت مل گیا تو مرمت کی افتادہ ہوا ورسر نو بنوانے کی فکر صبح اوٹھے تو گھر کی فکر دوپہر ہے تو گھر کی فکر شام ہے تو گھر کی فکر آج پاخانہ کا سائبان مرمت طلب کل دالان کی کڑی بدلوانی ہے پرسون باورچی خانہ گرا جاتا ہے چھت بنوانے کی فکر ہے اگر تخلیہ مین بی صاحبہ کے پاس جلوہ نما ہوئے تو چند روز جھجک کر بی حنا مین بوے عروسی باقی ہے ان فکرون سے محفوظ رہے تیجئے بی صاحبہ بارگر ہو مین یہ وہی بار ہے جسکے معنے بوجھ کے ہین جسکو عورات کے روزمرے مین پانون بھاری ہونا کہتے ہین اب کیا ہے بی صاحبہ تو چین سے پلنگ پر پڑی فرمائشین کر رہی ہین یہ کھانے کو جی چاہتا ہے اسکی طرف طبیعت جاتی ہے گدہے کے سینگ گوار کے پھول کی خواہش ہے غرضکہ بی صاحبہ جس شے کی فرمائش کرین گو بے فصل ہو میان کو تلاش کرنا لانا ضرور بلکہ فرض جدھر دیکھئے بوکھلائے مارے مارے پھرتے ہین کسی نے پوچھا کیون بدحواس ہو فرمایا کیا بتاؤن گھر کے لوگ حمل سے ہین انکو ان چیزون کی خواہش ہے سن عورتین کہتی ہین نہ لانے مین سخت نقصان ہے بچہ خواہش کرتا ہے نہ ملیگا تو ضعیف ہو جاویگا کل سے حیران پریشان ہون اگر کوئی چیز ملگئی فورا آ پہونچا کر سرخرو ہوئے ورنہ مجبور مایوس زرد رو ہوئے خدا خدا کرکے اس سے نجات ملی اور دن بھی وضع حمل کے قریب آگئے میان پر یہ اور مصیبت نازل ہوئی مشکلکشا کا کونڈہ پیرون کی منتین مانتے ہین مرد ہی مین جو عورت جسطور حکم لاتی ہے یہ فورا اوسکی تعمیل کرتے ہین غرضیکہ خدا نے فضل کیا بیٹا پیدا ہوا خوشی ہے کہ پھولے نہین سماتے یار لوگ بند دق کی فیر اوڑاتے ہین ہرسو سے نیگ اور مٹھائی کی طلب ہے کوئی صندل لگاتا کوئی انعام اکرام مانگتا ہے قابلہ سونے کے کنگن پر اڑی ہے حجام دوشالے رومال کا طلبگار غرض میان چینوٹی بھرے کباب ہو رہے ہین کہتے جاتے ہین زندگی کی دعا کرو تین سب کو خوش کرونگا خاطر جمع رکھو کسی سے بعاجزی یون ادا ہوتا ہے کہ بھائی مین کب اس لائق تھا خدا نے اپنا فضل کیا ہے اگر اسوقت خزانہ قارون میرے قبضہ مین ہوتا ضرور اس خوشی مین لٹا دیتا اس سے بڑھکر بھی دنیا مین کوئی اور خوشی ہے اسطور چھٹی چلہ سب رسمون سے فراغت

حاصل کی بی صاحبہ نے دوسری حیثیت جمائی جلد ایک عورت دودھ پلانیکو نوکر رکھ دو ہزار جبکے وہ بھی ملازم ہوئی کچھ میان سمجھے کچھ بیوی ہی اون صاحبزادے کی محبت پرورش سے نجات اچھی طرح نہ ملی تھی کہ دوسرے کی آمد ہوئی اگر کوئی بیچارہ غریب ہوتا اوسکو پرورش سے کبھی نجات نہ ملتی اسکی کب فرصت ملتی کہ دوسرے کی نیو جمتی یہان کیا یہی لیل و نہار ایک کے بیاہ کی دوسرے کی تربیت کی تیسرے کے خیر مقدم کی فکر۔ پھر یاری کا اہل شادی کی برادری کے نیوتے سمدھیانے کی تشریفین اغیرہ وغیرہ ہزارون تردّدات کا سامنا ہجوم افکار کا کل بار میان کے سر اور یہ سب کسکی بدولت بی گھر بسی عورت گھر کی بدولت ہی ہمتا ہین تو گھر ہے وہ نہین تو گھر نہین گھر ہے تو بار ہے گھر نہین تو بار نہین اسلیے متقدمین تجربہ کار نے مرادی ننھے گھر بار کے عیال و اطفال کے قرار دیے ہین چونکہ اسوقت عدیم الفرصت ہے اسی مختصر پر کفایت کی انشاء اللہ وقت فرصت شرح بیان کرونگا باقی صحبت باقی۔

راقم

بے پتک کا افیونی ازلی پور

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۱ء

ہندوستان کی مدت سے خدا کنج سہ رہا ہے ۔

ملک مین کھلبلی اور بے چینی اس قدر جو پھیلی ہوئی ہے کہ مذہبی دیوتاؤن یا دوسرے پرستش کے اشیاء مین فرط اضطراب سے نقل و حرکت کا لگا لگا ہے۔ گنگا جی کا ست نربدا کو اپنی طرف روان تھا ہی۔ شمالی ہند کے ہندو بھائی دور دراز سفر پر متردد اور جنوب ہند کے مرہٹے وغیرہ قرب برکت سے مسرور تھے کہ اتنے مین سنا گیا دیوتا جگناتھ پوری مین بیٹھے بیٹھے اکتا گئے سانتی پور مین جہان بنگالی بھائیون کی ساریان بہت نفیس بنی جاتی ہین انتقال فرما آئے ۔ چلیے اب ادھر سے اودھر ٹہلنے کا مشغلہ اچھا سوجھا ہے ہمارے ہندو بھائی بہت گمراہ ہو چلے ہین۔ جب تک دیوتا لوگ اپنی ریاست مین سیاست کو دخل نہ دینگے اونکے پوجنے والے راہ راست پر نہ آئینگے بلکہ اس وضع سے ایک فائدہ اور بھی ہے اگر اسطرح چہل قدمی کرتے کرتے کوئی صاحب ہندوستان سے باہر تشریف لیگئے تو اور ملک والے بھی مستفید ہو سکینگے ۔ ایسے زمانے مین جب بہت سے ہندو طالب علم سمندر پار پڑھنے لکھنے جاتے ہین تو کیا وجہ ہے اونکے دیوتا انکی حفاظت کو نہ جاوین اگر ولایت مین انکی یہی نگرانی رہی تو یقیناً لوگ کم گمراہ ہونگے۔

جنرل اعظم الدین خان کے قاتلون کی تلاش

ہندوستان کا میوہ

ہمارے ہمعصر کوہ نور کے ایک نامہ نگار صاحب امرتسر سے لکھتے ہین کہ ایک پنڈت برہمانند جوتشی پہاڑی پھوٹ کھا کر آناً فاناً بیکنٹھ باش ہوئے ایسے مضر صحت اشیا کی خرید و فروخت کی قانوناً کیون نہین ممانعت کیجاتی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مہربان کو پنڈت صاحب کے مرنے پر یہ سوجھی ورنہ پھوٹ کھا کر

"میرا احمق کہین نہین گیا"

کلکتے مین ایک مقدمہ مسٹر جیکب پر حضور بندگان عالی متعالی نظام الملک آصف جاہ والی ریاست حیدرآباد دکن کی جانب سے دائر ہے۔ مسٹر مذکور نے حضور کے ہاتھ چالیس لاکھ کو ایک ہیرا جسکا نام امپیریل ہے اور جسکو معزول شاہ برازیل نے اپنی ملکہ کے واسطے لندن مین فروخت کرڈالا تھا فروخت کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ ۲۳ لاکھ

پہلے دیکھئے تو ہم لندن سے الماس مذکور لائین بقیہ اوسوقت ملے جب جب نمونہ نکلے ۔ مگر الماس حسب نمونہ نہ نکلا اور روپیہ کا مطالبہ ہوا مسٹر جیکب نے سونٹھ کا ناس لیلیا ۔ کون سنتا ہے ۔ آخرکار مقدمہ دائر ہوا اور جیکب صاحب بذریعہ وارنٹ گرفتار ہوئے کلکتے مین دھوم دہام روبکاریان ہوتی ہین بڑے بڑے وکیل سب حضور کی جانب ہین ۔

اس جگہ ہمکو ایک حکایت یاد آئی ۔

ایک صاحب کا دستور تھا شہر کے واقعات لکہا کرتے تھے اور آخر مین جس سے واقعہ متعلق ہوتا تھا اوسکو **احمق** کا خطاب مرحمت فرمایا کرتے تھے ۔ آج زید نے شادی کی بڑا احمق ہے ۔ عمرو نے گھوڑا خرید کیا بڑا احمق ہے بکر سفر کو گیا بڑا احمق ہے ۔ فلان شخص نے مکان بنوایا بڑا احمق ہے الغرض کوئی ہو آپ احمق لکہ ڈالتے تھے ۔

ایک سفر چین کا ایک تاجر آیا ۔ بادشاہ کے حضور مین نوادر ملک حاضر کیئے ایک تصویر نہایت نفیس پیش کی بادشاہ کو بہت پسند آئی ایک لاکہ کو خرید کی اور ایک لاکھ اوسیکی مرحمت فرمایا کہ دوسرے سال آنا تو اسکی جوڑی لیتے آنا ہمارے حضرت نے بادشاہ کی اس حرکت کو لکھکر آخر مین حسب عادت لکہ دیا بادشاہ بڑا احمق ہے چونکہ ساری دنیا کو آپ نے احمق کہہ کہکر دشمن بنا ہی رکھا تھا لوگون نے مخبری کردی حضور اب تو فلان شخص نہایت گستاخ ہوگیا ہے اوسنے تصویر کی خبر کے ساتھ مین بندگان عالی کی نسبت بہی معمولی کلمہ گستاخی لکہ دیا حکم ہوا فوراً گرفتار کیا جاے ۔ آپ پکڑے گئے گھربار کے ساتھ وہ دفتر بہی قرق ہوا ۔ دیکھا گیا تو ایک عالم احمق لکھا ہوا ہے ۔ آخر دیکھتے دیکھتے وہ خبر بہی نکلی پوچھا گیا ۔ یہ کونسی حرکت ناشائستہ تھی آپ نے فرمایا اسمین بیجا کیا تھا ۔ ایک لاکہ کی تصویر لی مضائقہ نہین ۔ دوسری کی فرمایش کی تہی وہ تو خود ہی لاتا ایسی گران چیز دن کے خریدار کثرت سے پیدا ہی کب ہو سکتے ہین ایک لاکہ یونہین اگلے سال کے وعدے پر ایک ایسے سوداگر کو دیدینا جو اپنے ملک کا بہی نہین ہے ۔ حماقت نہین تو کیا ۔ ارشاد ہوا ۔ نہین وہ بڑا معتبر تاجر ہے ۔ وہ ضرور تصویر لائے گا ۔ انھون نے عرض کیا حضور تو اوسوقت تک اسکو یونہین لکھا رہنے دیجئے جب وہ لائے تب فیصلہ ہو ۔ الغرض سال بھر تک تو بادشاہ احمق لکھے رہے بعد سال کے سوداگر تصویر لایا طلبی ہوئی اور پوچھا گیا کہو اب کیا کہتے ہو انھون نے کہا کچھ ہرج نہین جہان حضور کا نام لکھا ہے اب مین اسکا نام لکھے دیتا ہون میرا احمق کہین نہین گیا ۔

معلوم ہوتا ہے جیکب صاحب اپنا نام لکھوانا نہین چاہتے ۔

اشتہارات

غنچۂ مذاق و نغمۂ عندلیب گلشن ظرافت و سحر سلیمانی

حسینون کے دل بہلانے کے مرقعے عاشقون کے دل مضطر کی تسکین دینے والے شفقے ۔ لالہ رویون کے ناز و کرشمے کے فوٹو جسپر ہزار جان سے مفتون ہو ۔ کمال کوشش سے تیار ہین اور قیمت بھی بہت مختصر ہے ۔ یعنے فی جلد ۔ ۳ر

ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے شائقین ہاتھون ہاتھ خرید فرمائینگے ۔ اور ہر قسم کی کتابین اس کارخانہ سے بذریعہ ویلیو پی ایبل خواہ نقد قیمت آنے پر روانہ ہو سکتی ہین ۔

المشتہر

بھوپ نراین سکسینہ ساکن سراے مالیخان مہتمم مطبع فوق کاشی ۔ لکھنؤ

رزم و بزم

اردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول ۔ قنوج کی لڑائی ۔ سلطان شہاب الدین کی فتح راجہ جے چند کی شکست کا ایک تاریخی قصہ ۔ غازیان اسلام ۔ دلیران راجپوت کی شجاعت کا ایک اصلی نمونہ حسن کے راز و نیاز ۔ عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر جسکے قصے کی عمدگی مضامین اور بندش دیکھنے سے ظاہر ہوگی منگوائیے ! جلد منگوائیے !! ۔

قیمت مع محصول ویلیو ۱۲؍ ۔

المشتہر

محمد اسرار علی ۔ امین آباد ۔ لکھنؤ

مضامین غیر

سنو حالت محرم کی غمی کی
جونپوری سالار کھیتو ی کی

(دیر آید درست آید)

ہان ہان ترمائیے فرمائیے کان مشتاق - گوش منتظر ہین - اسنے کیا طبیب کا نسخہ قوت کا بندہ ہے - یہان تو بغیر سُنے آنکھین ڈبڈبائی آتی ہین - رونا چلا آتا ہے کلیجہ پاش پاش ہوا جاتا ہے - دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہے - طبیعت قابو سے باہر ہوئی جاتی ہے - جی نڈھال ہوا جاتا ہے - اُفوہ - کس زور کا مطلع جھٹک لیا ہے لاحول - رشاد فرمایا ہے - تو دین آفرین - ذرا پھر فرمائیے گا - سچ کہا ہے[۵]

غزیز وحق تعالے کب یا ہے
کہ غم جسنے محرم کو دیا ہے

جناب - ذرا صبر کیجئے - استقلال سے کام لیجئے - پہلے مفصل حالت - مفرح کیفیت سماعت فرمالیجئے - پھر بات ہوا کے اتار سے - سوز وگداز کے ڈون - مرثیہ خوانی - سینہ کوبی کے طبل - ماتم کے جھانجھ بجائیے یا آنسوؤنکی سبیلین - اشک کی نہرین جاری کیجئے - بات یہہ ہے کہ بی بقر عید النساء صاحبہ گرما گرم کباب کو فتے لھاکر ہنسی خوشی مدم گنج سدھاری تھین کہ اتنے مین جناب نواب مرزا محرم علی بیگ صاحب غم ام کرتے - دریائے اشک بہاتے - آسمانی ہمراہیون کو رولاتے - تشریف لاکر تخت فلک پر متمکن ہو گئے - پھر کیا تھا - ایک تو غم والم کا مہینہ - رنج وماتم کا زمانہ - دوسرے اسلامی سال کا آغاز ہجری سنہ کا شروع - شام ہوتے ہی - یہ دو - چھوٹے بڑے اونچے اعلے - بکمال اشتیاق - زیارت کی جستجو - دیدار کی آرزو مین کوٹھے - بالاخانے پر کیا سنے - مع مبالغہ تاڑ کے درختون - بہرام گھاٹ کے لٹھون پر جڑھ - چھتری لگا - تلے اوپر - ادھر ادھر - لگے تاک جھانک کرنے - ڈھونڈھنے تلاش کرنے - پھر دس پانچ منٹ نہین - پورے پونے ڈھائی گھنٹے - تہجد کے وقت تک - اودھر آپ شدت غم - کثرت الم سے پردہ ابر مین روپوش جو ہوئے تو عید کے چاند کی طرح آج نظر آتے ہین نہ کل - منتظران جمال جہان آرا کی آنکھین قبلہ نما بنگئین - مگر سلامتی سے انکا بارہ بارہ چوبیس کوس تک کہین پتہ ہی نہین - آخر مجبوری معذوری - کاغذی گھوڑ دوڑ - برقی کھٹ کھٹ زبانی گپ شپ - تاریخی حساب کتاب - یومیہ گنتی شمار - فتوے استفتے - خیالی کھچڑے ناتو نلاو شروع - این وآن - چنین وچنان مین ایک دو تین چار پانچ چھ تاریخین رخصت - ہزار وقت اٹھویں ٹیڑوسی - پار ملاقاتی - آئے گئے کی زبانی جمعے کے غرے پر اطمینان - یکشنبہ کے عشرے پر تسکین - ساتوین سے الم - ناتو یہ علم - تعزیے کا اہتمام - لنگر خانے - سبیلوں کا انتظام دس بجے سے آدھی رات تک مہندی - مسجد کے نکالنے کی تیاری - براق - گشت کی گشت کے سامان - ادھر محرم کو سیاہی - روزے کے نمازی مشہور - شلام ہی کچھ کہاںی - ایک لمبی تان - وقت پر اٹھو - کپڑے لتے سے ٹھیک ہو - ٹیڑھی ٹوپیا باندھ - ٹونڈا ماتم مین سے - ہم چل وہ چل - جھپٹ سے گشت مین دھوم ہجوم مین شامل - یاران طریقت کے ساتھ - دوستان سرپل کے ہمراہ ادھر ادھر نظربازی - جابجا دست درازی - خواہ مخواہ ٹھوکچوکی - چھینا جھپٹی دسنبے لینے کی دھمکی - حفاظت کا حیلہ - منہیات کا وسیلہ - غم کے آثار الم کی علامت - بار بار ادھر ادھر کی سرگشت - خدا کا خوف نہ دل مین ڈر - دین ودنیا سے بیخطر - آج کل ہین نوین شب - شہادت کی رات موجود - اب ارمانون کا کیا ٹھکانا! - حوصلون کی کیا انتہا - یہ گروہ کہ سب سے پہلے شب بیداری کے خیال سے پہر بھر دن چڑھتے ہی چارپائی پر اٹنا غفیل چار دن شانے چت - مُردون کے ساتھ شرط - شام تک کروٹ بدلنا حرام اندھیرا ہوتے ہی بڑے بڑے ٹھاٹھ - بڑی بڑی تیاریان - تعزیے دلدل - براق - شہیدی لبیس - ہماڑ فانوس اغیرہ وغیرہ کے بدلے کاغذی قندیلین - سڑے گلے چیتھڑون ستا ہیلہ ٹر - (مشعل) پنچبانے مہیا - گلی گلی خلقت کا ہجوم - کوچے کوچے تماشائیون کی دھوم - ٹھیک خوشی کی تقریب عید بقرعید کا تیوہار - گریہ وزاری کے عوض قہقہے بازی - دست ماتم کے بجائے دست ہوس - آہ وفغان کی جگہ غل غپاڑہ - طرح طرح کی باتین قسم قسم کی حکائتین - قدیمی رسم - مدامی دستور کے مطابق - نصف شب گذرنے کی فکر - بارہ بجنے کا انتظار - جنوبی - شمالی تعزیون کا میل ملاپ - ستاہڑ کی روشنی - مہتابیون کی سیر - مہ جبینون کے نظارے - خلقت کی ریل پیل یار لوگون کی بکر کو ضروری بات - لازمی امر - ادھر سما پر کچھ اور ہی سمان - رنج وغم کے آثار عیان - برق ورعد کی شدید چشم نمائی کے ساتھ جھاجھم اشک روان - وہ بھی گھنٹے بھر نہین بلکہ تمام رات مسلسل - پھر کیا تھا ع

اے مینہ ناگہان تجھے کیا انتظار تھا

کھلبلی کی حد بیچینی کی انتہا - کرین تو کیا کرین - جائین تو کیسے جائین - مجبوری - بےبسی - بند ہا مار خوب کھاتا ہے - بھیگی بلی بنے کونے کوٹھری مین بیٹھے - زمانے کو سنے - ناملائم کلمات - کفر کے الفاظ کی بک جھک - تا شب شہادت رخصت - نوین رات چپت - صبح سویرے منہ اندھیرے سے سست مغموم - جی نڈھال - پریشان حال - ایک ایک سے رائے مشورہ - صلاح تجویز شروع - کہو بھیا اب کا ہوئی ہے - بڑے گھپ کی بات ہے

---

[۵] یہ دونون خاص الخاص بیان کے ایجاد مین ہین ۱۲

کراہ سال جلوسا نہین ہوا- ارے ہان کیسی بات کرت ہوگے- کہاس ہوئے گنے ہوگا - سچ مچ ہین ساہت کی رات آبجے ہے - کل ہین دگدہارا اتنی ہیبت سے اللہ میان پانی برساوے گلین جہین ہملوگ تیوہار نہ کری آج کہوب دل کہولکے جلوسا دیکہواور نکلنا کرد - کل دوسنبے کو دیپا کرو دیو۔ الغرض لشتم پشتم ایک دن ابعد قدیمی دستور معمولی رسم - غمی کی تقریب ادا کی گئی - طبیعت کی بھڑاس - دل کی امنگ نکلی - سر کا بوجہا اترا جان مین جان آئی ۔

الراقم

بندہ عاصی جون پور کا قاضی -

ابـــــــــلم

(شوخ ظریف)

کچہری خطبہ

الحمد للہ الذی خلق الطفلان - المرذان - والزنان مالمردان - والسماء والزمین واجری بران انہار امن ما معین - من آبیاسے شیرین - والصلوۃ والسلام علی سردارنا محمد کان ہو وآدم بین الجل والطین - وعلی آلہ وتابعدا ہم - ومن اقتفی آثارہم من التابعین ونا مارہم آماپس فیہا ایہا المنسید ہو ان المذہب علی تلتۃ اصناف صنف منہم من بامر برو دمکار ہم عالمون - دفی حکبنا تہم ساکنون - وہم بہتر الخلق - وجل الحق - وہم عن اللغو معرضون - دفی ٹہکاناتہم آمنون عابدون صائمون وصنف منہم من یشربون التاڑی والشراب - مع الیوریان والکباب - ویجڑہون علی الکوٹھیات والبابات باالتیاب وہم فی النشہ سکری - دفی العاقبۃ ہلکی - وصنف منہم من لایصلاو ولا یصومون - ولا یزنون ولا یشربون - ولکنہم اذا دیکہوا البیرشان صاروا پریشان علی حسن فطرۃ ایشان - ویحبون الاولاد والغلام - والفواحش والاعلام - فہو الا ربیشک جاؤا فی الہندوستان - واسرفوا اموال المردمان والامیران ویخربو نہا فی عمارات البراسے حتی پھروا کثیر من اہل دیارنا من برائیاتہم - وبے حیائیاتہم وبلائیاتہم - فاجرہم صادقا فی محبتہم - مخلصا فی مودتہم - انہم ان لم یجہوڑوا ماہم فیہ منہمکون - وماہم بہ متہمون - لزال زلفاہم عن قلوبنا دور ا - ویکونون تو تا پورا - فقد لعنا بابد الدہاتا - فلیعملوا عمل ما فرمودنا الرسول بہ دنہانا - انما کہیت ذلک علی الاختصار - لئلا ینقص منہم العزۃ والوقار - واکتب ما یبدو لی بعدہ - والباقی آیندہ

کتبہ الشیار فی الاملا والانشار
الفقیر ع - ل جونپوری دعبداللہ شاہ

سخن فہمی معلوم شد

سچ کہتے ہین جسکا کام اوسی کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے - ایسین چاہے کوئی کہے ہم تو سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہین - کوئی اپنی حد سے بڑھے کیون جو کسی کو ہنسی کا موقع ملے - گر کہنے کون اور سننے والا کہان سے آ سکے - خلقت نگوڑی بھیڑیا دہسان - ذرا کسی کو عزت وجاہت حاصل ہوگئی بس کچہ نہ پوچھیے جو ہم کہین وہی درست وہی بجا - اگر ایمان فروشی سے ذرا نام ونمود پیدا کرلیا بس سارے عالم مین دعوی انا ولا غیری ہو رہا ہے - پھر یہی نہین کہ کسی فن خاص مین دعوی ہو جی نہین ماشاءاللہ سے ہر فن مولا - سب کے ہوگئے کامل - اب حواریون کی گت سنئیے کہ دنیا ہے اور مطلب مطلب ہے اور بنا جھوٹی قسمین کہا رہے ہین کہ واللہ یہی سچ ہے جو آپ کہین وہی برحق ہے تعریفون کے پل بندھ رہے ہین - بھئی ایسے ویسون سے خدا پناہ مین رکھے بے تکی ہوا اور اتنی ہو - بھلا کہان نیچرستان علیگڈہ اور کہان شاعری!

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

مگر کیا کہین اور کس سے کہین لوگون نے نظم وشاعری کی مٹی اپنے ہاتہون خراب کرائی - تعریف مین بڑے بڑے قصیدے لکہ لکہ کے داد لے لے کے اور مثنویون - اثبات پر ریویو لکہوا لکہوا کے لوگون نے نیچریت کا دماغ ساتوین آسمان پر پہونچا دیا پوری وہی مثل ہوئی پیران نمے پرند مریدان مے پرانند - اون بیچارے کو اگرچہ دم دعوی نہ تہا مگر چیلے چاپڑون نے جہکا کے آخر مدعی زباندانی بنا ہی دیا بھلا پوچھیئے جس شخص کو خدا کے کلام مین تاویلات وتوجیہات لاطائل نکالنے مین باک نہوا جس شخص کو اپنے رسول پاک کے کلام مین غلط سلط معنی آفرینیان کرنے مین کچہ تامل نہوا اُسے اپنی مادری زبان بگاڑنے مین کیا غم ہوسکتا تہا اور کیا پروا ہوسکتی تہی - اب سنو یہ بے تکی ہانک ہمکو تو اسی دن خیر نظر نہ آئی جب ہمنے جسٹس محمود صاحب کو الہ آباد کانفرنس ہال مین شاعری کی ٹانگ توڑتے دیکہا تہا ہم تو جبہی سمجہے تہے کہ اب اردو شاعری کی خیر نہین باپ صاحب مثنویون پر ریویو لکہتے ہین بیٹے صاحب بلینک ورس پکیوز کرتے ہین بس اردو والو - اردو شاعری کا خدا حافظ - خدا جانے یہ باپ بیٹے ملکر اس بیچاری کو کس گت تک پہونچانے والے ہین آخر وہی پیش آیا کہ اب جناب سید صاحب اردو شاعرون پر منہ آنے لگے اور اوکہیان سنانے لگے - آپ اپنے علیگڈہ گزٹ مین ایک مضمون تحریر فرماتے ہین کہ

"کیا اردو اشعارون . . . . . . الخ"

بسم اللہ - یاعلی! دیکہیے وہ ٹہوکر کہائی نا!! سرخی ہی سے لیاقت برس رہی ہے - ماشاءاللہ چشم بد دور - کیا جمع منتہی الجموع ارشاد فرمائی ہے واہی واہ - حضرت اشعار اتوات فرمایا ہوتا تو ٹہیک تہا [illegible]

مصر و انگلینڈ

انگلستان۔ "تم جتنا شور کروگے ہم اوتنا ہی آسن کڑا کرین گے۔"

دونون نے ملکر خاک مین اونکو ملا دیا

لوگ کہتے ہین دیپک راگ کا موجد و بانی موسیقار اپنی آگ مین آپ ہی جل جاتا ہو معلوم نہین پادری صاحب نے ایک تارہ پر کون سا راگ الاپا تھا جو لا پینے اگلا ایک لہو کے پیاسے نے پادری صاحب پر صراحی پھینک ماری دریائے ذلت و ندامت مین غرق کر دیا - مگر ہمکو حیرت ہے کہ پادری صاحب اسوقت سنہری آیت بالکل بھول گئے - ایک گال پر طمانچہ کھا کے دوسرا سامنے کر دیا ہوتا - اسقدر طول ناحق دیا - مقدمہ دائر عدالت ہے -

۴ - وہی ترا انا معاملہ شیعہ سنی کا قضیہ نامرضیہ پھر ادہرا - توبہ خدایا - ان جنگجو حضرات سے خدا اپناہ مین رکھے مفت مین ساری قوم کا لہو پانی ایک کیئے دیتے ہین - ارے یارو تمکو لڑنے بھڑنے کا ایسا ہی شوق ہے تو اپنے جہان چاہو لڑو کوئی ہاتھ پکڑے تو گنہگار مگر خواہ مخواہ کے واسطے سارے عالم کو کیون پریشان کرتے ہو - مذہب بیچارے کو ناحق سپر بناتے ہو ایک شیعہ صاحب کی شامت جو آتی ہے ہیں گول دروازہ مین سنیون کے مجمع مین در آئے - وہی ہدایت رسول صاحب سرگرم وعظ تھے شوریدگی مزاج کو کب کسیکا بڑھ چڑھ کے کہنا گوارا ہوسکتا تھا آخر نہ رہا گیا تبرا کہہ ہی تو گذرے پھر بھلا سنی بھائی کب رکنے والے تھے پوری وہی مثل ہوئی کسیکا منہ چلے کسیکا ہاتھ - مگر خیریت ہوئی کہ وہ نہین سی اپاڈگی ہو کے رہ گئی کو توالی قریب تھی دونون نے رپورٹین لکھائین کچھ رات گئے سنا گیا کہ وہی صاحب علین چوک کے پیاج شیخ حسین کی مسجد کے قریب خوب ہی پٹے - مشہور ہے کہ علانیہ سر بازار تبرا کہتے نکلے تھے دوکانداروں کو جوش آگیا - دیکھ بھال ابا لیبہدایت رسول صاحب بندھے بندھے پھرتے ہین - خدا خیر کرے -

۴ - اب تیسرے مقدمہ کا حال بیان کرونگا - پردہ نشین خبر ہے - عورت کا معاملہ اور ایک رئیس کا ساتھ ہے وہ تخلیہ مین عرض کیجائیگی -

ماشاء اللہ - مقدمہ دائر عدالت اور آپ کی پردہ داری -

خیر آپ سن لیجیے لیکن کسی سے بیان نہ کیجیے گا - ہمارے شہر کی ایک طوائف (جتنے مانگے جانچے کچھ آبرو پیدا کر لی تھی) اور ایک صاحب سے عرصہ سے تعلق چلا آتا تھا - بیچ مین در اندازون کی غمازی نے کچھ کھٹ پٹ کرا دی اور چھیڑ چھاڑ ہو گیا - ادہر ع

پھر ابکی لاترے قربان جائین جذبہ دل

ورد زبان ادہر ع

نوج ایسے سے کوئی دلکو لگائے صاحب

برلب - آخر عشق کی کشش محبت کی تاثیر نے دونون کی ایک گلی مین تدبیر کرہی دی جذبہ محبت نے اونچ نیچ نہ سوچنے دیا - نوابصاحب کو رد اسم قدیمانہ کا خیال آیا معشوقہ شوخ مزاج گو گود مین لیکے اوڑنچھو ہو گئے - بی نائکہ اشک غم بہاتی رہین اسر پیٹا کین لیکن انھون نے ایک نہ مانی عشق نے پر پرواز لگا دیے تھے ایک دفعہ ذقند جو بھرتے ہین دو تین مکان اوچک کے اوس پار ہو رہے - ادہر نائکہ صاحب پولیس والونکی کمک لیکے چڑھ دوڑین مقدمہ عدالت مین پہونچا پیشیان برابر ہو رہی ہین نواب صاحب مفرور وارنٹ جاری - مدعیہ کا بیان ہے عرصہ سے قطع تعلق ہو چکا ہے - مدعا علیہ کہ عرصہ سے ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے ہین متعہ ہو چکا ہے - نہ کہین آئے نہ گئے ساری داستان غلط اسکی کچھ اصلیت ہی نہین -

۵ - اسی مقدمہ کا چچیلا - الٹ پلٹ کے ساتھ فریقین وہی ہا وسکے مدعا علیہ اسمین مدعی اوسکے مدعی اسمین مدعا علیہ نوابصاحب کا بیان ہے یہ ہماری مدخولہ متاعی رنڈی جواہر کو ورغلا کے نکال لیگئی ہین - مدعلیہا کا جواب یہ ہم خبر تک نہین جانتے ہین نہین - اس مقدمہ مین خدا جھوٹ نہ بلوائے کوئی پونے پانسو رنڈیان گواہی شاہدی اور مدعا علیہا کے بدولت شریک ہین - خدا اپنی ان معصوم چھچھوریون کے حال پر رحم کرے بیڈھب سابقہ ہے - بڑی مشکل ہے یہ فرقہ وکیلون کے پیچون مین پھنسا ہے -

۶ - ٹیپ کا مصرعہ رقت کا بند - پوری وہی مثل ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی ہو گئی - تیکھے گنج کے ٹھٹھیرے اور پولیس والون مین گتھم گتھا ہوئی دو دکانین بند بنا مقدمہ عدالت کو پہونچا ہے مفصل آیندہ جو معلوم ہوگا عرض کیا جائیگا ::

راقم

آپکا رپورٹر

کالیداس سرکار کا نادر علاج آتشک بلا آمیزش پارہ

قریب الاختتام غدر کے یہ نسخے مجھے ایک بزرگ اہل اسلام درویش سے نیپال کے جنگل مین دستیاب ہوا تھا جو قسم قسم کے مرکبات پارہ سے پاک ہے اب تک بلا قیمت تقسیم ہوتا تھا مگر ابباعث شہرت عجیب سریع التاثیر دوا کے و نیز سرا ہونے پارہ سے اسکی جا د اسقدر بڑھ گئی ہے کہ مفت تقسیم کرنا دشوار ہے - علاوہ برین اکثر اشخاص کو بلا قیمت لینے مین ایک گونہ عار بھی ہوتی ہے - بس دریخالت وبالخصوص اسی جہت سے حتی الامکان بخوبی روشن و ہویدا ہو جائیگا یہ امر مناسب سمجھا گیا ہے کہ اسکی کسی قدر قیمت مقرر کر دیجاوے اور اخبارات مین بھی اسکا اعلان کر دیا جاوے گذشتہ ۱۶ برس کے درمیان مین ہزارہا مریض جو نہایت سخت مہلک عارضے مین مبتلا تھے ہمیشہ کے لیے چند ہی روز کے استعمال سے کامل طور پر اچھے ہوئے اور عامہ عوارض کو صرف اوپری لگانے سے شفا حاصل ہوئی کیونکہ اس مین اندرونی استعمال دوا یہ مطلقاً ممنوع ہو یہ علاج اس بیماری کی سب حالتون مین برابر اثر پذیر ہے - فی الحقیقت اسوقت تک اس امر کے لیے کوئی ایسی مجرب دوا کا بلا اسکا ہونا ظہور مین نہین آئی ہو بیانات متذکرہ بالا کی تصدیق [illegible] ولائتی صاحبان اسسٹنٹ سرجن و دیگر اشخاص کی ہمراہ ہدایات استعمال دوا [illegible] کے ساتھ چھپی ہوئی

ملہ مگر اسمین یہ کہین نہین لکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گال پر صراحی دے مارے تو دوسرا گال سامنے کر دے -

مضامین نثر

حافظہ

[illegible]وان دلمبدکہین حافظہ کو حافظ کی ہدی نہ خیال فرمائیے گا۔ بات یہ ہے کہ تحقیق کا زمانہ - حیوان بیان کا وقت - ہر ہر شے مین ایک نئی جستجو کی فکر جس طرف جائیے ایک نئی تلاش کی دھن - کنوئین مین بانس - بانسون مین بہرا مگھاٹ کے لٹھے والگرودو پاتال توڑ - تہہ کی چیزین ڈھونڈھ نکالی جاتی ہین کیل وصل بھر ساتی سے تحقیق بھی ایسی ضروری ملکہ اسقدر ضروری کہ خواہ مخواہ دس پانچ مرتبہ روز زبان رہے حافظہ کی دنیا مین بند کرلینے کو جی چاہتا ہے - اب کیفیت سنئے کہ ایک فرانسیسی عالم کو تحقیق کی دھن جو سمائی تو بیٹھے بٹھائے آپ نے تحقیقات نوگون کی قوت حافظہ کی جانچ پڑتال کر ڈالی - فرماتے ہین کہ اعلے کے بہ نسبت ادنے - لڑکون کے بہ نسبت جوانون - عالمون کے بہ نسبت جاہلون - سرد ملک والون کے بہ نسبت گرم والون - شہریون کے بہ نسبت دیہاتیون - قوی آدمیون کے بہ نسبت کمزورون - اور تمام لوگون کے بہ نسبت پادریون کا حافظہ زیادہ ہوتا ہے - پھر شام کے بہ نسبت صبح کو - جاڑون کے بہ نسبت گرمیون مین حافظہ زیادہ رہتا ہے - اسکے بعد آپ کہتے ہین کہ جنکا حافظہ اچھا ہوتا ہے وہ زیادہ فہیم نہین ہوتے - علاوہ ازین زیادہ کھانے - ورزش کرنے - اور تعلیم سے بھی حافظہ کم ہوجاتا ہے سب سے بڑی بات لاکھ بات کی ایک بات یہ ارشاد ہوتی ہے کہ بہت سے مشہور پروفیسرون کا خیال ہے کہ عورتون کا حافظہ مردون سے زیادہ ہوتا ہے - اسے سبحان اللہ کیون نہو - اس تحقیق کے صدقے - اس تلاش کے قربان - سچ ہے ع

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

بندہ نواز گستاخی معاف - شاید فرانس کی عورتین مردون سے زیادہ حافظہ رکھتی ہون - مگر اس گرم ملک ہن تو یار لوگ انھین ناقص کہتے ہین تو وجہ کیا - روزمرہ کا حساب کتاب شام کو پوچھنے بیٹھے تو بڑے خوض کمال غور کے ساتھ گھنٹہ بھر بڑبڑانے - دو گھڑی دیدے گھمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے - ہاے اللہ ایک روپیہ کا خرچ یاد ہی نہین پڑتا - پھر بعض روز دال سالن سے نمک کی مفارقت زیادتی حافظ کا پورا ثبوت دیتی ہے - اسیطرح اور باتون کو بھی سمجھ لیجیے - آپ فرماتے ہین کہ سرد ملک والون کے بہ نسبت گرم ملک والون کا حافظہ زیادہ ہوتا ہے - سچ کہیے گا - کتنی انوکھی تحقیق ہے - واہ واہ - اور پھر واہ واہ واقعی صاحب الٹی گنگا بہا - آفتاب پر خاک ڈالنا آپ کا ہی کام ہے - ہم - آپ - یہ - وہ تو در کنار سارا زمانہ جانتا ہے کہ سرد ملک کے رہنے والے انگریز بہادر کے نہ رامن کا حافظہ رکھتے ہین - اسپر فہم - فراست ذہانت - ذکاوت - علمیت - قابلیت مین بھی کسی سے دو چار انگل کم کیا معنے سب سے دس پانچ ہاتھ زیادہ - برعکس انکے گرم ملک کے باشندے ہندوستان کے رہنے والے - ویسی آدمی ہین جنکو خوش قسمتی نیک نصیبی سے ہمیشہ کالا مین نیم وحشی - غیر مہذب کہا جاتا ہے - ایسی حالت مین خود محقق صاحب ہی بتائین - کیا وہ کہ سکتے ہین کہ ہندوستانیون کے بہ نسبت انگریز کودن - گھامڑ - بے عقل ہوتے ہین ؟ توبہ توبہ استغفراللہ کبھی نہین ہرگز نہین - کوئی پوچھے کہ گرم ملک کے باشندون کے سر کا بھیجا - خاصکر گرم موسم مین تو شدت تپش سے یون ہی پگھل پگھل کر سارا بدن سے پسینہ کی راہ بہ جاتا ہے - بھلا حافظہ مین کیونکر زیادتی ہوسکتی ہے - ہان سرد ملک والون کی نسبت ایسا کہا گیا ہوتا تو عقل لگتی بات تھی کیا معنے کہ سردی کے باعث دماغ مین گو برف کیطرح جما رہتا ہے جس سے حافظے مین دن دونی - رات چوگنی افزونی - زیادتی - وسعت ہوتی رہتی ہے - نہ کہ الٹے بھاڑ سے ملک کے باشندون کھوپڑی دماغ والون کا حافظہ قوی ہوتا ہے -

شام کے بہ نسبت صبح کو حافظے کے زیادہ ہونے کی ایک ہی کہی - معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی صاحب نے سارا مادہ تحقیقات فرانس ہی مین بیٹھے بیٹھے خرچ کر ڈالا - بھولے بھٹکے کبھی گھر سے باہر نکل کر لندن شریف کی زیارت سے بھی مشرف نہوئے - جہان پارلیمنٹ افتتاح - وزرا کی نشست - ملکی معاملات کی بحث - آئین کا صدور - قوانین کا نفاذ وغیرہ وغیرہ کل ملکی امور کا فیصلہ - تمام نازک مسائل کا تصفیہ شام ہی پر منحصر - رات ہی پر موقوف ہے - اب فرمائیے کہ اگر شام کو حافظہ مین کمی ہوتی تو ان باتون کے صبح کو ہونے مین کیا قباحت تھی - ارے میان تم بھی کتنے بیعقل آدمی ہو - لاحول ولاقوۃ - اتنا نہین سمجھتے کہ ایک تو بقول محقق - سرد ملک مین حافظہ کم - دوسرے صبح کا وقت ٹھنڈا زمانہ - پھر اہم معاملے - مشکل مباحثے - جنمین عقل کی ضرورت - خرد کی حاجت ایسا ہوتا تو ایک ہی دن مین سارے خیالات ہاتھ پاؤن کی طرح سرد یا جاتے - کل معاملات رنجک چاٹ کے رہجاتے - ہان - یہ کہیے - تو یہ اب معلوم ہوا کہ سرد ملک والے اسی سبب سے پانی کے عوض کاغذ سے آب دست لیتے ہین - جی - اور نہین تو کیا - بہت اچھا - قبلہ نئی تلاش - جدید تحقیق تو یہ ہے کہ عالمون کے بہ نسبت جاہلون - شہریون کے بہ نسبت دیہاتیون کا حافظہ زیادہ ہوتا ہے - حضرت داد دیجیے گا - کیا بات فرمائی ہے - سبحان اللہ سبحان اللہ عالمون کو دیکھیے طلب العلم کے شوق مین کتابون کے ورق - ورق کر کیڑے بنکر - سطرون کے حرف تک چاٹ کے چھوٹے موٹے دماغ

ارکان سلطنت

انگلستان - مجھسے تو لوگ کہتے تھے ساٹھ ہزار انگریزی سنگینونپر سلطنت قائم ہے
مگر یہان تو یہی صرف چھ کام کی ہین"

نصیحت ہے ہمارا کام اچھی طرح سمجھانا
جو اسپر بھی برا مانو تو مانو اپنا سر کھانا

تمنا اور پنچ مطبوعہ ۳ ستمبر ۱۹۱۸ء

صفحہ ۳ ۔ سطر ۱۰ ۔ سلطان زمانہ میں سلامت ۔ قائم رہے وہ نور تا قیامت
اور شیہ یہ علامت (۲) ان دونوں لفظوں پر کیسی ذہنی طور پر اگر سلطان زمانہ سے
حضرت صاحب الامر مراد ہیں تو قائم رہے پر کس ذریعہ سے نعیہ اسلام کا اشارہ
ہو ا رسکے ۔ ان کا نور کیسا قائم رہے وہ تو بذات خاص سلامت ہیں فقط ظاہر نہیں
ہوتے بمصلحت تیسرے نور میں ان حضرت کا بھی شمار ہو چکا بیان دسوان اجاتا
صفحہ ۔ سطر ۱۱ ۔ ہے ابر میں آفتاب تابان ۔ یہ ان ہین ویان عیان ہین پنہان
یہ خورشش ایک تو لیکن کا ہونا ضرور ہے نہیں تو سننے خبط ہونے جاسے ہین
دوسرے مصرعہ آخر کی الٹا پلٹی سمجھ میں نہین آتی براہ عنایت لفظی معنے سوارات
وغیرہ چھوڑ کے ارشاد فرمادیجیے ۔

صفحہ ۔ سطر ۱۶ ۔ ذی روح کے واسطے فنا ہے ۔ مٹنے کے لیئے بشر بنا ہے
اسکی سند نہین یہ وہی پہلی والی اڑان گھائی ہے مٹنے کے لیئے بشر کی خصوصیت
کیسی اللہ باقی من کل فانی ۔

صفحہ ۔ سطر ۱۷ ۔ ہر روز نیا ملال دیکھا ۔ خورشید کو بھی زوال دیکھا ۔
این گل دیگر شگفت ملال ہوا سنا تھا ملال دیکھا آج سننے مین آیا اور ملال کا باعث
تو یہ ہے کہ خورشید کو بھی زوال دیکھا یہ ملال کی کونسی بات ہے دوسرے دن
پھر وہی کمال افسوس اسکی مثال یا درکھیے ترقی تنزل کے لیے ٹھیک ہے ۔
موت زندگی لیے باقی ان سب باتوں کے سوا نیا ملال نہیں ہو سکتا یہ نیرا اخراج
دقیانوسی ملال جو باپ دادا پردادا سب دیکھتے آئے ۔ ہان ایک بات ہے
یہان خورشید سے مراد مسماۃ خورشید ہو اونکا زوال ہو سکتا ہے نہیں تو
غلط بلکہ اغلط ۔

صفحہ ۔ سطر ۱۹ ۔ کامل ہوا چاند جب گہن ہو ۔ پامال خزان مین ہر چمن ہے ۔
واہ واہ صاحب یہ بھی نئی بیت ہے کہ جہان چاند کامل ہوا اور گہن لگا ۔ یہ
یہ تو معمولی بات ہے شک شبہ کا ہیکا مین کہتا ہون یہ کونسی شاعری ہے
اور دوسرے مصرعہ کی بلندی و ربط تو قابل دید ہے ۔

صفحہ ۴ ۔ سطر ۲ ۔ گردون نے ہزار گل کھلائے ۔ آخر زمین کو گل کھلائے
سبحان اللہ کونسی بات کی تعریف کیجائے رعایت ہے تو ایسی تجنیس خطی
اور تفریق معنوی بندش کی صفائی تو اظہر من الشمس ہے باعث اس انتہا کی جنے
دو حرف پورے محذوف کردیئے (دن) کیونکہ ہزار دن کے سوا ہزار تو اس
معنے پر ممکن ہی نہین رہی فصاحت وہ تو گل سے ایسی ٹپکتی ہے جیسے رنگریز
کی رینی ۔ گل کھلانا اسی محل پر بولا ہی نہین جاتا یہ محاورہ اگر ہے تو اسطرح کہ ہزار
شع کیا ہزار سمجھایا اور ہزار دن کے معنے پر غلط محض ہے

صفحہ ۔ سطر ۳ ۔ پھرتی ہے نسیم غم سے رواہی ۔ گلشن مین کھلی ہین غنچہ کی راہین
دیکھیے کا سلسل بیان تلازمہ باغ جو ہے تو پھر کس کس کی تلاش سے گلکاریان
ہوتی ہین مگر بناسب نسیم کی سرد آہین تو ذہن مین آتی ہین یہ غم کی راہین نظر نہین
آتیں یہ بھی کوئی بھول بھلیان ہونگے نہین تو خدا نخواستہ شیطان کے کان
بہرے اور کسی کا گذر تو اس رستے مین نہین ہوا

صفحہ ۔ سطر ۴ ۔ تربت مین ہین نازنین ہزارون ۔ گل کھا ہی ہو زمین ہزار دن
اچھا صاحب خوب ہی گلوٹیرا کھار ہی ہین آپکو زمانے کا خیال بھی نہین رہتا
یہ تو یوان باسنے ہو سکتا ہے چاہیے موزون نہو ۔ کہ تربت مین گئے نازنین ہزارون
اور گل کھا گئی زمین ہزار دن ۔ باقی جو تنی قسم کا گا قند بنایا گیا ہے اس سے
مراد وہی گلعذار معشوق لوگ ہین تو بھی غلط گل کھانا سوا چیلے وغیرہ کے
سنا ہی نہین ورنہ مثال مرحمت ہو اور کھا رہی ہے تو مین ہزار برس نہ انونگا
سوا کھا گئی کے ۔

صفحہ ۔ سطر ۶ ۔ اس باغ مین تماگ ہوئین ہم شاد ۔ چھپ گئے اس چمن مین شمشاد
استغفراللہ ہون کے معنون پر ہوئین تو بانگر ہو کے سوا کسی اور قت مین ہی
نہین بولتے ہوئین کی اچھی کہی اور شمشاد تو معلوم ہوا کوئی خواجہ سرا
حبشی ہونگے اونھین سے چھولی چھپایا کھیلی گئی ہونگی نہین تو شمشاد کا چھپنا چہ
دارد ۔ پھر چھپ چھپ کے تکرار نے تو جان ہی لے لی

صفحہ ۔ سطر ۷ ۔ قمری چلا رہی کو کو ۔ کہتا ہے یہ جل کے دل کرا یا ہو ۔
ما رو گھٹنا پھوٹے آنکھ تو سنا تھا یہان مارو نیبو ڈ دلے خیرآباد ۔ کچھ نہ معلوم
ہوا کہ قمری کیون چلائی اور کسکے غم مین کوکو کرنے لگی اور دل نہین معلوم کسکا
جلا اور کیون جلا اس کوکو سے دل جلنے کی کیا وجہ بالفرض محال قائل کا
دل سمجھا جائے ۔ تو یا ہو جلے ہوئے دل سے کب نکلتا ہے یہ تو فقرا کے
خاص ذکر و شغل کا ایک طریقہ ہے ہان یون ہو سکتا ہے کہ شاگردی قمری
کی اختیار کی . . . فاختہ ہوگئی گھبرا کے آواز مین آواز ملانے لگی وہی
دم بھرنے لگی تو بھی دل جلنا کیسا قدم بقدم چلنا کہا ہوتا ۔

صفحہ ۔ سطر ۸ ۔ کس کس کو جہان مین کیجیے یاد ۔ رو رو کے کرین ہزار فریاد
ہاے خدا عیب شتر گربہ کے سوا اسکے معنے اگر آپ ہی سمجھے ہون تو فرما دیجیے
آخر اسکا مطلب کیا ہوا ۔

صفحہ ۔ سطر ۹ ۔ ہنستے نہین بولتے نہین تھے ۔ لب گور کے کھولتے نہین تھے
زیادہ ٹھائین ٹھائین سے عبارت بڑھی جاتی ہے آپنا فرما دیجیے کہ کون منا
اور گور کے لب کھولنا کیا معنے ہے ہے لب گور جو سن لیا تو ہونٹون کے
معنون پر ہی نظم فرما گئے معاذ اللہ اب دسوین شعر سے تیرھوین تک آپ خود
نظر ثانی کیجیے ان ۔

صفحہ ۔ سطر ۱۴ ۔ اللہ ری حیات بے ثباتی ۔ ہے شکل حباب دم مین لاتی ۔

کے معنے سمجھا دیجیئے بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ آپ کے لغوکی قسم مین نہین سمجھا لغات اذکر ایا نہین یہ تو آپ ہی سمجھے ہونگے وہ مین نظم تو کر دیا معنے کا علت قطع - یہ ہوتا ہوگا کہ نگاہ چوک گئی آگے بڑھ کے نظم تو کرنے لگے یہ جلدی کا کام یہ ایسے پڑھوانے کی ضرورت کو لیا کیا جاے

صفحہ رر سطر ۵ تا ۱۹ غایت سطر ۱۹ - مندرجہ ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صفت ممدوح سے سلسلہ اشعار نظم نہین فرمائی بلکہ ورجہا ایک شعر قوبضہ یا سہی بلا کے نشہ مین جا بجا اکا کے پڑھنے کو تحریر فرماتے تھے کہ پہلے دو چار شعر مین بیان کیے اور پھر موقع محل پر جا بجا نظم ہی داخل کردی جب ا محل اموقع ہوا جہ کیا کہ ایک دوسرے مین ربط وغیرہ تو خاک نہین - اب رہے معنے اسکے نہ تو کچھ ایسی ضرورت ہی پائی جاتی ہے اور نہ کچھ تھوڑی بہت تفغین گھٹا لیجا کے پڑھنے مین مضائقہ ہے الحمد اللہ خیر صلاح -

شعر ۱۵ - آہون کا دھوان فلک سے بیشک ٭ قلب زمین ہی سے ہے شبک ٭

(۱۶) جوسے وہ عدم کو جا رہا ہے ٭ قصہ یہ سنا ہی بار ہا ہے ٭

(۱۷) ہم نہین کچھ یقین مطلق ٭ فرماتے ہین باب علم برحق ٭

(۱۸) غافل انسان کی بدی ہے ٭ یہ موت اک امر ہی بدی ہے

(۱۹) کیا زیست کا سبب دروغ سمجھا ٭ اس صدق کو ہے دروغ سمجھا ٭

قصہ کوتاہ ان اشعار گہربار کی خوبی کا فیصلہ ناظرین با تمکین کے ملاحظہ پر منحصر رکھا ہے ملاحظہ ہو کہ کسقدر با معنی پر مذاق بندش مین حسب مطالب مین در موزون ہوئے ہین -

صفحہ ۵ - سطر ۱ غافل عاقل بنا ہے مجنون ٭ کامل کا دل ہے پر خون بندہ نواز خفا ہونے کی بات نہین ہاتھ باندھ کے عرض کرتا ہون اس شعر کے معنے سارا شہر ملکے تو مجھے سمجھا دے - آمین آخر یہ معاملہ کیا ہے اس نظم کا مقابلہ تھوڑا بہت اگر ہوتا ہے تو علامہ زبان استاد مولوی ٹیسو راجہ کے بانیون سے جو کتان برس پہلے شعراے بے اکل محققین صحرائی نے ارشاد فرمائی تھین ؎

املی کی جڑ سے نکلا پتنگ ٭ ٭ نو سو موتی جھلکت رنگ ٭

رنگ برنگی بی کمان ٭ پہلی مارون دہن سلطان

دلی سے دو آئے سیر ٭ کھامین کروندا چھانٹین تیر

بھاگے بھوگے پڑ گئی کھوٹ ٭ اگلی جھنجھیا پچھلی چوٹ

زیادہ سمع خراشی کی ضرورت نہین سبحان اللہ سبحان اللہ

صفحہ رر سطر ۳ - کیا ہی دنیا کا یہ اثر ہے ٭ اس نخل حیات کا ثمر ہے -

اصل و جل یہ بھی معنی بند ارشاد ہوا ہے لیکن مجھے فرصت نہین آپ ہی اصلاح بنا دیجئے لفظ ثانی کیجئے سب سے بہتر یہ ہوگا کہ پھر سے چھپوا دیجئے غلط نامہ تو اتنا مختصر ہو نہین سکتا یہ تو ہر قدم پر سکندری کھائی جاتی ہے

صفحہ رر سطر ۶ - ہے بے سر و پا یہ تخت اور تاج ٭ دو گز گزی کا ہم محتاج

ٹھہرے ہوئے جناب اسکی سند نہین ابتک تو معنی نبھانے مین دقت ہوتی تھی اب تو سوز و سیت بھی لیا تو اڑائے بھاگی جاتی ہے - خبر لیجیے ؎

ایک مصرعہ کی کٹ گئی ہے دم

نعمت سلامت یہ گزی مین کونسا زحاف داخل ہوا ہے یا گرلی مچھلی ہا مین نہین نہین تو بہ توبہ بڑی غلطی ہوئی مین ہین نہین سمجھا گزی مشدد بھی تو کسی جگہ کتب معتبرہ مین آگیا ہے مثال کے لیے استاد مولوی فائق کا شعر ہی یاد آیا ؎

محمد فائق شاعر عنبر ا ٭

تشدید برید حیرا نباشد - چلیے چھوٹ ہوگئے معاف معاملے کی بات ہے -

صفحہ رر سطر ۷ - سلطان گئے سب لحد کی حد مین ٭ خاک اڑتی ہے رات دن اود مین ٭ الفقط الفقط لیجیے صاحب بیت بازی ختم شد - علم قسم یہ تو کلام سکھ دیولال ہی نہین فرماتے - بندہ پرور لحد کا قافیہ اود - ہا آپ مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے علم و کمال گیا چولھے کی جڑ مین تاریخ اودھ صوبہ اودھ نہ سہی یہ جو بڑا بھاری لمبا چوڑا نقشے مین تین چار آٹھ دس مرتبہ اودھ اخبار شائع ہوتا ہے یہ بھی ملاحظہ خدام والا سے نہین گذرا غضب خدا کا اودھ مین تو ایک چکی کے پاٹ برابر سے بڑا موجود ہے - اسے کس جرم پر شہر بدر کیا - ابجد خوان بچے اسکول کے کمسن لونڈے جو تشریح الحروف پڑھتے اونسے بھی لکھوائیے تو اودھ کو بے ہاے ہوز کے نہ لکھین گے -

صفحہ رر سطر ۸ - آنکھون نے نئی بہار دیکھی ٭ گردش لیل و نہار دیکھی ٭

۹ - بیدم ہوئے رو رہا ہے سب گھر ٭ دم بھر کے لیے گرہن دوپہر ٭

اچھا جناب بہار سے گردش سے کوئی مناسبت بھی ہے اسکے سوا یہ نہین معلوم ہوتا کسکی گردش آسمان کی زمین کی نصیبون کی یا تون کی سر کی پنکھے کی چرخے کی گھوڑے کی ٹٹو کی آخر کسکی گردش سمجھی جاے لیکن بیان انتہاے بلاغت سے جو گردش جی چاہے لگا لی جاے اب دوسرے شعر کو آپ ہی پڑھ کے انصاف فرمائیے کہ اوپر سے آپ کیا گلکاریان کرتے چلے آتے ہین یہان کیا ارشاد ہونے لگا کچھ مناسبت کوئی تک کسی قسم کا ربط تو ہونا چاہیے یہ نہین کہ اچھے خاصے بیٹھے نئی بہار دیکھ رہے تھے گردش کے کادے ا سیرن ہو رہے تھے کہ اوپر سے بم کا گولا اوترا بلکہ وہ بھی نہین مرگ مفاجات بیٹھے بیٹھے دم ہیت - بندر والے کی کہاوت ار میان انیٹھا سنگھ ہوت انیٹھا سنگھ ہوت ہاے ہاے انیٹھا سنگھ کہان - ناری ناری چیک گئی کلیجے پھول گئے - گھر والے رونے لگے اللہ تیری پناہ دوسرے مصرعہ مین گرہن صاحب الگ ڈوبکیان کھاتے پھرتے ہین کہین تھل بیڑا نہین لگتا کہ آخر یہ گرہن آیا کیون لایا گیا کسی طرح کھپ ہی نہین سکتا حیرت ہوتی ہے کہ یہ نظم کا کونسا طریقہ ہے -

صفحہ رر سطر ۱۱ - دب دب گئے بادشاہ کے غول ٭ در در پھرے تاج شہ کشکول

لواوسنوان مل کے بدرالدین بادشاہون کے غول کی بہی ایک ہوئی کہین شطرنج کے پرانے مُہرانے شاہ تو نہین جمع کر لیے گئے نہین بادشاہ غول ہاتھ کہان ہاتم کرنے گئے تھے کہ چہت کے تلے دب گئے یا یہ کہ بادشاہون کے غول سے لشکر شاہی مراد ہے اور دب جانا اصطلاحی طور پر ڈر جانا سمجھا باقی یون بھی معنے پہنانے سے دوسرا مصرعہ خفا ہوا جاتا ہے کیونکہ بادشاہون کے غول اگر دب بھی گئے تو تاج در دستِ کشکول کیون پہرنے لگے تاج کی تو وہی عزت رہتی ہے اگر ایک کے سر سے اوتر گیا یا اوتار لیا گیا تو دوسرے نے چوم چاٹ کے بڑی عزت و توقیر کے ساتھ پہر سر پر رکھ لیا اور اپنا فخر سمجھا یہ دیہہ بالا راکیون پہرنے لگا اگر ٹیسو راجہ کو تاجدار تصور فرمائے ہر در پہرنا قیاس کیا جاسے تو وہ پرانی چال کی پگڑی ہی زیب سر فرماتے ہین تاج وغیرہ کو پسند نہین کرتے یہان مثل کشکول سے بھاک منگاپن بھی لازم ملزوم قرار دیا گیا ہے ٭

راقم

ستم ظریف

رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایکدن

خدا جانے تہذیب اور تلون کا کیا ساتھ ہے کہ ادہر آدمی مہذب بنا اودہر متلون المزاج ہو گیا۔ ہر بات مین پالسی جسکے معنے ہین مہذب بے ایمانی اور اسکا جزو اعظم ایک بات پر قائم نہ رہنا چنانچہ آجکل یورپ والے جسطرح تہذیب مین ترقی کر رہے ہین متلون المزاجی مین بھی فرد ہو رہے ہین۔ کسی بات کو ثبات نہین کسی پہلو قرار نہین — دو گھڑی بھی ایک رنگ پر نہین آتی ہر وقت ایک نیا انداز نئے ٹھاٹھ۔ پہر یہ نہین کہ ایک دو صاحب اس قماش کے ہون سبھی اس رنگ مین رنگے ہوئے کسی صاحب نے کوئی بات نکالی۔ نیا طرز شروع کیا اور سارا املاک کا ملک اوسی کا منہ چڑہانے لگا بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک مرتبہ شراب نوشی پہ آئے تو خم کے خم لنڈہا دیئے۔ خمخانے کے خمخانے صاف کر ڈالے۔

صبح و شام دختِ رز کی تاک جھانک۔ جامہائے ارغوانی سے آنکھ لڑی ہوئی۔ ہر جلسہ ہر صحبت مین لال پری کا جھمکڑا بغیر شراب ناب کے نوالہ نہین توڑتے کاگ دنادن اوڑ رہے ہین جامہائے صحت پر دو پر ہو رہے ہین۔

ہر وقت بغل مین بوتل دبائے ؎

ساقی بسا ہوا ہے دلِ ناشکیب مین
بوتل لگی ہوئی ہے لبادے کی جیب مین

ہر وقت جام و سبو کا تذکرہ۔ ہر گھڑی مے گلرنگ کا مشغلہ۔ آٹھ پہر مستی و مدہوشی مین خورش گزران اور۔

ساقیا برخیز در دہ جام را
خاک بر سر کن غمِ ایام را

کا وظیفہ ورد زبان۔ مذہبًا جائز ٹھہرائے عیسٰی مسیح کا خون ضرور پینا چاہیے اگر نہ پیا تو بڑا فرض چھوٹ گیا۔ یا اکبارگی تنہ جو پھیرتے ہین دل کھٹا ہو گیا جی پھیکا پڑ گیا قطعی نفرت ہوگئی۔ نام سے بیزار صورت دیکھنے تک کے روادار نہین جلسے ہوتے ہین۔ کمیٹیان کی جاتی ہین۔ دھوم دھام لکچر دیے جاتے ہین کہ زنہار زنہار بھولے چوکے سوتے جاگتے کسی حال مین نام نہ لو ذکر تک نہ کرو جان جاتی ہے جائے یا رہے لیکن شراب کا تذکرہ نہ آنے پائے ایک گھونٹ بھی گلے سے نہ اوترے۔

اور جو اسیون لوگ نہ مانین تو قانونًا ممنوع کر دیا جائے۔ چنانچہ سُنا ہے کہ جرمن والون نے ایک قانون بنایا ہے جسکا منشا یہ ہے۔

۱۔ آٹھ بجے صبح سے لیکر آٹھ بجے رات تک شراب فروخت ہو۔

بھلا کیون صاحب اگر کسی شخص کو رات گئے پینے کی عادت ہو اور گھر مین نہو تو وہ کہان سے لائے۔ یا فرض کیجیے ایک مسافر تازہ وارد ہے آٹھ بجے کے بعد شہر مین داخل ہوا ہے وہ کیونکر اپنے دل کی خواہش پوری کرے یہ تو سراسر خلاف انصاف ہے جب شراب کا بیچنا ہی ہے تو اسمین دن رات صبح و شام کی قید کیون جو قیمت چاہو لو۔ جب چاہو خریدو۔

۲۔ ۱۶ برس سے کم عمر والے کے ہاتھ نہ بیچنا چاہیے۔

واہ واہ ماشاءاللہ پوچھیے اگر اس سن سے نہ پئینگے تو آگے چلکے عادت کیونکر پڑیگی علاوہ اسکے یہ وقت ہوکا ہوتا ہے۔ جذبات و خواہشات جدید کا عذر معقول ہے ؎

گر سبو نم بر سر گہ پاے خم رفتم ٭ ساقیا مرغ ازین عالم جوانیہاست

یہ نعمتین جوانی اور شباب کے واسطے مناسب ہین بڑہاپے مین سفید داڑہی مین خضاب شراب بجز ہوس پرستی کے مے پرستی کا کیا مزا دیگا۔

۳۔ شراب پیا ہوا شخص اگر ذرا زیادہ مانگے تو اسکے ہاتھ نہ بیچین۔

دیکھیے واللہ ترسانے کی صحیح نہین۔ سارا مزا کرکرا ہوا جاتا ہے ارے صاحب پینے ہی پہ آئے تو تھوڑا کیا اور بہت کیا۔

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست

عین موقع پر رکھائی کرنا کسنے بتایا ہے۔

۴۔ پاؤ بھر سے زیادہ کسی کے ہاتھ نہ بیچین۔

واہی واہ ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہے ؎

مین رند سبو نوش ہون اے ساقی بدمست ٭ کب ہوئی ہری اک دو ساغر سے تسلی

اسمین بجز رکاکت اور دنائت کے اور کون اصول مضمر ہین۔ ہماری سرکار بھی چھٹانک سے زیادہ افیون نہین دیتی پہر اس سے افیون نوشی مین کون کمی ہوگی یہ محض حماقت آمیز قاعدہ ہین اور راقم الحروف کی راے مین ہرگز ان پر عملدرآمد نکرنا چاہیے! (۱)

مضامین غیر

شی بابو

ڈیر اودھ پنچ اردو میں جسطرح بلاتکلف ٹٹو کا مونث ٹٹوانی ہے اسیطرح بابو کی مونث بوانی ہے۔ مگر اس نئی روشنی کے زمانے میں پرانے سے کام چلنا مشکل ہے۔ اس زمانے کے طبائع کو پرانے کھوسٹ دقتون کے شیطان کی آنت قواعد سے قطعی نفرت ہے۔ اب تو

ہرچہ گیرد مختصر گیرد

کا زمانہ ہے۔ سید انشا نے اردو کے قواعد لکھے مگر اب کسکو دماغ ہے۔ کہ اسے یاد کرے۔ مولوی محمد حسین آزاد کے قواعد کو بھی کوئی ایسا ہی بیوقوف ہوگا۔ جو پڑھیگا۔

مذکر کی علامت ہٹا کر ی یا ن وغیرہ بڑھانے سے مونث بنالینا اس تہذیب میں سراسر ازالحیثیت عرفی ہے۔ کمہار کمہاری۔ گھوڑا گھوڑی دھوبی۔ دھوبن۔ نائی۔ ناین وغیرہ وغیرہ الفاظ مذکر سے مونث بنالیا گیا ہے۔ کہ نہین؟

مرد اور عورت کو خدا نے ایک ہی ساتھ پیدا کیا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے عورت پیدا ہوئی اور پیچھے مرد۔ ہندو شاسترون مین آدشکتی سب سے اول ہے۔ مرد نہ ہو۔ تو مخلوق پیدا ہوسکتی ہے۔ مگر عورت نہ ہو۔ تو ٹائین ٹائین فش۔

آپ شاید کہین گے کہ آدم مسلمانون مین حوا سے پہلے پیدا ہوئے مگر ایسا خیال کرنے والون کو سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ اکیلے خوش بھی نہ رہتے تھے خوش تب ہی ہوئے۔ جب حوا مل گئین۔ سب سے پہلے اولاد حوا نے جنی اس بات کو سب جانتے ہین۔ اسی لیئے عورت کو فضیلت ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قواعد والون نے مذکر سے مونث بنا کر بڑا ظلم کیا ہے کہین کہین اہل قواعد نے مونث سے مذکر کو جوڑ کر مذکر پیدا کیے ہین جیسے آنکھ کا تل۔ مان کا پیارا۔ جورو کا غلام۔ حماقت کا بندہ۔ مگر انصاف کیجیے۔ اس سے تو زیادہ اور بھی ترمیم کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے کیا جورو لفظ کا مذکر جورو کا غلام ہوسکتا ہے؟

علے ہذا القیاس سچ یہ ہے کہ ابتک قواعد مردون نے بنائے ہین۔ اگر عورتین بناتین تو یہ خرابی نہوتی۔

ولایتی قواعد دگرمر ا مین بھی ایسے ہی عیوب موجود ہین۔ ہوسٹ ہوسٹس ماسٹر مسٹرس وغیرہ الفاظ مذکر سے مونث بنائے گئے ہین۔ مگر اہل ولایت کو اب اپنی غلطی معلوم ہوگئی ہے انھون نے اپنے قواعد مین مذکر اور مونث الفاظ کو الگ الگ پایا ہے۔ جیسے بل۔ کاؤ۔ سنسکرت مین بھی کسی کسی مہاتما نے ایسا کیا ہے۔ جیسے پتا۔ براد ر۔ خواہر۔ پسر۔ دختر۔ اردو مین باپ۔ مان۔ بھائی۔ بہن وغیرہ۔ ان مین کوئی کسی سے نہین بنا ہر سب الگ الگ ہین۔ مگر اکثر عربی کے متعصب قواعد دانون سے عورتون کی یہ آزادی دیکھی نہ گئی۔ انھون نے مار کوٹ کر عورتون کو مردون کا ماتحت ہی کر کے چھوڑا اور پدر۔ مادر کی جگہ۔ والد۔ والدہ۔ اور براد ر۔ خواہر کی جگہ ہمشیر ہمشیرہ کہنے لگے۔ اسی طرح سنسکرت مین بھی دشت پنڈتون نے عورتون کی آزادی کا خون لیا ہے۔ جسکی مثال دینا فضول ہے۔ مگر ولایتی قواعد کی آہستہ آہستہ ترقی ہورہی ہے۔

انگریزی مین ہی اور شی دو لفظ بالکل آزاد ہین کوئی کسی کا ماتحت نہین ہے۔ ان دونون لفظون سے مذکر اور مونث دونون کی پیدائش ہوتی ہے۔ دیکھیے ہی برڈ۔ شی برڈ۔ ہی گوٹ۔ شی گوٹ ہمنے بھی اسی کی تقلید کی ہے۔ ہی بابو۔ شی بابو۔ ہی پنڈت۔ شی پنڈت۔ ہی ڈاکٹر شی ڈاکٹر ہی وکیل۔ شی وکیل۔ ہی کپتان۔ شی کپتان وغیرہ اب چونکہ ہمارے ملک مین بھی رفتہ رفتہ ترقی ماہانہ ہورہی ہے۔ اسلیئے ہی سید۔ شی سید۔ ہی شیخ۔ شی شیخ۔ ہی گھوش۔ شی گھوش وغیرہ الفاظ کا رواج ضروری ہے۔ ہی ڈیلیگیٹ۔ شی ڈیلیگیٹ۔ ہی انسپکٹر۔ شی انسپکٹر۔ ہی بی اے۔ شی بی اے ہی کانگرس۔ شی کانگرس۔ ہی کانفرنس۔ شی کانفرنس۔ ہی اسکول۔ شی اسکول سب کی ضرورت ہے۔ ضرور رواج ہونا لازمی ہے۔

مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ قواعد کے عیوب رفتہ رفتہ دور ہورہے ہین۔ بغیر قواعد زبان درست نہین ہوتی اور بغیر درستی زبان کچھ درست نہین ہوتا۔ اسلیئے قواعد جتنے آزاد ہونگے۔ تہذیب اتنی ہی بڑھے گی یہ دیکھیے۔ عورتون کی زندگی کی ایک اور بات نکل آئی۔ دہی۔ موتی۔ دھوبی۔ نائی۔ موچی۔ وغیرہ مذکر الفاظ ہین۔ مگر مونث کی شکل کے ہین اس سے ثابت ہے۔ کہ یہ عورت سے مرد بنے ہین؟

سررشتہ تعلیم والون کو ہوشیار ہونا چاہیئے کہ اب قواعد بدل گئے۔ زنانہ اسکول کی جگہ انھین شی اسکول کہنا ہوگا۔ مگر ساتھ ہی میل اسکول فیمیل اسکول۔ کہنے کا مضائقہ نہ ہوگا کیونکہ فیمیل کا فی دور کرنے سے میل بنتا ہے۔ اسلیئے میل ہی فیمیل کا ماتحت رہا۔

رہا اب شی بابو وہ بھی ہی بابو کا ماتحت نہین ہے بلکہ ہی بابو ہی شی بابو کا ماتحت ہے شی بابو ہی بابو سے سوگنا اعلے ہے۔ ہی بابو نہ بھی ہو۔ تو بھی شی بابو چل سکتا ہے مگر شی بابو کے بغیر ہی بابو کی ضرورت نہین ہے اسلیئے ہی بابو جسم ہے اور شی بابو روح۔ روح بغیر جسم کے موج کرتی ہے مگر جسم بغیر روح کے کیڑون کی خوراک ہوجاتا ہے۔ اسلیئے سب شی بابو ہے

مانحت ہے۔ ہمارا بھی اسی قدرت کو جھک کر سلام ہے ٭

راقم

بی ارشاد

نصیحت ہمارا کام اچھی طرح سمجھانا
جو اسپر بھی برا مانو تو مانو اپنا سر کھانا

تمتہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء

صفحہ ۵ سطر ۱۲۔ ویرانے کا دور کو بکو ہے ٭ برباد بہار لکھنو ہے ٭
معترض کے ذہن مین خدانخواستہ لکھنؤ کے دشمنون کی بربادی نہین آتی اور خدا کرے خود دشمنون کی آنکھون مین خاک آپ کی فرضی وجہین بظاہر دو معلوم ہوتی ہین۔ ایک تو بادشاہت مٹ جانا دوسری مخوف بات ہے کہ اگر کہین گورنمنٹ کو خبر ہو سے تو خرابی ہے بادشاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند سے بہتر کون ہوگا جسکے عہد مین بلا تشبیہ ویرانی ہی آبادی جان ہو گئین جدھر دیکھو چین ہی چین بجائی عدل انصاف امن امان ایسی محل پر ہرگز شکایت کرنے والا مجرم قرار پاتا ہے اب رہا ایک سے دوسرے کا قبضہ یہ ہزارہا برس سے ہوتا چلا آیا ہے دولت وحکومت یون ہی یکے بادگیرے منتقل ہوتی چلی آئی ہے۔ دوسرے خیالی مراد کہ ایسے معززون کے اٹھ جانے سے جو امیر دولتمند ہون سناٹا ویرانہ بربادی ہوئی جاتی ہے تو اسی ذات کی تخصیص کی ہوتی نہین تو اور سب دیکھنے والے دیکھتے ہین کہ درخشان ہے نواب صاحب کی وجہ سے ان ڈیوڑھی پر خدا رکھے دولی چہل پہل رونق روشنی ہے تمام کسی شخص کے ذاتی نقصان کا حال نہین معلوم عام طور پر تو ایک کی دوسرے کا یہین با وقعت ہو گئین ذکر چاکر خرچ اخراجات سب ترقی پر ہین باقی پہلے شعر سے اس آخری جملے کو کچھ ربط بھی نہین اس سے بھی زیادہ۔ اسکے بعد کا

۱۳ شعر جاتا نہین ساتھ کچھ بجز اعمال ٭ کھلتا نہین گو مگو ہے احوال ٭
واہ بی واہ اتنی ترقی آپ ہی کا حصہ ہے کہ جون جون طبیعت گرماے وون وون مضمون ترک ثانی کے سانچے مین شعر زیادہ ڈھلین خفا نہو جیے گا لفظی معنے تو ارشاد ہون ان دو مصرعون مین تو گھٹاؤ ہی نہین یہ ویرانی و بربادی کے ساتھ نصیحت نامے کی کتاب کھل گئی رہا دوسرا مصرعہ یہ تو بقول آپ کے گو مگو احوال ہے۔

صفحہ // سطر ۱۵۔ آباد ہوا لحد کا گوشہ ٭ خرمن سے لٹا ہے خوشہ خوشہ
براے خدا اس شعر کو اشعار بالا سے کچھ بھی ربط ہے کہان لحد کا گوشہ کہان خرمن وخوشہ کہان شاہ و گدا کا مرنا کجا کوس رحیل کا خیال کرنا معنی وبندش نازک خیالی ومضامین کی بہار یہین تک بندی بھی تو ٹھیک نہین۔ سچ یہ ہے کہ مصنف صاحب اپنی رو مین خود بھی یہ خیال نہین فرماتے کہ مین کیا ارشاد فرما رہا ہون چنانچہ اس سے بھی سوا سولھوین شعر سے انیسوین شعر تک جو درج ذیل ہین جیسی طباعی اور زبردستی ہوئی ہے اسے دیکھکے ظاہر ہوتا ہے

صفحہ // سطر ۱۶۔ عاقل کا ہے دشمن اک زمانہ ٭ پستا ہے اس آسیا مین دانہ ٭ ماشاء اللہ خرمن وخوشہ تو تھا ہی اب چکی گھمر گھمر نہو تو بات نہین بنتی اور دانہ کی ذومعنی رعایت واہی واہ۔

صفحہ // سطر ۱۷۔ اے گردش آسمان صد افسوس ٭ نیرنگ اجل سان صد افسوس ٭ صلِّ وجلّ آسیا تو اوپر نہ جھکے گردش بھی لازم ملزوم ٹھہری اور بغیر اسکے آٹا کیون پسنے لگا یہی آسیاے فلک یہ بھی اظہر من الشمس ان ترکیبات کی تازگی لائق صد ہزار تعریف اہاہا نیرنگ اجل سان یہ تو ... منہ بھروا دینے کا جملہ ہے مگر ہان۔

صفحہ // سطر ۱۸ نشتر زدہ رگ جنون را ٭ آگاہ نئی تپ درون را ٭
کے پڑھنے سے کچھ نہین معلوم ہوتا کہ خدام والا کیا دُرفشانی فرماتے ہین ہائین یہ آخر ہوا کیا پہلے یہ کہیے کہ تصنیف حال ہے یا وہ پرانا مشہور شعر اگر اگلے شعر کی تضمین ہوئی تو پرائے نظم مین دخل در معقولات چہ معنی دارد و بغیر اشارے کنایہ کے شعر دوسرے شاعر کا اپنی نظم مین داخل نہین ہو سکتا سبحان اللہ شعر تو اصل مین یون تھا **شعر**

آگاہ نئہ تپ درون را ٭
نشتر چہ زنی رگ برون را

اب اس دھینگا دھینگی کا کچھ ٹھکانا ہے نظم کیا کرنے بیٹھے کہ ساری تصنیف کا ٹھیکہ لے لیا جو چاہا الٹ پھیر معنے بے معنے بنا بگاڑ دیا غرضکہ ایسا تو ہو ہی نہین سکتا۔ اب رہی یہ بات کہ تصنیف تازہ خود ہی موزون فرمایا اسمین چند خدشات پیدا ہوتی ہین ایک تو اسے توارد کہین یا سرقہ اور سرقہ کس دھوم دھام کا جسے ڈاکہ کہنا چاہیے یہ تو کوئی کسی کا شعر نا رست غول نہین کرتا دوسرے ذم کا پہلو کھلا کھلا ہے ایسا نہین ورثاے نواب برا مانین اور برا مانینگے ذرا بغور پڑھ کے آپ ہی سمجھیے کیون صاحب جنون سے مراد سودا ہے یا تخلص بلکہ خود شاعر۔ پھر اب کیا معنے ہوئے لفظی ہجے کر کے کہیے سب سے بڑھ کے حکیم صاحب اگر سنین تو خفا ہون جنکا علاج وغیرہ تھا کیا معنے اُنکی تشخیص غلط ہوئی جاتی ہے باقی اگر نشتر زدہ نیرنگ اجل رسان کی طرف اشارہ ہے تو آگاہ نئی خفا ہوا جاتا ہے کیونکہ نیرنگ اجل رسان کا تو کام ہی یہ ہے وہ تو جان بوجھکے نشتر کیسا بھالا مارتا ہے ناواقف نہونا چہ معنے دارد علمی مباحثہ ہے خفگی کی سند نہین جواب معقول دیجیے گا۔

صفحہ // سطر ۱۹۔ دنیا کا فروغ سارا بیکار ٭ حشمت کا ہے سب شمار

کس سے تصدیق کیجاتی ہے اوتو ساری چالاکی بھول ایسے کھوئے گئے جیسے گدہے کے سر سے سینگ جوتیان بغل مین دبا کے بھاگتے نظر آئے غیرت یہ ہوئی کہ بیرسٹر صاحب سے باضابطہ معاملہ ہوتا تو آگے کے ہاتھ پیچھے ہو جاتے اور پیچھے کے تو صرف مروت رحمدلی سے کام لیا گیا نہین یون ہی تو نیزے پانی چڑھتا۔ خلاصہ یہ کہ کوئی مختارنامہ عرضی دعوی وغیرہ عورات کے جانب کا بغیر رجسٹری اور شناخت اعزا کی بغیر جائز قابل اطمینان نہ سمجھنا چاہیے اسمین بڑے دعوے انتہا کے چھٹے بگے اڑائے جاتے ہین۔ آگے اختیار بدست مختار فقط

الفقط مست

راقم

واقفکار مخبر خفیہ نگار

لکھنؤ کا سیلاب

بھئی سنتے ہو۔ تمھین تو روم روس کے بچون کی پڑی ہے۔ یہان ہماری گنگیا بنتے ہی سے اوکھڑی جاتی ہے خدا خیر کرے کنبہ جیتے مردون کی خبر لیجیے۔ واللہ گومتی نے بھی خوب پیٹ سے پیر نکالے۔ نام کر دیا۔ کیون نہو۔ ہم نہ کہتے تھے۔

رنگ لائے گی ہماری تشنہ کامی ایکدن

ایک رکن عظیم کاٹھ کا پل سیلاب کے نذر ہو گیا۔ میرا دل دہل ہی رہا تھا کہ کہین شہر روس سازش نہ کرلین تو پکے پل کا بھی خاتمہ ہو۔ مگر اللہ کو اچھا کرنا تھا۔ کم قیمت بالانشین اُس سے ڈھنگے۔ دیو صورت۔ کالے۔ کلوٹے کی جان بر گئی۔ لطف یہ کہ خود گئے اور چار آدمیون کو بھی لے ڈوبے۔

شہر میں شروع میں تو بڑی ہلچل پڑ گئی تھی۔ آج ایک فٹ دریا بڑھا۔ کل پونے دو گز یہانتک کہ حسین آباد پر قبضہ کر لیا۔ ڈالی گنج وغیرہ مین لوٹ مار مچا دی کڑیان بانس بلیان شہتیر سب تتر بتر۔ کہین کے کہین بانس بلی کہین لگتی ہی نہین ہر گھر مین مداخلت بیجا۔ راستون پر گھیون کے عوض ناؤ چلتی تھی کو چبانون کی خدمت ملاحون نے چھینی۔ پن چکی مین آٹے کے عوض پانی پستا ہے تیل کے عوض روغن آب نکلتا ہے۔ برف خانہ بند کرد وارد غرقاب۔ یا الٰہی کیا ہونے والا ہے۔ گھیلا گانون تیغ آبدار سیلاب سے گھائل ہوکر قعر عدم مین غوطہ لگا گیا۔ بالکل نیست و نابود۔ سلطان گنج بھی بحر فنا مین غرق ہوا۔ رہنے والے سڑکون پر پڑاؤ ڈالے پڑے ہین۔ بنارسی باغ مین پانی آپہونچا۔ موتی محل کا راستہ بند۔ چھتر منزل کلب گھر کی عمارت لائٹ ہوس کا کام دیتی تھی۔ القصہ تمام لکھنؤ دن رات آٹھون پہر۔ ہاتھ پاؤن دھوئے۔ پل پر سوار ٹکٹکی لگائے قدرت الٰہی کا تماشا چشم معافی سے دیکھ رہا ہے۔ ٹیلا کی دوڑ مسجد تک۔ جسکو دیکھیے طبع آزمائی کرتا ہے۔ ہنود۔ خالص سونے کی گائے بنوا۔ گنگا جمنی ناؤ بنوا کر چھوڑنے پر

موجود۔ اہل اسلام خواجہ خضر علیہ السلام کی بیڑی لیے دریا کے کنارے آمادہ۔ لیکن پانی ہے کہ دن اور رات چوگنا ہی مشکل ہوئی ؏

مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

بھیڑ بکرے سے کچھ نہوا۔ ایک کتے اور گھوڑی نے بلائے ناگہانی کو سر سے ٹالا یعنے مسٹر ملو مر بہادر۔ پرو پرائیٹر کالون کمپنی واقعہ ناگہانی سے لاؤ لشکر سمیت پانی مین گر گئے تھے۔ خدا نے جان بچالی۔ ایک کانسٹبل نے نکالا۔ حضور نے ایک سو روپیہ دیا۔ خیر گاڑی نکلی۔ کتا اور گھوڑی جان بحق تسلیم ہو گئی۔ ایک جان کا صدقہ دو جانین لین اور کہیے کیا لیگی۔ اب پانی ٹھٹک گیا ہے اور رہ رہ کر کم ہوتا جاتا ہے

قصہ مختصر ایک مدت سے گومتی اپنی چھوٹی بہن گنگا ماں سے نہ ملی تھی۔ اب جذبے نے آگھیرا۔ خون نے جوش مارا۔ جھٹ لپک کے جمنا سے بھی تو گلی۔ خیر یہ ملاقات لکھنؤ کو مبارک کرے۔ دیکھئے اب غلے کا بھاؤ کیا رنگ لاتا ہے۔ باقی حد آب آگے آیا پانی

راقم

مذاق لکھنوی

ریش سفید شیخ مین ہے ظلمت فریب
اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

اکٹ اول

(سین اول)

(ایک شاہ صاحب خانقاہ مین جانماز بچھائے بیٹھے ہین۔ داڑھی مرسل (مورچھل) لباس گیروا۔ ہزارا ہاتھ مین۔ بائین جانب پشت خار۔ داہنی طرف رومال اور ناس کی ڈبیا۔ ملہو شاہ خادم سامنے کھڑا۔ معتقدین آتے جاتے ہین۔

پہلا شخص (بہت ادب سے جھک کر) آداب عرض ہے۔

شاہ صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

(شاہ صاحب ہاتھ بڑھا دیتے ہین اور وہ شخص بوسہ دیکر مودب بیٹھ جاتا ہی)

پہلا شخص "حضور کے قدمون کی برکت سے یون تو سب خیریت ہے مگر غلام نے ایک بکری پالی تھی۔ آج چار روز سے اوسکے بچہ نہین ہوتا وہ بیتاب ہے اور آپ کی لونڈی بھی اوسکے

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

بیچ مین بہت بیچین ہے - اُسنے آداب تسلیمات عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ حضور کوئی تعویذ ایسا مرحمت فرمائین کہ مشکل آسان ہو - یہی مدد کا وقت ہے -

شاہ صاحب - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے - اچھا اچھا میین تم کیون غم کرتے ہو کونسی بات ہے جو تمنے چاہا سب مشکلین آسان ہو گئی لو یہ تعویذ لو اور جب بچہ پیدا ہو ہم کو بھی خبر کرنا -

ملھو شاہ - (آہستہ) مگر نذر تو وہ بھی اُسکا لیتے آتا - ہان - دیکھو بھولنا نہین

دوسرا شخص - تسلیمات بجا لاتا ہون - نذر دکھا کر ایک گوشے مین مضمحل بیٹھ جاتا ہے)

شاہ صاحب - (نذر لیکر پہلو مین بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہین) نہین اسکی کیا ضرورت تھی - آؤ یہان بیٹھو تم عالی ہمت اور خوبیون کے آدمی ہو

دوسرا شخص - (آبدیدہ ہوکر) حضور کیا کرون عجب مصیبت مین گرفتار ہون اب تو آپ کی ایسی سرکار چھوڑ کر کس در پر جاؤن آپ ہی دین دنیا مین میرے بادشاہ ہین - آج کل حاکم نیا آیا ہے - وہ ایک روز کام پر دیر مین جانے پر بہت خفا ہوا - اور رشوت کے شبہے مین معطل بھی کر دیا ہے - مقدمہ سشن سپرد ہے - غلام کی خدا کے واسطے خبر لیجیئے - آپ کے اشارے مین سب بلائین ٹلتی ہین -

شاہ صاحب - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے - تم کچھ گھبراؤ مت سب خدا انصاف کریگا وہ ناحق نہین کرتا اللہ نے چاہا حاکم تمھارا غلام ہو جائے چپراسی بھیجکر گھر سے تم کو بلوا بھیجے - خفگی کی جگہ اولٹی ترقی دے -

ملھو شاہ - (آہستہ سے) اولٹی ترقی تو اب بھی دے چلا ہے -

تیسرا شخص - (پریشان اور اداس ہاتھ مین نسخہ اور شیشی لیے آتا ہے) آداب عرض کرتا ہون -

شاہ صاحب - (خونچی گردن کیے ہوئے ہزارا پڑھ رہے تھے - اور کبھی ڈبیا سے نکال نکال کر پاس لیتے جاتے تھے - سر اُٹھا کر اور خالی ہاتھ دیکھکر) کون بھوندو ہے جیتے رہو جیتے رہو -

بھوندو - (قدمون پر گر پڑتا ہے اور تلوون سے آنکھین ملنے لگتا ہے - اور شاہ صاحب نہین نہین کرتے جاتے اور پانون بوسے کے واسطے پھیلاتے جاتے ہین) (روکر) میان آپ تو میرے دین دنیا کے حاکم ہین - مین بہت لاچار اور بے بس ہون - دعا کیجیے اور کوئی تعویذ دیجیے - آج چار روز سے لونڈی نے آنکھ نہین کھولی دانہ پانی حرام ہے - دوڑتے دوڑتے حیران ہو گیا حکیمون کی ڈاکٹرون کی دوا سے کچھ فائدہ نہوا نہین معلوم کیا آسرا ہے اُسکی جان بچایئے نہین آپ کے غلام کا گھر بیٹھا جاتا ہے - لڑکی چھ مہینے کی اس سال بخار مین جاتی رہی - اوسکی مان کے سوا اب کوئی باقی نہین میرے مان باپ سر پر نہین جو کچھ ہے وہی بدبخت ہے - ابھی ہسپتال سے آتا ہون ڈاکٹر بابو کہتے ہین اسکے پیٹ کے اندر مین کچھ گولا سا ہو گیا - مکان کے پاس حکیم رہتے ہین اونکا علاج کیا وہ کہتے ہین قارورہ ہم نے کسی انسان کا ایسا دیکھا نہین - نبض کمزور نہین ہوتی -

ملھو شاہ - وہ انسان ہی کب ہے - چڑیل ہے - اس سرکار مین آنے ہی سے سب معاملہ درست ہو جائے گا

شاہ صاحب - (کسیقدر لاپروائی سے) ان خدا صحت دیگا گھبراؤ نہین - آجکل تو سارا شہر بیمار ہے -

چوتھا شخص (متودب ہوکر) کورنش عرض ہے - (اور نذر دکھاتا ہے)

شاہ صاحب - (نہایت خندہ پیشانی سے) جیتے رہو جیتے رہو - آؤ بیٹھو - ادھر بھئی میرے پاس آرام سے بیٹھو -

چوتھا شخص - (بیٹھکر چار زانو) حضور آج تو مجھپر مصیبت مین آفت پڑ گئی بہت ہی حیران ہون -

شاہ صاحب - کہو بھیا کیا ہے (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے -

چوتھا شخص - حضور اب تو زندگی دشوار ہو گئی ہے اس شہر مین عزت آبرو کے ہزارون دشمن پیدا ہو گئے ہین - اب قدمون سے جدا ہونا برا ہے - اگر جو یہی حال ہے تو کسیطرف منہ کالا کر کے نکلجانا بہتر ہے - جو چار پیسے مختاری مین ملتے ہین - اُسکے بھی دشمن پیدا ہو گئے ہین - آقا ایسے کان لے لیجیے کہ جو جس نے کہدیا مان گئے - حاکم کو ایسا ہونا نہ چاہیے -

شاہ صاحب - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے -

کہو میان فرحت علی کیا بات ہے - تمھاری سرکار تو تم کو بہت چاہتی تھی - کیا کچھ خفگی ہو گئی -

فرحت علی - پیر و مرشد خفگی سی خفگی ہے! دو برس سے خود ہی تو حساب نہین طلب کیا اور اب پندرہ ہزار کے حساب مین چھ ہزار کی برنکالتے ہین - اور دو ہزار کا کہتے ہین پتا نہین چلتا - اب کوئی حضور کہان سے دے - دوسرے کچھ مین کھا تو گیا نہین اسی سرکار مین تو خرچ ہوا حساب فہمی کی نالش دائر کی - سو حضور اب ہم دیکھ لین گے - عدالت سے کیسے ڈگری کراتے ہین جسکا ایسا مشتیبان ہو - ایسا غوث وقت دستگیر ہو [illegible] سب کچھ کام ہو سکتا ہے -

شاہ صاحب - تم کچھ نہ گھبراؤ- اور دیکاری کے وقت یہ تعویذ لو- اللہ نے چاہا تم سرخرو ہوگے اور بدون تمہارے ایک لمحہ اونکا کام نہ چلیگا-

ایک شخص (دست بستہ) حضور ایک زنانی سواری آئی ہے- مصطفے سوداگر کے ان کی حجرے مین اتروا دی ہے-

شاہ صاحب - اچھا اچھا کہدو مین ابھی آتا ہون- (حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر) یہ مصطفے سوداگر کون ہین ؟-

یکے از معتقدین - خداوند بڑے امیر کبیر آدمی ہین- کمسریٹ کے ٹھیکہ دار ہین- ڈاک گاڑی چلتی ہے چمڑے کی سوداگری ہوتی ہے- صدر مین کئی بنگلے کرائے پر چڑھے ہین- حاکمون مین بڑی بات ہے- روپیہ پیسا خدا نے سب دیا ہے-

شاہ صاحب اور اولاد-

حضور اسی کی طرف سے تو کمی ہے- قسمت مین بس ایک یہی نہین کوئی اس دولت کا وارث نہین- خدا سب طرح سے کسیکو بہت کم بھرا پرا بناتا ہے-

شاہ صاحب - اچھا رخصت- پھر اور وقت آنا- اب مین ذرا وہین جاتا ہون (سب جاتے ہین)

سین دوسرا

حجرہ شاہ صاحب عورت خادمہ

(سوداگر کی عورت زیور سے آراستہ ایک طرف شرمائی بیٹھی ہے- شاہ صاحب داخل حجرہ ہوتے ہین- اور عورت مودب ہوکر ایک غمزہ دلربا کے ساتھ اٹھکر "بندگی عرض" کرتی ہے)

شاہ صاحب - (نہایت باغ باغ ہوکر) جیتی رہو- خدا عمر مین دولت مین برکت دے صاحب اولاد کرے- (نذر دکھاتی ہے)

عورت - (چونکہ حضور کی اب دعا ہے تو یہ بھی میسر ہو جائیگی-

شاہ صاحب - (بیٹھکر اور داڑھی پر ہاتھ پھیرکر) تو ہے تو کیا غم ہے- ہونیک بخت کہان آنا ہوا- فقیر تو کسی کے کام کے نہین جو تم لوگ پوچھ لیتے ہو تمہاری مہربانی ہے- ہم لوگ تو اسی مارے دنیا ترک کرکے خدا پرستی کر بیٹھے ہین-

خادمہ - حضور لونڈی نے آج مدت سے شہرہ سنا تھا- جاکر بیگم صاحب سے سب حال بیان کیا- بیگم صاحب کو اعتقاد (اعتقاد) ایسا ہوا کہ کہنے لگین کہ بغیر حاضر ہوئے ایک لمحہ مجھکو چین نہین- تجھے حضور مین جسطرح بنے پہونچاؤ- ہمارے میان خدا کی عنایت سے انکا کہنا سننا بہت مانتے ہین-

انہون نے کہا اچھا تمہاری خوشی مین منع تھوڑا ہی کرتا ہون اچھا خیر- یہ آپکی سعادتمندی ہے- خدا مین سب قدرت ہے مائی ہم تو کسی لائق نہین- تمہارے شہر مین چند روز سے آگئے ہین جو مہربانی کرتی ہو تمہاری مسافر نوازی ہے- اور یہ تمہاری بیگم صاحب بہت اچھی آدمی معلوم ہوتی ہین- خدا نے اقبال کا دھنی کیا ہے- قسمت بہت اچھی ہے- آپکو کسی بات کی کمی نہ ہوگی

بیگم صاحب - اب آپ کی زبان سے نکلا ہے سب کچھ ہو جائیگا- مگر حضور پر سب روشن ہے لونڈی کی جو آرزو ہے- روپیہ پیسا آپ کی دعا سے خدا نے سب کچھ دیا ہے- مگر اونکا ہونا نہونا سب برابر ہے جگو ڈر ہے کہ اٹھا آدمی ہوا تو کیا نہوا تو کیا- اگر اب دنیا مین اس لونڈی کی کوئی آرزو باقی ہے تو یہی- مین نے لاکھ لاکھ جتن کیے- برسون خاک چھانی- روپیہ پیسا پانی کی طرح بہایا- مگر کچھ ایسی قسمت ہے کہ لونڈی کیا عرض کرے- کچھ کہا نہین جاتا- کوئی جتن نہین چلتا دوا ہی کی دعا ہی کی حکیمون ڈاکٹرون کی دوا مین برسین ہوگئین اونکی بھی عقل حیران ہے- جہان تک ہوسکا اللہ والے لوگون کی بھی خدمت مین حاضر ہوئی- مگر کسیکا کوئی قصور نہین قسمت کی بات ہے-

شاہ صاحب - ہان کرتا تو وہی ہے جو سبکا مالک ہے (داڑھی پر ہاتھ پھیرکر) تو ہے تو کیا غم ہے- مگر کبھی کبھی اپنے غلامون کی بھی سن لیتا ہے مگر بشرطیکہ کوئی پورا غلام بھی اسکا ہو- اور یون تو رنگے سیار ہزارون اس عالم مین پڑے ہین- (کنکھیون سے بیگم کو دیکھکر) اپنا تو یہ مقولہ ہے کہ دنیا مین کسی کا کام ہمسے نکلجائے سب کا بھلا چاہنے والون مین ہین- یہ اوسکی ذرہ نوازی ہے جو ہم ایسے گنہگارون کی وہ سن لیتا ہے- الہ آباد مین کوتوال شہر اسکو بیچارے کو بڑا اعتقاد ہے اور اسکو بیوی بھی خدا نے ایسی دی ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ فقیرون کی عاشق ہے- پندرہ برس شادی کو گزر گئے تھے ایک چوہے کا بچا نہین ہوا تھا ساری دنیا کی دوا کرڈالی- آج اوسکو خدا نے مقدور دیا ہے کوئی حکیم ڈاکٹر باقی نہین رہا جسنے علاج نہ کیا ہوگا کوئی درگاہ باقی نہین جہان ناک نہ رگڑی ہوگی- چھلا نہ باندھا ہوگا- گنڈے تعویذ سب کچھ کرڈالے مگر خدا کو اپنے ناپاک بندے کی ناک رکھنا تھی- یہان آکر منت سماجت کی- خدا کی عنایت ہے جوڑوان لڑکے اسی سال پیدا ہوئے اور دونون جیتے جاگتے ابھی اسی تمہارے شہر مین ایک نواب ہین- موٹے سے نام اونکا بھلا سا ہے- اونکی بیگم صاحبہ ایسی- اعتقاد پہلے

تو تھا نہیں مگر جب سے امید ہوئی ہے بیچاری بہت ماننے لگی ہین اونکے معاملے مین کچھ اسرار بھی تھا خدا نے سب نبیح دی -

خادمہ - حضور ایسا ہی کچھ معاملہ تو بیان بھی ہے -

شاہ صاحب - آپ کے کہنے کی کیا ضرورت جو کچھ ہے ہمکو آپ معلوم ہے -

بیگم - حضور کیا عرض کرون - ہان کہتے تو ہین کچھ آسیب کا بھی خلل ہے

خادمہ - حضور آسیب کا اچھا خاصہ خلل ہے - اور کچھ آج سے ہے اتنی سی تھین (ہاتھ سے اشارہ کرکے) تب سے ہے - میری نگوڑون کی لملائی ہوئی ہین - مین تو انکے میکے سے ساتھ ہون ماشا کے مارے لمحہ بھر کی جدائی گوارا نہین - سب باتون سے واقف کار ہون - سلامتی سے پیٹھا برس ہوگا تب سے جات کا اسپر سایہ ہوگیا ہے پیٹ مین آیا ہوا لڑکا کئی دفعہ نکل نکل گیا ہے -

بیگم - اور خدانخواستہ وہ کچھ ستاتے نہین - مگر یہ امر اونکو گوارا نہین ہوتا - ایک روز خواب مین مجھسے کہنے لگے تو جس امر کو ہم ناپسند کرتے ہین اوسکی آرزو کرتی ہے کیون اپنی دشمن ہوئی ہے -

شاہ صاحب - (ذرا تامل کرکے اور داڑھی پر ہاتھ پھیرکے) تو ہے تو کیا غم ہے اچھا تم اسکی فکر نہ کرو اللہ نے چاہا اسکا بندوبست ہوجائے گا مگر اس معاملے مین ہم کو محنت زیادہ پڑیگی - لیکن تمھاری خاطر سے ہمکو سب کچھ گوارا ہے - خدا جانے کیا بات ہے تمھاری نیکی اور مزاج کا سیدھا پن ہم کو نہایت پسند ہے - خدا تم کو زندہ رکھے تم بیچاری بہت اچھی آدمی ہو تم کو دیکھ کر ہمکو نہایت خوشی ہوتی ہے - لو یہ دو تعویذ لو سر دست تو یہ کرین باندھنے کے ہین ایک تم لو - ایک اپنے میان کو دینا - خدا حافظ - اب ہماری نماز کا وقت آتا ہے - کل اِس ماما کی زبانی حال کہلا بھیجنا -

(رخصت)

(باقی)

راقم
ارسطو

توکل علیہ الرحمہ

پنچ صاحب - ہوائے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے -

وہی مذہبی مقدمہ - وہی طوائف الملوکی کے نقشے شیعہ سنی کا مقدمہ قریب ختم - فرد قرارداد جرم طیار - اسپیچون - بحثون کا مادہ مستعد - اخراج کی دید و باخت صبح شام ہوا ہی چاہتا ہے بس ادھر بحث اخیر ختم ہوئی اور مقدمہ کا لنڈورا کٹا پادری والا مقدمہ مجسٹریٹی سے ضلع اور ضلع سے ڈپٹی کلکٹر

صاحب کے اجلاس پہ پہونچا - گواہون کا سلسلہ شیطان کی آنت ختم ہونے ہی نہین آتا -

تیجے آنج کے ٹھٹھیرے اور پولیس والون کا مقدمہ دونون طرف سے دائر ہے عدالت ٹھٹھیرے کہتے ہین ہم پہ پولیس والے ظلم کرتے تھے طرح طرح کی بدعتین کرکے پیبین بھرتے تھے پھر آپ جانئے -

ہر کہ تنگ آید بجنگ آید

پولیس کا دعوی ہے کہ انھون نے ہمکو ادائے فرض منصبی سے روکا اور خواہ مخواہ آمادہ جنگ ہوگئے مجسٹریٹ صاحب اس مقدمہ مین بنفس نفیس تحقیقات فرمائینگے اور پولیس والونکی کارگزاری کا موقع نہ دینگے - واقعی اگر ایسا مقدمہ توجہ آپ صرف فرمائین تو ضرور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجائے اور دونون فریق رضامند رہین -

بی منگا اور نظیر حسن کا مقدمہ طول پکڑ گیا اور وکیلون پر پیسہ ان کی دنیا وطباعی سے سشن جج صاحب کے اجلاس پہ جا پہونچا - بھئی واہ کیا مقدمہ مین جان پڑی ہے کہ اوچکتا پھرتا ہے - دیکھئے کس کی بات بالا رہتی ہے اور کون منہ کی کھاتا ہے اسی کا ضمیمہ بلکہ دم چھلا اپنے نظیر حسن وہنگا کا مقدمہ حسین خدا جھوٹ نہ بلوائے ساری شہر کی نہین تو چوک کی تو ساری رنڈیان تو اتنی پڑی مین انگلی سنو مجسٹریٹی کے کہوارہ مین جھول رہا ہے گواہونکی باری نہین آئی خدا وہ دن جلد لائے کہ ایسی ایسی اچھی صورتون بھولے معصوم مکھڑون کی زیارت نصیب ہو - بلا سے اسی بہانے لوگ آنکھین سینک لینگے -

اب سب سے بڑی بھاری ڈبل گرانڈیل خبر عرض کرون کہ کاغذ غرق آب ہو قلم دوات مین ڈوب جائے مضمون کاغذ پہ تیرتا نظر آئے -

اجی حضرت بڑی خیریت ہوئی اور واللہ بڑی ہی خیریت ہوئی - آپ کا شہر خدا جانے ایسا کیا غیرت مین آگیا کہ جان ہی دیئے دیتا تھا بالکل ڈوبنے کو چلا ہی تھا ارے دو تو کہئے بڑی خیریت ہوئی کہ ہون بہت سا سمجھایا تب جاکے کہین باز آیا - ایک دفعہ کچھ ہی سے جو سیلاب آیا بی گومتی صاحبہ سلامتی جان کی لہرین لیتی موجین مارتی رہا رہی ہیں اور دنا دن بڑھتی چلی آتی ہین - لوہے کی زنجیرون اور کھمبون کے سنبھالے کب تھمنے والی تھین - بڑھتے بڑھتے سڑک پہ آگئین حسین آباد کی دوکانون مین چلی گئین - گھنٹا گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے لگین (خدا جانے آسمان کی طرف زقند بھرنے کا ارادہ تھا یا کیا بات تھی) اور لوہے کے پل پر تو یہ عالم تھا کہ دو تین دن تک برابر سڑک پر گشتی چلی ہے - کے پل کے خالی محرابین نظر آتی تھین چار طرف عالم آب تھا پھر آپ جانیے بی گومتی صاحبہ کا یہ زور یہ غصہ اور ہمارا اپنا شہر - کچھ نہ پوچھئے تماشائیون کی کیا دم پھولی ہوئی تھی ایسے گھبھیان گھبرا کے بھول - غنقا کا جوڑا تھین -

راقم - رلو رٹر

ضمیمۂ اودھ پنچ

آتھیلو

ملک الشعرا شیکسپیر کو اب اُردو خوان ناظرین بھی غالبًا اچھی طرح جان گئے ہین - اوسکی شاعری کئی مرتبہ اُردو لباس مین اپنا جلوہ دکھا چکی ہے اب ہمکو اوسکی خوبیون کی تفصیل کی نہ ضرورت ہے نہ حاجت - غیر زبانون سے ترجمہ کرکے اردو کو مالا مال کرنے والے حضرات اُسکے کئی ناٹکون کا ترجمہ کر چکے ہین - ہمارے دوست اور مخدوم جناب منشی جوالا پرشاد صاحب برقؔ بی اے منصف قیصر گنج (بہرائچ) جو آپ سے پہلے ایک مشہور ناٹک رومیو جولیٹ کا بھی ترجمہ فیروز گلنار شایع فرما چکے ہین - اس پلے کے بھی مترجم ہین - جو لوگ بابو صاحب موصوف کے اُردو کلام دلذت گیر ہو چکے ہین وہ جانتے ہین کہ ہمارے دوست نے کس بلا کی رنگین طبیعت اور شیرین کلامی پائی ہے - خوش قسمتی ہے ایسے پلے کی جو ایک ایسے پاکیزہ مذاق اور عالیدماغ حضرت کی اعانت سے اُردو مین آئے اور ناظرین کو محظوظ کرے -

آتھیلو شیکسپیر کے اُن مشہور اور اعلی درجہ کے ڈرامون مین سے جو اُس شاعر کی اُوستادی اور لیاقت کے ثبوت مین پیش کیے جاتے ہین - اور سچ یہ ہے کہ کوئی شخص اسکا حق ترجمہ نہین ادا کر سکتا جبتک ایسا ہی لائق اور صافی مذاق نہو جیسے ہمارے دوست ہین - یہ ترجمہ جداگانہ ایک رسالے کی صورت مین عنقریب شایع ہونے والا ہے مگر ہمارے مہربان نے ہماری استدعا منظور فرمایا ہے کہ قبل اسکے کہ یہ ناٹک پبلک کے ہاتھ مین جائے اودھ پنچ کے ناظرین کو پیش از پیش بطور ارمغان پہونچے - چنانچہ بشکر گزاری تمام ہم اسکو درج ذیل کرتے ہین -

اشخاص ناٹک

ڈیوک آف وینس -	صوبہ وینس کا حکمران
برنشیو -	ایک مشیر سلطنت - ڈزڈمونا کا باپ
دو اور مشیران سلطنت -	
گریشیانو -	برنشیو کا بھائی -
لوڈویکو -	برنشیو کا رشتہ دار -
اتھیلو -	ایک زنگی -
کیشیو -	اتھیلو کا لفٹنٹ -
ایاگو	اتھیلو کا علم بردار -
راڈریگو (مخفف راڈ)	شہر وینس کا ایک رئیس زادہ -
مانٹینو -	جزیرہ سائپرس کا گورنر جسکی جگہہ پر اتھیلو مقرر ہوا تھا -
ـتھرا -	اتھیلو کا نوکر
ایک ہراول -	
ڈزڈمونا -	اتھیلو کی بیوی -
ایمیلیا -	ایاگو کی بیوی -
بینکا -	ایک بازاری عورت

اتھیلو

{ایکٹ اول}

پہلا سین - شہر وینس - ایک سڑک پر
(راڈریگو اور ایاگو پہونچے)

راڈ - بس چپ بھی رہو - تمھاری حرکتون سے جی پھیکا ہو گیا - تمنے تو تمھارے لیے توڑون کے منہ کھول دیے اور تمنے اپنا سا مال بھبر خوب چکھوتیان لین - لیکن اس معاملے کی چھاون تک نہ آنے دی

ایاگو - تم تو اپنی ہی کہے جاتے ہو - اگر مجھے کانون کان اس معاملے کی خبر ہوئی ہو تو آج سے میری صورت نہ دیکھنا -

راڈ - تم تو کہتے تھے کہ وہ تمھین ذرا نہین بھاتا -

ایاگو - تو کیا مینے جھوٹ کہا تھا - جھوٹے پر لعنت بھیجو - شہر کے تین رئیسون نے خود جا کر ان سے میری سفارش کی کہ وہ مجھے اپنا لفٹنٹ مقرر کر لین - ایمان سے کہتا ہون کہ مین اوس عہدے کے لائق بھی تھا - مگر وہ اپنے آگے کسیکو سمجھتے کیا ہین - اون رئیسون کو باتون مین ٹال دیا - ادھر ادھر کی چکنی چپڑی باتین کین جمین جنگی اصطلاحین ٹھونس ٹھونس کر بھری تھین - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سفارش نہ ماننی تھی نہ مانی - کہا کہ مین اپنا لفٹنٹ مقرر کر چکا - اور کس کو جہ لاحول ولا قوۃ - کیا پسند ہے - ایک حساب دان کو - آپ ہین میکائل کیشیو - بنیون والے شہر فلورنس کے - جنکو ایسی حسین بیوی ملنے والی ہے کہ اون کو بہشت کا لطف یہین حاصل ہو گا اور وہان جہنم ہی مین جھونکے جائینگے - جنھون نے میدان جنگ مین کبھی فوج کے ایک دستے پر بھی افسری نہین کی - جنکو الڑھ عورت کی طرح یہ بھی نہین معلوم کہ فوج کی تقسیم کتنے حصون مین ہوتی ہے - ہان شاید کتاب کے کیڑے ہون جسکی بنا پر وہ کیا لمبی [illegible]

قاشی بھی مارے جا سکتے ہین۔ اونکی سپہ گری صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ آگے ہیں خدا کا نام۔ مگر پسند وہی کیے گئے۔ خود اتھیلو رہوڈس۔ سائپرس۔ نیز اور بہت سے عیسائی اور غیر عیسائی ملکون مین میری بہادری کا امتحان کر چکے ہین۔ مگر وہ باتین کسی شمار مین نہین اوس کوڑیان گننے والے کے سامنے مین پیچھے لگا تے ہین ڈالدیا گیا۔ خدا کی شان ہے۔ وہ لفٹنٹ ہوا اور مین مسلم سردار۔

راڈ۔ خدا کی قسم مین تو اون کے خون کا پیاسا ہو جاتا۔

ایاگو۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتا۔ نوکری مین یہی تو آفت ہے۔ ترقی کا مدار رسائی اور علم پر رہ گیا۔ اب وہ بات کہان کہ نمبر سے ترقی ہو۔ تمہین انصاف کرو کہ مجھے اوسکی زندگی سے محبت ہو سکتی ہے

راڈ۔ پھر اوسکی ماتحتی سے فائدہ

ایاگو۔ جی۔ اس بات کا تم اطمینان رکھو۔ مین سایہ کی طرح اونکے ہمراہ رہونگا کہ گھات پاکر اپنا داؤ لون سب لوگ افسر نہین ہو سکتے اور نہ سب افسرون کے ماتحت اون کے خیر خواہ ہو سکتے ہین۔ بہتیرے ذلیل اور خوشامدی نوکر اپنی غلامی پر نازان ہوتے ہین۔ گدہون کی طرح صرف دانے چارے پر کام کاج مین وقت گنوایا۔ جب بوڈھے ہوئے کان پکڑ کر نکال دیے گئے۔ ایسے نوکرون پر خدا کی مار۔ ہان نوکر وہ ہین جو ظاہر مین تابعداری کی نقاب ڈالے ہین مگر اپنی فکر سے نہین چوکتے۔ دکھانے کو مالکون کا کام کیا اور اوسی مین اپنا کام نکالا۔ جب اپنا گھر بھر چکے نوکری کو دھتا بتائی۔ ایسے نوکرون مین کچھ عقل بھی ہوتی ہے۔ مجھے بھی تم ایسا ہی سمجھو۔ یقین مانو کہ اگر مین اتھیلو کی طرح صاف باطن ہوتا تو ہرگز اوسکی نوکری نہ کرتا۔ مین نوکری نہین کرتا۔ بلکہ اپنا کام نکالتا ہون۔ خدا شاہد ہے کہ مجھے نہ اوس سے محبت ہے نہ اوسکی اطاعت کو اپنا فرض سمجھتا ہون یہ ظاہرداری اپنی غرض سے ہے۔ خدانخواستہ اگر میرے ظاہری برتاؤ مین دلی کیفیت کی جھلک آجائے تو آگے چل کر یہ ہو کہ میرا دل سینے سے نکل کر باہر آجائے اور چیل کوے اوسپر چونچین لگائین۔ یہان تو منہ پر کچھ اور ہے دل مین کچھ اور۔

راڈ وہ بھدے موٹے موٹے ہونٹ خدا جانے کیسے خوش نصیب ہین کہ زندگی رہے تو مانی بات پوری ہوتی ہے۔

ایاگو [illegible] اسکے باپ کو آواز دو۔ [illegible] زندگی کا مزہ کرکرا کیا جائے اور [illegible] ہی مین خلل پڑے۔ گلی گلی تشہیر تو ہو۔ [illegible] [illegible] ہرے

بھرے ملک پر چھاپا مار۔ اگرچہ اوسپر کیڑون مکوڑون کا دل ٹوٹ پڑے۔ مانا کہ اوسنے اپنی عیش کا سامان کر لیا مگر ایسے اڑنگے لگین کہ مزہ کرکرا ہو جائے۔

راڈ۔ یہی تو مکان ہے۔ مین زور سے پکارتا ہون۔

ایاگو۔ ہان خوب زور سے آواز دو۔ اوسمین کچھ تھرتھری بھی ہو۔ جیسے کہین بڑے شہر کے لوگ رات کے سناٹے مین غافل سو رہے ہون اور دفعتًا کہین سے آگ بھڑک اٹھے۔

راڈ۔ برنشیو ہوت۔ برنشیو! برنشیو ہوت!

ایاگو۔ اٹھو! اٹھو! جاگو! کون ہے! برنشیو! چور! چور! گھر مین ہوشیاری رکھو۔ اپنی بیٹی کی خبر لو۔ روپیون کے صندوق دیکھو۔ چور! چور!

(برنشیو اپنی چھت پر آیا)

برنشیو۔ یہ شور و غل کیسا۔ کسنے پکارا۔ کیا ہے؟

راڈ۔ دیکھیے تو سب گھر کے آدمی مکان ہی مین ہین!

ایاگو۔ گھر کے سب دروازے بند ہین کہ نہین؟

برنشیو۔ کیون۔ آخر بات کیا ہے؟

ایاگو۔ جناب کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ آپ کے دل و جگر مین سیندھ لگ گئی۔ آدھی جان آپ کی نکل گئی۔ ابھی ابھی ایسا ہوا۔ جلدی کیجیے۔ اروسیون پروسیون کو جگائیے۔ نہین تو شیطان آپ کو اپنا چچا بناکر چھوڑے گا۔ خبردار ہو جائیے

برنشیو۔ کچھ تمھاری عقل تو نہین ماری گئی۔

راڈ۔ حضور میری آواز پہچانتے ہین۔

برنشیو۔ نہین۔ تم کون ہو؟

راڈ۔ میرا نام راڈریگو ہے۔

برنشیو۔ لعنت ہے تمپر۔ مین نے تمھین اچھی طرح سمجھا دیا کہ میرا دروازہ نہ گھیرے رہا کرو۔ مین نے تم سے صاف کہدیا کہ میری بیٹی تمھارے ساتھ منسوب نہین ہو سکتی۔ اب تم مین یہ ڈھٹائی آگئی کہ شرابین پی پی کر پاگلون کی طرح چیخ چیخ کر میری نیند حرام کرتے ہو۔

راڈ۔ حضور! حضور!

برنشیو۔ تم میرے مزاج اور میرے اختیارات سے واقف ہو۔ تمکو اس شرارت کا مزہ چکھا دونگا۔

راڈ۔ حضور سنین تو سہی۔

برنشیو۔ لوٹ مار کیسی۔ یہ شہر وینس ہے۔ میرا مکان کچھ کھلیان نہین جہان ہر طرف سناٹا ہو۔

راڈ- گستاخی معاف- مین تو خیرخواہی جتانے آیا تھا-

ایاگو- آپ اون لوگون مین معلوم ہوتے ہین جنھین شیطان خدا کے ماننے کی ہدایت کرے تو وہ اوسپر بھی عمل نہ کرین- ہم تو آپکی بھلائی کے لیے دوڑے آئین اور آپ ہمین بدمعاش سمجھ کر ہماری بات نہ سنین- کیا آپ اپنی بیٹی کو جنگلی گھوڑے کے ساتھ جوت دینگے- نواسے گھوڑون کی طرح ہنہنائینگے- ساری نسل جنگلی ہوگی-

برنشیو- تیری شامتین تو نہین آئین- تو کون ہے رے-

ایاگو- مین کہنے آیا ہون کہ آپ کی بیٹی اور زنگی-

برنشیو- کوئی بڑا ہی بدمعاش ہے-

ایاگو- آپ ہین ---- منشی سرشتہ-

برنشیو- راڈریگو تمکو تو مین جانتا ہون- تم اسکا خمیازہ کھینچوگے-

راڈ- جو کچھ ہوگا مین بھگت لونگا- مگر خدا کے لیے سنیے تو سہی- کیا آپ کی یہی خوشی ہے کہ آپ کی چہیتی بیٹی اس آدھی رات کے سناٹے مین ایک معمولی نوکر کے ساتھ اُس عیاش زنگی کی گود مین جا پہونچے ہان اگر آپ کی اجازت اور علم سے ایسا ہوا تو بیشک ہم قصوروار ہین- مگر مین سمجھتا ہون کہ آپ کو کانون کان اسکی خبر نہین- آپ کی سخت کلامی بے موقع ہے- یہ خیال ہرگز نفرمایئے کہ مین بے تہذیبی کے ساتھ حضور سے مذاق کرونگا- اگر آپ کی بیٹی بے پوچھے پاچھے گئی تو اوسنے بڑا غضب ڈھایا- اپنے فرض کو- حسن و خوش لیاقتی کو- اپنی ریاست کو ایک خانمان خراب اور عیاش آدمی پر صدقے کردیا- ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے- دیکھ ہی لیجیے نا- اگر وہ اپنے کمرے مین یا گھر بھر مین کہین ہو تو میری وہ سزا جو چور کی-

برنشیو- روشنی لاؤ- میرے نوکرون کو جگاؤ- مین نے ایسا ہی بھیانک خواب دیکھا تھا- جی دھڑکتا ہے کہ کہین سچ نہو- روشنی لاؤ- کوئی ہے- (چھت سے نیچے گیا)

ایاگو- لے خدا حافظ- مین تو جاتا ہون- یہ بے موقع ہوگا کہ مین سب کے سامنے اتھیلو کی شکایت کرون- جھگڑے بکھیڑے سے کچھ نہ کچھ اوسپر اثر پڑے گا- مگر سلطنت کا حال مجھے معلوم ہے کہ وہ اتھیلو کو علیحدہ نہین کرسکتی- ہان کچھ روک ٹوک ضرور ہوگی- اودھر جزیرہ سائپرس مین جنگ چھڑی ہے اور لوگون کا گمان ہے کہ اس زنگی کے سوا اور کوئی سردار اس مہم کی افسری کے قابل نہین ہین- مجھے تو اس کمبخت کی صورت سے نفرت ہے مگر کرون کیا زمانے کا رنگ دیکھ کر اوس سے محبت جتانی پڑتی ہے- لیکن یہ سب باتین ظاہر کی ہین- تم سب کو لے کر اتھیلو کے فوجی قیام گاہ کو چلے آنا- وہ وہین مل جائینگے- اور مین بھی اُنکے ساتھ ہونگا- لو اب جاتا ہون- خدا حافظ- (چلا گیا)

(برنشیو نیچے آگیا اُسکے نوکر مشعل لیے ہوئے ہین)

برنشیو- غضب ہوگیا- تم سچ کہتے تھے- اوسکا پتہ نہین- ہائے مجھپر کیسی مصیبت پھٹ پڑی- اب کیا ہوگا!! راڈریگو تم نے اوسے کہان دیکھا تھا؟- ہائے کمبخت نالائق اولاد!- کیا تمنے اسی موذی زنگی کے ساتھ دیکھا؟ اب کس باپ کو بیٹی کی خواہش ہوگی! تمنے کیونکر جانا کہ وہ میری بیٹی ہی تھی؟ ہی ہی اوسنے مجھے کیسا دھوکا دیا! اسکا سان گمان بھی نہ تھا! اوسنے تم سے کچھ کہا بھی؟ اور مشعلین لاؤ- سب بھائی بندون کو جگا لو- کیا اونکا عقد بھی ہوگیا ہوگا؟-

راڈ- مین تو ایسا ہی کچھ سمجھتا ہون-

برنشیو- یا اللہ! وہ باہر کیونکر نکلی؟ اُف- اُف- اپنا سوا تمندی! کوئی باپ آج سے اپنی بیٹی کا اعتبار نہ کرے- یہ بھی ممکن ہے کہ گنڈے تعویذ سے الڑھ کنواری لڑکی کی طبیعت پھیر دی ہو- راڈریگو تمنے تو ایسی باتون کا حال پڑھا ہوگا-

راڈ- جی ہان- اکثر-

برنشیو- میرے بھائی کو جگا لاؤ- کیا کہون کاش تمھین سے وہ کمبخت عقد کرلیتی- کچھ لوگ ادھر جاؤ- کچھ اودھر- ہان یہ تو بتاؤ وہ اور زنگی ملینگے کہان؟-

راڈ- آپ بہت سے سپاہی لے کر چلیے مین پتا لگا دونگا-

برنشیو- خدا کے لیے چلو- ہر دروازے پر دستک دونگا- بہت لوگ میرا کہنا مان کر میرے ساتھ ہولینگے- ہتھیار لیتے چلو- پہرے والونکو بھی خبر کردو--- راڈریگو- بھائی چلے چلو- تمھین تکلیف تو بہت ہوئی-

---

دوسرا سین- (وہی شہر- دوسری سڑک)

(اتھیلو- ایاگو- اور ہمراہی مشعلین لیے ہوئے پہونچے)

ایاگو- میدان جنگ مین خدا جانے کتنے آدمیون کو مین نے جان سے مار ڈالا- مگر یون کسی پر ہاتھ ڈالتے ہوئے طبیعت ہچکچا جاتی ہے- اس ملائمت سے اکثر میرا کام خراب ہو جاتا ہے- نودس مرتبہ میرے جی مین آیا کہ اوس موذی راڈریگو کے کلیجے مین خنجر بھونک دون-

اتھیلو- خیر- اسی مین کچھ اچھائی ہے-

ایاگو- اوس کمبخت کی زبان تالوے نہ لگی- شامین شامین بکتا رہا- اور حضور کی شان مین ایسے بیہودہ کلمات کہے کہ مجھے طیش آہی گیا-

خدا جانے کن مشکلات سے مین نے اپنی طبیعت کو سنبھالا۔ ہان حضور۔ یہ تو فرمایئے کہ عقد تو مکمل ہو گیا۔ اسمین شک نہین کہ لوگ برنشیو کی خاطر زیادہ کرتے ہین۔ اور اوسکی بات کو ڈیوک کے حکم سے کم نہین سمجھتے۔ وہ چاہے گا کہ طلاق ہو جائے یا جہانتک قانونی پھندے ہین اون مین آپ کو پھنسانے کی فکر ضرور کریگا

اتھیلو۔ جو اون کے جی مین آئے کرین۔ مین نے ریاست کے لیے وہ وہ کارنمایان کیے ہین کہ اون کی شکایتین میری خوبیون کے مقابلے مین کچھ نہ چلینگی۔ ابھی لوگون کو یہ بات معلوم ہی نہوگی کہ مین بھی شاہی خاندان سے ہون اپنے مُنہ اپنی تعریف اچھی نہین۔ میری ذاتی قابلیت بھی ایسی ہے کہ مین اس عقد سے زیادہ خوش نصیبی کا مستحق ہون۔ **ایاگو** اس بات کو یاد رکھو کہ اگر مین **ڈزڈیمونا** کو سچے دل سے پیار نہ کرتا ہوتا تو ساری دُنیا کی دولت کے عوض مین بھی اپنی آزادی کو ہاتھ سے نہ دیتا دیکھو تو وہ سامنے کیسی روشنی ہو رہی ہے۔

ایاگو۔ یہ اوسکے باپ اور اوسکے ساتھی ہین۔ آپ اندر تشریف لیجایئن۔

اتھیلو۔ مجھے یہ نہ ہوگا ہمین آمنا سامنا۔ میری لیاقت۔ میرا رتبہ۔ میری سچی طبیعت اون سے ڈر نہین سکتی۔ کیا وہی لوگ ہین۔

ایاگو۔ وہ تو نہین معلوم ہوتے۔

(کیشیو اور چند سرکاری افسر روشنی لیے ہوئے پہونچے)

اتھیلو۔ یہ تو ڈیوک کے ملازم ہین۔ اور میرے لفٹنٹ۔ یارو۔ تسلیم۔ کیا خبر لائے ؟۔

کیشیو۔ ڈیوک نے آپ کو یاد کیا ہے۔ بہت ہی جلد بُلایا ہے۔

اتھیلو۔ کچھ جانتے ہو کہ معاملہ کیا ہے۔

کیشیو۔ میرے نزدیک کچھ خبر **سائپرس** سے آئی ہے۔ کوئی کام بڑی گرماگرمی کا ہے۔ جنگی بیڑون سے اسی شب کو تابڑ توڑ دس بارہ قاصد آچکے ہین۔ سلطنت کے کئی مُشیر اوسیوقت بلائے گئے۔ وہ ڈیوک کے ساتھ مشورہ مین شریک ہین۔ آپ کو فوراً بُلایا ہے۔ جب آپ دولتخانے پر نہ ملے تو ادہر اودھر تین طرف آدمی آپ کی تلاش مین دوڑائے۔

اتھیلو۔ اچھا ہوا مین تمھین مل گیا۔ مین گھر مین دو باتین کہہ لون پھر ابھی تمھارے ساتھ چلتا ہون۔ (چلا گیا)

کیشیو۔ ایاگو۔ آج ہمارے جنرل یہان کیونکر آئے۔

ایاگو۔ آج اونھون نے ایک خشکی کا جہاز گرفتار کیا ہے اگر وہ مال اونکے ہتھے چڑہ گیا تو ہمیشہ کے لیے مستغنی ہو گئے

کیشیو۔ تم تو پہیلیان بُجھواتے ہو۔

ایاگو۔ اون کا عقد ہو گیا۔

کیشیو۔ کس کے ساتھ۔

(اتھیلو پلٹ آیا)

ایاگو۔ خدا کی قسم ——— آیئے کپتان صاحب چلیئے گا ؟

اتھیلو۔ مین اب تمھارے ساتھ چلنے کو تیار ہون۔

کیشیو۔ لیجیئے اور لوگ بھی آپ کی تلاش مین آگئے۔

ایاگو۔ یہ تو برنشیو ہین۔ - - - - حضور ہوشیار رہین۔ اِن کی نیت بد معلوم ہوتی ہے۔

(برنشیو۔ راڈریگو۔ او چند سپاہی مشعلین لیے ہوئے آئے)

اتھیلو۔ کون ! وہین ٹھہرو !

راڈ۔ دیکھیئے وہی زنگی ہے۔

برنشیو۔ مارو۔ اس چور کو ! (لوگ ادہر ادھر بڑھے)

ایاگو۔ راڈریگو تم ! آؤ مین تمھارے لیے ہون۔

اتھیلو۔ اپنی چمکدار تلوارین میانون کے گھونگھٹون مین چھپا لو۔ نہین تو اوس پڑ کر اون مین زنگ لگ جائے گا۔ حضرت برنشیو۔ بزرگی اور کہنہ سنی سے جو آپ کی عظمت ہے وہ تلوار سے نہین ہوسکتی

برنشیو۔ ارے چور۔ ڈاکو میری بیٹی کو کہان چھپا رکھا۔ تجھپر خدا کی مار کہ تو نے میری بیٹی پر منتر چلایا۔ بغیر جادو ٹونے کے یہ ہو ہی نہین سکتا کہ میری ہنستی بیٹی جو ایسی نازک۔ نازنین۔ حسین۔ اور خوش مذاق تھی۔ جسے شادی بیاہ کے نام سے چڑہ تھی۔ جسنے ہماری قوم کے گھونگھر والے بالون کے حسین ناپسند کیے۔ وہ۔ وہ لڑکی دُنیا مین فضیحتی کا ٹوکرا سر پر اوٹھا لیتی۔ اپنے باپ سے بھاگ کر تجھ کالے کلوٹے کے پاس چلی آتی جسکو دیکھکر خوشی تو درکنار طبیعت ہول کھاتی ہے۔ ہو نہو۔ تو نے کوئی چال کی۔ سحر سے بس مین کر لیا۔ کوئی ایسی چیز پلا دی کہ وہ آپے ہی مین نرہی۔ اس معاملے پر یون چُپ چاپ تے خاک نہین پڑ سکتی۔ مین تجھکو اس جُرم مین حوالات کرتا ہون کہ تو نے سفلی عمل کیا جو ممنوع فعل ہے۔ اسکو گرفتار کر لو۔ اگر ذرا بھی ہاتھ پانون ہلائے تو زبردستی پکڑ لو۔

اتھیلو۔ بس اکولی ہاتھ نہ لگانا۔ میرے ہمراہی بھی الگ رہین۔ اگر مجھے لڑنے ہی کی خواہش ہوتی تو کسی کے اوبھارنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ بتاؤ کہ مین تمھارے الزامونکی جوابدہی کے لیے کہان چلون۔

برنشیو۔ حوالات مین رہو۔ جبتک قاعدے سے عدالت مین تمھارا معاملہ پیش ہو ———

(باقی آئندہ)

۵ یعنی ڈزڈیمونا کے۔

مضامین غیر

آتھیلو

(بقیہ نمبر مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

آتھیلو۔ اگر مین تمہارا حکم مانون تو ڈیوک کیا کہین گے جنکے قاصد مجھے بلانے آئے ہین اور نہایت ہی ضروری کام کے لیے مجھے اسوقت یاد کیا ہے۔

ایک افسر۔ جی ہان صحیح فرمایا۔ ڈیوک اراکین سلطنت سے مشورہ کر رہے ہین۔ اور حضور برنبشیو کو بھی طلب کیا ہے۔

برنبشیو۔ یہ کیا۔ اتنی رات گئے ڈیوک مشورہ کر رہے ہین۔ خیر اسکو وہین لیچلو۔ ایسے ہتھکنڈون کو نہ ڈیوک نہ کوئی مشیر سلطنت جائز رکھے گا۔ بلکہ یہ سمجھے گا کہ یہ ظلم ادسی کے ساتھ ہوا۔ اگر ایسی ایسی باتون سے درگذر ہوا تو کل کو ہمارے زر خرید غلام اور کفار ہمارے مالک بن بیٹھین گے۔

تیسرا سین

وہی شہر۔ کونسل کا کمرہ

(ڈیوک اور مشیران سلطنت بیٹھے ہین۔ ملازم کھڑے ہین)

ڈیوک۔ یہ خبرین ایسی بے جوڑ ہین کہ انپر پورا یقین نہین ہوتا۔

۱۔ مشیر۔ اسمین شک نہین۔ میرے خط مین لکھا ہے کہ غنیم کے ایک سو سات جہاز ہین۔

ڈیوک۔ میرے خط مین ایک سو چالیس لکھے ہین۔

۲۔ مشیر۔ اور میرے خط مین دو سو۔ مگر بات یہ ہے کہ یہ گنتی صرف تخمینے پر منحصر ہے۔ اسی لیے تعداد مین فرق ہے۔ لیکن یہ سب نے لکھا ہے کہ ترکون کا جنگی بیڑا سائپرس کیجانب جا رہا ہے۔

ڈیوک۔ یہی قرین قیاس ہے۔ بہرحال اپنی مستعدی مین غفلت نہو اصلیت تو ضرور معلوم ہوتی ہے۔

ایک ملاح (باہر سے) کوئی ہے! کوئی ہے! کوئی ہے!

(اندر ایک ملاح آیا)

اردلی کا افسر۔ جہازون سے ایک قاصد حاضر ہوا ہے۔

ڈیوک۔ کیا خبر لایا ہے؟

ملاح۔ ترکون کے بیڑے کا رُخ جزیرۂ رہوڈس کی طرف ہے۔ کپتان انجیلو نے خبر دینے کے لیے مجھے بھیجا ہے۔

ڈیوک (مشیرون سے) بیڑے نے یہ راہ کیسی بدلی ہے؟

۱۔ مشیر۔ عقل باور نہین کرتی کہ وہ بیڑا رہوڈس کو جائے۔ ہمکو دھوکے مین ڈالنے کے لیے یہ ترکیب کی ہوگی۔ ترکون کو سائپرس کی زیادہ ضرورت ہے۔ علاوہ برین یہ امر بھی خیال کرنے کے قابل ہے کہ آج کل سائپرس کمزور ہو رہا ہے اور رہوڈس کی طرح جنگ کے لیے تیار نہین ہے۔ ترکون کی ہوشیاری سے یہ بات بعید ہے کہ وہ سائپرس کو چھوڑ دین جسمین اونکو آسانی ہے اور فائدہ بھی۔ وہ فضول لڑائیون سے خطرے مین نہ پڑین گے۔

ڈیوک۔ بے شک وہ بیڑا رہوڈس کو نہ جائے گا۔

اردلی۔ حضور دوسرا قاصد آیا۔

(دوسرا قاصد آیا)

قاصد۔ حضور والا۔ ترکون کا بیڑا سیدھا جزیرۂ رہوڈس کے قریب پہونچا۔ وہان دوسرا بیڑا بھی اوسکے پیچھے پیچھے جاکر مل گیا۔

۱۔ مشیر۔ یہی میرا خیال تھا ـــ ـــ تمہاری راے مین کتنے جہاز ہونگے۔

قاصد۔ تیس جہازون کا بیڑا تھا۔ اب دونون جہاز پیچھے پھرے اور کھلم کھلا سائپرس کیجانب رُخ کر دیا۔ گورنر مانٹینو جو حضور کے معتمد اور دلیر ملازم ہین اونھون نے بہت ادب سے آداب عرض کیا ہے اور یہ خبر بھیجی ہے۔ حضور اسکو سچ سمجھین۔

ڈیوک۔ اب یقین ہوگیا کہ سائپرس پر حملہ کرینگے۔ مارکس لیسیکاس کیا شہر مین نہین ہین؟

۱۔ مشیر۔ وہ آج کل فلورنس مین ہین۔

ڈیوک۔ اونکو میری طرف سے ابھی اسیوقت خبر بھیجدیجیے کہ بلایا ہے۔

۱۔ مشیر۔ حضرت برنبشیو اور بہادر زنگی آگئے

(برنبشیو۔ آتھیلو۔ ایاگو۔ راڈریگو۔ اور سپاہی پہونچے)

ڈیوک۔ بہادر اتھیلو۔ مین تمکو اسیوقت ترکون کے مقابلے پر بھیجتا ہون جو ہم سب کے دشمن ہین ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

(برنبشیو سے) اخاہ۔ مین نے آپکو نہین دیکھا۔ ادھر تشریف لائیے آج شب کو آپ ہی کے مشورے اور مدد کی کمی تھی۔

برنبشیو۔ علیٰ ہذا مجھے بھی حضور کے مشورے کی ضرورت ہے۔ حضور معاف فرمائین۔ مین اسوقت اپنے منصبی فرائض ادا کرنے کے لیے یا ان باتون کی خبر سُنکر حاضر نہین ہوا اور نہ رفاہ عام مین میرا جی لگتا ہے۔ کیونکہ میرے رنج و الم کا دریا اس زور و شور سے اُمڈا ہے کہ اور ساری فکرین اوسمین ڈوب گئین۔ مگر میرا رنج بدستور قائم ہے۔

ڈیوک۔ کیون۔ ہوا کیا ہے؟

برنشیو - میری بیٹی! - اے میری بیٹی!

امشیر - کیا مر گئی؟

برنشیو - ہان - یہ میرے نزدیک - اوسپر حیلہ چل گیا میرے ہان سے لوگ اوڑا لے گئے۔ اوسپر جادو ٹونے کئے گئے۔ خدا جانے کیا کھلا پلا دیا۔ وہ لڑکی تو کم عقل تھی۔ نہ اندھی تھی نہ بے سمجھ تھی پھر قانون قدرت مین ایسا اختلاف ہو۔ یہ ہو جادو نے اوسکی مت پلٹ دی۔

ڈیوک - جس کسی نے اس بیہودہ طور پر آپ کی بیٹی کو گمراہ کیا اور آپ سے چھوڑا دیا اوسکا قانونی موافذہ آپ خود پوری سختی سے فرمائینگا چاہے وہ میرا ہی لڑکا کیون نہو۔

برنشیو - حضور کی پرورش ہے۔ یہی زنگی ہے۔ یہی جو بیٹھا ہوا ہے جسکو حضور نے سرکاری کام کے لیے طلب کیا ہے۔

سب - سخت افسوس کا مقام ہے۔

ڈیوک - (آتھیلو سے) آپ اسکا کیا جواب رکھتے ہین۔

برنشیو - وہ اور کیا جواب دینگے۔ یہی کہین گے کہ ایسا ہی ہوا۔

آتھیلو - معزز - سنجیدہ - اور بزرگ اراکین سلطنت - میرے لائق تعریف مالکو — اسمین شک نہین کہ ان بزرگوار کی دختر نیک اختر کو مین لے آیا۔ یہ بھی صحیح ہے کہ مجھسے عقد ہو گیا۔ ان باتون کے علاوہ اور کوئی خطا مجھسے سرزد نہین ہوئی۔ آپ لوگ واقف ہین کہ میری باتین سخت اور اوکھڑی کھڑی ہوتی ہین۔ خدا نے مجھے ملائم اور شستہ تقریر کی برکت نہین بخشی۔ سات برس کے سن سے مین لڑائی کی چھاونیون مین پلا ہون۔ نو مہینے پہلے تک ہمیشہ میدان جنگ ہی مین بسر ہوئی۔ مین اس دنیا کے اور بکھیڑون مین انیلا ہون۔ ہان جنگ کے داؤگھات مین خوب جانتا ہون۔ اگر مین اپنے منہ سے اپنا حال کہونگا تو میرا بیان مجھے کوئی مدد نہین دے سکتا۔ ہان حضور کی اجازت سے مین صاف صاف بے لاگ کیفیت اپنی محبت کی عرض کر دونگا۔ کہ وہ کونسا ہوا شربت۔ وہ سحر وہ جادو کیا ہے جسکا الزام میرے سر لگایا جاتا ہے کہ مین نے اوسکے زور پر ان کی پیاری بیٹی کو اپنے قابو مین کر لیا۔

برنشیو - ایسی الھڑ شرمیلی لڑکی۔ طبیعت کی ایسی سیدھی سادی بھولی بھالی۔ جس کی ہر حرکت مین حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اوسکی طبیعت یون پھر جائے۔ وہ سن و سال کا خیال نہ کرے۔ اپنے وطن کے اعزا کو بھول جائے۔ اپنی خاندانی عزت مین بٹا لگائے اور بالکل بے پروا ہو کر ایسے شخص سے دل لگائے جسکی صورت دیکھ کر اوسکا کلیجہ دہل جاتا ہو۔ عقل قبول نہین کرتی کہ قانون قدرت کے خلاف ایسی مجموعہ صفات لڑکی سے ایسے افعال سرزد ہون۔ مین پھر یہی کہونگا کہ اسنے کوئی نقش یا تعویذ گھول کر اوسکو پلایا جسنے اوسکی طبیعت کو بیجا ابھارا۔

ڈیوک - کسی بات کا کہہ دینا اوسکا ثبوت نہین ہو سکتا۔ جبتک کھلا ہوا بدیہی ثبوت نہو اوسوقت تک خیالی توہمات اور بے دلیل قیاسات کا معمولی طور پر پیش کر دینا دعوے کو ثابت نہین کرتا۔

امشیر - جنرل آتھیلو - آپ کیا فرماتے ہین۔ کیا آپنے فریب اور جھوٹی ترغیبون سے اوس نوجوان الھڑ لڑکی کے دل کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے یا اپنی درخواست اور اون معمولی حرکات سے جن سے دل کو دل سے راہ ہو جاتی ہے محبت کا بیج بویا ہے۔

آتھیلو - میری عرض یہ ہے کہ وہ یہان بلائی جائین اور اپنے باپ کے سامنے میرا صاف صاف حال بیان کر دین۔ اگر وہ میری کسی حرکت کو نامناسب بتائین تو صرف میری عزت۔ آبرو اور عہدے ہی کے چھین لینے پر اکتفا نہو بلکہ میرے قتل کا حکم آپ لوگ دے دین۔

ڈیوک - ڈزڈمونا کو بلواؤ۔

آتھیلو - ایاگو - جا کے لے آؤ۔ تمھین اونکے قیام کی جگہ معلوم ہے۔

(ایاگو مع ہمراہیان گیا)

جبتک وہ یہان آئین مین آپ سے صحیح کیفیت اوس سچائی کے ساتھ بیان کئے دیتا ہون جیسے کوئی اپنے خدا کے سامنے کہہ۔ مین عرض کرونگا کہ میری اور اونکی محبت کا پودا کیونکر سرسبز ہوا۔

ڈیوک - ہان - بیان کیجیے۔

آتھیلو - ڈزڈمونا کے باپ سے مجھے ملاقات تھی۔ وہ اکثر مجھے بلا کر مجھسے میری زندگی کا حال پوچھا کرتے تھے کہ مین نے کون کون لڑائیان سر کین۔ کہان کہان محاصرہ کیا۔ کیا کیا حادثے پیش آئے۔ مین لڑکپن سے اسوقت تک کا تھوڑا بہت حال کہہ جایا کرتا تھا۔ بہت سے واقعات ایسے تھے جن مین مجھے بڑی بڑی مصیبتین جھیلنی پڑین۔ کہین سمندر کے تلاطم مین پھنسا۔ کسی میدان جنگ مین بال بال بچا۔ کبھی گرفتار ہو کر غلامون کی طرح بیچ ڈالا گیا۔ پھر خدا خدا کر کے کسی نہ کسی طرح رہائی ہوئی۔ چھوٹ کر سفر کے مصائب اوٹھائے۔ وسیع ریگستانون اور سنسان بیابانون مین ٹھوکرین کھاتا پھرا۔ ایسی ایسی چٹانون اور پہاڑیون پر ٹھہرنا ہوا جنکی چوٹیان آسمان سے باتین کرتی تھین۔ یون ہی کشمکش مین اپنا حال کہا کرتا تھا۔ مردم خور آدمیون کا بھی ذکر کیا۔ انکا بھی تذکرہ آیا جنکے سر کاندھون کے نیچے ہوتے ہین۔ ڈزڈمونا

ہَل مِن مَزِید

خرسِ روس پھر دندانِ طمع دکھاتا ہے۔

ان باتون کو نہایت ذوق وشوق سے سنتی تھین - اگر کوئی گھر کا دھندا پیش آجاتا تو وہ اسکو جھٹ پٹ پورا کرکے پھیر آجاتین - اور میری ایک ایک بات بہت ہی توجہ سے سنتین - مین نے جو یہ حالت دیکھی تو موقع پاکر ایسی گفتگو چھیڑی کہ اُنھون نے مجھسے خود درخواست کی کہ اپنا سارا حال سلسلے کے ساتھ سناوے - کیونکہ مین اکثر کہین کہین سے کچھ کچھ حالات بیان کردیتا تھا مین خوشی سے راضی ہوگیا - میری جوانی کی مصیبتون کا حال سنکر اکثر اونکی آنکھون مین آنسو چھلک آتے تھے - میرا قصہ سنکر اون کے دل سے بے اختیار ٹھنڈی ٹھنڈی آہین نکل پڑتی تھین - مجھے بہت ہی تعجب ہوا - اور واقعی بڑے اچنبھے کی بات تھی - مجھے بھی اونکی حالت پر ترس آیا جب اونھون نے فرمایا کہ کاش یہ باتین کاہے کو سنتین - یا اللہ تو نے مجھے ایسا مرد بنایا ہوتا - پھر اونھون نے میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر تمھارا کوئی دوست مجھے چاہتا ہو تو یہ اپنا قصہ تم اوسکو سکھا دو - اور مین اوس سے بخوشی عقد کرونگی - اتنا اشارہ پاکر مجھے ہمت ہوئی وہ میرے مصائب کو سنکر مجھے چاہنے لگین اور مین اونپر فریفتہ ہوا کہ اونکو میرے دُکھ درد پر رحم آیا - اسیکو سحر یا جادو جو چاہے سمجھ لیجیے - اسے لیجیے وہ خود آگئین - اب اون سے تصدیق کرلیجیے -

(ڈزڈمونا - ایاگو - اور کچھ ہمراہی آئے)

ڈیوک - یہ تو ایسی باتین تھین کہ جنپر خود میری بیٹی مائل ہو جاتی - بھائی برنشیو اس معاملے مین بہت کد نہ کرنی چاہیے - بعض موقع پر جب آدمی خالی ہاتھ ہوتا ہے تو ٹوٹے ہتھیارون ہی پر قناعت کرتا ہے -

برنشیو - بجا ارشاد ہوا اگر حضور سن لین کہ وہ کیا کہتی ہے - اگر وہ کہدے کہ عقد کے لیے اوسی کا شوق چرایا تو مین جنرل کو اگر الزام دون تو گنہگار - ادھر آئیے - بی صاحبہ - آپ فرماسکتی ہین کہ اس معزز مجمع مین آپ پر سب سے زیادہ کسکی اطاعت فرض ہے -

ڈزڈمونا - میرے اچھے اچھے ابا - مجھپر یہان مختلف فرائض ہین - آپنے مجھے پالا پوسا - پڑھایا - لکھایا - اتنا بڑا کیا - ان باتون سے مجھے آپ کی تعظیم واجب ہے - مین آپ کی بیٹی اور آپ میرے قبلہ وکعبہ - مگر یہ میرے شوہر ہین - جس قدر عزت اماجان آپکی کرتی تھین اور جس طرح وہ اپنے باپ سے زیادہ آپ کا لحاظ کرتی تھین اوسی نظر سے مین بھی اپنے شوہر کو دیکھتی ہون -

برنشیو - تیرا خدا حافظ - بس بس - مین نے بھر پایا - اب حضور سرکاری کام شروع فرمائین - یا اللہ تو نے مجھے اولاد ہی کیون بخشی - ایسا ہی تھا تو کسی کو گود لے لیتا - حضرت آتھیلو - لیجیے مین بھی دل سے وہ چیز آپکے سپرد کرتا ہون جس کو آپ خود حاصل کرچکے اور جسے مین ہزار جی سے چاہتا تھا کہ آپ کو نہ ملتی - شکر خالق کا کہ میرے اور اولاد نہین - ورنہ اس معاملے سے اوسپر خدا جانے مین کیا کیا قید بند کرتا - خیر - بس حضور - اب مجھے کوئی شکایت نہین -

ڈیوک - بہرحال اس موقع پر میری دو چار باتین سن لیجیے - شاید آپکو رحم آجائے اور آپمین صفائی کی بنیاد پڑ جائے - جب مرض لاعلاج ہوگیا تکلیفون کا بھی خاتمہ ہوا - آنکھ چھوٹی پیر گئی - کیونکہ پہلے تو امیدون کی کاہشین تھین اب تو وہ خلش بھی نہین رہی - گذشتہ مصائب پر رنج کرنا نئی آفتون کے لیے دروازہ کھولدینا ہے - اگر تقدیر کی برائی سے کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو صبر والے انسان اوس نقصان پر ہنستے ہین جسکا مال چوری جائے اور وہ ہنستا رہے تو وہ چور سے کچھ پھیر لیتا ہے اور جو شخص فضول رنج کرتا ہے وہ کچھ اور اپنی طرف سے چورون کو دیدیتا ہے -

برنشیو - اگر ایسا ہی ہے تو ترکون کو سائپرس لے لینے دیجیے اور ہم مسکراتے رہین - بات یہ ہے کہ تسلیین اور نصیحتین اوسی کو خوش کرسکتی ہین جسپر نہ بیتی ہو - ایسا شخص ان باتون کو سنکر خوش ہو جائے گا - مگر دُکھے ہوئے دل کو صبر کی ہدایت کرنا اوسکی جلن پر تیل چھڑکنا ہے - ایسی باتین کہین تو تسکین دیتی ہین اور کہین کانٹے کی طرح کھٹکتی ہین - اور پھر الفاظ الفاظ ہی ہین مین نے آج تک نہین سنا کہ کسی کے دُکھے ہوئے دل کا علاج اوسکے کانون کی راہ سے ہوا ہو - حضور ان جھگڑون مین نہ پڑین اور سرکاری کام شروع فرمائین -

ڈیوک - ترکون نے اب کی بڑی تیاریون سے سائپرس کی طرف رُخ کیا ہے - آتھیلو - آپ کو تو وہان کی مضبوطی کی کیفیت معلوم ہوگی وہان ایک ہمارے بڑے لائق اور ہوشیار گورنر موجود ہین لیکن شہرت بھی کیا چیز ہے - انسانون پر اسکا بہت کچھ اثر پڑتا ہے - اسی وجہ سے یہ تجویز ہوئی کہ آپ جائین - اس نئی خوشی مین آپ کو یہ سختیان اُٹھانی پڑینگی مگر مجبوری ہے -

آتھیلو - برسون کی عادت سے میدان جنگ کا سخت اور آہنی فرش میرے لیے نرم مخملی فرش ہوگیا ہے - مین نے برابر دیکھا ہے کہ جب کوئی سخت کام آپڑا مجھمین فوراً ایک قدرتی چستی آگئی - مین رومیون پر بخوشی حملہ کرونگا - حضور کا حکم سر آنکھون پر

مگر میری بیوی کے لیے کوئی مناسب انتظام فرما دیجیے کہ وہ
کہاں رہین اور اونکو کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ جس ناز و نعم
مین وہ پلی ہین اوسی کے مطابق اون کی آسایش کا سامان
ہو جائے۔

ڈیوک۔ اگر آپ کی خوشی ہو تو وہ اپنے باپ کے گھر رہین

برنبشیو حضور مجھے یہ منظور نہین۔

اتھیلو۔ اور نہ مجھے۔

ڈزڈمونا۔ نہ مجھے منظور ہے۔ مجھے یہ نہوگا کہ وہان رہکر ہمیشہ اونکی
آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکون۔ حضور ڈیوک۔ کچھ عرض
میری بھی ہے۔ میری راے تو بیوقوفی کی ہوگی مگر حضور اپنی
عنایت سے اوسکو مضبوط فرما سکتے ہین۔

ڈیوک۔ آخر تمھاری کیا خوشی ہے ؟

ڈزڈمونا۔ مین اپنے باپ کی حفاظت سے علحدہ ہوئی بہت سے امرائی
دولت پر لات ماری اسی لیے کہ [illegible] کا ساتھ دون۔ میرا
دل ہنسی خوشی آمادہ ہے کہ مین اپنے شوہر کی سپاہیانہ
تکلیفون مین شریک ہون۔ مینے اپنی قسمت اور طبیعت و اونکی
عزتون اور بہادریون پر صدقے کر دیا ہے۔ اگر ایسے موقع پر آپ
مجھے اس سے جدا رکھینگے تو مین ایک نعمت عظمے سے محروم
رہونگی۔ مین اس سے جدا ہو کر کیونکر رہ سکتی ہون۔ یہان مردے
کی طرح پڑی رہی تو کیا۔ حضور مجھے ساتھ جانے دین۔

اتھیلو۔ حضور اجازت عطا فرمائین۔ خدا شاہد ہے کہ میری یہ تمنا اس غرض
سے نہین کہ اپنی ہوس پوری کرون۔ نہ اپنی ذاتی آسایش
کے لیے۔ اور نہ اوس گرمجوشی کی وجہ سے جو نوجوانون مین ہوتی
ہے۔ میری ساری گرمیان ٹھنڈی ہو گئین۔ مین انکی دلی امنگون
کو روکنا نہین چاہتا۔ خدا کے واسطے یہ خیال نہ فرمائیے گا کہ
ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مین اس ضروری کام مین کچھ
کمی کرونگا۔ اگر محبت کی چمک دمک میرے منصبی کام مین بٹہ لگا دے
ڈالے یا مجھے اوس سے باز رکھے تو میرا آہنی خود پتیلی ہو
کہ اوسمین باورچی کھانا پکائین اور مجھپر تمام جہان کی آفتین
نازل ہو جائین۔

ڈیوک۔ جو آپکی خوشی ہو کیجیے۔ چاہیے ساتھ لے جائیے چاہیے چھوڑ جائیے۔
بہرحال یہ کام عجلت کا ہے اسمین تاخیر نہو۔

امشیر۔ آپ آج ہی شب کو کوچ کر دیجیے

اتھیلو۔ بدل و جان۔

ڈیوک کل صبح کو نو بجے پھر ہم لوگون کی [illegible] ہو گی۔ اتھیلو آپ اپنے
کسی ماتحت کو چھوڑ جائیے کہ وہ یہان کی تجویزین آپ تک پہونچائے۔
اُسکے ساتھ ہی اور خلعت و تحائف بھی آپ کے لیے روانہ ہونگے۔

اتھیلو۔ حضور کی بندہ نوازی ہے۔ مین اپنے علم بردار کو یہان چھوڑے
جاتا ہون۔ وہ آدمی ایماندار اور قابل اعتبار ہے۔ اوسی کے ہمراہ
میری بیوی بھی چلی آئین گی۔ جو کچھ حضور مرحمت فرمائینگے
اُسی کے ساتھ چلا آئے گا۔

ڈیوک۔ بہتر۔ خدا حافظ ہے۔ حضرت برنبشیو۔ آپ کو خیال فرمانا چاہیے کہ اگر
نیکی اور عمدگی مین حسن کی کمی نہین ہے تو آپ کا داماد سیاہ فام
نہین بلکہ بہت ہی گورا چٹا آدمی ہے۔

امشیر۔ بہادر اتھیلو۔ خدا حافظ۔ ڈزڈمونا کی خبرگیری رکھنا۔

برنبشیو۔ اتھیلو۔ اگر خدا نے تجھے آنکھین دی ہین تو اوسکے افعال پر نگاہ
رکھنا۔ اوس نے اپنے باپ کو چل دیا شاید تجھے بھی دھوکا دے۔

(ڈیوک و امشیر و ملازمین گئے)

اتھیلو۔ مجھے ڈزڈمونا پر پورا اعتبار ہے۔ اچھے ایاگو۔ ڈزڈمونا تمھارے
سپرد ہین۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا۔ ہوشیاری سے اونکی خبرگیری
رکھے۔ میرے بعد ان کو آرام سے لانا۔ پیاری ڈزڈمونا آؤ چلین
ایک گھنٹہ اور ہنس بول لین۔ پھر تو کام ہی کام ہے۔

(اتھیلو اور ڈزڈمونا گئے)

راڈریگو۔ ایاگو۔

ایاگو۔ کہیے۔ حضرت کیا ہے ؟

راڈریگو۔ بتاؤ تو سہی کہ مین کیا کرون۔

ایاگو۔ جا کے مزے سے لمبی تان کر سو رہو۔

راڈریگو۔ مینے تو ٹھان لی ہے ابھی جاکر ڈوب مرونگا۔

ایاگو۔ کیا تمھاری عقل ماری گئی ہے۔ خدانخواستہ کہین ایسی حماقت کر بیٹھنا۔

راڈ۔ مصیبت جھیل کر جیے تو کیا۔ جب موت ہی معالج ہو تو صحت کا نسخہ
باسانی مل جاتا ہے۔

ایاگو۔ توبہ توبہ۔ کیا بکتے ہو۔ مین نے اٹھائیس برس دنیا دیکھی۔ جب سے بھلے
برے مین تمیز ہوئی مینے ایک شخص بھی ایسا نہین پایا جو خود اپنی قدر
جانتا ہو۔ اگر ایک چھوکری کے لیے اپنی پیاری جان گنوا دین تو
ہم سے حیوان اچھے۔

راڈ۔ ہاے مین کرون کیا۔ مین خود سمجھتا ہون کہ اوس چھوکری پر ایسا ریجھنا قابل
شرم ہے [illegible] ہے کہ اس خیال کو دور کر دون۔

ایا۔ [illegible] ہمکو اپنے اوپر قابو ہے
[illegible] ہمارے جسم باغیچے مین جن مین ہمارے
[illegible] خوشی پر ہے کہ اوسمین پیاز بوئین

یا تو تم لگائین یا کوئی پھل پھول اوگائین - چاہین خوشبودار پھولون سے سارا باغ ہرا بھرا کردین چاہین اچھے اچھے پیڑ اوکھاڑ کر پھینکدین - چاہین سارے درخت ایک ہی قسم کے لگائین چاہین طرح طرح کے پودے بٹھائین - یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اوسکو ادھر تجبر پڑا رہنے دین - اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قوت ویکرادسے زرخیز کرین - یہ ساری باتین ہماری مرضی پر منحصر ہین - ہماری زندگی کی ترازو مین اگر خواہشون اور ہوسون کے پلے کے مقابل مین دوسری جانب عقل و فہم کا پلہ بھاری نہو تو ہماری خلقی برائیان خدا جانے ہم سے کیا کیا بیہودہ افعال سرزد کرائین - لیکن جہان حیوانی خواہشون نے جو ہما نفس امارہ نے اوبھارا فوراً عقل آکر اونکو دبا دیتی ہے - محبت کچھ انسان کے جسم سے علٰحدہ نہین ہے -

راڈ - ہان علٰحدہ تو نہین ہوسکتی -

ایاگو - محبت صرف خون کی حرارت اور مرضی کی اجازت سے ہوتی ہے - لا آو - آدمی بنو - ہونہہ - یہ ڈوب مرینگے - بلیان اور اندھے بلے کے بچے ڈوب مرتے ہین - مین تمھارا ہوا خواہ اور تمھاری لیاقتون کو مانے ہوے ہون - میرا تمھارا ساتھ مضبوط ہے - یہ موقع ہے کہ مین تکلیف مین تمھارا ہاتھ بٹاؤن - روپیہ ساتھ لو - لڑائی مین ہمارے ساتھ چلے چلو - مصنوعی داڑھی لگا کر بھیس بدلو کہ کوئی پہچان نہ پائے - مگر روپیہ ضرور ساتھ لینا - یہ ہو ہی نہین سکتا کہ ڈزڈمونا کو زنگی سے برابر محبت رہے - روپیہ لیتے چلنا - اُ کھیلو کی محبت یکسان قائم نہین رہیگی - بہت شور اشوری سے آغاز ہوا ہے - دیکھہ لینا کہ کس بے نیلی سے دفعتاً خاتمہ ہوتا ہے - مگر بے روپے پیسے کے کام نہین نکل سکتا - ان زنگیون کی طبیعت دھوپ چھاون کے سے رنگ بدلتی ہے - ہان روپیہ ضرور لے چلنا - جس عناب کو زنگی لذیذ و خوشگوار سمجھتا ہے وہ حنظل کی تلخکامی پیدا کریگا - ڈزڈمونا رفتہ رفتہ کسی جوانِ رعنا پر ڈورے ڈالیگی - اپنے پسند پر خود ہاتھ ملے گی - مزاج مین کایا پلٹ ہو اور ہو - سب سے زیادہ ضرورت خرچ کی ہے - اگر تمھین جان ہی دینی ہے تو کسی موقع سے سہی - یون ڈوب مرنے سے فائدہ - جتنا روپیہ ہوسب لیتے چلو - ایک خانہ بدوش زنگی اور سادہ لوح وینس کی چھوکری کے نکاح کے عہد و پیمان ایسے نہین جنکو میری فہم و فراست توڑ نہ سکے - پھر ڈزڈمونا تمھاری ہوگی - اسلیے روپیہ کی فکر رکھو - ڈوبنے ڈابنے کا ذکر جانے دو - ہان اوس کے پانے کی فکر مین جان لڑا دو - بے اوسکے پائے ڈوب مرنا کیا -

راڈ - تو تم پکا وعدہ کرتے ہو کہ میرا ساتھ دوگے -

ایاگو - مجھہ سے تم اطمینان رکھو - لے اب جاؤ - روپیہ لے آؤ - مین نے تم سے بارہا کہا اور پھر کہتا ہون کہ مجھے اوس زنگی سے دلی نفرت ہے - مین جی سے اوسکا دشمن ہون - تمھارا دل بھی اس سے بھرا ہوا ہے - پھر دو دل یک شود بشکند کوہ را - اگر ڈزڈمونا سے تم آشنائی پیدا کر لو تو تمھاری خوشی ہو جائے اور مجھے ایک شگوفہ ہاتھ آئے - تھوڑا صبر چاہیے - دیکھو تو سہی زمانہ کیا کیا نیرنگیان دکھاتا ہے - اچھا اب جاؤ - روپیہ سے کرتبست پہ تیار رہو - اور باتین کل ہونگی - تسلیم - خدا حافظ -

راڈ - صبح کو کہان ملوگے -

ایاگو - میرے مکان پر آجانا -

راڈ - مین تڑکے پہونچون گا -

ایاگو - اچھا - ہان - سُنتے ہو -

راڈ - کیا -

ایاگو - اب ڈوبنے کا نام نہ لینا -

راڈ - مین نے بھی راے بدل دی - جاتا ہون - اور اپنی زمینداری بیچ باچ کر پہونچتا ہون -

ایاگو - بہتر - تسلیم - جیب روپیون سے بھری ہو -

(راڈرگو گیا)

اسیطرح اس بیوقوف سے روپیہ اینٹھتا ہون - بات یہ ہے کہ میرا سارا علم ضایع ہو جائے اگر مفت مین ایسے بیوقوفون کے ساتھ سر مارون - دل لگی کی دل لگی ہے اور نفع کھاتے مین - اوس زنگی کی طرف سے میرے دل مین گرہ ضرور ہے - یہ بھی لوگون کا گمان ہے کہ شادی کر کے وہ میری بیگم پر مسلط ہوا - خدا جانے یہ کہان تک سچ ہے - بہر حال مین یہی سمجھون گا کہ یہ شبہہ نہین بلکہ یقینی بات ہے - اتھیلو میری خاطر بہت کرتا ہے - اسی سے تو میرا چکما اوس پر خوب گہرا چلے گا - کیسیو آدمی اچھا ہے - کیا ترکیب کیجائے - - - کہ کیسیو کی جگہہ بھی مجھے ملے - اور میرا کام بھی نکلے - - - کیا کرون - کیونکر کرون - ایک بات ذہن مین آتی ہے - - - تھوڑے دنون بعد اتھیلو کے کان بھرون کہ کیسیو اور اوسکی بیوی سے بہت میل جول ہے - کیسیو کی صورت و سیرت بھی ایسی ہے کہ اوس پر شبہہ ہو سکتا ہے - خدا نے اوسکو ایسا ہی بنایا ہے کہ اوسے دیکھہ کر عورتین بدراہ ہو جائین - زنگی صاف باطن اور سادہ مزاج ہے - ظاہر پرست دوستون کو سچا سمجھتا ہے - جو چاہے اوسکو گدھے کی طرح کان پکڑ کر ادھر اودھر لے جائے - بس یہی ترکیب ٹھیک ہے - ایک بات پیدا ہو گئی - - - مکاری اور دغا بازی - - - اسکا نتیجہ حسب مراد نکلے گا -

(گیا)

(باقی)

دواخانہ محمد عبد الغنی دہلوی

واضح ہو کہ یہ دواخانہ دہلی مین ۱۲۹۸ ہجری مطابق ۱۸۸۰ء سے بفضل خدا نیکنامی سے جاری رہا اب مقام لکھنؤ کھولا گیا ہے جن حضرات کو اس سے ادویہ خریدنی اور علاج کرانا منظور ہو مرقومہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائین بڑی فہرست آدھ آنہ کا ٹکٹ ارسال کرنے پر روانہ ہوگی چند ادویہ بطریق نمونہ مرقوم ہین -

روغن نمبر ۴۴ - خوشبودار مقوی دماغ و بصارت خشکی دماغ نزلہ دیوانی داڑھی کی خارشت گرمی مادہ کے درد سر جنون کو دافع سخت بالونکو ملائم اور بالونکی جڑ مضبوط کرتا ہے **اہل قلم و باریک کام کرنے والے** جو قوت دماغ اور باصرہ سے زیادہ مشقت و محنت لیتے ہین اگر اس روغن اور سرمہ مجلی چشم و معجون نمبر ۵ قیمتی عہ کا استعمال رکھین تو انشاء اللہ موجودہ دماغی اور آنکھون کے امراض زائل ہوجائین اور آیندہ پیدا ہونے سے محفوظ رہین ۵ تولہ عہ

سرمہ - مجلی چشم و مقوی بصارت ایک ماشہ عہ

سرمہ - اقسام نزول الماء یعنی موتیا بند کو جیسا کہ بخارات رطوبات کیموسیہ بدن سے آنکھ کے قعر عینہ مین اکٹھے ہوتے ہین اور اس سے نظر یا پینہ تھوڑا تھوڑا پانی پردہ کے نیچے جمع ہو کر مختلف رنگ اور قوام پاتا ہے الیسا ہی اسکا استعمال بتدریج بلا قدح و دستکاری روغ کو تحلیل کرکے بینائی مسدودشدہ کو بحکم تا فی مطلق صاف ایسے حالت اصلی پر پہنچاتا ہے ایک رتی پندرہ روز کے واسطے کافی ہوتا ہے ایک رتی ہے ایکماشہ عہ -

گولی نمبر ۴۷ - دافع جریان اور رقت اور حصول قوت باہ کے واسطے مفید ہے ۱۲ خوراک عہ
قرص نمبر ۴۸ - ضعیف الباہ کسی وجہ سے ہو مایوس العلاج کے واسطے انتہا درجہ کا مفید اور مقوی اعضاء رئیسہ و شریفہ مثل معدہ و جگر و دل و دماغ و گردہ ہے ۵ خوراک عہ
طلا نمبر ۴۹ - بلا تکلیف اور زخم رطوبت عروق کو تحلیل کرکے قوت پیدا کرتا ہے کماشہ عہ
جوہر نمبر ۵۴ - سوزاک کہنہ و مزمنہ کے اندمال قرحہ مین نہایت مفید ہے ایک تی عہ
گولی نمبر ۶۴ - اقسام تپ دموی و صفراوی و آبلہ دہن کو دافع ہے خوراک عہ
مومیائی ایکتولی ڈبیہ عہ ۶ ماشی ڈبیہ عہ **سلطان المجبوب** سریع التاثیر نباتات کے عصارات وغیرہ سے بنتی ہے ستر یا تک ۴۴ - امراض مختلف کو دافع ہے خصوصاً امراض دلقوہ و فالج وغیرہ اور امراض ہیضہ کے دفعیہ مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین کل امراض اور اونکے طریقہ استعمال کی کتاب ڈبیہ کے ہمراہ ہوتی ہے ۱۰۰ عدد کی ڈبیہ للعہ ۲۵ عدد کی ڈبیہ عہ ۱۰ عدد کی ڈبیہ ۸

راقم

محمد عبد الغنی مقام لکھنؤ راجہ کی بازار محلہ باغ قاضی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی وکتب قلمی در بمبئی محلہ اسیر کارخانہ ۱۴۰ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب فروش موجود است دسوای آن کتاب منتخاب محمدی و صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال مشاہیر نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا کنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و مجاہیابی کراز آنہا رونمت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیس و کتاب مقاطیس الابدان در علم تورت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروز مطیع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد

نیا اشتہار

بفضلہ تعالیٰ ہمارا کارخانہ ۱۱ سال سے ترقی پذیر ہے صرف بغرض آگاہی عام یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ تمام مفرد و مرکب دوائین - آچار مربے ولایتی دیسی میوے شربت عرق وغیرہ ہر وقت موجود رہتے ہین - عمدہ اور بکفایت ضلع لکھنؤ کے تمام اشیاء نادرہ مروجہ فی روپیہ کمیشن پر ہماری معرفت سے بشرط حصول قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوسکتا ہے

المشتہر

نبی احمد خان بیچ کی سرا چوک

کالیداس سرکار کانادر علاج آتشک بلا آمیزش پارہ

قریب الاختتام غدر کے یہ نسخے مجھے ایک بزرگ اہل اسلام درویش سے نیپال کے جنگل مین دستیاب ہوا تھا جو ہر قسم کے مرکبات پارہ سے پاک ہے یہ اب تک بلا قیمت تقسیم ہوا تھا مگر اب باعث شہرت عجیب سریع التاثیر اور دیکھے زیر بار ہونے پارہ سے اسکی چاہ اسقدر بڑھ گئی ہے کہ مفت تقسیم کرنا دشوار ہے علاوہ برین اکثر اشخاص کو بلا قیمت لینے مین ایک گونہ عار بھی ہوتی ہے پس در خیالات وبالخصوص اسی جہت کہ حتی الامکان بخوبی روشن و ہویدا ہو جائیگا یہ امر مناسب سمجھا گیا ہے کہ اسکی کسی قدر قیمت مقرر کردیجے اور اخبارات مین بھی اسکا اعلان کردیا جا گذشتہ ۵ برس کے درمیان ہزار امریض جو نہایت سخت مہلک عارضہ مین مبتلا تھے ہمیشہ کے لیے چند ہی روز کے استعمال سے کامل طور پر اچھے ہوئے اور حاملہ عورتون کو صرف اوپری کے لگانے سے شفا حاصل ہوئی - کیونکہ حمل مین اندرونی استعمال ادویہ مطلقاً ممنوع ہے یہ علاج اس بیماری کی شست حالتون مین برابر اثر پذیر ہے - فی الحقیقت اسوقت تک اس امر کے لیے کوئی ایسی مجرب دوا کا بلا لگاؤ پارہ کے ظہور مین آئی ہے بیانات مستند کہ انکی تصدیق مین چٹھیات تجربہ کار ولایتی صاحبان اسسٹنٹ سرجن و دیگر اشخاص کی ہمراہ ہدایات استعمال ادویہ شیشی کے ساتھ چھپی ہوئی ملینگی اگر ساختہ صرف کاغذات مذکورہ بالا طلب فرمائین تو بلا محصول ابلاغ خدمت ہونگے

قیمت فی شیشی - ع ۲ پیکنگ ۲

المشتہر

کالیداس سرکار - لکھنؤ گھسیاری منڈی

مراسلات

رامپور مین انعامی اشتہار ون کی بوچھار

رامپور مین در و دیوار پر ایک اشتہار تو جنرل صاحب کے قاتلون کی تلاش
مین چسپان ہے جسکے انعام کی رقم حصہ بقدر حیثیت بڑی بھاری رقم ہے۔
دوسرا اشتہار نیاز بہادر کی نسبت ہے۔
تیسرا اشتہار ایک مہاجن کے صرف لڑکے کا ہے جسے بدمعاش پکڑ کر لیگئے تھے
چوتھا اشتہار ایک پنجابی کی چوری کی بابت ہے جو شخص ان مسروقہ کو مع چورون
کے گرفتار کرا کے سزا دلوا دے گا دو سو روپیہ انعام پائیگا۔
یہ چارون اشتہار جو انتظام ریاست رامپور کے لیے اربع عناصر کا حکم
رکھتے ہین اگرچہ جابجا چسپان ہین اور جدید سکندری ہی رامپور کے کالمون
مین بھی کبھی اس اربعہ متناسبہ سے تخریص و ترغیب بحث کیجاتی ہے

نظر آنے اک جا جو یہ چیپا ر چپا ر +
زمانے کے منہ کو نگ چپا ر چپا نر ::

مگر اونکی آنکھ اٹھا کر بھی نہین دیکھتا
بلکہ نتیجہ ترقی متلو س کا نکلا واردا تون کی بم بھولی سب آج یہان جا تو چلا
کل وہان لاٹھی چلی ہاتھ ٹوٹا سر پھوٹا ضرب شدید آئی جان کی خیریت
ہے ڈاکٹرین تھلون مین کیفیتون کے لکھنے اور زخمیون کے معالجہ سے
فرصت نصیب اعدا ہے
خیر یہ وارداتین تو اب معمولی اور رسمی وارداتین ہوگئی ہین مگر ایک واردات
تازہ ایسی ہوئی ہے جو باعتبار اپنی نوعیت کے وارداتون کی نانی بلکہ
پرنانی سرنانی ہے پولیس کو اطلاع ملی کہ محلہ چاہ خزان پر ایک سید منا میان رہتے ہین
اونکے یہان تجمل حسین نامے ایک شخص گیا تھا جو ہمیشہ جاتا تھا رات کو آٹھ بجے
کوئی حادثہ ضرور ہوا ہے پولیس اور مقتول کا بھائی رات بھر گھر کا محاصرہ
کیے رہے مگر دروازہ بند پایا صبح کو قفل توڑا کوٹھے مین تجمل حسین کا لاشہ ملا
جسے کامل بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا تھا دس بارہ زخم پائے گئے جو نہ تو
لٹھ کے تھے نہ تلوار کے نہ چاقو کے نہ اور کسی معمولی ہتھیار کے بلکہ مختلف طور کے
تھے منہ مین کوئی دانت باقی نہ تھا سب توڑ ڈالے گئے تھے ناک کان نیز بعض
اور اعضا جو فساد کی جڑ ہوتے ہین کاٹ لیے گئے تھے سر و سینہ پر
سے گوشت بھی کاٹا تھا اور غالبًا یہ تمام زخم حالت حیات کے تھے کہ سب نے
خون دیا تھا منہ کو جلا دیا تھا صاحب خانہ ندارد۔
اونکی زوجہ صاحبہ کو بہزار جستجو تلاش کیا گیا وہ مظہر ہوئین کہ مقتول میرے گھر
مدت سے آتا جاتا تھا مین اوس سے پڑھتی تھی لکھتی بھی تھی میرے شوہر کے
سامنے وہ آتا تھا اگر مجھسے کبھی رنجش ہو جاتی تھی میرا شوہر ملاپ کراتا تھا میرے
شوہر اور مقتول سے اس زمانہ سے محبت تھی کہ اوسکے منہ پر سبزہ کا بھی آغاز
نہ تھا اور محبت بھی بڑھی ہوئی تھی کل مجھسے کہا تھا کہ مقتول کی دعوت ہے
کھانا پکوایا گیا شراب جو رکھی ہوئی ہے میرے شوہر کے صرف مین آتی تھی
رات کو آٹھ بجے چند شخص جنمین بیشتر گرفتار ہوئے ہین نے شوہر کے مقتول کو
باہر سے گھسیٹتے ہوئے لائے اور قتل کیا مارنے مین اور قتل کرنے مین سب
شریک رہے جب آسے قتل کر چکے مین حالت کو خونناک دیکھکر فرار ہوئی
اسکی بہن کے بھی یہی اظہار ہین۔
عورت نے شرکائے قتل مین دھومی خان پسر معز اللہ خان کا بھی نام لیا تھا
جو ایک معزز متمول شخص ہین اور منا میان انہین کے پاس نوکر تھے
ہیڈ کانسٹبل دھومی خان کی گرفتاری پر مامور ہوا معز اللہ خان کی مستورات
نے جوش مارا اور مزاحمت کی فورًا سپرنٹنڈنٹ پولس پہونچے معز اللہ خان نے
اپنے بیان مین لکھایا کہ مقتول نے بعد نماز مغرب مجھسے دریافت کیا تھا کہ
منا میان کہان ہین مینے کہا تھا کہ موضع پہاڑی مین (جو شہر سے متصل ہے)
ظہر کے وقت سے گئے ہین گھڑی دو گھڑی مین آجائینگے۔
دھومی خان سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے جو اوس وقت بدن پر تھے انکے میلے
کپڑے طلب کیے گئے دیکھا تو اون پر بعض مقامات پر سرخ دھبے تھے
جنکو بہت کوشش سے دھویا گیا تھا دھومی خان کا بیان ہے کہ سرخ پڑیکے
دھبے تھے مینے دھوئے وہ نہ چھوٹے بدنما تھے مینے کپڑے بدل لیے پولیس
نے انکو خون کے دھبے قرار دیا ہے۔
معز اللہ خان اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی گفتگو ایسی سخت ہوئی کہ قریب تھا
دوسرا مقدمہ پیدا ہو آخر کچھ معاہدہ وغیرہ کے بعد دھومی خان کو بطور اہل اعزاز
گرفتار کرکے کوتوالی کو لیگئے اور رہا کر دیا باقی نوجوان جنکا نام عورتون نے لیا ہے قید
مین ہین مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے عورات کی اور دو گواہون کی جو ابھی نوجوان
ہین مجسٹریٹ کے روبرو اظہارات درج ہوئے ہین وہ چار شخص دھومی خان
کو شریک قتل بتاتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ بعد از قتل معز اللہ خان بھی موقع
پر آگئے تھے انھون نے منا میان سے کہا کہ تم فرار ہو جاؤ قتل بیرحمی کا ہے
اشتعال طبع پر محمول نہ ہوگا۔
جو لوگ پڑوس مین رہتے ہین عورات اور دونون گواہ اثبات جب ہم
آنکو شریک قتل کہتے ہین اور وہ محض لاعلمی بیان کرتے ہین یہان تک
کہ دو صاحب انہین وہ بھی ہین جنکے گھر زیر دیوار ہین
پولس کا اعتماد نہین ہوتا کہ وہ لاعلم ہین اسطرح کے قتل ہونا ممکن ہے کہ
انسان چلائے پکارے نہین شیر بھی چیخ اوٹھے گا ہاتھون مین انگلیون
مین جسقدر ہڈیان ہین سبکو کئی کئی جگہ سے توڑ ڈالا گیا ہے۔
گھر کے دروازہ سے کوٹھے تک گھسیٹنے کی علامت زمین پر پولس نے
دیکھی ہے۔

پولس کا گمان ہو کہ بطرح اس قسم کا قتل خاموشی کے ساتھ نہین ہوسکتا
اسی طرح بدون اعانت دو تین اشخاص کے نہین ہوسکتا۔
جو اشخاص گرفتار ہوئے ہین اور نیز دھومی خان کا چال چلن پولس کی نظر
مین ناقابل اعتماد ہے۔
گرفتار شدہ اشخاص دھومی خان کے رفیق اور پہلے لیے نواسے کے یار ہین
بعض لوگون کا یہ بھی گمان ہے کہ بعض کاسہ والیون مین دھومی خان اور
مقتول باہم رقیب تھے مگر جلسہ مین مقتول جو ایک ملنسار اور وجیہ جوان تھا
وہ آگے بڑھا دھومی خان نے شکست کھائی دودہ کی مکھی کی طرح الگ
اڑا دیے گئے جسکا تحمل اونسے نہ ہوسکا۔
متامیان نے بے احتیاطی کی تھی جو اپنی زوجہ کا اپنے دوست سے پردہ نہ
کرایا تھا گو وہ کسی قسم کا دوست سہی لیکن ضرور تھا کہ پردہ کرایا ہوتا۔
دعوت کا کھانا کچہ پختہ اور کچہ نیم پختہ پایا گیا۔
غرضکہ مقدمہ پیچ در پیچ اور گرہ در گرہ ہے وہ ناخن بہت ہی تیز ہونگے جو اس
گرہ کو کھولینگے ۔۔

راقم
ایک مسلمان

رام پور

ہمسے بعض احباب استفسار کرتے ہین کہ مصطفے خان اور حمد اللہ خان پر جو
الزام جنرل اعظم الدین خان بہادر کے خون کا یا اعانت خون کا لگایا گیا تھا
وہ تو لوکل گورنمنٹ کے حکم سے بری ہوگئے لیکن جو لوگ رامپور مین حوالات
مین کیا اونکا مقدمہ ریاست مین تجویز ہوگا جہان اپیل نہ مرافعہ تیغ برے منہ دیکھی
مار اگھٹنا پھوٹے آنکھ اپیل نہ مرافعہ روئداد مثل سے غرض نہ شہادت اثبات
جرم سے مطلب مقدمات نہ تو تعزیرات ہند کے بموجب طے ہوتے ہین نہ
شرع شریف کے موافق نہ ریاست مین کوئی قاعدہ ہے نہ ضابطہ جہان کے
متشرع حکام دفعات تعزیرات ہند کو خلاف منشا پاتے ہین تو ریش مقطع پر ہاتھ
پھیر کر حروف کو بزور اپنے مخارج سے ادا کرکے فرماتے ہین پہلے اعوذ پھر بسم اللہ
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون ۔
اور جب احکام شرع شریف کو خلاف منشا پاتے ہین تو کڑک کر نہایت ہی
ترش روئی کے ساتھ آنکھین نکالکر فرماتے ہین کہ آپ ہماری رائے کا
اپیل کرین بحکم سلطان وقت ہم تعزیرات ہند کا اتباع کرتے ہین شرع شریف
سے قانون جدا نہین ہے اور سلطان وقت کا اتباع ایک ضروری امر ہے۔
یا یہ کہ انگریزی کچہری مین تصفیہ ہوگا جہان فریقین مقدمہ کو دل کھولکر آزادانہ
بحث اور اپیل کا موقع ملیگا حکام قانون کی پابندی پر مجبور ہونگے ۔
ہمکو فردًا فردًا جواب لکھنے کی فرصت نہین ہے اسلیئے اطلاعًا للناظرین ہم
بذریعہ اودھ پنچ یہ جواب دیتے ہین کہ اگرچہ ہم کوئی حاکم نہین ہین لیکن اتنا
اسقدر ضرور ہے کہ اگر گورنمنٹ کو انصاف منظور ہوگا تو کوئی انگریزی جج فیصلہ
کریگا خواہ وہ مسٹر بیرل کی طرح رامپور کو آئیگا خواہ منی پور کے
مقدمہ کی طرح گورنمنٹ کے سامنے جائیگا والا ریاست جانے اور
ریاست کا کام جانے گورنمنٹ کی افسرون نے ملزمون کو گرفتار اور شہادت
کو طیار کر دیا۔
اسے مین تسلیم کرتا ہون کہ خودمختار ریاست کو انفصال مقدمات کا اختیار
حاصل ہوتا ہے لیکن کیا یہ منشا قانون کا نہین ہے کہ جب حاکم کی طرف مظنہ
اس امر کا ہوگا کہ فریقین مقدمہ مین سے ایک فریق کی جانب داری یا اوسکے
حال سے بے پروائی کرے گا تو وہ مجاز نہین ہوتا ہے کہ مقدمہ مین دست اندازی
کرے۔
اسکا جواب سوا اسکے کچہ نہ دیا جائیگا کہ قاعدہ یہی ہے ۔
اب دیکھنا چاہیے کہ جنرل صاحب کی پاسداری مین ریاست کہانتک
سرگرمی کرتی ہے ۔
ان کے وارثون کے واسطے اونکی پوری تنخواہ حین حیات - تقرر کی گیا یہ
امر ریاست کے ضابطہ مین داخل ہے یا گورنمنٹ ہند کا کوئی قانون ہے جنرل صاحب
کے ورثا تو ایک پائی کی پنشن کے بھی مستحق نہ تھے نہ تو وہ قدیم ملازم تھے نہ کار
سرکار پر قتل ہوئے ایسی حالت مین پنشن چہ معنی دارد نہ کہ پوری تنخواہ اور
موجودہ وارثون مین سے جب تک ایک بھی زندہ رہتے تو یہ کثیر التعداد رقم
اونسے ملتی رہی۔
بہت بڑی تنخواہ پر اونکے بھائی کے لیئے ایک جدید عہدہ مقرر ہوا۔ محاسبہ ندارد
ایک مندر جو جنرل صاحب نے بنوایا تھا اوسکے باقی رکھنے پر زور دیا گیا
اور اگرچہ لوکل گورنمنٹ نے انہدام کا حکم دیا مگر ریاست نہین چاہتی کہ
اسکا انہدام کیا جاوے ۔

راقم
ایک مسلمان

ریشِ سفید شیخ مین ہے ظلمتِ فریب
اس مکر چاندنی پہ نکر ناگمان صبح

تمام اودھ پنچ ۸- اکتوبر ۱۹ء عیسوی

سین تیسرا

ملھو شاہ خادم - اور شاہ صاحب

(خلوت)

شاہ صاحب - (خوش ہوکر) ارمیاں ملھوشاہ - یار سونے کی چڑیا پھندے میں پھنستی نظر آتی ہے - دانہ تو میں نے ڈالا ہے - اور جال بھی وہ بچھا ہے کہ کیا مجال کوئی جان سکے یار اگر نشانہ لگ گیا تو تم سمجھو پوبارہ ہیں - روپیہ پیسا - دھن دولت ایک طرف صورت شکل - اور ریا جوانی -

ملھوشاہ - (کھلکھلا کر) بس میں تمسے کیا کہوں - پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں -

شاہ صاحب - ہاے ہاے! بس کچھ پوچھو نہیں -

ملھوشاہ - ہاں! تو پھر کیا ہے - ارے واہ میرے اللہ - شکر خورے کو شکر اور موذی کو ٹکر - چلو اب تمھارا تو سبیتا ہوتا نظر آتا ہے - اب ہم خالی خولی رہ گئے - یا اللہ کہیں سے ہم لوگوں کو بھی نرم چارہ بھیج انکو تو خوب حلوا سے - وہ بچھا سچ کہا ہے خدا اپنے گدھوں کو خشکہ کھلاتا ہے - ہمسے تو رات دن ڈنڈ پیلوا لو میں غلام - خادم - مرید - چیلے ہیں اور مزے اڑایں یہ حضرت کریں

شاہ صاحب - ابے تو مرا کیوں جاتا ہے ماماں ہی تو ہے عورت ہے کہ گرما گرم مسالہ دار لونگ چڑے کباب کا خوانچہ - جس سے اوتری ہوئی ہے مگر بوٹی بوٹی کی پھڑک تو دیکھی دیکھ ذری پنچہ تو ٹیکنے دے - دیکھ پھر میں کیا طلسمات کرتا ہوں

ملھوشاہ - مگر ایک بات میں کہے دیتا ہوں - طلسم میں ہم شریک شریک نہونگے - کاہے سے ہم ٹھہرے بال بچے والے آدمی - ہم اپنی جورو کے ہیں اکیلے - اگر کچھ اینڈی بینڈی پڑگئی تو میرے بچے انکے باپ کو باپ کرکے پکارینگے - ہم تو خالی نذر نیاز تحفہ تحائف دم نقد - مٹھائی - تر لقمہ - تاک تمھارے ہمراہ ہیں - اور یہی کھانے کپڑے کا مہینہ وعدہ ہے - آگے تم جانو اور تمھارا کام باقی اتنا اور کہے دیتے ہیں - اس دفعہ جو کوئی کام کرنا سر پہ لوہے کا توا باندھ کے کرنا - ابھی تیجے گنج کی دوکانیں کھلی ہونگی - کہو تو لا دوں -

ارے ہاں اور کیا - سویرے سے کان کھولدینا اچھی بات ہے -

شاہ صاحب - ارے احمق - کالو دیدہ - پہلے بات تو سن پھر بک بک لگانا - تیری جان کیوں نکلی جاتی ہے اب آ صلاح تو کریں کیا کرنا چاہیے جو یہ عورت پنجے میں پھنسے اور پھڑک نکلنے نہ پائے -

ملھوشاہ - کرنا کیا چاہیے تھوڑا سا لا سا لگا کر کپا مارو - چیں چیں جھپ تھیلے کے اندر - اور میاں سے بھی سر پر پاؤں رکھکے نو دو گیارہ - بارہ بجے کی ریل پر لمبے ہو - دال دوا پیش دو چلدو - زیور پھر ہم کو دے جانا ہو تو کی تم چکنی بتانا - ہماری جورو نے چلتے وقت زیور کی فرمائش بھی کر دی تھی - ہمکو اور کچھ چاہیے ہی نہیں -

شاہ صاحب - ابے جورو کو چولھے میں جھونک - پہلے بات تو سن -

ملھوشاہ - واہ روٹی پکا کر کون کھلائیگا - ذرا زبان سنبھالکر بات کیا کیجیے وہ میری بزرگ ہے - آپ میری جورو پر مہربانی رکھیےگا اوسکو کچھ اولاد کی خواہش نہیں مجھے خود اولاد کی دعا یاد ہے سال بھر بعد ایک جنوا دیتا ہوں آپ سوداگر کی بیگم ہی کو اولاد دیجیے - اور آپ کیا چاہتے ہیں بتا تو دی -

شاہ صاحب - ارے کمبخت یہ نہیں - دیکھ میں بتاؤں - کل نیچے سب میں مشہور کرتا کہ رات کو میاں صاحب سے دو بھی جن سے خوب کشتی ہوتی رہی -

ملھوشاہ - اور جو کوئی پوچھے کون جن میاں پہلے کون جن چلا تو میں کیا کہوں تم کشتی پشتی کیا کبھی دھول دھپا نہیں آئی -

شاہ صاحب - ارے احمق تو کچھ نہیں سمجھتا اس میں ایک مطلب ہے - تیرا ہی فائدہ ہوگا -

ملھوشاہ - اچھا ہے تو کیا مضائقہ آجکل زمانہ ہے کہ واسطے جو کچھ ہو سکے کیا جاے سب نہر ہو جاتا ہے صرف روپیہ ملنا چاہیے -

شاہ صاحب - ہاں یہ بھی عقل کی بات ہے - ہم نے یہ دو تعویذ طیار کیے ہیں ایک اپنی طرف محبت کا اور دوسرا انکے شوہر سے عداوت ہو جانے کا -

(اتنے میں ماماں آئی ہے)

شاہ صاحب - دیکھو تو کون ہے -

ملھوشاہ - کون ہے کون وہی سونے کی چڑیا کی نقل پروانہ - اونکی ماماں صاحبہ - ہماری معشوقہ ہمارے گھانے کی رقم - دستوری کے ٹکے - پاسنگ کی برفی -

شاہ صاحب - ماشاء اللہ

بڑی جلدی مزے میں آئے آپ

ذری ان چوچلوں کو سرِ دست ملتوی رکھیے حواس کی باتیں کیجیے اسکو سامنے بلائیے -

ملھوشاہ - اجی ماماں جی ہاں ماماں جی ذرا یہاں آنا میاں صاحب کی طبیعت اچھی نہیں - رات کو خوب مار پڑی -

شاہ صاحب - مین مرد و کیا کہتا ہے کہ خوب مارا ہے -

ملھو شاہ - (دانت کے نیچے زبان دبا کر) ارے - ہان صاحب مارا ہے -

(خادمہ آتی ہے)

خادمہ - بندگی عرض ہے - بیگم صاحب نے آداب عرض کیا ہے اور بعد (مزاج پوچھا ہے - اور عرض کیا ہے حضور کی خدمت (خدمت مین میری طرف سے ہاتھ جوڑ کر دست بستہ عرض کرنا کہ تعویذ جسطرح آپ نے حکم دیا تھا باندھا ہے - مجھے تو بڑا بھروسا حضور کا ہے - اور ایک بات وہی ہے - اگر کوئی چیز صاحب کی ہی عنایت ہو جائے تو بڑی بندہ لونڈی ہو کیا وجہ ان ؟ وجہ کہ دین تو سلامتی سے ایسا کہنا مانتے مین کہ جسکو خدا ایسا میان دے مگر پھر بھی بند و بشر ہے - مین بات کہتی ہون - اگر کوئی چیز کھانے پینے کی حضور نے بتائی اور انھون نے انکار کیا تو بھی یہ نہو - جو کچھ لڑکی کہے نہ ہو اوسکو آنکھ بند کر کے مان لین اتنی بات اور چاہئے -

ملھو شاہ - اجی ماما ن بی ذرا ادھر دیکھو - تمکو معلوم ہے رات کو میان کو کیا محنت پڑی - اب تمہارا کام اللہ نے چاہا سب سدھر جائیگا رات کو کیا ہلایا تھا -

خادمہ - پھر کیا ہوا -

ملھو شاہ - ہوا کیا - مجال تھی نہ آتا - حاضر ہوا - وہ کیا ہین اونکے باوا جان بال باندھے کئی دفعہ حاضر ہو چکے ہین میان روز ہی یہی کھیل رہتے ہین -

خادمہ - (ہول کھا کر) تو حضور کا اونکو کیا حکم ہوا -

شاہ صاحب - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے - کچھ نہین اوسکی کیا مجال - مگر ذرا وہ نو عمر ہے گستاخ ہے شاہ جن کا منجھلا بیٹا ہے نا ایک دفعہ اور مین نے جلاتے جلاتے چھوڑ دیا تھا - حاضر ہو کر کہنے لگا آپ کو مجھسے کیون عداوت ہے آپ کا مین نے کیا بگاڑا - یہ بات اچھی نہین ہم لوگ آتشی آدمی ہین - اور اور آپ خاکی -

ملھو شاہ - (آہستہ سے) اللہ رے

خادمہ - ہان حضور یہ تو کھلی بات ہے کہان آدمی اور کہان جنات -

شاہ صاحب - (سانس لیکر) تو ہے تو کیا غم ہے - مگر ہم کو جو غصہ آیا ایک طمانچہ مارا -

ملھو شاہ - اجی پھر تو بڑی لڑائی ہوئی - رات بھر کیا میان سوئے تھوڑی ہی - مجرے پورا اکھاڑا تھا - پھر خوب پیٹ کیا - مگر وہ بھی چڑا تھا -

شاہ صاحب - آخر کو پھر چین بول گیا - صبح ہوتے لگا خوشامد کرنے -

(داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہے تو کیا غم ہے -

خادمہ - ہان حضور مین تو بھولی جاتی تھی - بیگم نے اوسکے پیچھے بھیجا ہے - (میٹھے پراٹھے - اور ملائی اور میٹھے سموسے پیش کرتی ہے)

شاہ صاحب - (ہونٹ چاٹ کر) یہ کیون تکلیف کی - نیک بخت ہمارے یہ کس کام کا - یہ تو زہر سے بدتر ہے - جو کی روٹی اور چنے کی دال مین ہمکو وہ مزا ملتا ہے کہ ان مین کسی مین نہین -

(ملھو سے) لو یہ اٹھا لیجاؤ -

ملھو شاہ - میان آپ کے تو کام کا نہین - ہان اگر گاجر کا حلوا ہوتا تو خیر ہمارے میان کسی وقت چکھ لیتے -

شاہ صاحب - اور میان - وہ خیرات علی کو آپ نے لنگی دینے کو کہی تھی اچھا ہمارا وہ عمامہ دیدو - خدا دوسرا دیدے گا -

(شاہ صاحب ایک کنارہ پراٹھے کا دانت سے کاٹ کر خادمہ کو دیتے ہین) لو یہ ہماری طرف سے بیگم کو تبرک دیدینا کہ کھا لین اور لو یہ تعویذ لو - وہ کھول ڈالین یہ آپ بازو پر باندھین اور ایک میان کو دین - اب ذرا احتیاط چاہئے انکو بات آ پڑی ہے - اور ابکی جو تم آنا تو رات کو آنا - ہم کو تو نو بجے کے بعد فرصت ہوتی ہے - اور بتو طیبت بال بیگم کے اور ہو سکے تو دمون ناخن لیتی آنا - ہم کچھ پڑھینگے -

(ملھو شاہ سے) دیکھو وہ جو دعوت کا کھانا منشی کے ہان سے آیا ہے اوسمین سے میٹھے چاول انکو تبرک دیدو - اور کہدینا گھبرائین نہین ہم کچھ پڑھتے ہین - جو حال ہوا کرے آکر کہ جایا کرو

(ملھو لا دیتا ہے اور خادمہ تسلیمین کر کے لے لیتی ہے - اور رخصت ہوتی ہے)

راقم
ارسطو

مضامین غیر

اتھیلو

بقیہ اودھ پنچ نمبر ۴۳ مطبوعہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

ایکٹ دوسرا

سین ۱ - جزیرہ سائپرس کے بندرگاہ کا شہر

(مانٹینو اور دو شخص ہوتے ہیں)

مانٹینو - او نیچے کرارے سے سمندر مین کچھ نظر پڑتا ہے یا نہین ؟

۱ شخص - کچھ بھی نہین معلوم ہوتا - طوفان زورون پر ہے - آسمان اور سمندر کے بیچ مین نام کو بھی کوئی جہاز نظر نہین آتا -

مانٹینو - خشکی مین تو اس زناٹے کی ہوا چلی ہے کہ پناہ بخدا - ایسی آندھی کبھی کاہیکو آئی تھی قلعے کے برج تک ہل گئے - ایسا ہی تہلکہ اگر سمندر مین مچا ہوگا تو ساکھو کے تختون کی ہستی ہی کیا کہ ایسے تھپیڑون مین ٹھہرین - جہاز پر لہرین پہاڑ سے جھپٹ پڑتی ہونگی خدا خیر کرے - دیکھین کیا کیا آفتین نازل ہوتی ہین -

۲ شخص - ترکی جہازون کے پرخچے اوڑ جائینگے کف دار کنارے پر کھڑے ہو کر دیکھیے بپھری ہوئی لہرین بادلون پر حملہ کر رہی ہین - معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سے اونچی لہرین ہوا سے بے چین ہو ہو کر بنات النعش پر پانی کے تھپیڑے لگا رہی ہین اور اس قطب شمالی کے نگہبان کی روشنی بجھائے دیتی ہین - مین نے تو اس بلا کا طوفان آجتک نہین دیکھا -

مانٹینو - اگر ترکی بیڑا کہین کنارے نہ لگا یا کسی بندرگاہ مین نہ ٹھہر گیا تو ضرور ڈوب جائیگا - ایسے طوفان سے صحیح سلامت نکل جانا مشکل ہے -

(تیسرا شخص آیا)

۳ شخص - کچھ سنا بھی - لڑائی تو ختم ہو گئی - طوفان نے ترکی بیڑے کی چولین ڈھیلی کر دین - حوصلے پست ہو گئے - وینس سے ابھی ہمارا جہاز آیا جسنے دیکھا کہ ترکی بیڑے کے بہت سے جہاز تباہ ہو کر مصیبت مین پھنس گئے -

مانٹینو - ہان ! سچ کہتے ہو ؟

۳ شخص - وہ کیا جہاز ٹھہرا ہے - لفٹننٹ کیشیو جو بہادر جنرل اتھیلو کے اردلی مین ہین ابھی اکر اوترے - جنرل بھی آتے ہونگے - اس جزیرے کی گورنری اونھین کے سپرد ہوئی -

مانٹینو - بھئی ہم کو بڑی خوشی ہوئی - وہ ہین بھی اسی قابل -

۳ شخص - کیشیو نے ترکی بیڑے کی تباہی کا مژدہ تو دیا - مگر اونکا چہرہ اوداس تھا دعائین مانگتے تھے کہ جنرل صاحب بخیر و عافیت ساحل پر پہونچ جائین وہ کہین سخت طوفان مین بچھڑ گئے -

مانٹینو - خدا کرے وہ صحیح و سالم پہونچین - مین نے اونکی ماتحتی مین کام کیا ہے - وہ پورے بہادر افسر ہین - چلو ساحل پر چلین آؤ - جو جہاز آیا ہے اسکو دیکھین اور جھٹ پٹے تک جب آسمان و زمین مین دھندلاہٹ چھا جاے بہادر اتھیلو کا انتظار کرین -

۳ شخص - بہتر آیئے چلین - ہر لمحہ اور لوگون کی آمد کا انتظار ہے

(کیشیو آیا)

کیشیو - اس بہادر جزیرے کے دلیرو - مین تمہارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تم میرے آقا کو اسقدر چاہتے ہو - خدا اونکو حوادث سے بچائے - جب وہ مجھسے علٰحدہ ہوئے تھے تب سمندر کی حالت بہت نازک تھی -

مانٹینو - اونکا جہاز تو مضبوط ہے ؟

کیشیو - تختے بہت مضبوط و دیرپا - جہازران بھی پرانا تجربہ کار اور کار آزمودہ انھین باتون سے میرے جی کو ڈھارس ہے - مایوسی نہین ہوتی

(دور سے لوگ بولے) جہاز ! جہاز ! جہاز !

(چوتھا شخص آیا)

کیشیو - یہ غل کیسا ہے ؟

۴ شخص - تمام شہر خالی ہو گیا - سمندر کے کنارے ٹھٹ کے ٹھٹ جمع ہین - وہی لوگ چلا اوٹھے کہ جہاز - جہاز -

کیشیو - میری امیدون کی نگاہ مین وہ جہاز جنرل ہی کا معلوم ہوتا ہے -

۱ شخص - وہ دوستانہ توپین سر ہوئین (توپون کی آواز سنائی دی) ہو نہ ہو کوئی ہمارا دوست ہی ہے

کیشیو - خدا کے لیئے ذرا جایئے اور ٹھیک خبر تو لایئے - کون آیا ہے ؟

۱ شخص - ضرور - (گیا)

مانٹینو - بھائی صاحب - یہ تو فرمایئے کہ جنرل صاحب کی شادی ہو گئی -

کیشیو - ہان سلامتی سے خوش قسمتی سے وہ بانکی بیوی پائی ہے جسکی خوبیان بیان اور شہرت سے زیادہ ہین قلم مین طاقت نہین کہ اسکے حسن کی تعریف لکھے ع

سانچے مین ڈھلا ہے جسم سارا

مصور دیکھکر انگشت بدندان رہتے ہین - ممکن نہین کہ وہ چہرہ اوتار سکین - کیون - کون آیا ہے -

(دوسرا شخص واپس آیا)

۲ شخص - ایاگو - جنرل کا علم بردار آیا ہے -

کیشیو - بہت جلد پہونچ گئے - یہ خوفناک طوفان یہ آسمان سے

باتین کرتی ہوئی سمندر کی موجین - یہ بلاخیز ہوا کے جھونکے جو ارد ہے کی طرح منہ کھولے ہوئے ہین - یہ تھپیڑان اور ریت کے ٹیلے جو بیچارے جہاز کو پھانس کر اسکو برباد کر دیتے ہین - انسان کے حسن وجمال پر فریفتہ اور بے خود ہو کر سب نے اپنی خونخوار عادتین چھوڑ دین اور نازک اندام ڈزڈ مونا کو صحیح سلامت نکل آنے دیا -

مانٹینو - یہ ہین کون صاحبہ ؟

کیشیو - یہی ہمارے سردار کی سردار ہین - ایاگو کے ساتھ روانہ ہوئی تھین یہ لوگ پہلے ہی پہنچ گئے - اے میرے اللہ - اتھیلو کی حفاظت کر باد شرطہ سے اسکا بیڑا پار لگا کر وہ بخیریت اپنے جہاز سمیت کو اس جزیرے مین پہونچا دے - اور ڈزڈ مونا کے پہلو مین بیٹھ کر خوشی دن کاٹے ہمارے مرجھائے ہوئے دل تر و تازہ ہون - جزیرے بھر مین چہل پہل ہو جائے وہ دیکھو !

(ڈزڈ مونا - ایمیلیا - ایاگو - راڈریگو - اور ہمراہی پہونچے)

جہاز کے لوگ اتر آئے - اے سائپرس کے لوگو سر آنکھون سے اس خاتون کی عزت کرو - لیڈی صاحبہ آداب بجالاتا ہون خدا کا فضل ہر چہار طرف سے آپ کے شامل حال رہے -

ڈزڈ مونا - تسلیم - بھائی کیشیو - ہائے جنرل کی کیا خبر آئی ؟

کیشیو - ابھی تک نہین پہونچے - آتے ہی ہونگے - کوئی اندیشہ نہین - وہ بخیریت ہین

ڈزڈ مونا - یا اللہ - یہ کیا - میرا جی دھڑکتا ہے - تمھارا ساتھ کیونکر چھوٹا ؟

کیشیو - سمندر کے تھپیڑون اور ہوا کے جھونکون نے ہماری کشتیون کو الگ کر دیا مگر سنیئے تو ! - ایک جہاز آیا -

(لوگ چلاتے کہ جہاز آیا توپین سر ہوئین)

۲ شخص - یہ تو اسی قلعہ کی سلامی سر ہوئی - کسی دوست ہی کا جہاز ہے -

کیشیو - ایک کر خبر تو لاؤ - (وہ گیا)

ایاگو - تسلیم - ایمیلیا کو سلام - ایاگو تم برا نہ ماننا کہ مین معمولی اخلاق کا جوش سے برتاؤ کر دون (ایمیلیا کے ہونٹون پر بوسہ دیا)

ایاگو - جسطرح انکی زبان مجھپر چلتی ہے اگر اوسیطرح یہ بوسہ دینے مین اپنے ہونٹون سے کام لیتین تو آپ کو قدر و عافیت معلوم ہوتی -

ڈزڈ مونا - وہ بیچاری تو بولتی ہی نہین —

ایاگو - جی نہین - خوب بولتی ہین — میرا جی سونے کو چاہے پھر ان کی زبان نہ بند ہوگی - ہان اتنا ضرور ہے کہ حضور کے سامنے یہ اپنی زبان اپنے دل مین رکھ لیتی ہین اور دل ہی دل مین مجھے کوس لیتی ہین -

ایمیلیا - بندی پر خواہ مخواہ کے باندھنو باندھے ہین —

ایاگو - جی ہان کیون نہین - تم مکان کے باہر تو بت بن جاتی ہو - مگر دروازے کے اندر گھنٹی ہوتی ہو - باورچیخانہ مین جنگلی بلی کی قطع ہو جاتی ہے کسیکو ستانے وقت بھولی بالی نادان - ہان اگر خفا ہو جاؤ تو شیطان کے کان کاٹو - انتظام خانہ داری مین انیلی - بچھونے پر لمبی تان کر سونے مین بڑی سلیقہ شعار -

ڈزڈ مونا - چپ بھی رہ - کیا بیہودہ بکتا ہے !

ایاگو - مین سچ عرض کرتا ہون - اگر جھوٹ کہتا ہون تو مجھے ترک سمجھیے

ایمیلیا - نوج خدا نہ کرے تمھین میری تعریف لکھنا پڑے -

ایاگو - خدا نہ کرے -

ڈزڈ مونا - اگر تم میری تعریف کرو تو کیا لکھو ؟

ایاگو - حضور یہ نہ پوچھین عیب جوئی میری گھٹی مین پڑی ہے -

ڈزڈ مونا - خیر یون ہی سہی - کوئی سمندر کنارے گیا ؟

ایاگو - جی ہان -

ڈزڈ مونا - میرا جی نڈھال ہے - تجھ تو ن جبر یہ جی بہلا رہی ہون - ہان تو تم میری تعریف مین کیا کہو گے ؟

ایاگو - دیکھیے عرض کرتا ہون - مگر وہ باتین میرے دماغ سے بمشکل باہر نکلتی ہین - اون باتون کے ساتھ میری دماغی قوت لاسے کیطرح چٹی چلی آتی ہے - لیکن خیر لیجیے - میری طبع رسا بار آور ہوئی اور یہ پھل پیدا ہوا - اگر کوئی عورت حسین گوری چٹی ہوا ور ساتھ ہی اوسکے ہوشیار اور بات چیت مین تڑاق پڑاق - تو ہوشیار لوگ اسکے حسن کے مزے لوٹتے ہین -

ڈزڈ مونا - واہ کیا تعریف کی ہے ! - اچھا اگر وہ سیاہ فام ہو مگر باتین بنانے مین طرار ؟

ایاگو - اگر کالی کلوٹی کی باتون مین رس ہو تو اوسکو حسین گبھرو ملیگا جسکی سرخ و سپید رنگت اوسکی سیاہی کے لیئے موزون ہوگی -

ڈزڈ مونا - یہ اوس سے بھی بڑھ کر بے تکی ہوئی -

ایمیلیا - اچھا اگر حسین تو ہو مگر بیوقوف ؟

ایاگو - حسین عورت کبھی بیوقوف نہین ہو سکتی - کیونکہ اوسکی سادگی ہی سے اوسکو رئیس زادے مل جاتے ہین -

ڈزڈ مونا - یہ تو پرانی دھرانی باتین ہین جنکو سنکر شراب خانے کے لوگ ہنستے ہین اچھا دیکھین تم اوسکے لیئے کیا کہتے ہو جو بدشکل بھی ہو اور بیوقوف بھی ؟

ایاگو - عورت کیسی ہی بھونڈی اور بد قطع ہو مگر اوسکے ناز و نخرے حسین اور ہوشیار ہی کے سے ہوتے ہین -

ڈزڈ مونا - واہ رے اولٹی کے سمجھنے والے ! - جو سب سے خراب ہے اوسکی سب سے زیادہ تعریف - اچھا اوس عورت کے لیے کیا کہتے ہو جو بہمہ صفت موصوف ہو - جسمین ڈھونڈھے سے بھی عیب نہ ملے اور نکتہ چینیون کے منہ بند ہو جائین -

سرحد چین پر روس کی شرارت

ایاگو۔ عورت وہ اچھی ہے جو طرحدار ہو مگر رعونت کی نسلے باتین مچے دار ہون مگر چلا کر نہ بولے۔ جسکے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہو مگر فضول زیبائش نہ کرے جی مین خلاف ہو مگر منہ سے تو تمبو کر دے۔ غصے مین بدلا لینے کا قصد ہو تب بھی وقت پر غصہ تھوک دے اور خوش ہو جائے۔ ایسی کم عقل نہ ہو جائے پرانے رفیق کو ایک نئے بوالہوس کے لیے چھوڑ دے۔ جو دل ہی دل مین سب باتین سمجھے مگر اپنے جی کا اظہار نہ کرے جسکو معلوم ہو کہ چاہنے والے آتے ہین مگر مڑ کر نہ دیکھے۔ ہان اگر ایسی عورت ہو تو کام کی ہے۔

ڈزڈمونا۔ کس کام کی۔

ایاگو۔ وہ اس لائق ہے کہ بیوقوفون کی مان ہو اور بھٹی خانے مین شراب بیچے

ڈزڈمونا۔ جاؤ بھی۔ کیا واہی تباہی بکتے ہو۔ ایمیلیا تم انکی باتون پر نہ جانا۔ وہ تمھارے میان ہی کیون نہو۔ کیشیو۔ سنتے ہو۔ انکی باتین کیسی بیہودہ اور واہیات ہین۔

کیشیو۔ انکی باتین اکھڑ ہین۔ یہ سپاہی ہین۔ یہ باتین بنانا کیا جانین۔

ایاگو۔ (علحدہ) وہ دیکھو۔ کیشیو نے ڈزڈمونا کا ہاتھ تھام لیا۔ کیا چپکے چپکے کان مین کھُس پھُس کر رہے ہین۔ خیر بہتر۔ انھین چھوٹی چھوٹی حرکتون کی جالے مین کیشیو کی سی بڑی مکھی کو پھانسون گا۔ اچھا خوب ہنس ہنس کے باتین بگھار لو۔ دیکھو تو سہی کیا ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہون۔ اچھا خوب مزے سے باتین کر لو۔ ڈورے ڈالو۔ یہ انگلیون کا چومنا اوپر نہ جائیگا۔ دیکھو تو تمھاری نوکری رہتی ہے یا جاتی ہے۔ سبحان اللہ! کیا عاجزی کی رسم ہے! اسے لو! وہ ہاتھ چوم لیا۔ خوب! ترم کی آواز ہوئی۔ یہ ترم تو جنرل صاحب کا ہے۔

کیشیو۔ ہان۔ ہان۔

ڈزڈمونا۔ آؤ چلین۔ انکا استقبال کرین۔

کیشیو۔ لیجیے۔ وہ تو آگئے!

(اتھیلو معہ ہمراہیون کے پہونچے)

اتھیلو۔ میری بہادر پیاری!

ڈزڈمونا۔ میرے اچھے اچھے میان!

اتھیلو۔ مجھے تعجب بھی ہوا اور ساتھ ہی تسکین بھی ہوئی کہ تم مجھسے پہلے پہونچ گئین۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اگر ہر طوفان کے بعد ایسی خوشیان نصیب ہون تو یا اللہ اس قیامت کا طوفان آئے کہ مردے تک جاگ اُٹھین اور کشتیان لہرون مین آسمان تک ہو کر پھر تحت الثریٰ کو چلی جایا کرین۔ اگر مجھے مرنا ہے تو یہی وقت مناسب ہے کیونکہ اس وقت سے زیادہ خوشی مجھے شاید پھر کبھی نصیب نہو۔

ڈزڈمونا۔ اوئی نوج جائین پھوئین۔ خدا نہ کرے۔ کیا فال بد منہ سے نکالتے ہو ہماری عمرون کے ساتھ ہماری خوشیان بھی بڑھین گی۔

اتھیلو۔ آمین۔ آمین! مین تو خوشی سے جامے مین پھولا نہین سماتا۔ اس سے بڑھکر کیا عیش و عشرت ہوگی۔ ہم لوگون مین اگر کبھی تکرار ہو تو یون (بوسے لیکر)

ایاگو۔ (علحدہ) وہ کیا چھیڑ ہے! دونون سُر خوب ملے! اچھا دیکھو تو سہی اس ساز کے پردے مین کیسے کیسے سوز پیدا ہوتے ہین

اتھیلو۔ آؤ قلعہ کو چلین۔ دوستو! لڑائیان ختم ہوگئین۔ ترکی فوج غرقاب ہوگئی۔ یہان کے ہمارے پرانے احباب تو خوش ہین۔ تم پیاری یہان کے لوگ بڑے ملنسار ہین تمھاری بڑی قدر کرینگے۔ مین فضول بک رہا ہون اور اپنی آرامون کا ذکر بار بار زبان پر لاتا ہون

ایاگو۔ مہربانی کرکے جہاز سے ہمارا اسباب اترو ڈالو۔ جہاز کے کپتان کو قلعہ مین ساتھ لانا۔ بہت لائق آدمی ہے عزت کے قابل اور ڈزڈمونا اچھا ہوا کہ تم سا سپر س ملی ہین۔

(اتھیلو۔ ڈزڈمونا اور ہمراہی گئے)

ایاگو۔ (راڈریگو سے) بندرگاہ پر مجھے ابھی ملنا۔ اچھا سنو تو۔ مین نے سنا ہے کہ کیسا ہی بودے سے بودا آدمی کیون نہو مگر جب عشق کا جوش ہوتا ہے تو اسکے خون مین شجاعت اور مردانگی دوڑ جاتی ہے۔ اگر تم مین کچھ ہمت ہو تو سنو۔ پہرے والون کے قریب آج لفٹنٹ کیشیو رونڈ پر ہونگے۔ ہان یہ بھی سنا کہ ڈزڈمونا اون پر ہزار جان سے عاشق ہے۔

راڈ۔ اون پر! نہین نہین۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔

ایاگو۔ دم مارنے کا موقع نہین۔ اپنے دل ہی دل مین سوچ سمجھ لو۔ دیکھو تو سہی کہ اتھیلو نے ادھر ادھر کی جھوٹی سچی شیخیان بگھارین۔ بے سروپا قصے سنائے اور اوسپر وہ ریجھ گئین۔ مگر تمھین اپنے جی سے پوچھو کہ یہ بالو کی بھیت جو بادہوائی باتون سے کھڑی ہوئی کسطرح قائم رہ سکتی ہے۔ اوسکی آنکھین خواہ مخواہ اچھی صورت ڈھونڈھین گی۔ اس مجسم شیطان کو دیکھکر اوسے کیونکر سیری ہو سکتی ہے۔ جو خون صرف باتون ہی باتون مین جوش پر آگیا ہو وہ جب ٹھنڈا پڑے تو اسکو پھر ابھارنے کے لیے پیاری پیاری دلفریب صورت چاہیے۔ ہمسنی بھی ہو۔ دل لبھانے والی ادائین بھی ہون اتھیلو مین یہ سب باتین کہان۔ پھر بھلا ڈزڈمونا کا نباہ کیونکر خوش ہو۔ ضرور ہے کہ رفتہ رفتہ اوسکو زندگی سے نفرت ہو جائے۔ خود اوسکی طبیعت ابھاریگی کہ کسی دوسرے شخص پر

نکالو ڈالو - جب اس عالت کا ہونا ضروری ہے تو اس چاہت کے
لیے کیشیو سے زیادہ اور کسکی قسمت ایسی ہوسکتی ہے -
کمبخت کیسی باتین بکتا کرتا ہے - ظاہرداری اور بناوٹ کوئی
اُس سے سیکھ لے - اپنی محبت اور عیاشی قائم رکھنے کے لیئے
کس اوستادی سے انسانیت اور تہذیب کا برقع منہ پر ڈالا ہے
اور کسی مین یہ بات ہو ہی نہین سکتی - چھٹا ہوا عیار ا - دنیا بھر کا
مکار ! فتنہ پرداز - موقعے کا تاکنے والا - کوئی بات ہو کوئی کام ہو
وہ اپنے مطلب سے نہ چوکے گا - شیطان کی طرح چالیا - سب پے
طرہ یہ ہے کہ صورت مین وجیہ اور طرحدار - اُٹھتی ہوئی جوانی .
اس کمبخت مین وہ سب باتین موجود ہین جن پر کم عقل اور البیلے
چسل چرپٹ - پورا پورا شیطان ہے - اور یہ چھوکری ان
باتون پر لوٹ ہے -

راڈو - مجھے یقین نہین آتا - ڈزڈومونا کی بھولی بالی طبیعت تو ایسی نہین
معلوم ہوتی -

ایاگو - بھولی بالی طبیعت ! لاحول ولا اچھے آدمیون پر رال ٹپک ہی
پڑتی ہے - اگر خدا نے اُسے تمیز دی ہوتی تو زنگی پر کیون فریفتہ ہوتی
واہ کیا بھولا پن ہے کیا تمنے نہین دیکھا کہ وہ کس پیار سے کیشیو کا
ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیئے ہوئے اٹکھیلیان کر رہی تھی -

راڈو - ہان دیکھا کیون نہین - مگر یہ رسمی اخلاق تھا -

ایاگو - یہ نفس حیوانی کا جوش تھا - بری طبیعت اور بری نیت کی تواریخ
کی وہ فرہنگ تھی - اسقدر قریب قریب ہونٹ تھے کہ دونون
کی سانسین گلے مل رہی تھین - راڈریگو - خیر - جیسا مین کہون ویسا
کرو - مین تمھین اسی لیے ساتھ لایا ہون - آج رات کو ہوشیار
رہو - کیشیو تمھین نہین پہچانتا - مین بھی تمھارے آس پاس لگا رہونگا
کسی موقع پر کیشیو کو چھیڑنا - یا غل غپاڑا مچانا - یا اونکے کام مین
فی نکالنا - بہرحال جو بن پڑے اور وقت پر جو فقرہ چل جاے -

راڈو - اچھا - پھر ؟

ایاگو - وہ ہین بڑے تنک مزاج - ذرا سی بات مین چین بچین ہو جاتے
ہین - شاید جھلا کے تم پر ہاتھ چلا بیٹھین - تو پھر خوب بن پڑے
ایسی چٹکیان لینا کہ وہ ہاتھ چلا ہی بیٹھین - مین ایسی فکر کرونگا کہ
سائپرس کے لوگ بگڑ کھڑے ہون اور کیشیو کو بغیر برخاست کیے کل
نہ مانین - پھر ایسی راہ نکال دونگا کہ تمھاری منہ مانگی مرادین بر آئینگی
ہان جب تک یہ اڑنگا راہ روکے ہے تب تک اپنی دال گلتی
نہین معلوم ہوتی -

راڈو - اگر موقع لگگیا تو جو کچھ تم نے کہا ہے کر دکھاؤنگا -

ایاگو - خبردار ضرور - تھوڑی دیر بعد مجھے قلعہ مین ملنا - مین زنگی کا اسباب
لیئے جاتا ہون - تسلیم -

راڈو - خدا حافظ -

(چلا گیا)

ایاگو - اس بات کا تو مجھے پورا یقین ہے کہ کیشیو کا دل ڈزڈومونا پر آیا ہے
رہی یہ بات کہ ڈزڈومونا بھی اوسے چاہتی ہے یا نہین - یہ بھی ممکن
ہے اور قرین قیاس - زنگی مجھے ایک آنکھ نہین بھاتا مگر آدمی مستقل مزاج
محبتی اور شریف طینت ہے - اسمین شک نہین کہ وہ ڈزڈومونا کا
نہایت ہی سچا اور پیارا شوہر رہے گا مگر بات یہ ہے کہ میرا دل
بھی ڈزڈومونا کو پیار کرتا ہے - یہ صرف میری حیوانی خواہش
نہین ہے تب بھی اثر اوسی کا ہے - بہرحال عوض لینا ضرور
ہے کیونکہ مجھے خلش ہے کہ زنگی بچہ میری جگہ پر مسلط ہوگیا - یہ خیال
معدنی زہر کی طرح میرا کلیجہ کھائے جاتا ہے - میرے جلے دل کے پھپھولے
اسوقت پھوٹین جب مین بھی زنگی کو چرکا دون - اوسنے میری موئی بیوی
بیوی چھین لی مین اوسکی منکوحہ بیوی چھین لون - یہ بھی نہ سہی تو زنگی
کے دل مین ایسی ایسی بدگمانیان پیدا کر دون کہ وہ بوکھلا جائے -
کیا کرون کیا نہ کرون - اگر راڈریگو میرے داؤ پر چڑھ گیا تو میکائیل
کیشیو کی تو مین نے لنگڑی لی اور چارون شانے چت دے پٹکا
مجھے اوسکا کھٹکا لگا رہتا ہے جنرل سے بھی اوسکی لگائی بجھائی کرونگا
کوئی ایسا فقرہ چست ہو کہ زنگی بھی میرا پانی بھرنے لگے - میرے اشارون
مین کٹھ پتلی کی طرح ناچے - میرا ممنون ہو کر مجھے محبت جتلائے اور
انعام دے - اُسکے سیدھے سادے دل کو میانتک بھر دون کہ
وہ سڑی ہو جاے - وہ تجویز میرے دل مین ہے مگر ابھی سب پہلو
پیش نظر نہین - اوستادون کے فقرے اوسیوقت کھلتے ہین
جب پورے اوتر جائین -

دوسرا اسین

شارع عام

(ایک ہراول پہونچا - بہت سے لوگ اوسکے ارد گرد جمع ہین)

ہراول - خلق خدا کی حکم جنرل صاحب بہادر کا کہ آج کے دن ہر شخص
خوشیان منائے - ابھی خبر آئی کہ ترکی بیڑا تباہ ہوگیا - کوئی ناچ رنگ مین کوئی
آتشبازی مین گلچھرے اوڑائے ہر شخص اپنے اپنے مذاق کے موافق کھیل تماشے
مین جی بہلائے - علاوہ اس خوشی کے ہمارے جنرل کے عقد کی تقریب
بھی ہے - اس حکم کا اعلان کیا جاتا ہے کہ محفل عیش آراستہ ہو -
ابھی پانچ بجے ہین - جب تک گیارہ بجر کر نہ بجے -
اوس وقت تک عام اجازت دیا جاتا ہے کہ عیش و طرب جاری رہے - خدا جزیرہ سائپرس کو

اپنے پناہ میں رکھیے اور ہمارے جنرل آنھیلو کا خانہ آباد۔ دولت زیادہ (چلا گیا)

(باقی)

پھولا ہوا ہے باغ فصاحت بیان سے
جھڑتے ہیں پھول اس گل تر کی زبان سے

ڈیر پنچ۔ ہاؤڈو یوڈو۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں اسوقت مسلمانوں کی دو ہی زبانیں یعنے عربی و فارسی مشہور و معروف ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بزمانۂ سلاطین اہل اسلام جسقدر زبانِ فارسی لطافت و بلاغت کے سانچے میں ڈھلکر۔ عموماً پسندیدہ و مرغوب ہوکر نظم و نثر میں مُروج تھی۔ اوسکا عشر عشیر بھی یہاں نام کو اب (تہنگو) باقی کہیں ہے۔ اور اگر مملکت ایران میں زبان فارسی جاری ہے تو اسکا فخر ہندوستان کو کیا ہو سکتا ہے ذرہ اب یہاں مسلمانوں کو دیکھیے کہ اپنی روزمرہ کی تحریر و تقریر۔ نظم و نثر میں بھی فارسی سے منہ پھیر کر اردو زبان سے کام لینے لگے ہیں۔ اور زبان بھی کون ہو کہ غیر زبانوں کے الفاظ کثیر ملجانے سے کھچڑی نہیں بلکہ کھچڑا ہو رہی ہے۔ مگر انصاف کی دوربین لگا کر غور سے ملاحظہ فرمایئے تو یہاں اب بھی زبان فارسی کی نظم و نثر کی چمک دمک آب و تاب رنگ و روغن جو کچھ باقی ہے وہ ہمارے کایتھ بھائیوں ہی میں ہے۔ چنانچہ ایک درخواست پرورش معہ ایک قصیدۂ فارسی کے جسکو ایک کایتہ بھائی ذی علم امیدوار پرورش نے ایک افسرِ محکمہ کے روبرو پیش کیا ہے نقل اُسکی اپنے دعوی کی صداقت کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ اگر آپ کے ملاحظہ فرما لینے کے بعد آپ کے ناظرین باتمکین کایتھ بھائیوں کی ناظمی و نثاری کے شیدا نہو جائیں۔ اور ایک ایک لفظ پر نعرۂ تحسین و آفرین بلند نہ فرمائیں تو میرا ذمہ۔

وہو ہذا

جنابعالی

قبل ازین قطعۂ درخواست معہ نقل اسناد کارکردگی و نیز قصیدہ مدحیۂ جناب فیضماب التجا بانجاح مرام بذریعۂ ڈاک ترسیل کردہ ام امید کہ از حقیقت حالِ این شکستہ اقبال بلاحظہ درآمدہ باشد۔ الا ہنوز خیال برقت منوال این عجز و انکسار کہ از گردش فلک ناہنجار در ورطۂ افکار چون ماہی بے آب طپان ام۔ از ابر کرم ترشحات باران ابر سحاب مطلوب و مرغوب فیض دفاتر جہاے خاطر مرکوز فایز نہ تافت کہ موجب دافع مصدع ایام ناقص ظہور پذیرد۔ چونکہ درین دیار نہ ہمدم اغیار بجز ذاتِ ملجاے جناب فیضماب امید مفاد از آشوبگی نانِ نفقہ خیلا محال است۔ لہذا قصیدۂ ثانی جہت یاددہانی و بامید خوشہ چین خرمنِ ارباب ذخائر مخائر زیب تبلیغ ام۔ امید کہ براہ غربا پروری بزمرۂ یکے از ملازمانِ بندہ را تصور فرمودہ از حالتِ ترحم کہ موجب ہلاکت است خلاص مناص فرمایند۔ کہ بقیہ حیات مستعار از ذات سایہ ودیت صفات بسبیر ایام پر سیدہ بہ دعاء ترقی جاہ و حشم علیہ الدوام بدرگاہ غیب اللغا شایہ ستودہ ہو موطف و مصروف باشم۔ زیادہ حد ادب

قصیدہ۔ التجا بانجاح مرام

اے منبعِ فیضِ جہان و قدردانِ علم و ہنا — آمد درت خواہد کسے یابد مرنا یاب را

از شرفِ عالی دودمان دزدِ جہالت شہیر — آید چو صبح افتابان قرہ عین البین را

اخلاقِ تو در دہر شہر شگفتہ غنچۂ اسپین جر — انصاف مشروط است اینکہ گزنیایم فرط را

از گردش چرخ کہن ریج گلو شد طوق من — آسان شود از شفقت و بجو بشب ان ہم را

اے مہربان مسکین نواز اے مرحم دل زیبہات — آر دعطا اسعاف ما گر ہیچو باشم پر خطا

اشکالِ ما مشکلترین ہرگز نباشد حل کسے — آہا نظر بیند ترا ثابت شود دعوے ہما

آفت زدہ لاغر شدم خرمی شوم چون ہلال — آخر ترم از لطف تو ہر روز عید شود مرا

آشفتہ از آوارگی آناہِ لاحق شد جگر — التماسے (شاید عاجز ہو) دعوی فراخوا آرش ترا است صحت مرا

اظہار کردم خود غرض در پیش صاحب اقتدار — الا انجز شرمندگی بے بہرہ ور شد شعر ما

آخر شدہ قصہ میر اندیشہ از طالع زبون — انجاح ما از بخت تو چون چشم غب از ماہ را

اے خالق الارض و سما ایجاز ما کن پر تراخ
ابر کرم بارد ثمر از در ۔۔۔۔۔ را

راقم

اب ت ث الخ

دواخانہ محمد عبد الغنی دہلوی

واضح ہو کہ یہ دواخانہ دہلی میں ۱۲۸۵ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء سے بفضل خدا نیکنامی سے جاری رہا اب مقام لکھنؤ کھولا گیا ہے جن حضرات کو اس سے ادویہ خریدنی اور علاج کرانا منظور ہو مہر نقوشہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں پوری فہرست ادویات کا ٹکٹ ارسال کرنے پر روانہ ہوگی چند ادویہ بطریق نمونہ مرقوم ہیں۔

روغن نمبر ۳ - خوشبودار مقوی دماغ و بصارت خشکی دماغ نزلہ و بیخوابی داڑھی کی خارشت گرمی ادوہ کے درد سر جنون کو دافع سخت بالونکو ملائم اور بالونکی جڑ مضبوط کرتا ہے

اہل قلم و باریک کام کرنے والے جو قوت دماغ اور باصرہ سے زیادہ مشقت کا محنت لیتے ہیں اگر اس روغن اور سرمہ مجلی چشم و معجون نمبر ۵ قیمتی عمر کا استعمال رکھیں تو انشاء اللہ موجودہ دماغی اور آنکھوں کے امراض زائل ہو جائیں اور ہونے پیدا ہونے سے محفوظ رہیں ۵ تولہ عہ

سرمہ - مجلی چشم و مقوی بصارت ایک ماشہ ۴ رعہ عہ

سرمہ - اقسام نزول الماء یعنی موتیا بند کو جیسا کہ بخارات رطوبات کیوجہ سے دماغ سے آنکھ کے طبقہ عنبیہ میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اس سے بطریق پسینہ تھوڑا تھوڑا پانی پردہ کے نیچے جمع ہو کر مختلف رنگ اور قوام پاتا ہے ایسا ہی اسکا استعمال بتدریج بلا قدح و دستکاری روغ کو تحلیل کر کے بینائی مسدود شدہ کو بحکم ثانی مطلق صاف کر کے حالت اصلی پر پہنچاتا ہے ایک رتی پندرہ روز کے واسطے کافی ہوتا ہے ایک رتی ہے ۔ ایک ماشہ عہ

گولی نمبر ۴۷ - دافع جریان اور سرعت اور حصول قوت باہ کے اثر مفید ہے ۳۲ خوراک عہ

قرص نمبر ۴۸ - ضعیف الباہ کسی وجہ سے ہوا یوس العلاج کے واسطے انتہا درجہ کا مفید اور مقوی اعضاء رئیسہ و شریفہ مثل معدہ و جگر و دل و دماغ و گردہ وغیرہ خوراک عہ

طلا نمبر ۴۹ - سلاکتیف اور زخم رطوبت عروق کو تحلیل کر کے قوت پیدا کرتا ہے کمانیہ عہ

جوہر نمبر ۵۴ - سوزاک کہنہ و مزمنہ کے اندمال قرحہ میں نہایت مفید ہے ایک رتی ۔ عہ

گولی نمبر ۶۴ - اقسام تپ دموی و صفراوی و آلمبہ زہن کو دافع ہے خوراک عہ

مومیائی انگولی ڈبیہ عہ - ۶ ماشی ڈبیہ عہ **سلطان المحبوب** سریع التاثیر نباتات کے عصارات وغیرہ سے بنتی ہے سریایک عہ - امراض مختلف کو دافع ہے خصوصاً امراض ولقوہ و فالج وغیرہ اور امراض ہیضہ کے دفعیہ میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں کل امراض اور اونکے طریقہ استعمال کی کتاب ڈبیہ کے ہمراہ ہوتی ہے ۱۰۰ عدد کی ڈبیہ عہ - ۲۵ عدد کی ڈبیہ عہ ۱۰ عدد کی ڈبیہ عہ

راقم المشتہر

محمد عبد الغنی مقام لکھنؤ احمد کی بازار محلہ باغ قاضی

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ اسیر کارخانہ ۱۲۸ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب فروش موجود است دست آخر انان کتاب منتخب محمدی مرصنائع صیبہ وکتاب تذکرۃ القبور مین و شرح ملل سناد اللغواد عالم از عرب و روم و عجم از صدر اسلام تا اکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و مجانیابی کراز آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الآداب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان حسین عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروز مطبع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد ۔

نیا اشتہار

بفضلہ تعالیٰ ہمارا کارخانہ ۱۱ سال سے ترقی پذیر ہے صرف بغرض آگاہی عام یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ تمام مفرد و مرکب دوائیں - آیا مربے ولایتی دیسی ہر قسم شربت عرق وغیرہ ہر وقت موجود رہتے ہیں - عمدہ اور بکفایت صنلع لکھنؤ کے تمام اشیاء نادرہ ۔ مرفی روپیہ کمیشن پر ہماری معرفت سے بشرط حصول قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے

المشتہر

نبی احمد خان بیچ کی سرا چوک

کالیداس سرکار کا نادر علاج آتشک بلا آمیزش پارہ

قریب الاختتام غدر کے یہ نسخے مجھے ایک بزرگ اہل اسلام درویش سے نیپال کے جنگل میں دستیاب ہوا تھا جو ہر قسم کے مرکبات پارہ سے پاک ہے اب تک بلا قیمت تقسیم ہوا تھا مگر اب باعث شہرت عجیب سریع التاثیر اور دیکھ و بنظر برآمد ہونے پارہ سے اسکی چاہ اسقدر بڑھ گئی ہے کہ مفت تقسیم کرنا دشوار ہے علاوہ بریں اکثر اشخاص کو قیمت لینے میں ایک گونہ عار بھی ہوتی ہے پس دریں خیالات و بالخصوص اسی جہت کو حتی الامکان بخوبی روشن و ہویدا ہو جائیگا یہ امر مناسب سمجھا گیا کہ اسکی کسی قدر قیمت مقرر کر دیجائے اور اخبارات میں بھی اسکا اعلان کر دیا جائے گذشتہ ۳۰ برس کے درمیان ہزار ہا مریض جو نہایت سخت مہلک عارضہ میں مبتلا تھے ہمیشہ کے لیے چند ہی روز کے استعمال سے کامل طور پر اچھے ہوئے اور حاملہ عورتوں کو صرف اوپری کے لگانے سے شفا حاصل ہوئی - کیونکہ حمل میں اندرونی استعمال دوا مطلقاً ممنوع ہے یہ علاج اس بیماری کی شکست حالتوں میں برابر اثر پذیر ہے - فی الحقیقت اسوقت تک اس امر کے لیے کوئی ایسی مجرب دوا کا بلا لگاؤ پارہ کے ظہور میں آئی ہے بیانات مستند کامل کی تصدیق میں حیثیات تجربہ کار ولایتی صاحبان اسسٹنٹ سرجن و دیگر اشخاص کی ہمراہ ہدایات استعمال ادویہ شیشی کے ساتھ چھپی ہوئی ملینگی اگر ساختہ صرف کا غذات مذکورہ بالا طلب فرمائیں تو بلا محصول ابلاغ خدمت ہونگے قیمت فی شیشی - عہ پیکنگ ۲

المشتہر

کالیداس سرکار - لکھنؤ - گھسیاری منڈی

مضامین غیر

"کوئی ہے ؟"

یہی واقعہ بعض نئی روشنی کے حضرات بھی کس درجہ ذہین ہوتے ہین۔ ابھی بہت زمانہ نہین گزرا کہ مجھے ایک نئی اُمّت والے دوست سے ملاقات کا اتفاق ہوا مین آپ جانیئے پُرانی قطع کا آدمی سرا مین ٹھہرا ہوا بھٹیاری کا مہمان تھا لیکن میرے دوست نے نہ مانا اور زبردستی مجھے اپنے گھر لے گئے۔

ہمارے نقلی صاحب بہادر خیریت سے بیس پچیس روپیہ ماہوار کے کسی دفتر مین نوکر تھے تھوڑی ہی تنخواہ مین ٹھاٹھ بڑے بڑے کرتے تھے۔ ایک چھوٹے سے بنگلہ مین مقیم تھے اور فرنیچر شاہی سامان بھی غریب مئو سب موجود تھا سو دو چار ٹوٹے پھوٹے موونڈھے ایک پُرانی گدڑی بازار کی خریدی ہوئی میز خدا رکھے نیلام کے لائے ہوئے چھپر کھٹ الغرض لوازمات فرنیچری سے کوئی شئے ایسی نہ تھی جو موجود نہو جیسے ہی آٹھ بجے خدمتگار نے گھنٹی بجائی کھٹکھٹاتا ہوا گھنٹی کی کھٹ کھٹ کھٹ کھٹ کھٹ۔

مین گھبرایا کہ یہ کیا آفت آئی ہے میرے دوست نے مجھسے کہا کہ چلیئے کھانے کی گھنٹی ہوئی کھانا میز پر ہے۔

القصہ مین اپنے دوست کے ساتھ کھانے والے کمرہ مین گیا وہان کے ٹھاٹھ واہی واہ اگر نمک حرامی کا ڈر نہوتا تو کچا چٹھا کہہ سناتا۔

ایک لونڈا کھانا لایا پہلے روٹی رکھکر جیسے ہی گوشت لانے باہر گیا میرے دوست نے آواز دی 'کوئی ہے' لونڈا دوڑتا ہوا اور گوشت رکھ گیا۔

جیسے ہی وہ پھر باہر گیا میرے دوست چلائے 'کوئی ہے' وہی لونڈا آیا دوڑتا ہوا آیا اور پانی رکھ گیا پانچ منٹ مین خدا جھوٹ نہ بلائے کوئی پچاس دفعہ 'کوئی ہے، کوئی ہے' میرے دوست نے پکارا غالباً دکھانا منشا تھا کہ مجھے معلوم ہو کہ اونکے یہان بہت سے نوکر ہین آخر کو ایک مرتبہ جیسے ہی 'کوئی ہے' کی صدا بے ہنگام آقا صاحب نے بلند کی نوکر سے ضبط نہو سکا اور دوڑتا ہوا آیا۔

نوکر۔ کوئی ہے کوئی ہے کیا پکارتے ہو ایک بن ایک تم تیسرا ایسا کون بیٹھا ہے۔

اسکو سنتے ہی دوست صاحب بہت ذلیل ہوئے اور پھر انھون نے 'کوئی ہے' کی صدا نہین دی۔

راف

از گڑھوال

لطائف

نمبر ۱

مس۔ مین تم سے شادی نہین کر سکتی دیکھو مین یہانتک نہین جانتی کہ محبت مین کیا مزہ ہوتا ہے۔

عاشق۔ لیکن جب مجھسے بیاہ کر لو گی تمھین مزہ معلوم ہو جائیگا۔

مس۔ ہان یہ سچ ہے مگر مین پہلے کسی اور سے سیکھنا چاہتی ہون۔

نمبر ۲

عاشق۔ ایک بوسہ ہزار خطون سے بہتر ہے۔

مس۔ آہ! آپ بڑے ظاہر دار معلوم ہوتے ہین۔

عاشق۔ جی نہین۔ مین ظاہر دار نہین ہون واقعی بوسہ خطون سے ہزار درجہ اچھا کیونکہ وہ پیچھے سے عدالت مین تو پیش نہین ہو سکتا۔

نمبر ۳

ایک۔ ایک ہی ساتھ دو عورتون سے محبت ہمیشہ خطرناک ہوتی ہے۔

دوسرا۔ ہان میری بھی یہی رائے ہے ایک مرتبہ مین نے ایسی حرکت کی تھی ایک نے عدالت مین نالش کر دی۔

ایک۔ اور دوسری نے بھی ذلیل کرکے نکال دیا ہوگا۔

دوسرا۔ جی نہین۔ اوسنے تو میرے ساتھ شادی کر لی۔

راف

گڑھوالی

دُنیا دُم اُٹھائے بھاگی جاتی ہے

یارو ہوشیار خبردار جو کھانا ہو کھالو پہننا ہو پہن لو جوڑ رو سے مہر بخشوالو ایک آدھ بچہ جنالو لگے ہاتھون جو کرنا ہو جلد کر لو کاشتکاری تجارت نوکری چاکری محبت عداوت دوستی دشمنی رعایت مروّت ایمانداری بے ایمانی چوری دغابازی جعلسازی قمار بازی نشہ بازی عیاشی . . . بازی مقدمہ بازی معاملہ سازی جھوٹی گواہی سود خوری رشوت ستانی دین داری دنیا داری پاپ پن روزہ نماز حج زکوٰۃ پوجا پاٹ غرضکہ جو کچھ کرنا ہو کر لو دیر نہ کرو دیکھو دنیا لنگوٹی باندھے سب سے منہ موڑے بیوفائی کیئے بھاگنے والی ہے صرف دس سال اور ٹھہری ہوئی ہے پھر تم خود بھی اوسکے ساتھ ساتھ اُڑ ہاتھ خاک پھانکتے چلے جاؤ گے اور دل کی دل ہی مین رہجائیگی۔

حضرت خیر تو ہے ہمکو کچھ آثار اچھے نظر نہین آتے فصل سرا بخیریت گذرتے نظر نہین آتی موسم بہار مین تو ابھی عرصہ ہے سردی بڑی ہے مزاج کا رنگ دگرگون ہو گیا لِلّٰہ کسی ڈاکٹر کے پاس جایئے یا کسی حکیم کو نبض دکھایئے مسہل لیجئے فصد کھلوایئے تنقیہ دماغ کا ابھی سے ہو جائے تو اچھا ہے

اگر زیادہ مرض مین طوالت ہوئی اور پولیس والون نے گرفتار کر کے پاگل خانے بھیجدیا تو کیا مزا ہو - معقول آپ مجھے مجنون یا سودائی کا خطاب دیتے ہین حالانکہ آپ خود بعقل سودائی ہین میرے قول کی تصدیق کرنا ہو اخبار دیکھ لیجیے ۱۱-۱۵ اپریل ۱۹۱۹ء کو دنیا کا خاتمہ ہو جاویگا قبل از خاتمہ دنیا دو سالون مین بہت بڑی لڑائیان یورپ مین ہونگی انقلاب سلطنت ظہور مین آویگا دس سلطنتین ہو جاوینگی جرمنی اپنی آزادی پر قائم رہے گا جو بادشاہتین (انٹی کرائسٹ) کو پہنچ جاوینگی انٹی کرائسٹ جو اول اول ۱۹۱۳ء مین بصورت ایک چھوٹے شاہزادے کے ایشیا مین ظہور پائیگا یعنی جیروم نپولین) ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک حکومت کریگا اور غالباً یہی مہدی مسلمانون کا کہلائیگا عروج اوسکی طاقت کا ۱۵-اگست ۱۹۱۸ء سے ۲۶ جنوری ۱۹۱۹ء تک رہے گا اور چھ ہفتے کے بعد زمین کی سب چیزین نیست و نابود ہو جاوینگی بس دنیا کا اسطرح سے خاتمہ ہو جائیگا - چلئے فراغت شد اے پیاری دنیا اے پیاری دنیا ہائے پیاری دنیا!

راقم

بے پینک کا افیونی

تیسرا سین

قلعہ کا ایک کمرہ

تتمہ اودہ پنچ نمبر ۴۴ - مطبوعہ ۱۲ - نومبر ۱۹۱۸ء

(اتھیلو - ڈزڈمونا - کیشو - اور ہمراہی پہونچے)

اتھیلو - بہادر کیشیو - آج شب کو گارد کی نگرانی تمھارے ذمے - کھیل تماشے مین بھی شریک ہو کر اپنے منصبی فرائض سے نہ چوکنا چاہیے -

کیشیو - ایاگو اس بارے مین حضور نے حکم دیدیا ہے - تاہم مین خود نگران رہونگا

اتھیلو - ایاگو بہت اچھا آدمی ہے - کیشیو اچھا اب تسلیم صبح تڑکے مجھسے ملنا - کچھ باتین کرنی ہین (ڈزڈمونا سے) آو پیاری چلین -

(اتھیلو - ڈزڈمونا اور ہمراہی گئے)

ایاگو آیا

کیشیو - خوب آئے ایاگو - آو پہرہ پر چلین -

ایاگو - لفٹنٹ صاحب ابھی نہین - ابھی تو دس بھی نہین بجے ہمارے جنرل صاحب نے ڈزڈمونا کی محبت کے مارے ہمکو اتنے سویرے رخصت کر دیا - خیر یہ بات الزام کے قابل نہین -

کیشیو - ڈزڈمونا بھی کیا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی ہے نزاکت تو کوٹ کوٹ کے بھری ہے - سارا بدن دھان پان -

ایاگو - چشم بددور کیا غضب کی آنکھین پائی ہین - دیکھتے ہی دیکھتے عشق کی آگ بھڑک اوٹھے -

کیشیو - آنکھون مین باوجود جذب مقناطیسی کے شرم و حیا بھی کتنی ہے -

ایاگو - کیا کھنکتی ہوئی آواز ہے - عشق کے سوتے ہوئے فتنے کو جگا دیتا

کیشیو - وہ حسن مین کامل ہے -

ایاگو - خیر - انھین شب وصل مبارک ہو - آئیے - لفٹنٹ صاحب شرابین اوڑانے کو جی چاہتا ہے - باہر بہت سے سائپرس کے جوان جمع ہین جو اتھیلو کے جام صحت مین شریک ہونگے -

کیشیو - بھائی ایاگو - آج نہین - میرا دماغ ایسا کمزور ہے کہ شراب کی حدت برداشت نہین کر سکتا - مین چاہتا تھا کہ دعوتون مین کوئی اور طریقہ دل بہلانے کا ہوتا -

ایاگو کوئی غیر تو ہے نہین - ایک ہی گلاس سہی - مین تمھاری طرف سے پی لونگا آؤ تو -

کیشیو - مین نے آج شب کو صرف ایک گلاس پیا - اسمین بھی پانی ملایا - مگر اوسی نے خلفشار پیدا کر دیا - دماغ پریشان ہے - اب مین زیادہ گرمی کی برداشت نہین کر سکتا -

ایاگو - کیا آدمی ہو - آج کی رات گلچھرے اوڑانے کے لیے تمام شہر کے جوان اسی لیے جمع ہوئے -

کیشیو - وہ ہین کہان ؟ -

ایاگو - باہر دروازے پر انھین اندر بلا لیجیے -

کیشیو - تمھاری خاطر ہے - گو میری طبیعت کے بالکل خلاف ہے

(باہر گیا)

ایاگو - کیشیو ایک گلاس تو پی ہی چکا ہے - اگر ایک گلاس اور پی جا تو پھر تگنی کا ناچ ناچنے لگے - اور میری معشوقہ کے کتے کی طرح جس تس سے بھڑ پڑے - آج سادہ لوح راڈریگو بھی ڈزڈمونا کے فراق مین بہت پی گیا ہے - وہ پہرے کی چوکی پہرا دینے جائیگا سائپرس کے تین اوچھے ہوئے بدمعاشون کو مین نے نشے مین چور کر دیا ہے سو انھین کا پہرا ہے - ان شرابیون سے کیشیو کو اسطرح بھڑوا دینا چاہیے کہ تمام جزیرے کے لوگ اس سے بدظن ہو جائین - وہ لوگ آ رہے ہین - اگر میری گھاتین چل گئین تو انشاءاللہ یہ سازش کی ناؤ ہوا اور پانی کے طوفان سے بلا کے نکل جائیگی -

(کیشو مع مانٹینو وغیرہ اندر آیا -

کیشو - بخدا میرا نشے کے مارے برا حال ہو رہا ہے -

مانٹینو - سچ کہنا - واہ رے میرے نازک دماغ ایک ہی چلو مین یہ کیفیت -

ایاگو - کوئی ہے شراب لاؤ -

(گاکر) خوب مئے ناب کی بہار ہو

یک نہ شد دو شد

جام کی جھنکار پہ جھنکار ہو
عمر دو روزہ کا نہین اعتبار
موت سپاہی کی ہے سر پہ سوار
خوب پئین خوب پئین سب جوان
پھول اوڑے جان مین جبتک ہے جان

لڑکو شراب لاؤ !

(شراب آئی)

کیشو۔ خدا کی قسم کیا پیاری چیز گائی۔

ایاگو۔ مین نے یہ چیز انگلستان مین سیکھی تھی جہان کے لوگون کو شراب کی بڑی دھت ہے۔ جرمنی یا ڈنمارک کے رہنے والے یا ہالینڈ کے بڑی توند والے باشندے اسکا مزا کیا جانین۔

کیشو۔ کیا انگلستان والے خوب پیتے ہین۔

ایاگو۔ بلاشک۔ جتنی پی کر وہ مزے مین رہتے ہین اتنی مین ڈنمارک والے بدمست ہو جاتے ہین۔ المین والے پسینہ پسینہ ہو جاتے ہین اور ہالینڈ والے قے کرنے لگتے ہین۔

کیشیو۔ جنرل صاحب کا جام صحت نوش ہو۔

مانٹینو۔ بہتر۔ مین سارا گلاس چڑھا جاؤنگا۔

ایاگو۔ ہائے پیارے انگلستان !

(گاکر) بادشاہ اسٹیفن نے کیا کیا
پاجامہ ایک سے کا لیا
دل مین سوچا اسکی قیمت ہے گران
خوب درزی کو سنائین گالیان
اوس پہ بھی مشہور تھا وہ دور دور
تجھ مین کوئی بھی نہین دیکھا شعور
تیری نخوت نے کیا برباد ملک
تیرے ہٹ جانے سے ہوگا شاد ملک

شراب اور لاؤ !

کیشیو۔ یہ چیز تو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر نکلی۔

ایاگو۔ پھر سناؤن۔

کیشیو۔ نہین۔ جو بادشاہ ایسی باتین کرتا ہے مین اوسے تخت شاہی کے قابل نہین سمجھتا۔ خیر۔ خدا سب کا حال جانتا ہے۔ بعض کو مغفرت نصیب ہوگی۔ بعض جہنم مین جھونکے جائینگے۔

ایاگو۔ لفٹنٹ صاحب کیا ارشاد ہوا۔

کیشیو۔ جنرل یا کسی کے برا ماننے کی بات نہین مگر مجھے امید ہے کہ سب سے پہلے مین بخشا جاؤنگا۔

ایاگو۔ ہان لفٹنٹ صاحب۔ ایسی ہی امید مجھکو بھی ہے۔

کیشیو۔ مگر حضرت۔ پہلے مین بخشا جاؤنگا۔ نشان بردار سے پہلے لفٹنٹ کی باری ہوگی۔ ان باتونکو جانے دو۔ آؤ اپنا اپنا کام کرین۔ یا اللہ گناہون کی توبہ ! آؤ اپنا اپنا کام دیکھین۔ آپ لوگ یہ سمجھین کہ مین نشہ مین ہون۔ یہ میرے علم بردار ہین۔ یہ میرا داہنا ہاتھ ہے اور یہ بایان۔ مین نشہ مین نہین ہون۔ دیکھو مین کیونکر کھڑا ہو سکتا ہون۔ صاف باتین بھی کر سکتا ہون۔

سب لوگ جی ہان۔

کیشیو۔ بہتر۔ تو اب یہ نہ سمجھنا کہ مین نشہ مین مست ہون۔ (باہر گیا)

مانٹینو۔ آؤ باہر چلین۔ پہرے کا انتظام کر دین۔

ایاگو۔ آپ نے کیشیو کی حرکتین دیکھین۔ سپاہی تو ایسا ہے کہ جولیس قیصر کو سبق دے۔ مگر اسکے نقائص بھی دیکھیے جیسی لیاقت ویسی ہی بدمستی۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اتھیلو نے اسپر اعتبار کیا ہے۔ اور وہ اپنی بدمستی سے کہین جزیرہ بھر مین تہلکہ نہ مچا دے۔

مانٹینو۔ کیا وہ اکثر اسیطرح پیئے رہتا ہے۔

ایاگو۔ رات کو سونے سے پہلے ہمیشہ یہی حالت ہوتی ہے۔ اگر نشہ مین مست نہ ہون تو دو پہرا پہرا دے سکتے ہین۔

مانٹینو۔ جنرل صاحب کو اسکی اطلاع کر دینی مناسب ہے شاید اونکو یہ حال معلوم نہین۔ یا وہ اپنی نیک نفسی سے کیشیو کے اوصاف پر نظر ڈالتے ہین برائیان نہین دیکھتے یہی بات ہے نا ؟

راڈریگو آیا

ایاگو۔ (علحدہ) راڈریگو۔ کیا ہے ؟ جاؤ۔ لفٹنٹ کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ

(راڈریگو آیا)

مانٹینو۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ جنرل صاحب نے اپنے ہمراہی لفٹنٹ کا عہدہ ایسے آدمی کو دیا جسکی خلقت مین ایسی خراب عادت موجود ہے۔ اونکو اسکی اطلاع ضرور ہونی چاہیے۔

ایاگو۔ مین اس جزیرے والونکی خاطر سے بھی ایسا نہین کر سکتا۔ مجھے کیشیو سے انس ہے۔ اگر میرا بس چلتا تو مین اونکو اس عیب سے ضرور بچاتا۔ سنیے تو یہ شور کیسا ؟

(باہر سے آواز آئی بچانا "۔ بچانا) ۔

(راڈریگو کے پیچھے پیچھے کیشیو آیا)

کیشیو۔ ابے بدمعاش ! نامعقول !

مانٹینو۔ لفٹنٹ صاحب کیا معاملہ ہے ؟

کیشیو۔ یہ موذی اور مجھے سکھلائے ! مارتے مارتے اس کمبخت کا کچومر نکال ڈالونگا۔

رادریگو- مجھے بہت مارا!

کیشیو- کیون بے - پھر زبان کھولی ؟ (رادریگو کو مارا)

مانٹینو- ہان - ہان لفٹنٹ صاحب - مہربانی کرکے ہاتھ روکیئے (اوسکا ہاتھ پکڑ لیا)

کیشیو- بس ہاتھ چھوڑ دو - نہین تو ایک تمھارے بھی رسید کرونگا-

مانٹینو- بس بس تمھین بہت چڑھ گئی-

کیشیو- مجھے چڑھ گئی ! (دونون لڑنے لگے)

ایاگو- (رادریگو سے) تم چل دو - باہر جاکر خوب زور زور سے چلاؤ کہ بلوہ ہو گیا (وہ گیا) - ہان لفٹنٹ صاحب - اسے ہے کوئی دوڑو!

لفٹنٹ صاحب - حضور - مانٹینو - حضور - دیکھو تو - واہ کیا پہرا ہے!

(گھنٹہ بجنے لگا)

یہ گھنٹہ کس نے بجا دیا ؟ اسکو تمام شہر دوڑ پڑیگا - توبہ توبہ لفٹنٹ بس کرو! آپنے ہمیشہ کے لیئے اپنا نام ڈبو دیا-

(آتھیلو معہ ہمراہیان پہونچے)

آتھیلو- یہ کیا ہو رہا ہے ؟

مانٹینو- اف - ابھی تک خون بہہ رہا ہے - میری جان گئی-

آتھیلو- بس! جسنے ہاتھ اٹھایا اوسکی جان نہین!

ایاگو- بس بس! - لفٹنٹ - حضور - مانٹینو - کیا ادب ولحاظ سب بھلا دیا ؟ ٹھہریے - جنرل صاحب کچھ فرماتے ہین-

آتھیلو- کیون! یہ کیا ہے! یہ جھگڑا کیونکر ہوا ؟ کیا ہم لوگ آپ ہی ترک ہو گئے - جس آفت سے خدا نے بچایا وہی ہمارے گھر مین اوٹھ کھڑی ہوئی ہمکا ہے تم ایسے عیسائیون پر - اپنے اپنے گریبانون مین منہ ڈالو اور لڑائی ختم کرو - اب اگر کوئی ہلا تو جان سے مروا ڈالونگا - اس خوفناک گھنٹے کو بند کرا دو - اسنے سارے شہر مین ہل چل مچا دی - آخر یہ معاملہ کیا ہے ؟ ایاگو تم تو افسوس کے مارے ہلاک ہوتے ہو کہو تو یہ پہل کسنے کی ؟ ٹھیک ٹھیک بتاؤ-

ایاگو- مین نہین جانتا - ابھی ابھی دونون مین دانت کاٹی روٹی تھی بات چیت مین میان بیوی کا سا خلوص - دم کے دم مین خدا جانے کس منحوس ستارے کی گردش سے دونونکی عقل زائل ہو گئی - تلوارین میانون سے اوگل پڑین وار ہونے لگے - ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا - مین نہین عرض کر سکتا کہ یہ جھگڑا شروع کیونکر ہوا - یا خدا کسی لڑائی مین میرے پاؤن کٹ جاتے کہ مین اس موقع پر آنے کے قابل نہ رہتا

آتھیلو- کیشیو - یہ تمنے کیا کیا - تم ایسے ہو گئے ؟

کیشیو- حضور معاف فرمائین - میرے منہ سے بات نہین نکلتی-

آتھیلو- مانٹینو - تم تو ہمیشہ کے صلح پسند تھے - ساری دنیا مین تمھاری سادہ مزاجی اور سنجیدگی ضرب المثل ہو - بڑے بڑے دانشمند تمھارا نام عزت سے لیتے ہین - پھر تمنے کیا کر دیا کہ اپنی ساری شہرت خاک مین ملا دی - رات کے وقت دنگا فساد کرنے لگے کچھ کہو بھی-

مانٹینو- حضور میرے زخم گہرا لگا ہے - آپ اپنے ملازم ایاگو سے حال پوچھیے مین بیچین ہون - بول نہین سکتا - ایاگو کو سب حال معلوم ہے - مین نے آج شب کو خراب حرکت نہین کی اور نہ کوئی بری بات منہ سے نکالی ہان شاید اپنا حفظ داخل عیب ہو - اور جب کوئی ہم پر حملہ کرے تو اپنا بچاؤ شاید داخل گناہ ہو-

آتھیلو- بخدا میرا لہو ابلا آتا ہے - جوش مین خدا جانے مین کیا کر بیٹھون - اگر مین انگلی کا اشارہ کر دون تو تم دونون جہنم واصل ہو جاؤ - بتاؤ یہ فساد کیونکر شروع ہوا کسنے چھیڑ کی - جسکا قصور ہوگا وہ چاہے میرا حقیقی بھائی ہی کیون نہ ہو مگر مین طرح نہ دونگا - غضب خدا کا - شہر مین ابھی تک امن نہین ہوا - لوگ گھبرائے ہوئے ہین - ایسے وقت آپس مین لڑائی جھگڑا - رات کا وقت اور پھر پہرے کی جگہ - کس غضب کی بات ہے - ایاگو یہ چھیڑ کسنے کی-

مانٹینو- اگر آپ کی قرابت یا ایک محکمے کی ملازمت کے لحاظ سے تمنے ذرا بھی سچ مین جھوٹ ملایا تو مین تمکو سپاہی نہ سمجھونگا-

ایاگو- یہ نہ کہیئے میری زبان کٹ جاتی تو اچھا تھا کہ کیشیو کے خلاف منہ سے بات نکلتی - مگر مین یہ سمجھتا ہون کہ میرا سچ کہنا اونکے لیئے مضر نہوگا جنرل صاحب - بات یہ ہوئی کہ مانٹینو اور ہم باتین کر رہے تھے - اتنے مین ایک شخص چلاتا ہوا آیا کہ بچاؤ - بچاؤ - اور کیشیو اوسپر ننگی تلوار کھینچے ہوئے مارنے کے لیئے پیچھے دوڑے آئے - مانٹینو - بیچ بچاؤ کرنے لگے اور کیشیو کو روکا - مین اوس چلانے والے کے پیچھے ہو لیا کہ وہ شور مچا کر شہر مین ہل چل نہ ڈال دے - مگر وہی ہوا - وہ تیز قدمون مجھسے آگے نکل گیا - مین اسلیئے اور بھی پلٹ آیا کہ ادھر مین نے تلوار کی جھنکار سنی اور کیشیو خدا جانے کیا کیا بک رہے تھے جو آج سے پہلے مین نے کبھی نہین سنا - جب مین پلٹا تو دونون کو گتھا ہوا پایا - گھمسان کا سا ہو رہا تھا - جس حالت مین کہ آپنے دیکھا - زیادہ حال مین عرض نہین کر سکتا - پھر بھی انسان انسان ہی ہے - بڑے بڑون سے چوک ہو جاتی ہے - گو کیشیو نے مانٹینو کے ساتھ برا برتاؤ کیا مگر اکثر لوگ غصے مین اپنے دوستون پر حملہ کر بیٹھتے ہین اور جس شخص کے پیچھے کیشیو دوڑے تھے اوسنے ضرور کوئی ناشائستہ حرکت کی ہوگی جسکی تاب کیشیو کو نہ آئی-

آتھیلو- معلوم ہوا کہ تم اپنی نیک نفسی اور محبت کی وجہ سے اس معاملہ کا پورا پورا حال نہین کہتے - تم کیشیو کی خطا کو نرم کرتے ہو - کیشیو - مین تمکو بہت چاہتا تھا - مگر آج سے تم میری ملازمت سے برخاست-

مضامین غیر

برائی ہے کبھی مے کی کبھی تعریف اعلیٰ ہے
وہ تنگی ادسکی باتون نے ہنسا کر مار ڈالا ہے

بھئی واہ ۔ انگلستان بھی ایک طرفہ معجون ہے ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔ کہان تو اس بات کی کوشش اس امر کی تھی کہ بادہ خواری موقوف ہو ۔ مے نوشی بند کی جائے ۔ شراب فروشی کی ممانعت ہو ۔ کیا شکر اس سے جسمانی خرابیان روحانی برائیان جان کی تباہی ۔ دولت کی بربادی ۔ ملک مین فلاکت عقل مین حماقت پیدا ہوجاتی ہے ۔ ثبوت مین بڑے بڑے ڈاکٹرون کے تجربے ۔ لمبے لمبے ریفارمرون کے قول وغیرہ ۔ کلب ۔ سوسائٹی جلسے ۔ انجمن کے ذریعہ سے نقائص کا اعلان ۔ اخبار رسالے میگزین کے وسیلے سے معائب کا اشتہار ۔ پارلیمنٹ مین انسداد کی کوشش کونسل مین موقوفی کی سفارش اسپیچون لکچرون وعظون مین طرح طرح نقصانات کا اظہار قسم قسم کے ضرر کا اعلان ۔ خبردار خبردار شراب نہ پیو ۔ اس سے دیوانگی ۔ جنون ۔ بیوقوفی ۔ بدخوابی غشی ۔ مرگی سکتہ سرسام ہیضہ اغیرہ وغیرہ مہلک امراض جھپٹ جاتے ہین ۔ ہمت اور ہچھو ۔ استقلال ففرد ہوجاتا ہے ۔ تہذیب وشرافت ۔ مال ودولت گدھے کے سینگ بنکر غائب غلہ ہوجاتی ہے ۔ جیسے انڈیا کا غلہ ہندوستان سے ۔ بیشک وشبہ شراب اردو نام کے اعتبار سے شر ۔ آب ۔ اور بلحاظ انگریزی نام وائن کے پوری ڈائن ہونے کے سوا ۔ ام الخبائث ۔ ابو الجرائم ہے ۔ اسکے پینے کیا معنے ۔ سونگھنے سے بھی دماغ گھنگر ۔ طبیعت چھچھوندر ہوجاتی ہے ۔ بڑی خرابی ۔ کمال برائی تو یہ ہے کہ تھوڑی مقدار بھی انسان کو کثیر مقدار کا عادی کرکے حواس باختہ الّو کی دم فاختہ بنا دیتی ہے ۔ بقول شخصے ؎

رفتہ رفتہ بڑھ گئی اسدرجہ مینوشی مری
ہر گھڑی بوتل بغل مین ہاتھ مین پیمانہ ہے

الغرض کمبخت شراب خانہ خراب عقلاً ۔ طباً ۔ بلکہ ایماناً حلفاً بری ۔ بہت بری ۔ نہایت بری ۔ اشد بری ۔ چیز ہے ہمیشہ اس سے ڈرو ۔ پرہیز کرو اور کبھی کسیوقت بھی اسکے پاس نہ پھٹکو ۔ یا اب لیجیئے ۔ دفعتاً طبیعت مین تغیر ۔ خیالات مین انقلاب جوش جو مارتا ہے تو لندن کے ایک مشہور معروف ۔ نامی گرامی ڈاکٹر صاحب مے خواری کی صفت ۔ پرہیزگاری کی مذمت مین بڑے طمطراق سے یون رنگ لاتے ہین ۔ کہ چالیس برس کے غور ۔ تجربے ۔ آزمائش کے بعد مین دل سے یقین کرتا ہون کہ شراب سے پرہیز کرنے کی بدولت انسانی اعضا کی ترکیبون ۔ دماغی جسمانی قوتون مین بے اندازنقصان ۔ بیحد خرابی پہونچی ہے ۔ دلیل یہ ہے کہ گذشتہ چالیس سال سے انگلش زندگی کی اصلی قوت اوسطاً کم ہوگئی ہے گو زندگانی مین کچھ دنون کی وسعت ہوگئی مگر ادنمین قوت اسقدر نہین ہے کہ بیماری کے حملے کو روک سکین ہی ہان بچا ہے ۔ اوسطا کیا ہشت دو ثلث توتین گھٹ گئین ۔ یہی تو سبب ہے کہ اندنون نیم وحشی ۔ کالا مین کی کم ہمتا کرتی ہے ۔ مگر آپنے یہ کیا کہا کہ زندگی مین کچھ دنون کی وسعت ہوئی اسواسطے کہ جب قوت مین کمی ہوگئی تو بھلا زندگی مین وسعت کیونکر ہوسکتی ہے ۔ خیر اسے جانے دیجیئے ۔ آگے چلیئے ۔ فرماتے ہین ۔ مجھے یقین نہین کہ آزادی سے شراب پینے والے دیوانے ہوجاتے ہون ۔ جو لوگ غلطی سے میخواری کی مخالفت مین برعکس نتیجے نکالتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ شراب پینے سے جنون ہوجاتا ہے وہ اس امر سے واقف نہین کہ شراب چھڑانے ہی سے جنون بڑھ جاتا ہے نہ کہ شراب خواری سے ! یقین نہ ہو تو پاگل خانے کے ڈاکٹرون سے پوچھ لیجیئے جو پاگل خانے کی ہوا کھاتو بہ دردہ کرکے توٹ کیا کرتے ہین ۔ بہت ٹھیک ۔ بہت درست ۔ بھلا شرابخواری سے آدمی پاگل ہوسکتا ہے ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ کبھی ممکن ہی نہین ۔ بلکہ سچ پوچھیئے تو اسکے پینے سے اعضا مین تقویت ۔ دل ودماغ مین فرحت ۔ زبان مین طلاقت پیدا ہوجاتی ہے ۔ لیکن مین کہتا ہون کہ جناب اسقدر جلد سٹھیا کیون گئے ۔ ابھی تو خدا رکھے ۔ چالیس ہی برس تجربے مین تشریف لے گئے ہین ۔ کہتے کیا ہین کہ شراب پینے کی عادت چھڑانے ہی سے جنون بڑھ جاتا ہے ۔ سمجھنے کی بات ہے کہ اگر شراب خواری سے جنون نہین پیدا ہوجاتا تو پھر اوسکی عادت چھڑانے سے یہ بڑھ جانا چہ معنے دارد ! اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ مے نوشی سے دیوانگی ضرور پیدا ہوجاتی ہے جسے ترک کردینے سے انسان کو پاگل خانے کی ہوا کھانا پڑتی ہے سچ کہا ہے ۔ حق برزبان جاری ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

حضرت ۔ دیکھیئے ذرا سوچ سمجھ کے زبان سنبھالکر باتین کیجیئے ۔ کیا معنے کہ آپ اسوقت پرہیزگاری کی مذمت کرنے بیٹھے ہین ہر کہ شرابخواری کی ۔ خیر اسکو بھی بھٹی کے بھاڑ مین ڈالیئے ۔ اور ٹیپ کا مصرع ۔ رقت کا بند سنیئے ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ عوام کے حالات اور نقشہ جات دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ عمدہ انگوری یا اعلیٰ قسم کی شراب کے عوض ۔ پرہیزگارونکی ہدایت کے موافق معمولی پانی پیتے ہین اونکو تپ دق ۔ گٹھیا ۔ کمزوری وغیرہ وغیرہ صدہا طرح کے امراض لاحق ہوجاتے ہین ۔ اہاہا کیا بات نکالی ہے ۔ صدقے اس دماغ خالی اسے لاحول عالی کے قربان اس تجربہ چہل سالی ک

[illegible] بالکل [illegible] بہت تمھاری [illegible] دق وغیرہ وغیرہ امراض
[illegible] ڈاکٹر صاحب کا [illegible] سالہ تجربے کے واسطے - بہت بچا
جیب [illegible] لوگون کو [illegible] کرتے تھے - وہ تو سبھی ابھی برانڈی
[illegible] چارون شانے چیت کرتا ہون
[illegible] کی طرح [illegible] ہوش [illegible] دن سے نہ اوڑھ جائین تو بات
نہین - افسوس - آجتک کسی کو معلوم ہی نہ ہوا کہ یہ جو دنیا بھر مین لوگ
تپ دق سے [illegible] عاجز ہو کر گشتہ تھا سے - ہاتھ پاؤن
[illegible] بے موت مرے جاتے ہین تو اسکی اصلی وجہ - واقعی سبب صرف
یہی ہے کہ وہ شراب کے بدلے معمولی پانی پیتے ہین - کیا کہیے ڈاکٹر صاحب
نے بہت دیر مین اپنا تجربہ ظاہر کر کے اہل دنیا پر احسان کیا - ورنہ ہم تو
سر اقدس کی قسم - حسب وذہب بالائے منبر رکھکر ایسے مریضون کے منہ
مین زبردستی شراب کی بوتل لگا کے خواہ مخواہ مرنے سے باز رکھتے -
خیر دیر آید درست آید - اب اینجانب گلا پھاڑ کر اعلام عام کیے دیتے ہین
کہ تمام صحت کے خواستگارون کل تندرستی کے خواہشمندون کو واجب
بلکہ فرض ہے کہ فی الفور - بے تاخیر - بہت جلد - بلا لحاظ حرام حلال -
نیک بد - بے کھٹکے آزادی کے ساتھ شراب لنڈھانا سے پینا -
بادہ خواری کرنا شروع کر دین ورنہ یاد رہے کہ آپ نہ ایک دن -
تپ دق - گٹھیے - وغیرہ بیماریون مین بیمار گرفتار ہو کر جان دینے -
عدم گنج جانے پر ضرور - بالضرور - ضرور مجبور کیے جا ئینگے - بندہ پرور
یہ سب تو ٹھیک - مگر ایسی جگہ کی بات کا کیا اعتبار - جہان کبھی کچھ کہا جاتا ہے
اور کبھی کچھ - ابھی کل کی بات ہے کہ ولایت کے بڑے بڑے دماغ والے
دھلیا شرابخواری کی نکو [illegible] بحث کرتے تھے - یا آج دیکھیے تو وہین کے ایک
مشہور معروف ڈاکٹر صاحب مے نوشی کی کیسی کچھ ستائش کر رہے ہین - ایسی
صورت مین پھر کسی کو یقین ہو تو کسپر اور کوئی اعتبار کرے تو کرسکا ہی جناب -
مابدولت کے نزدیک تو یہ سارا زور شور - دم دعوے صرف مسکرین کی
مخالفت مین ہے جو کچھ دنون سے شراب خواری کے انسداد -
مے فروشی کے استیصال کی جی توڑ کر کوشش - دلگداز سرگرمی کر رہے ہین
یار لوگون نے دیکھا کہ یہ تو بیطرح پیچھے پڑے ہوئے ہین - ایسا نہو کہ انکی
ترشروئی کا اثر خاطر خواہ پھیلکر دانت کھٹے - نشہ ہرن کرنے کے علاوہ - مرت
کی فرحت انگیز طمانیت - ترقی خیز تجارت کے سارے سفر کرکرے کر دے -
بس آؤ دیکھا نہ تاؤ - جھٹ پٹ لگے پرہیزگاری کی مذمت - بادہ خواری کی
مدحت - انسداد مینوشی کی مخالفت کرنے - لیکن قصور معاف - آپکی بات کا
اعتبار ظاہر آپ کے تجربے کا اثر معلوم - چلیے فرصت - زیادہ بک جھک
سے فائدہ نہین ✤ الراقم

آج میخانے مین کل مسجد مین ہین
ہے رند کا ٹھکانا کچھ نہین ✤ (شوخ ظریف)

اودھ پنچ - خوب -

مہذب طلاق

ذرا پنچ سے تو ظاہر ہے کہ نیم وحشی ہندوستان - مہذب انگلستان کی تقلید مین
کسقدر سرگرم ہے - یہ تو بھی معلوم ہوگا کہ بندہ درگاہ کو بھی ہندوستان مین رہکر
یا ہندوستانی ہونے کی شرم - اے لاحول - شرف حاصل ہے - چنانچہ
مدت مدید - عرصہ بعید سے اینجانب خود کو نگریزی چال ڈھال - خورد و نوش
وضع قطع - تراش خراش - بود و باش کا مقلد بنا چکے تھے - مرف دم کی کسر
طلاق کا مسئلہ باقی رکھیا تھا - جسکے واسطے سخت حیران - کمال پریشان
تھے کہ کیا ترکیب نکالین جسمین ہدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آسئے چوکھا
کام بھی آسانی سے نکلے - اور مقلدیت بھی باقی رہے - اسی فکر مین غلطان
اسی الجھن مین پیچان تھے کہ خدا رکھے انگلستان کی [illegible] افزدن تہذیب کو
جینے جیتے مقلدان یورپ کی ناک سنا تو ہے - بات بھی رکھ لی - پردہ فاش
نہونے دیا - یکایک قسمت جو چھپراتی ہے تو گھر کی چھت پھاڑ کر دہم سے آنگی
مراد نازل - دلی تمنا حاصل - گھر بیٹھے ہی ایک ایسی نظیر بے نظیر ہاتھ
لگ گئی کہ اینجانب کی توند - جوش مسرت - غلبۂ بہجت سے یا ورنہ دلی کی طرح
پھولکا کرٹ پتلون کے باہر ہی تو ہو گئی - دفعتاً سنتے کیا ہین کہ انگلستان مین
جب کوئی جنٹلمین - مرد مہذب - اپنی زوجہ مقدسہ کو طلاق دینا چاہتا ہے تو
عدالت مین یہ معقول عذرات حیلۂ شرعی کے طور پر پیش کرتا ہے - "بی بی
ہمسائے سے باتین بہت کرتی ہے - چہرے پر پوڈر زیادہ ملتی ہے - برانڈی
بہت پیتی ہے - لڑاکا ہے - سوتے مین زور سے خراٹے لیتی ہے - برے
خواب دیکھتی ہے اور چلاتی ہے کہ اسکو مار ڈالو - یہ بہت خراب آدمی ہے" -
آپ جانتے مثل مشہور ہے - اندھے کو کیا چاہیے - دو آنکھین - اس خیال سے
کہ جب دیگر امور مین اپنے کو انگلستانی مقلد ٹھہرا چکے ہین تو اسمین کیون پسپا ہی
رہنے لگے - علاوہ ازین مدت سے ایسے سہل الوصول طلاق کی فکر بھی تھی
اینجانب بھی بلا لحاظ کسی واقعی سبب کے محض ان مہذب عذرات کی تقلید
مین اپنی گھر والی کی بیوقوفی - ایشیائی جہالت - اور دقیانوسی تعصب وغیرہ
وغیرہ سے دق ہو کر جناب مولوی - قاضی - مفتی اودھ پنچ خان صاحب بہادر کی
عدالت مین حسب ذیل ضروری بلکہ اشد ضروری عذرات پیش کر کے خواہ مخواہ
اوس سے طلاق کی ٹھہراتے ہین - عذرات یہ ہین -
بی بی ہمسائے سے باتین بہت کم کرتی ہے - چہرے پر غازہ ذرا نہین ملتی
کہتی ہے کہ مین تو خود ہی حسین ہون - بناوٹ کی حاجت نہین - برانڈی
بالکل نہین پیتی - بلکہ اوسکی بوتل بھی نہین چھوتی - اسلیے کہ ناقص العقل
ہے ہر قسم کی شراب کو حرام مطلق سمجھتی ہے - لڑائی کے نام سے بھی واقف
نہین - یہانتک کہ ضرورت کے وقت بھی نہین جھگڑتی - سوتے مین

مذبذب

گلیڈسٹن۔ "کام تو سپرد کیجیے وہ انتظام کیا ہو کہ آپ بھی یاد کریں"
انگلینڈ — "یاد ہے"

ذرا خراٹے نہین لیتی مُردون کی طرح سے خاموش پڑی رہتی۔ خواب عمدہ دیکھتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ کہتی ہے کہ اسے ہرگز نہ مارو۔ یہ تو بہت خوب شخص ہے۔ ان نقائص کے علاوہ یہ عیوب بھی ہین۔

بی بی ہر وقت مکان کی چہار دیواری مین۔ پردے کے اندر بیٹھی رہتی ہے دروازے کے باہر قدم نہین رکھتی۔ کسی جلسے۔ میٹنگ۔ ہال مین تماشا دیکھنے۔ ہمارے ساتھ بھی نہین جاتی۔ نہ کسی دوست کی کمر تھام کر ناچتی۔ ہوا خوری کے لیئے ٹمٹم کی سواری پر ہمارے ہمراہ نہین ہوتی۔ کسی عزیز۔ قریب کے ہان آنے جانے کے لیے پالکی نالکی۔ میانہ ڈولہ مانگتی ہے۔ جنگلے پر کوئی دوست ہمسے ملنے آتا ہے تو اوسکی آواز سنکے وحشی کی طرح منہ چھپا کر کوٹھری مین گھس جاتی ہے۔ کہنے پر بھی اوسکی پیشوائی نہین کرتی۔ ہاتھ نہین ملاتی۔ بوسہ نہین دیتی۔ جس سے ہمارے دوست کی دلشکنی ہوتی ہے گون نہین پہنتی۔ سایئے کے سایئے سے بھی نفرت کرتی ہے۔ بوٹ پہنتی ہی نہین۔ کہتی ہے کہ اس سے مین گر پڑتی ہون۔ سر سے دوپٹہ اوڑھتی ہے بڑے بڑے پائچون کے پائجامے پہنکر گھر بھر بہار دیتی ہے۔ سر مین چنبیلی وغیرہ کے تیل۔ چوٹی مین موباف ڈالتی ہے۔ آنکھون مین سرمہ۔ لبون پر مسی کی دھڑی جماتی ہے۔ پان کھاتی ہے اور عطر لگا کر دماغ پراگندہ مکان گندہ کرتی ہے۔ ہاتھ پانون مین مہندی ملتی ہے۔ افشان چنتی ہے پیشانی پر ٹکلی۔ اور مانگ مین کوئی سرخ چیز کیوڑی کی سی لگاتی ہے۔ جھک مارا کرتی ہے کہ یہ آرایشین حسن خدا داد مین سونے مین سوہاگے کا اثر پیدا کر دیتی ہین۔ نزاکت سے چھوٹا سا پورٹ منٹو اوٹھانے کے لیئے بھی ماما کو بلایا کرتی ہے۔ ناک۔ کان۔ ہاتھ پانون مین انواع اقسام کے متعدد زیورات پہنکر گھر مین قیدیون کی طرح دن کو چھما چھم کرتی ہے اور شب کو نیند اوڑ چھو کر دیتی ہے۔ صابون سے منہ ہاتھ نہین دھوتی۔ ہر روز غسل نہین کرتی نیب کی ٹہنی کی مسواک کرتی ہے۔ کاغذ کے بدلے پانی سے آبدست لیتی ہے۔ کمرے کمرے وہار نہین لگاتی۔ میز و کرسی پر۔ چھری کانٹے سے کھانا نہین کھاتی۔ ڈرتی ہے کہ کہین چمچہ حلق مین نہ چلا جائے۔ ٹوسٹ کیک۔ چاپ کے عوض پراٹے۔ شیرمال۔ باقرخانی وغیرہ ثقیل چیزین کھانا پسند کرتی ہے۔ لیمونیڈ۔ سوڈا واٹر۔ ٹانک نہین پیتی۔ بکتی ہے کہ ایسے چھجے متلی ہوتی ہے۔ دست آتے ہین پیچش ہو جاتی ہے۔ ادنے درجے کے کام۔ مثل ہنڈیا چلانے۔ کھانا نکالنے۔ ڈلی کاٹنے پان بنانے سینے پرونے۔ بچّون کو دودھ پلانے۔ نہلانے دھلانے کے خود ہی کیا کرتی ہے۔ دایہ سے کام نہین لیتی۔ میم صاحب کہنے سے سخت ناراض ہوتی ہے۔ مہذب اُردو "ہم اور تم" بولنا جانتی ہی نہین ہماری انگریزی تقلید پر ناک بھون چڑھائے رہتی ہے۔ اور ہمیشہ نکوہش کیا کرتی ہے۔ ہارمونیم نہین بجاتی۔ ڈھولک۔ ڈھول لیکر ایشیائی گیت گایا کرتی ہے۔ سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ ہر سال دو پھول سے بچے جنا کرتی ہے۔ جس سے اینجانب کے پورے مہذب مشہور ہونے مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے۔ پس نظر بہ نقائص بالا مابدولت اپنی زوجہ سراپا وحشیہ سے الگ ہونا چاہتے ہین۔ اُمید ہے کہ جلد تر حکم علحدگی عدالت سے صادر فرمایا جائے۔

الراقــــــــــم

خواستگار طلاق۔ ایک نیم مہذب مشہور آفاق

بقــــــــــلم

شوخ ظریف

خبرون کا ست

یعنے

چیان ریزر پوٹلیا

بحضور ظرافت گنجور اسٹر ایسٹر امر مسٹر منشی اودھ پنچ خانصاحب بہادر مذاق جنگ اول ام تہذیب ظرافت فتکم

جناب عالی

بعد این آن وطنین جان وغنین عمان کے بگوش کان (اپنے کبھی کبھی کے نامہ نگار کیطرف) متوجہ ہو جیئے۔ اور اس تھی تھی سی دنیا کو چشم آنکھ ملاحظہ فرمایئے۔ سنیئے حضرت۔

پہلی خبر تو یہ ہے۔ بی گرمی خانم اپنا ڈیرہ لادگئین کیا دن جیا ہو بھی گیا ابا بھی ہو گئی۔ وہان ماشس کا کتن باجرا کٹ گیا مگر غلے مین مطلق ارزانی نہوئی۔ شربتی۔ ململ۔ سجا بدانی کا ٹھا ٹھدہ لد گیا۔ کشمیرہ باتات اغیرہ وغیرہ ہر شخص ڈھونڈھنے لگا۔

دوسری خبر۔ جاڑے خانصاحب تشریف کا ٹوکرا سر پر رکھے ہوئے آدھمکے۔ عوارض مین بسبب امتزاج الفصلین کے خوب ترقی ہوئی۔ مزید ارشکار کی فصل آگئی۔

تیسری خبر۔ بی گرمی خانم کی نواسے ہیضہ خانصاحب بہادر وبا الملک اس دھوم دھام سے ضلع بارہ بنکی مین دورہ کر رہے ہین کہ بایدو شاید اکثر بیچارے جولاہے بھائی (جنکے مزاج مین تانہ تہاری بہت تھی) اس کارگاہ عالم کو ہیچ ودیوچ سمجھکر کوچ کر گئی۔ کوئی کہتا ہے نہین زبردستی کمر گئی کیونکہ شاید فرشتون کے لباس بالکل بوسیدہ ہو گئے ہین۔ اب نئے کپڑے بُنے جائینگے اور جنوری شروع سال کو نئی وردی ملیگی۔ چونکہ وردی ہندوستانی بالون پر مزیب نہوگی اسوجہ سے اوستاد اوستاد نائی (جو انگریزی فیشن کے بال بہت عمدہ کاٹتے تھے) طلب کی گئی ہین۔ ہم کہتے ہین (نہین) بلکہ کہین لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکے ختنہ کی تقریب مین یہ سب بلائی گئی ہین۔ میرے قول کی موئد ایک دلیل یہی ہے کہ ایک

مضامین غیر

نصیحت ہے ہمارا کام اچھی طرح سمجھانا
جو اسپر بھی بُرا مانو تو مانو اپنا سر کھانا

بقیہ نمبر ۲۰ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۱ء

صفحہ ۔ سطر ۱۰ ۔ خونِ جگر آیا چشم نم میں
سب بھر گئے گرد جام جم میں

اب تو ہنستے ہنستے پیٹ پھول گیا۔ واہ ری روشنی۔ خونِ جگر تو بیلا وجہ بغیر چشم نم بن آیا اور گرد جام جم مین جم گئی۔ مطلب تو ہم سے خفا ہے سے چولھے بھاڑ مین۔ جام جم ابھی تک آپ جانتے بھی نہین کہ کیا بلا ہے بہر نوع یہ بھی سہی کہ جام جم ایک ولایتی گلاس تھا تو کچھ خیال تو فرمایئے کہ خونِ جگر سے اور گرد جام جم سے کیا علاقہ۔ آپنے نواب تک بندی کو بھی سلام کیا یہ مثنوی تاریخ انتقال کیا گھوڑ دوڑ کا میدان ہے ادھر سے پٹ چلے جاتے ہین اور ادھر بگٹٹ مٹیان پھنداتے ہین۔ وہ بھی ایک حلقہ چکر محدود مقام تو ہوتا ہے یہ تو ناحد ود شیطان کی آنت جسکا اور چھور نہین خالی تفریح طبع ہے تو اور کسی طرف توجہ فرمایا کیجیے کیا یہی کمبخت بدنصیب شاعری ہی کی ٹہیان اکھاڑنا فرض ہے۔

لا۔ سطر نثر مسجع ۔ ملاحظہ طلب۔

صفحہ ۔ سطر ۱۲ ۔ افسوس سراج دولت و جاہ
آب در تاج صولت و جاہ

لیجیے صاحب۔ دیباچہ تمام ہوا۔ یہان سے اصل مطلب کا لگا لگا۔ یہ مثنوی یا مرثیہ یا تاریخ خاص نواب سراج الدولہ تخلص بہ جنون مرحوم کے وفات کی ہے اور نیز کیفیت خاندان و نوابی کی شان اور تمام زندگی کے حالات بڑی تحقیق اور کوشش سے نظم فرمانے کا قصد ہے پہلی بسم اللہ نام نامی کس خوبصورتی سے نکالا گیا ہے لیکن ہان ذو قافیتین ہونے مین ہرکہ شک آرد کافر ہیم سینی گردد شعر تو اسکے بعد کے لائق صد ہزار تعریف ہین

صفحہ ۔ سطر ۱۳ ۔ نام آور طرح خوش کلامی ٭ سرو چمن خجستہ کامی

کیون نہو۔ الفاظ کی نشست تو کچھ ملا جامی کی نظم سے کم نہین۔ بس اتنا فرق ہے کہ ابھی اس نظم مین معنی کا خلعت نہین پہنایا گیا آپکی ہی کسر ہے وہ بھی انشاء اللہ رفتہ رفتہ مشق سے نکل جائے گی۔

معنے لفظی کیا ہوئے کہ خوش کلامی کی طرح کے نام آور اور خجستہ کامی کے چمن کے سرو۔ واہ وا صاحب یون ہین سب کہتے ہین۔

صفحہ ۔ سطر ۱۴ ۔ جمشید ریاست و متانت ٭ خورشید سلاست و ذہانت

ٹھیک ہے۔ ریاست و متانت کے جمشید اور ذہانت و سلاست کے خورشید۔ اسمین کچھ ملک اقلیم مسند۔ تخت۔ منزل۔ برج۔ فلک وغیرہ کی ضرورت ہی نہین جس چیز کا جی چاہا خورشید بنایا اور جسطرح چاہا جمشید کہدیا۔ اتنا ضرور عرض کرونگا۔ یہ میان جمشید و خورشید کسی نواب کے متبنّی یا خواص خاص ہونگے یا وہی دو نو بھائی سوزخوان سا کن جھنوائی ٹولہ ایسی ترکیب و بندش سے جمشید بادشاہ و خورشید فلک بارگاہ تو قیاس ہی نہین کیے جاسکتے یہ تو اسی طرح سے صحیح خیال کیے جاسکتے۔ جب خورشید آسمان ذہانت یا جمشید مسند متانت نظم ہوتا۔

صفحہ ۔ سطر ۱۵ ۔ داماد وزیر نام روشن ٭ فرخندہ سیر چراغ گلشن

پہلے صاحب چھٹی ہوئی۔ مصرعہ اول کے حاشیے نے تو رہی سہی قلعی کھولدی۔ یہ تو کھلی کھلی توہین ہوئی نام روشن کا حاشیہ تحریر فرمایا گیا ہے۔ لہ نواب روشن الدولہ بہادر وزیر شاہ اودھ۔ جناب من ایسی تقریر اور اس قسم کی تحریر سے قسم کھاتا ہون کہ انشاء اللہ کبھی اسجانب توجہ نہ کیجایئگی۔ اب تو بگڑی اٹک گئی جو کچھ ہوا سو ہوا آئندہ سے تو بہ۔ یہ بھی فقط اس خیال سے اتنی ہتک کھٹک گوارا کی کہ جو حضرات اس ملک کے رہنے والے نہین اور یہان کے شعرا کو مستند سمجھتے ہین وہ جب یہ نظم ملاحظہ کرینگے تو کیا کہین گے۔ اور کہنا سننا کیا ہنین گے قہقہے اڑا ئین گے۔ اصل حال سوا یہان والون کے اور کوئی کم معلوم ہو سکتا ہے۔ بھلا آپ مین ناظرین کو قسم دلاکے کہتا ہون کہ اگر کوئی شخص اس امر سے واقف ہو کہ نواب صاحب بہادر روشن الدولہ بہادر کے داماد تھے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ وزیر نام روشن سے مراد روشن الدولہ ہے خالی میان روشن سمجھے گا۔ پھر یہ مدح ہوئی کہ قدح۔ دوسرے مصرع مین فرخندہ سیر چراغ گلشن کے کیا معنے ہوئے اور یہان گلشن و فرخندہ کا کیا کام کیسے الفاظ بے ربط و مہمل ہین واللہ دل گھبرایا جاتا ہے ارے غصے کے یہ بھی لکھنا رہ گیا کہ دیکھیے داماد کی اضافت نے دوبارہ تکرار آئی ڈبل ہو گئی

صفحہ ۔ سطر ۱۶ ۔ منسوب آخری خلد منزل ٭ وہ شاہ جہان وہ شاہ عادل

سطر ۱۷ ۔ سلطان نصیر دین حیدر ٭ اوس دور مین یہ ہوئے دلاور

سطر ۱۸ ۔ مختار بدہر و محترم بھی ٭ اعزاز کے ساتھ منتظم بھی

سطر ۱۹ ۔ آغاز شباب غور ہر دم ٭ انجام کی فکر تھی قدم

الحمد للہ علی احسانہ صفحہ تمام کر اعتراضات ناتمام بلکہ جو منبرا معاملہ ہے۔ کیون قبلہ یہ بھی طریقہ ہے کہ جو قرابت داریان جس قسم کی ہون اسکا ذکر بلکہ اعلان لازم و ملزوم۔ یہ کوئی ضروری امر نہین بشرفا مین یہ بات نہایت معیوب سمجھی جاتی ہے۔ اور بے بھی پھر بادشاہون کے یہان تو اور بھی۔ کیونکہ وہان کچھ شرافت۔ نجابت۔ ہمرنگی کا تو خیال ہوتا نہین۔ جیسے بی حیا ہے وہی سہاگن کہانے کا معاملہ زیادہ

ان مقدمات کی صراحت میاں شیفتہ کی تھی بادشاہوں میں اگر رتبہ ہے تو
اولاد کا نہ ازواج کے قرابت داروں کا۔ یہ نواب سراج الدولہ بہادر ایسے
خاندانی بقول آپ کے کیا سارے شہر کے ان کے آبا و اجداد کیسے کیسے
عہدوں و رتبوں پر ممتاز رہے ہیں اور کی دلاوری کیا خصوصیت رکھتی تھی
یہاں دو دلالی یہ اگر نہ بھی ہوتی تو کوئی انھیں اوس مرتبے سے کم بھی
نہ تصور کرتا جو مخاطب ہونے کے بعد تھا دنیا میں شرافت خاندانی ہی ایسی
چیز ہے نہ مٹائے سے مٹتی ہے نہ بڑھائے سے بڑھتی اور جو کھینچ کھانچ کے
تیرے میرے صدقے میں نوابصاحب بنتے اسکا ذکر نہیں (پھر بنے بھی تو جاتے
ہیں) استغفر اللہ۔ ایک بچہ بھی اسے سمجھ سکتا ہے کہ بادشاہ کا سالہ ہونا
کوئی ایسی فخر کی بات نہیں۔ اور بخدا خاص نواب مرحوم کے لیے تو ذرا بھی
نہ تھا بلکہ جسطرح یہ معاملہ واقع ہوا اسے جاننے والے خوب جانتے ہیں اہل خاندان
ہرگز اس بات پر رضامند نہ تھے اور بڑے دباؤ دھمکیوں ڈراوں سے یہ
شادی ہوئی رشتہ ہوا واقعہ ہے کیونکہ ہماری پیدائش بھی نہوئی تھی
بہر نوع ان باتوں سے ہمیں کیا سروکار اور نہ کچھ اس سے بحث ہے لیکن
اتنا پھر کہینگے کہ دربار سے نواب مرحوم ان باتوں سے کبھی خوش نہوں گے
ورنہ اپنا فخر سمجھیں گے ضرور آزردہ ہونگے چاہے ظاہر نہ کریں۔ سب باتوں پر
طرہ۔ عورات کے نام کا ظاہر کرنا (چاہے کنایۃً اشارۃً ہو) کس تہذیب میں
جائز ہے نہیں تو ممتاز بدہر چہ معنی دارد۔ شکر ہے خدا آپ کی دوستی سے
بھی محفوظ رکھے۔ آپ کی تعریف سے بھی بچائے۔ آپکی تعریف ہزار دشمنوں سے
بدتر ہے۔ اسکے سوا ترکیب۔ بندش۔ ربط۔ الفاظ۔ حسن معانی۔ آغاز شباب
عور ہر دم سے ظاہر ہے۔ انجام کی فکر کچھ انھیں کو نہ تھی کل جہان کو ہوتی ہے
منتظم ہونا اور انجام کی فکر رکھنا آپ نے جن معنوں پر ارشاد فرمایا ہے اُسے
ہم جانتے ہیں یا آپکا دل۔ یہ بھی کوئی ایسی لائق بیان بات نہ تھی۔

صفحہ ۲ سطر ۱۔ ؎ تھا نام پدر باسم باقر + موسوم حسین عبد طاہر
واہ وا صاحب واہ وا۔ موسوم حسین کی بھی ایک ہوئی اور ایسے معزز
حضرات کے نام اسی طرح لینا چاہیے۔ با این ہمہ کہ دوسرے شعر میں

سطر ۲۔ ؎ ہیں آخر نام میں علی خان + ممدوح تھے یہ محتشم دوچندان
اوس مبتدا کی خبر نکلی ہے لیکن وہ بھی کس خوبصورتی کے ساتھ نواب
یا جناب یا مرحوم یا مغفور سب تذرا للہ۔ اور محتشم دوچندان تو خاص الماس
تراشش ہزار پہل کا نگینہ ہے کہ سو دو سو قدم کے فاصلے سے چمک رہا ہے
اب یہ نیاز مند گھبرا گیا عبارت کے طومار سے طول ہوا جاتا ہے۔ لہذا دو حرفی
چلتے ہوئے جملے مختصر کیے جائینگے۔

صفحہ ۲ سطر ۳۔ ؎ دونو تھے بہادر اور جبار + ناظم رہے صوبہ دار سرکار
صوبہ دار سرکار ناظم کی صفت ہو سکتی ہے نہ ان دونو بہادر و جبار کی

صفحہ ۲ سطر ۴ ؎ با وضع قدیم خاندانی + جوہر بالذات اصفہانی
اور سنیئے یہ کن صاحب کا حال کہا جاتا ہے۔ وضع قدیم خاندانی کی تصریح چاہیے
اصفہانی کے لیے جوہر کیا خوب۔

صفحہ ۲ سطر ۵۔ ؎ ہم سلسلہ حسن رضا خان + مرزا جعفر سے تا بہ ایران
اول تو اسکے معنے آپ کے ذہنی ہونگے۔ دوسرے فخر کیا ہوا اگر حسن رضا خان
کے ہم سلسلہ تھے یہ خود نامی معزز شخص تھے بقول آپ کے۔ تیسرے۔ یہ تاریخ
نواب مرحوم کے انتقال کی ہے یا سارے شہر کا پشت نامہ۔

صفحہ ۲ سطر ۶۔ ؎ معصومہ قم کی خاک پا تھی + قمری صنوبر رضا تھی
معاذ اللہ نام مبارک امام کس ادب سے نظم ہوا ہے۔ دوسرے صنوبر رضا
بلا تشبیہ کیا جناب معصومہ قم سے مراد لی ہے۔ اسکے نکات سمجھ لیجیے۔

صفحہ ۲ سطر ۷۔ ؎ ایک ایک قمر و دار و دولت + ہر اک گہر سخا و صولت
اول تو بے معنے دوسرے ناموزون۔ ان سہو کاتب کہدیجیے تو بن جائے۔
ایک ایک کو اک اک بنائیے گا۔ مگر اب کچھ بنائے نہیں بنتا۔ تاریخ کہکے
نواب نے غضب میں جان ڈالی۔

صفحہ ۲ سطر ۸ ؎ اظہار وفا میں برق ہر ایک + دریائے ولا میں غرق سر تا
وزیر نام روشن کی طرح اسکا بھی حاشیہ لکھیے سمجھ میں نہیں آتا یہ فالی کا
ذکر کہاں تھا کہ وفا کا اظہار ہوا۔ اور ولا کسکی جسکے دریا میں غوطے لگاتے تھے

صفحہ ۲ سطر ۹۔ ؎ جد اعلے تھے سب کے نمی + خاک قدم نبی امی +
سب کون۔ ذکر تو انھیں نوابصاحب کا چاہیے۔ اگر ان سب خاندانوں سے
مراد ہے کہ مرزا جعفر صاحب و مرزا حسن رضا خانصاحب تو آج یہ معلوم ہوا
کہ یہ سب بزرگوار سادات تھے اور خاک قدم نبی امی کون مسلمان نہیں ہے
انکی کیا خصوصیت۔

صفحہ ۲ سطر ۱۰۔ ؎ سب خیر میں محسن زمان تھے + فخر شیراز و اصفہان تھے
اول محسن زمان کوئی نام ہے یا زمانے بھر کے محسن۔ اگر یہ ہے تو غلط بلکہ
اغلط زمانے بھر کا محسن تو سلطان ہفت کشور بھی نہیں ہو سکتا۔ دوسرے
اگر اشارہ مرزا محسن صاحب مرحوم جناب کے دادا صاحب سے مراد ہے تو حاشیہ
چڑھانا تھا موافق قاعدہ مرقومہ بالا۔ داماد وزیر نام روشن سے۔ مراد
روشن الدولہ بہادر۔ فخر شیراز و اصفہان بھی ہر شخص وہاں کا رہنے والا ہو
نہیں سکتا۔ یوں ہوا یہاں کی امارت و مرتبے کے نہ وہاں کوئی بادشاہ
تھے نہ مشتہد نہ شاعر۔

صفحہ ۲ سطر ۱۱۔ ؎ قائم سب دین جعفری پر + ہم سب کا خمیر حب حیدر
اول۔ سب سب کی تکرار خلاف فصاحت۔ دوسرے خمیر حب حیدر میں غلط
بلکہ خمیر میں حب حیدر چاہیے۔ تیسرے دین جعفری آج تک سنتے نہیں سنا
ہوتا ہوگا۔ شاید جعفری سے مراد حضرات امام جعفر صادق ہونگے۔ تو اب ہفتاد
و دو ملت میں ہشتاد و چہار ملت پڑھانا چاہیے۔ کیونکہ بارھوں معصوم
کے دین بلا تشبیہ علحدہ علحدہ ہونا چاہیں۔ لیکن نہیں اینجانب بھی تو

دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند

لال بجھکڑ سے کچھ کم نہیں ہیں یہ پہیلی بھی بوجھ لی - یہ جو اس صفحہ میں
اشعار مرقومہ بالا میں تشبیہ اٹھائی گئی تھی اوسکی توجیہ کی آپ نے بڑی
مطلب تو دخل در معقولات کر کے خود بدولت کو بھی اون سب صاحبون کے
سلسلے میں داخل ہونے سے تھا - آخر ہم سب کا تفرقہ حیدر سے نکل آیا پھر
پانچوین سوارین داخل ہونے کی شکل کیا غلط ہے - کیون قبلہ یہان عربیت
کی کیا ضرورت تھی - یہ وہی اختر جہان کی لوح والی تحریر تھی جو آپ نے
بھی آپ نے بہ نیرۂ حسن رضا خان تحریر فرمایا تھا - مہربانی فرما کے اپنی
قرابت بتا دیجیے -

صفحہ ۹ سطر ۱۲ سے خود لائے تھے خسرو ہمایون + تھا ... ذرا فرق
اول تو خسرو ہمایون کے لائے تھے دوسرے ہمایون کے وقت میں تو
جیسا تھا وہ تاریخ سے ظاہر ہے -

صفحہ ۹ سطر ۱۳ سے یہ داد دیں مراد آباد + ہر ایک تھا یہاں مراد آباد +
کیون قبلہ دوسرا مصرع ٹیڑھا ہوا جاتا ہے اور پہلے مصرع میں یہ داد دیں
مراد آباد کو ان خسرو ہمایون تھا -

صفحہ ۹ سطر ۱۴ سے مانگی مراد سب نے ملی + تھے حاکم سرحد بریلی +
مانگین یہ مصرع تو کسی کمبخت کی سمجھ میں آیا ہو سمجھائیے مانگی مراد کیا حاکم بریلی
اور بریلی کی سرحد کے حاکم چہ معنی دارد - کل بریلی کے حاکم تھے یا سرحد کے -

صفحہ ۹ سطر ۱۵ سے تھے دورہ آصفی کے افسر + قبضہ میں تھا صوبہ بیتھر +
دورہ آصفی کے غلط دور آصفی میں ہے -

صفحہ ۹ سطر ۱۶ سے ہموزن تھے اُنکے دادا نانا + دونو تھے بڑے عقیل و دانا +
توبہ خدا - ہموزن کی بھی اچھی ہوئی - یہ شعر تو یہ کی خرابی ہے - یا یہ مطلب ہو
کہ ہم جثہ تھے - اگر یہ موٹے تھے تو وہ بھی اور یہ دبلے تھے تو وہ بھی دبلے تھے -

صفحہ ۹ سطر ۱۷ سے شاہین وقار کے دو بازو + ہم پلہ تھے جس طرح ترازو +
ان صاحب ترازو سے ہموزن کا مطلب کھلا بیشک خطا ہوئی معاف کیجیے گا
لیکن شاہین وقار کون چڑیا ہے - اور ترازو کی طرح ہم پلہ ہوئے تو کیا
بڑی صفت ہوئی - عجب ذلیل رکیک تشبیہ دی ہے + (باقی پھر)

راقم
ستم ظریف

پامیر کا جھگڑا

نووی ورمیا (مشہور نیم سرکاری روسی اخبار) لکھتا ہے کہ اگر انگلستان
کو جنگ منظور نہیں ہے تو پامیر کے معاملے میں دست اندازی اور مداخلت سے
بچنا چاہیے جہان اوسکو اوسوقت تک مقابلہ کرنا پڑے گا کہ اوسکے دعاوی
بزور شمشیر ثابت نہون یہ چوری اور سرزوری - آپ تو ہندوستان کے
دروازے پر ڈٹے ہوئے ہیں زنجیر کھٹکھٹا رہے ہیں - اور دوسرون کو نصیحت
کر رہے ہیں کہ آپ صلح کل بنے رہیں - پھر صرف نصیحت پر حیرت نہیں ہے
دھمکاتے بھی ہیں کہ اگر تمنے اپنے گھر کا بندوبست کیا تو ہم لڑ پڑینگے -
بہت اچھا آئیے لڑیے سو کمی یہان فوج و حشمت کی تو کب ہے +
تھا - اپر ہمین پاس ادب ہے +
کچھ ہم آپکے وکیل نہیں ہیں آپ سے کہدیتے ہیں - آخر ... دوسرے
پر دیا ہے ... دعوت و ہیبت کرنا ارباب تہذیب کا کام نہیں ہے
آسمان ... ہوتی ہے آسمان ...
ہیں اُسکے سطح پر ... ہوئی ہے
اپنی حصہ ... جیسے اپنی اجنبی دیوار پر ... - تیر پھینکا
چپ ہو تم کو ... تاک بک بتائی ... تم دخل نہ دیا اور یہ
باتین بنانا ... نامردون کا کام نہیں ہے ...
داری نامردی ... کیا ... +
بہت اچھا آپ کے لشکر دیکھیے بھاگتے ہیں - ... خاموش قدم آگے
نہ بڑھانا ورنہ اچھا نہوگا - قدم نہ بڑھائینگے - اگر ہم تو اسی جگہہ کھڑے ہیں
جہان قدم جم گیا وہی اپنی جگہہ ہو گئی +

راقم
سمان

حضور وایسرائے بہادر بھوپال میں

(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

بھوپال
۲۱ - نومبر ۱۸۹۱ء

جناب من -
۲۰ - نومبر شام کے چھ بجے حضور گورنر جنرل بہادر مع اسٹاف داخل
دارالاقبال بھوپال ہوئے جملہ اراکین و عمائد ریاست مع پولٹیکل ایجنٹ و
مدارالمہام ریاست و حضور بیگم صاحبہ اسٹیشن پر پیشوائی کو موجود تھے - اسٹیشن
نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا - ایک خاص کمرے میں (جسمین پردہ
تھا) حضور سرکار عالیہ مع تعلق پوش جلوہ فرما تھیں - وایسرائے بہادر کی ٹرین
کے پہونچتے ہی ۳۱ ضرب توپ کی سلامی دی گئی اور فوج میں ہر چہار
طرف سے "ایرفوا ایسلوا" کا نعرہ بلند ہوا - حضور وایسرائے بہادر ٹرین سے
اُترتے ہی مع لیڈی صاحبہ بیگم صاحبہ کے کمرے میں گئے - وہان شیک ہینڈ
ہونے کے بعد ادائے شکریہ جانبین سے ہوا - اس موقع پر سرکار عالیہ کے چند
خاص اعزا موجود تھے جنکو سرکار عالیہ نے وایسرائے بہادر سے ملایا - بعد اسکے
حضور وایسرائے بہادر نے سرکار عالیہ سے لیڈی لینسڈون صاحبہ کو ملایا -
وہان سے باہر نکل کر حضور وایسرائے پولٹیکل ایجنٹ سے ملے - جنھون نے
اول مدارالمہام ریاست اور بعد ازان جملہ اراکین ریاست کو انٹروڈیوس
کیا - ان لوگون سے معمولی گفتگو ہوئی بعد اسکے سب لوگ لال کوٹھی کو

رجو حضور گورنر جنرل بہادر کے قیام کے واسطے آراستہ کی گئی تھی روانہ ہوئے
اسٹیشن بہت لال ہو گئی تھی۔ وہاں سے کم نہیں۔ راستہ مین روشنی کا نہایت
معقول انتظام کیا گیا تھا اور تمام راہ منور تھی۔ اندر کوٹھی کے قریب
[illegible] سرکار عالیہ و تاج محل [illegible]
گئے تھے۔ اور جناب [illegible] صاحب [illegible] ریاست
حضور والیسرائے بہادر [illegible] لال کوٹھی گئے۔ یہان [illegible]
بیعت [illegible] پرائیویٹ سکرٹری سے بھی ملاقاتین ہوئین اور عطر و
پان تقسیم ہوا

۲۱ نومبر کو لال کوٹھی مین دربار ہوا۔ حضور سرکار عالیہ با نقاب
آئی تھین تمام راستہ مین پھاٹک آراستہ کیے گئے تھے جنپر ویلکم اور
حضور ملک معظم و گورنر جنرل لیڈی ہارڈنگ و حضور بیگم صاحبہ کے لیے
دعائیہ کلمے عمدہ حرفون مین لکھے تھے۔

آج ہی شام کو حضور گورنر جنرل بہادر تاج محل مین سرکار عالیہ کی
بازدید کی ملاقات کو آنے والے تھے اور اسی وقت دعوت بھی تھی۔
اسلیے روشنی اور تکلفات کی کوئی حد نہ تھی سارے شہر مین نہایت عمدہ
بندوبست روشنی کا تھا۔ بازار کا پھاٹک اگرچہ چوبی اور کاغذ کے تھے
مگر کمال صناعی سے بنے تھے اور نہایت خوش قطع تھے بلند ویسے کہ ان
پھاٹکون مین بہت کچھ صرف ہوا ہے۔ چونکہ والیسرائے بہادر شہر کی سیر
بھی فرمانے والے تھے اور پھرتے پھراتے [illegible] تھے اسلیے ہر گلی
کوچہ منور کیا گیا تھا۔ شہر بھر مین عالم چراغان نظر آتا تھا۔

دربار ہال کی آرائش مین تمام سامان نہایت بیش قیمت اور اعلے درجے
کا تھا جو چیز تھی نایاب تھی۔ فرش ہابر بڑے اونی قالینون کا تھا اور
اندر کارچوبی۔ ہزارون نایاب چیزون سے ہال بھرا ہوا تھا اور آراستگی
بہت ہی خوش اسلوبی اور قرینے سے کی گئی تھی بیچ کا گول میز ایک ڈال
شیشے کا تھا اوپر کا تختہ آئینہ دار تھا جسکا قطر ڈھائی گز سے کم نہ تھا اور
شیشے کی دبازت آٹھ انگل کی۔ آٹھ بجے کے قریب حضور والیسرائے بہادر
رونق افروز تاج محل ہوئے۔ چونکہ سرکار عالیہ برقع پوش تشریف لائی ہوئی
تھین اسلیے مخصوص لوگ مدعو کیے گئے تھے جنکی تعداد پندرہ سے زیادہ نہ تھی
حضور سرکار عالیہ والیسرائے بہادر اور لیڈی ہارڈنگ کے درمیان بیٹھین اور
دیگر مہمان گرد و پیش تھے۔

اول سرکار عالیہ نے حضور قیصرہ ہند و گورنر جنرل بہادر و لیڈی صاحبہ کے
جام ہائے صحت پروپوز کیے اور نہایت گرمجوشی و مسرت کے ساتھ نوش
کیے گئے۔ بعد اسکے سرکار عالیہ نے اردو مین اسپیچ نہایت بلند
آواز اور بہت ہی صفائی سے دی اسپیچ مین بہت کچھ اظہار مسرت ایسے عالیشان
مہمانون کی خیر مقدم پر۔ اور تاج کی اطاعت و وفاداری کا تذکرہ تھا۔

اسپیچ کا ترجمہ پولٹیکل ایجنٹ نے زبان انگریزی کیا۔ اسکے بعد حضور والیسرائے
بہادر نے اسپیچ دی جسمین سرکار عالیہ کا شکریہ مہمانداری اور ان کے
خیالات خیرخواہی و وفاداری کا اعتراف کیا گیا تھا۔ بعد اسکے حضور ویسرائے
نے سرکار عالیہ کا جام صحت پروپوز کیا۔ اور وہ بھی اوسی طرح جوش مسرت
کے ساتھ نوش کیا گیا۔ اس موقع پر حضور والیسرائے نے معمولی نذر جو ہر ایک
والی ریاست والیسرائے بہادر کے پیشکش کرتا ہے ہمیشہ کے لیے معاف فرمائی
یہان سے اٹھ کے حضور والیسرائے بہادر نے آتشبازی ملاحظہ فرمائی۔
آتشبازی بھی بہت ہی اعلے درجے کی اور نہایت بیش قیمت۔ عمدہ تھی۔
باقی حالات آئندہ لکھے جائینگے۔ (راقم)

پس سفید شیخ مین ہے ظلمت فریب
اس تمکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

(بقیہ مطبوعہ ۲۹ - اکتوبر ۱۹۱۱ء)

سین چوتھا
(بیگم و خادمہ)

خادمہ۔ اے لو بیٹی یہ میان صاحب نے تبرک دیا ہے۔ بڑے کامل اولیا
ہین اور تمسے بہت خوش ہین۔ خدا جانے کیا کرامت ہے کہ اٹھنے
کو وہان سے جی ہی نہین چاہتا۔ واہ وا ایسے تو مینے اتنی عمر آئی
پھر پہنچے ہوے لوگ نہین دیکھے۔ بڑے زبردست فقیر ہین۔ ایسے ویسے
ہین نہین۔ کل رات کو تو اوسکو پکڑ بلایا تھا۔ خوب خوب بھنچین
ہوئین۔ کشتی لڑا۔ پھر میان نے اوسکو ٹھیک بنایا۔

بیگم۔ اے ہے۔ بیچارے کو چوٹ آئی ہوگی۔ میرا اسپر بھی دل دکھتا ہے
اونھون نے خواہ مخواہ اپنی جان عذاب مین ڈالی ہے۔ بھلا
آدمی اور جنات کا کیا ساتھ۔

خادمہ۔ یہ نہ کہو بیٹی یہ دل بری بلا ہے۔ مین تو تمھاری طرف سے ہمیشہ
کھٹکے مین رہتی ہون۔ کبھی انگنائی مین اسی مارے کچھ کھانے
پینے نہین دیتی۔ نہانے کو اسی سے منع کرتی رہتی ہون۔ تمھاری
نادانی کی باتین جاتی نہین۔

بیگم۔ (آرسی مین اپنی صورت دیکھ کر) چل چخی۔ تیری ایسی باتین ہوتی
ہین۔ ہان میان صاحب نے کیا کہا۔

خادمہ۔ کہا کیا۔ لو یہ دو تعویذ دیے ہین۔ کہا ہے اسکو تم باندھو۔ اور یہہ
سلطان دولھا کو دو۔ اور ہان مین نگوڑی بھولی جاتی تھی بال
اور ناخون تمھارے مانگے ہین۔ اور کہا ہے سب طرح خاطر جمع رکھیے
کام ہوا جاتا ہے ہم عمل پڑھتے ہین۔ جو کچھ ہوا کرے ہم سے کہہ جایا کرو۔
اور ہان میان صاحب کو گاجر کے حلوے کا شوق ہے اونکا آدمی کہتا تھا
اب تو میرا اعتقاد یہی ہے کہ کام اللہ نے چاہا جلدی ہوگا۔ اور ہان
ایک عمامہ اچھا سا لیکر بھیجو تم جانو اللہ والے لوگ ہین پاس تو

رکھتے نہین اوسیوقت جو کچھ ہوتا ہے دیدیتے ہین - ایک کو
تمام میرے سامنے وقف دیا اور مجھے اب رات کو بلایا ہے -

اکٹ دوسرا

(سین پہلا)

(کمرہ خلوت - شاہ صاحب و خادم)

خادم - امی میان اپنو معاملہ کچھ ٹھیک ہوتا نظر آتا ہے - مگر دیکھو کبھی
دیتے ہین نقدی مال کے سوا اور کسی بات پہ ہت ڈانواں ڈول
نہ کرنا یہان کے لوگ فدا ہین بڑے شریر -

شاہ صاحب - کچھ وا ہی سا ہوا ہے - ہمکو چلا ہے سکھانے - یہ تو ہم بھی
جانتے ہین مگر دل کمبخت قابو مین رہے تو سب کچھ خیال ہے -
اور تجھے یہ بھی معلوم ہے آج کل کے زمانے مین مردون سے وصول
ہی کیا ہوتا ہے - کوئی ہو - ہندو ہو یا مسلمان - اگر کچھ پلے پڑتا ہے
تو انھین عورتون کے ہاتھ سے اور پھر عورتون سے ہر وقت ملنا
اونکی رازداری - اُنکی خاطرداری بے تکلفی - ہر وقت آگ
بارود کا سا معاملہ رہتا ہے اور یار سچ پوچھو تو خالی خولی اعتقاد
مین خاطرخواہ رقم وصول ہونے کا یقین بھی نہین ہوتا - یہ عورتین
روپیہ پیسا - زیور - اسباب - کھانا پانی جب ہی نذر کرتی ہین
جب انکو تن - من - دھن - تج دینے کی تعلیم دیجائے اور تم
سمجھو جبتک پہلے تن سے لگا نہ لگے گا تب تک من کیونکر ہاتھ
آئیگا اور جبتک من ہمارے قابو مین نہوگا کوئی دھن کیون دیگا -
یہ تو زینہ ہے نمبروار چڑھتا ہوتا ہے -

خادم - خیر میان ہم تو جاہل آدمی ہین ہمکو اس سے کیا مطلب جو جی
مین آئے کرو - منع کون کرتا ہے - مگر مطلب یہ ہے کہ ذرا ہاتھ
پاؤن بچائے رہنا - اور ہمکو کیا ہم تو تمھارے ساتھ ہین تم
مزے اوڑاؤگے تو کیا ہمکو وہ آدھیر کیا نہ دلواؤگے -

شاہ صاحب - ارے احمق تو انتظار کس بات کا کرتا ہے تو ہی لگا لگاؤ کے
راستہ صاف کر - اسمین ہمارے مطلب مین بھی آسانی ہوگی -
اب یہ تدبیرین ہمنے شروع کردی ہین -
ناخن جو آئینگے اونکو جلا کر سوداگر کے کھانے کو دینگے اوس سے
دونون مین عداوت پڑ جائے گی اور بالون پر ہم ایک عمل
پڑھینگے اوس سے بال باندھی حاضر ہوگی -

(کوئی زنجیر در کھٹکھٹاتا ہے)

خادم - کون ہے -

آواز - مین ہون رمضان -

شاہ صاحب - کھول دو -

(رمضان آتا ہے)

رمضان - بندگی عرض حضور -

شاہ صاحب - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) تو ہم تو کیا ... ... ہے -

رمضان - حضور بیگم صاحب نے مجھے بھیجا ہے اور آداب تسلیمات عرض
کیا ہے اور کہا ہے مین نے آپ کا نام بہت سنا ہے میرا جی بہت
چاہتا ہے حاضر ہون - اذازت (اجازت) کی منتظر ہون

شاہ صاحب - کون بیگم - کہان رہتی ہین -

رمضان - حضور وہ مولا بیگم - ادھر خواص کی طرف - تیرا یا ... تر
کی طرف آنکا دروازہ ہے - وہان وہ رہتی ہین کچھ اُنکا مطلب ہے

شاہ صاحب - آخر کیا مطلب ہے معلوم تو ہو -

رمضان - حضور مجھے کچھ کہا تو نہین مگر ایک لالہ جی انکے ہان آتے جاتے
تھے اُنھون نے ڈگری کرالی ہے -

ٹھوشاہ - کیا رخصت کرا پاتے کی -

رمضان - نہین صاحب یونہین آتے جاتے تھے - کچھ نکاح نہین ہوا تھا -
بیگم سے روپیہ دست گرداں کرکے تمسک کرا لیا تھا جبتک بنی رہی نہ بولے
اب آج کل ذرا ان بن ہوگئی - لالش (نالش) کردی - اوسپر
ڈگری ہوگئی - اور مکان قرقی پر چڑھے ہین اونکے بکنے کی بات
چیت ہے - سو انکے نیلام کی تاریخ آگئی ہے - وہ سوداگر صاحب
کہتے ہین ہم ابھی آٹھ دن معاملہ نہ کرینگے -

شاہ صاحب - میان یہ کچہری دربار کی باتین ہین ہم تو سمجھتے نہین - جاؤ
اُن سے کہو خدا مین سب طاقت ہے - وہی ہوگا جو تمھارے حق مین
بھلا ہوگا - بھلا کل صبح آٹھ بجے تو سوداگر کے ہان آدمی بھیجنا
دیکھو وہ کیا کہتے ہین -

(رمضان گیا)

شاہ صاحب - یار ٹھوشاہ آج کسی گوّیے کو بلواؤ شام کو گانا سنین -

خادم - اے لو - بدو خان تو کل بھی آئے تھے - تمنے کہا نہین - اب
جس دن آئے اوس دن لو -

شاہ صاحب - نہین یار آج ہی بندوبست ہو -

خادم - یہ ٹیڑھی کھیر ہے - تمھاری بعضی باتین میان ایسی اوٹ پٹانگ
ہوتی ہین کہ آدمی گھن چکر ہو جاتا ہے -

شاہ صاحب - اچھے کسی قوال کو ادھر ادھر سے پکڑ لا - کچھ انکی کمی ہے - تان سین کے بیٹے
کو کون بلاتا ہے - ارے یہی معمولی سا ہو - ایک آدھ چیز معرفت کی گاتا ہو
اور بس -

(باقی آئندہ)

باراقم ارسطو

مضامین غیر

آتھیلو

(بقیہ نمبر — مطبوعہ ۲۶- نومبر ۱۹۱۰ء)

ڈزڈمونا خدا کے لیے جاکر دیکھو تو (ایاگو گیا) ——————
ہو نہ ہو کوئی ملکی معاملہ ہے- یا تو وینس سے کوئی خبر آئی یا
یہین سائپرس مین کوئی خراب بات پیدا ہوئی جس سے اونکی
صاف طبیعت مین میل آگیا- ایسی حالت مین دیکھا ہے کہ غصہ
بڑے بڑون پر ہوتا ہے مگر بیچارے چھوٹون پر اوتارا جاتا ہے- دیکھو نا
ایک انگلی دکھنے پر سارے اعضائے رئیسہ کو تکلیف پہونچتی ہے- پھر
بھی انسان ہین- غذا ہین- مردون سے پورے طور پر حقوق زوجیت
کے برتاو کی امید نہ کرنی چاہیے- ایمیلیا- مجھ پر خدا کی مار کہ مین نے
اپنے پن سے اپنے میان کو بے مہری اور سختی کا ملزم قرار دیا- اب
معلوم ہوا کہ میرے دل نے جھوٹی گواہی دی اور مین نے اونپر غلط
الزام لگایا-

ایمیلیا- خدا کرے کوئی ملکی معاملہ ہی ہو جیسا آپ کا خیال ہے- دور از خیال
آپ کی نسبت کچھ بدگمانی یا وہم نہو-

ڈزڈمونا- ہائے رے پھوٹے نصیب! مین نے تو کوئی کام ایسا نہین کیا-

ایمیلیا- مگر وہم کی دوا نہین- شک کی وجہ نہین ڈھونڈھی جاتی-
لوگ اسی لیے مشکوک ہوتے ہین کہ بس اونکو شک ہے- یہ کمبخت بلا
آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہے-

ڈزڈمونا- یا خدا- میرے پیارے شوہر کو اس بلا سے بچانا-

ایمیلیا- آمین! آمین!-

ڈزڈمونا- مین جاتی ہون اون سے ملون گی- کیشیو تم یہین ٹہلو-
اگر وہ سیدھے ہوئے تو مین پھر ایک مرتبہ تمھارے لیے زور لگاؤنگی-

کیشیو- حضور کی بندہ نوازی-

(ڈزڈمونا اور ایمیلیا گئے)

(بنیکا آئی)

بنیکا- کیشیو- تسلیم عرض ہے-

کیشیو- آج گھر سے کہان آنکلین- کہو پیاری بنیکا مزاج تو اچھا ہے-
خدا جانتا ہے مین یہی سوچ رہا تھا کہ تمھارے پاس چلون-

بنیکا- مین خود تمھارے گھر جاتی تھی- اللہ اللہ- ہفتے کا ہفتہ گذر گیا-
سات دن سات راتین- آٹھ پہر اور آٹھ گھنٹے بیت گئے اور
پہر بھر کی گھڑیان- پہاڑ- کاٹے نہین کٹتین- گھڑیان گنتے گنتے
جی پریشان ہو گیا-

کیشیو- پیاری بنیکا- معاف کرنا مین مصیبت مین پھنسا ہون- فرصت کے
وقت اس غیر حاضری کا بدلا کر دونگا پیاری بنیکا (ڈزڈمونا کا رومال
دے کر) ایک ایسا ہی رومال مجھے کاڑھ دو-

بنیکا- کیشیو- یہ تمنے پایا کہان ہو- کسی نئی سوت کی نشانی تو نہین-
اخاہ- اب تمھارے نہ آنے کی وجہ معلوم ہوئی- کیون اب یہ نوبت
پہونچی- خیر خیر-

کیشیو- جاؤ بھی- کیا باتین کرتی ہو- ایسی الٹی پلٹی باتین شیطان کے
منہ مین جھونکو جسنے تمھین بہکایا ہے- تمھین شک ہوا کہ کسی نئی آشنا
نے مجھے یہ رومال دیا- لاحول ولا قوۃ- پیاری ایسا کبھی خیال نہ کرنا-

بنیکا- تو پھر یہ کسکا رومال ہے-

کیشیو- مجھے خود نہین معلوم- میرے کمرے مین پڑا تھا- کیا اچھی بناوٹ ہے-
کوئی بھول گیا ہے- جبتک وہ مانگنے آئے تب تک ایسا ہی ایک اور
بنوا لون- اسے لے جاؤ اور ایسا ہی ایک اور کاڑھ لو- اچھا- اب جاؤ-

بنیکا- کیون- کاہے کو چلی جاؤن-

کیشیو- مین جنرل صاحب کے یہان حاضر ہون- نہ اس مین میرا فخر ہے اور
نہ خواہش ہے کہ وہ مجھے کسی عورت کے ساتھ دیکھین-

بنیکا- کیون- وجہ؟-

کیشیو- یہ مطلب نہین کہ تمھاری محبت کم ہو گئی-

بنیکا- کچھ تو ہے- خیر- تھوڑی دور ساتھ چلو- رات کو کس وقت آؤگے-

کیشیو- تھوڑی دور ساتھ دے سکتا ہون- میری یہان حاضری ہے-
مین بہت جلد تم سے پھر ملون گا-

بنیکا- یہ تمھاری مہربانی ہے- خیر- مجبوری ہے-

(گئی)

ایکٹ چوتھا

سین ۱- وہی مقام- قلعہ کے سامنے

(آتھیلو اور ایاگو پہونچے)

ایاگو- آپ ایسا خیال کرتے ہین-؟

آتھیلو- ضرور- "ایسا خیال" ہوتا ہے-

ایاگو- اگر تنہائی مین منہ چوم لے؟-

آتھیلو- یعنی معمولی رسم کے خلاف بوسے-؟

ایاگو- یا کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ بستر پر گھنٹے دو گھنٹے مخلع بالطبع پڑی
رہے تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کچھ تھا تھوڑا ہی؟-

آتھیلو- مخلع بالطبع رہے اور کچھ نہو- یہ تو شیطان کو بھی دھوکا دینا ہے-
اگر باعصمت عورت بھی ایسا کرے تو ضرور شیطان اسکو بہکائے-

وسط ایشیا اور شفقت روس

یہان آئے - مگر مین نے انکو ہٹا دیا - اور آپ کی کیفیت دوسری طرح پر سمجھا دی - مین نے اون سے کہہ دیا کہ تھوڑی دیر مین پلٹ کر مجھ سے باتین کرین وہ آتے ہون گے - آپ علحدہ چھپے رہیے - اور کیشیو کی طنز آمیز باتین - اونکی خوش گپیان اور اونکی حقارت بھری ہوئی نظرون کو جو اونکے بشرے سے ظاہر ہونگی - دیکھتے رہیے مین اُسے کہونگا کہ اون باتون کو دوہرا جاوے - حضور - ونکی حرکات و سکنات پر نگاہ رکھین - مگر اپنی جگہ سے جنبش نہ فرمایئن - ورنہ مین سمجھونگا کہ غصے نے حضور کو جامہ انسانیت سے باہر کر دیا -

آتھیلو - ایاگو سُنتے ہو - مین ہوشیاری کے ساتھ چھپا بیٹھا رہونگا مگر - سُنتے ہو - خونخواری ہوگی

ایاگو - اسمین ہرج نہین - لیکن موقع محل دیکھ کر - تو آپ ذرا [illegible] ذرا ہٹ جایئن -
(آتھیلو ہٹ گیا)
اب مین کیشیو سے اوسکی آشنا بینکا کا ذکر چھیڑونگا وہ ایک بازاری عورت ہے جو اپنی خواہشون کو بیچ کر تن کو کپڑا - پیٹ کو روٹی پیدا کرتی ہے - وہ کیشیو پر مرتی ہے یہ ویسی ہی ہیں پھیلی ہوئی ہے کہ اوس پر ہزارون جان دیتے ہین مگر وہ کسی ایک پر عاشق ہوکر دھوکا کھاتی ہین - کیشیو تو اوسکا نام سنکر کھل کھلا پڑیگا - وہ تو آتا ہے - - اوسکی مسکراہٹ سے آتھیلو کو جنون ہو جاے گا - آتھیلو کا جاہلانہ شک کیشیو کی ہر مسکراہٹ ہر حرکت اور ہر ڈھنگ کے نئے اور اولٹے معنی بنائے گا -

(کیشیو آیا)

کہیے لفٹنٹ صاحب - کیا حال ہے ؟

کیشیو - تمھارے لفٹنٹ کہنے سے اور بھی جی کا لگ گیا - لفٹنٹی ہی کی خواہش نے تو مار رکھا ہے -

ایاگو - ڈسڈیمونا کو خوب گھیریے - ضرور کامیابی ہوگی (دھیمی آواز سے) اگر بینکا کا اختیار ہوتا تو (زور سے) آپ کا مطلب جلد حاصل ہوجاتا -

کیشیو - بھئی واہ - کیا آدمی ہو -

آتھیلو (علحدہ) - یہ لیجیے - ابھی سے باچھین کھل گئین -

ایاگو - مین نے توکسی عورت کو اسقدر محبت کرتے نہین دیکھا -

کیشیو - خدا کی قسم - بڑے منہ زور ہو - ہان مجھے محبت تو کرتی ہے -

آتھیلو - (علحدہ) اب کچھ کچھ انکار کرتا ہے اور ہنسی مین اوڑاتا ہے

ایاگو - ہان - سُنیے تو سہی -

آتھیلو - (علحدہ) اب ایاگو اون باتون کو پھیر پوچھتا ہے - اچھا کیا - بہت ٹھیک -

ایاگو - اوسنے تو مشہور کر رکھا ہے کہ آپ کا اوسکا عقد ہوگا کیسے تو ارادے

کیا ہین ؟ -

کیشیو - ہاہا - ہا - !

آتھیلو - (علحدہ) کیون بے رومن کے رہنے والے - اپنی کامیابی پر ہنستا ہے - ہنستا ہے ؟ -

کیشیو - مین اور اوس بازاری عورت سے شادی کرون - تھوڑی بہت تمیز مجھے بھی ہے - تم مجھے بالکل احمق سمجھو ہا - ہا - ہا !

آتھیلو - (علحدہ) اچھا [illegible] کیون نہ ہنسو - بڑا پالا جیتا ہے

ایاگو - یقین مانیے - خبر تو پھیلی ہے کہ آپ سے عقد ہوگا

کیشیو - سچ کہنا -

ایاگو - مین جھوٹ کیون بولنے لگا

آتھیلو - (علحدہ) تو نے مجھے اپنا [illegible] بنایا - دیکھ تو کیسا [illegible] ادا کرتا ہون -

کیشیو - یہ خبر اوسی کمبخت نے اوڑائی ہوگی وہ سمجھتی ہے کہ اپنی محبت اور خوشامد سے عقد کرا لیگی - میرے دل مین [illegible] نہین آیا

آتھیلو (علحدہ) ایاگو نے میری طرف اشارہ کیا - اب وہ حال کہا چاہتا ہے

کیشیو - وہ تو ابھی یہان بھی آئی تھی (جھوٹ) [illegible] ایک روز مین [illegible] وینس [illegible] سے باتین [illegible] باہین ڈال دین - - -

آتھیلو (علحدہ) [illegible] معلوم ہوتا ہے -

کیشیو - پھر لپٹ گئی - اور رونے لگی - پھر ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر کھا جاتا ہوا مجھے کھینچے لیے جاتی تھی - - - ہا - ہا - ہا !

آتھیلو (علحدہ) اب کہتا ہے کہ وہ میرے کمرے مین اسکو کیونکر کھینچ لے گئی - اچھا رہ جا تیری ناک دکھائی پڑتی ہے - کتا یہان نہین جسکے آگے اسکی بوٹیان ڈالون -

ایاگو - سامنے تو دیکھیے - وہ آگئی -

کیشیو - کمبخت جلی ہوئی بلی ہے - فرار [illegible]
(بینکا پہونچی) - [illegible]

بینکا - پیچھا تمھارا بھوت پریت کرین ! یہ تو بتاؤ وہ رومال [illegible] مین بھی کیسی [illegible] تھی کہ چپکے سے لیا - [illegible] رومال [illegible] لیے کیون کاڑھنے لگی ! [illegible] چھپا رکھا ہے - کوئی [illegible] اور تم ایسے میرے بھولے کہ تمھین خبر تک نہ ہوئی [illegible] نے تمکو نشانی دی - مین اور ایسا رومال بناؤن - نوج اسکو اپنے پاس رکھون - لے جاؤ - اپنی اوڑھنین کو دیدینا - کسی سے مجھے

لیا ہو مین ایسا رومال نہ کاڑھون گی۔

کیشیو- میری پیاری بنیکا- کیون- کیون- یہ رومال تمھارا آج کیسی-

آتھیلو (علیحدہ) خداوندا! یہ تو میرا ہی رومال ہے!

بنیکا اگر جی چاہے تو شب کو تمھاری وہین کھانا- مگر تمھارا کون ٹھکانا-
خیر جب فرصت ہو آ جانا-

(چلی گئی)

ایاگو- پیچھے پیچھے چلے جایئے۔

کیشیو- ضرور جاؤنگا- نہین تو وہ سڑکون پر بڑبڑاتی جائیگی-

ایاگو- کیا شام کو وہین کھایئےگا-

کیشیو- ہان- قصد تو ہے-

ایاگو- شاید مین بھی آؤن- کچھ کہنا ہے-

کیشیو- اچھا تو ضرور آنا-

ایاگو- دیکھا جائے گا۔ (کیشیو گیا)

آتھیلو (سامنے آکر) ایاگو- اس موذی کی جان کیونکر لون- میں

ایاگو- حضور نے دیکھا کیسا اپنی نالائق حرکتون پر کیسا نازان تھا-

آتھیلو ہائے- ایاگو!

ایاگو- حضور نے رومال دیکھا ہے-

آتھیلو کیا وہ میرا ہی رومال تھا ؟

ایاگو- اس ہاتھ کی قسم وہی- غضب تو یہ ہے کہ اوسنے آپکی بیوقوف بانو
کی کیا قدر کی- بانو نے اوسکو نشانی دی- اوسنے اپنی بازاری
آشنا کو دے دی-

آتھیلو- مین اس موذی کو ترسا ترسا کے مارون گا — — —
یہ عورت! یہ حسن و جمال! یہ شیرینی!

ایاگو- اب ان باتون کو بھول جایئے۔

آتھیلو- آج ہی شب کو وہ سڑ جائے- گل جائے جہنم واصل ہو-
اب وہ جان سے نہین بچ سکتی- میرا سینہ پتھر کا ہو گیا- سینہ کوبی
سے ہاتھون مین چوٹ لگتی ہے — اُف- ایسی حسینہ و
جمیلہ- دنیا مین آپ ہی اپنی نظیر- بڑے بڑے شاہون کے
پہلو مین رہ کر اونپر حکومت کرنے کے قابل-

ایاگو- مگر آپ پر تو حکومت نہین چل سکتی-

آتھیلو- اجی اوسپر خاک ڈالو- مین تو یہ کہتا ہون کہ وہ تھی ایسی لائق-
سینے پرونے مین کیسی اوستاد- گانے مین کیسی مشتاق!
کہ جانور بھی اوسکی پیاری سُریلی آواز سُنکر مطیع ہو جاتے!-
فہم و فطانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی!-

ایاگو- ان باتون کے ہوتے یہ بدوضعی اور ایسی ستم ہے-

آتھیلو- ہزار درجہ زیادہ خراب ہے — — — اُف طبیعت کیسی پیاری!-

ایاگو- ضرورت سے زیادہ ملائم-

آتھیلو- نہین- یہ بات ٹھیک ہے — ہائے ایاگو- بڑا افسوس ہے!
ہائے ہائے- کیا افسوس ہے!

ایاگو- اگر ایسا ہی آپ کا عشق ہے تو اجازت دیدیجیے- کہ کھلے خزانے عیب
اوڑایئن- اگر آپ ہی کو خیال نہین تو غیر دن کو کیا پڑی ہے-

آتھیلو- مین تو اوسکا قیمہ کرڈالون گا — ہائے میری آبرو پر پانی پھیر

ایاگو- بہت بُرا کیا-

آتھیلو- اور میرے ماتحت کے ساتھ!

ایاگو- یہ اور بھی بُرا ہوا-

آتھیلو- آج رات کو کہین سے زہر لا دو- مین اوس سے حجت نہ کرونگا-
شاید اوسکی پیاری پیاری لُبھانے والی باتین میرے دل کو پھیر دین
دیکھو- ایاگو- آج شب کو مل جائے-

ایاگو- زہر کی کیا ضرورت- بستر پر گلا گھونٹ دیجیے- اوسی بستر پر جسکو اوسنے
خراب کیا ہے-

آتھیلو- بات تو اچھی کہی- وجہ معقول ہے- اچھا-

ایاگو- اور کیشیو کے لیے — اوسکو مین سمجھ بوجھ لونگا- آدھی رات
تک آپ کو معلوم ہو جائے گا-

(باہر سے نرسنگھے کی آواز آئی)

آتھیلو- بہت ٹھیک — یہ نرسنگھا کیسا بجا ہے-

ایاگو- معلوم ہوتا ہے کہ وینس سے کوئی آیا- ڈیوک کے پاس سے **لوڈیکو**
آئے ہین- وہ دیکھیے بانو کے ساتھ آتے ہین-

(لوڈیکو- ڈزڈمونا- اور ہمراہی پہونچے)

لوڈیکو- جنرل صاحب- تسلیم عرض ہے-

آتھیلو- تسلیم- تسلیم-

لوڈیکو- وینس کے ڈیوک اور شیران کونسل نے سلام کہا ہے-

(ایک لفافہ دیا)

آتھیلو- مین اونکی خوشنودی کے خط کو بوسہ دیتا ہون-

(کھول کر پڑھنے لگا)

ڈزڈمونا- بھائی **لوڈیکو**- کیا خبرین ہین جی-

ایاگو- آپ کو یہان دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی- مین آپ کا خیر مقدم کرتا ہون

لوڈیکو- تمھاری مہربانی ہے- لفٹنٹ کیشیو تو اچھے ہین-

ایاگو- جی زندہ ہین-

ڈزڈمونا- بھائی جان- اون سے میرے میان کچھ ناراض ہین- اب
تم صفائی کرا دوگے-

آتھیلو- تمنے یہ کیونکر مان لیا ہے-

ڈزڈمونا- جی-

آتھیلو- (خط پڑھتا جاتا ہے) "اِس حکم کی تعمیل ضرور ہو کیونکہ —"

لوڈیکو- تم سے نہین کہا- وہ پڑھنے مین مشغول ہین- کیا جنرل اور کیشیو مین کچھ بگاڑ ہو گیا-

ڈزڈمونا- بہت ہی برا ہوا- مین تو چاہتی ہون کہ اونمین مِلاپ ہو جائے کیونکہ مجھے کیشیو سے اُنس ہے-

آتھیلو- اُفوہ اِحتداد ندا !-

ڈزڈمونا- کیا فرمایا-

آتھیلو- کچھ سمجھتی بھی ہو ؟-

ڈزڈمونا- یہ خفا خفا سے کیون ہین ؟-

لوڈیکو- شاید خط پڑھنے سے کچھ طبیعت پر اثر پڑا- کیونکہ وہ **وینس** بلائے گئے اور کیشیو اونکی جگہہ مقرر ہوئے-

ڈزڈمونا- اچھا ہوا- مین تو خوش ہوئی-

آتھیلو- کیون نہین ؟-

ڈزڈمونا- کیا !-

آتھیلو- مین خوش ہوا کہ تمکو جنون ہو گیا

ڈزڈمونا- میرے اچھے اچھے میان- یہ ہے کیا ؟-

آتھیلو- چڑیل کہین کی ! (ہاتھ مارا)

ڈزڈمونا- مین اس قابل نتھی-

لوڈیکو- حضور- وینس مین کوئی شخص آپ کی اس حرکت کو یقین نہ کریگا چاہے مین قسمین بھی کھاؤن کہ مینے اپنی آنکھون دیکھا- یہ تو حد سے زیادہ گذر گئی- معافی مانگیے- دیکھیے وہ رو رہی ہین-

آتھیلو- چڑیل ! بھتنی ! اگر عورتون کے آنسوؤن کی زراعت ہوتی تو ہر دانہ اشک سے ایک ایک مگر[1] پیدا ہوتا- ہٹ سامنے سے دُور ہو

ڈزڈمونا- مین ٹھہر کر آپ کا دل نہ دُکھاؤن گی (جانے لگی)

لوڈیکو- کیا مطیع عورت ہے — حضور اون کو بلا لیجیے-

آتھیلو- لیڈی صاحبہ !

ڈزڈمونا- حضور !

آتھیلو- لوڈیکو- آپنے کیون بلایا ہے ؟-

لوڈیکو- کسنے ! مین سنے بلایا !-

آتھیلو- آپ کے کہنے سے مین نے اون کو پلٹایا- وہ پھر آ سکتی ہین اور پھر جا سکتی ہین- جاکر پھر پلٹ سکتی ہین- رونا دھونا آنسو سے بہانا بھی آتا ہے- بڑی مطیع ہین- جیسا تم نے کہا- مطیع !- بڑی مطیع !- ہان آنسو بہاؤ — ہان- اس خط کے بابت- — ہائے کیا بوٹ ہے — مجھے واپس بلایا ہے — تم جاؤ پھر بلا لون گا — یہ حکم میرے سر آنکھون پر- مین وینس کو واپس جاؤن گا — تم یہان سے دور ہو-

(ڈزڈمونا چلی گئی)

میری جگہہ کیشیو ہو گا- آج شب کو مہربانی کرکے میرے ساتھ کھانا کھائیے- مین سائپرس مین آپ کا خیر مقدم کرتا ہون — بکرے اور بندر کی خاصیت !

(چلا گیا)

لوڈیکو- کیا یہ وہی نیک فراخ زندگی ہے جس کو سارے ارکان سلطنت سب سے بڑھ کر سمجھتے ہین کیا یہ وہی شخص ہے جسکی نسبت خیال تھا کہ اوسکی بھلائی اور نیکی کو کوئی مصیبت کا ناگہان واقعہ نہین مٹا سکتا ہے-

آیاگو- انمین بڑا تغیر ہو گیا-

لوڈیکو- دماغ تو صحیح ہے [illegible]

آیاگو- معلوم تو ہوتا ہے [illegible] کر سکتا خدا اونکو اچھی راہ پر لائے-

لوڈیکو- غضب ہے- اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا [illegible]

آیاگو- بخدا- بہت ہی برا کیا- اگر مین [illegible]

لوڈیکو- کیا یہی ان کی عادت ہے ؟- یا ان خطوط کو پڑھ کر یہ حال ہو گیا-

آیاگو- افسوس ! میرا کہنا نامناسب ہو گا کہ مینے کیا کیا دیکھا سنا- آپ خود دیکھ لیجیے گا- اون کے طریقون سے خود معلوم ہو جائیگا میرے کہنے کی ضرورت نہ ہو گی- آپ پیچھے جاکر دیکھیے تو سہی کہ وہ کیا کرتے ہین-

لوڈیکو- افسوس ! مین ایسا نہین سمجھتا تھا-

([illegible])

([illegible])

---

[1] انگلستان کا محاورہ ہے- جب کوئی جھوٹ موٹ روتا ہے تو کہتے ہین کہ مگر کی طرح آنسو بہاتا ہے-

مضامین غیر

آتھیلو

(تتمہ مطبوعہ ۳ دسمبر ۱۹۰۰ء)

دوسرا سین - قلعہ کا ایک کمرہ

(آتھیلو اور ایمیلیا داخل ہوتے ہیں)

آتھیلو - تو تم نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ؟

ایمیلیا - کبھی سُنا تک نہیں - مجھے تو ان پر شبہ تک نہیں ہوا۔

آتھیلو - مگر تم نے ان کو اور کیشیو کو ساتھ ساتھ دیکھا ؟ -

ایمیلیا - لیکن ان میں کوئی بُرائی نہ تھی اور ان دونوں میں جو باتیں ہوتی تھیں سب حرف بحرف سُنتی تھی -

آتھیلو - کیا کبھی سرگوشی نہیں ہوئی ؟ -

ایمیلیا - اے حضور - کبھی نہیں

آتھیلو - کبھی کسی بہانے سے تمکو ٹال نہیں دیا ؟

ایمیلیا - کبھی نہیں -

آتھیلو - پنکھا - یا دستانہ - یا نقاب - یا اور کوئی چیز اوٹھا لانے کے لئے ٹال دیا ہو -

ایمیلیا - نہیں حضور کبھی ایسا نہیں ہوا -

آتھیلو - تعجب ہے -

ایمیلیا - میں اپنی جان پر شرط بد سکتی ہوں کہ لیڈی صاحبہ نیک چلن ہیں - اگر کچھ شک ہو تو دور کیجیے - ایسی باتیں آپ کو نہیں بھاتیں - اگر کسی مونڈی کاٹے نے آپ کے کان بھرے ہوں تو اس کمبخت پر آسمان پھٹ پڑے - اگر یہ نو صاحبہ ہی نیک چلن - پاکباز - اور سچی نہ ہوں تو دنیا میں کوئی مرد خوش نہیں رہ سکتا - اونکی نیکی سے نیک بیوی پر بہتان بندھ سکتے ہیں -

آتھیلو - اونھیں بلا لاؤ —— جاؤ —— (ایمیلیا گئی)

کہتی تو ہے —— مگر خود کُٹنی ہے - وہ سب حال کیونکر کہے - رازداں ہے سارے گھر کی تو تن پر تالا کُنجی لگانے والی - اور پھر کمبخت عبادت کرتی ہے جس میں بڑی پارسا معلوم ہو - مینے خود اوسے عبادت کرتے دیکھا -

(ایمیلیا اور ڈزڈمونا آتی ہیں)

ڈزڈمونا - حضور - ارشاد ؟ -

آتھیلو - ادھر آؤ -

ڈزڈمونا - کیا حکم ہے -

آتھیلو - ذرا آنکھیں تو سامنے کرو - ادھر دیکھو تو -

ڈزڈمونا - یا اللہ - یہ ہو کیا گیا ہے

آتھیلو - ایمیلیا تجھ سے تیرا منصبی کام لیتا ہوں - ان کو یہیں چھوڑ دے تو جا اور دروازہ بند کردے - اگر کوئی آئے تو حسب عادت کھانس دینا - یہی رنگ ہیں - یہی رنگ ہیں - - اچھا جا -

(ایمیلیا گئی)

ڈزڈمونا - میں پاؤں پڑتی ہوں - کچھ کہیے تو - ان باتوں کے کیا معنی بات بات میں غیظ و غضب کی بو آتی ہے مگر معلوم نہیں ہوتا کہ ہوا کیا -

آتھیلو - کیوں - تم ہو کون ؟ -

ڈزڈمونا - آپ کی بیوی - یعنی وفادار بیوی -

آتھیلو - اچھا - آؤ - قسم کھاؤ - اور جہنم میں جاؤ تمھاری صورت تو بہشتی حور کی سی ہے - کہیں شیطان پکڑنے میں دھوکا نہ کھا جائے اسلیے جھوٹی قسم کھا کر اور بھی جہنمی ہو جاؤ - قسم کھاؤ کہ تم نیک چلن ہو -

ڈزڈمونا - خدا اس بات کا شاہد ہے -

آتھیلو - خدا شاہد ہے کہ تم بدچلن ہو -

ڈزڈمونا - اے حضور - کیونکر ؟ کس کے ساتھ ؟

آتھیلو - اُف ! ڈزڈمونا - ہٹ جا اپنی دور ہو !

ڈزڈمونا - ہائے ستم ! ہائے ستم ! اتنے ہی تو آپ روتے کیوں ہیں ؟ - مجھ کمبخت کے مارے آپ کے آنسو نکلے - شاید یہ خیال ہو کہ میرے باپ نے آپکے واپس بلانے کی فکر کی تو اسمیں میرا کیا قصور - اگر وہ آپکے دشمن ہیں تو مینے بھی اون سے ہاتھ دھوئے -

آتھیلو - اگر خدا مصیبت سی مصیبت مجھ پر نازل کرتا میرے برہنہ سر پر ہر قسم کی آفتیں اور بلائیں برساتا - لب تک افلاس کے دریا میں غرق کرتا - مجکو اور میرے یاروں کو قید میں ڈالتا تب بھی میری روح کو کچھ نہ کچھ صبر آتا - مگر ہائے مجھے سہام ذلت کا نشانہ بنا دیا کہ سب لوگ مجھ پر انگلیاں اوٹھائیں - یہ ستم بھی اوٹھا لیتا - مگر ہائے جہاں مینے اپنا دل دیا - جس مقام پہ مینے اپنی زندگی اور موت رکھ دی - جس چشمے سے یا تو میری زیست کا پانی رواں ہو یا خشک ہو جائے - ہائے اوسنے میرے ساتھ دغا کی - اوسمیں کثیف کیچڑ - مینڈک - پیدا ہو گئے - ہائے صبر کیا —— اے نوجوان گلابی ہونٹوں والے فرشتے صبر تو نگاہیں پھیر لے اب تو جہنم ہی جہنم ہے !

ڈزڈمونا - مجھے اُمید ہے کہ حضور مجھ سے بدگمان نہیں ہیں -

آتھیلو - اسمیں کیا شک - تم ایسے ہو جیسے مسلخ کی مکھیاں جو اوڑا نیسے اور بڑھتی ہیں - اُف - کیا ملائم خوشبودار پودھا ہے جو ایسا پیارا معلوم ہوتا ہے اور جسکی خوشبو سے دماغ پریشان ہوتا ہے - ارے

بیم و رجا

سالسبری ۔ "سے اجازت! اس دفعہ بھی"! ۔

برطانیہ: بکس اعمال کو دیکھیے۔ "

ایمیلیا۔ لاحول ولا۔ خدا ایسے موئے کی ہڈیاں جہنم میں جھونکے۔ جنرل صاحب نے بیوا کہا۔ کون ان کے ساتھ تھا ہو کس جگہہ ہو کس وقت ہو کس طرح ہو ہو۔ یہ تو انہونی بات ہے۔ کسی کمینے۔ مکار۔ دغاباز نے جنرل کے کان میں یہ پھونک دیا۔ یا خدا ایسے کمبخت آدمی کی قلعی کھل جائے کہ دُنیا کے سارے وفادار آدمی اوس موئے دغاگو کی کھال پر اتنی چابکیں رسید کریں کہ وہ ننگوڑا پورب سے پچھم تک مارے درد کے ناچتا پھرے۔

ایاگو۔ گھر کی باتیں کرو۔

ایمیلیا۔ ایسے مردوے پر خدا کا غضب نازل ہو۔ کسی ایسے ہی نٹ کھٹ حرامزادے نے تمھارے دل میں شبہہ ڈال دیا تھا کہ مجھے اور جنرل سے تعلق ہے۔

ایاگو۔ تم تو جاہل ہو۔ سمجھو نہ بوجھو۔

ڈزڈمونا۔ ہائے۔ ایاگو۔ میں کیا کرون۔ اپنے میاں کو کیونکر سمجھا بجھا کر راہ پر لاؤن۔ بھیا تم انکے پاس جاؤ۔ میں ان آسمانی نوروں کی قسم کھاتی ہون کہ میں نہیں جانتی کہ وہ مجھ سے کیون ناراض ہیں میں خدا کے سامنے ہاتھ اوٹھا کر کہتی ہون کہ میں نے کبھی اونکی وفاداری یا اپنی عصمت کے خلاف خیال بھی نہیں کیا۔ کرنا کیسا۔ اس قسم کے خیالات سے کبھی اپنی آنکھون کو۔ کان کو۔ یا خواہشون کو خوش نہیں کیا۔ اگر وہ مجھے طلاق دے کر نکال بھی دین تب بھی اگر ایسا ارادہ ہو تو مجھپر خدا کی مار پڑے۔ سختیون کا اثر برا ہوتا ہے۔ اونکی سختیون سے میں جان پر کھیل جاؤن گی مگر اونکی وفاداری اور محبت سے منہ نہ موڑون گی۔ میرے منہ سے بیوا کا لفظ نہیں نکلتا۔ اسوقت بھی جو یہ لفظ میں نے کہا تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ساری دُنیا کے لیے میں ایسا فعل نہیں کرسکتی جس سے اس خطاب کی مستحق ہون۔

ایاگو۔ حضور۔ پریشان نہ ہون۔ طبیعت ہی تو ہے۔ شاید سرکاری کامون میں کچھہ ملال ہے۔ وہ غصہ ادھر اوتارتے ہین۔

ڈزڈمونا۔ اگر یہی بات ہوتی تو کیا تھا۔

ایاگو۔ میں تو یہی سمجھتا ہون۔ (باہر سے ترم کی آواز آئی) کھانے کا ترم ہوا۔ وینس کے مہانون کی دعوت ہے۔ آپ اندر تشریف لیجایئے۔ روئیے نہیں۔ خدا نے چاہا تو سب اچھا ہی اچھا ہوگا۔

(ڈزڈمونا اور ایمیلیا گئین)

(راڈریگو پہونچا)

کہو۔ راڈریگو۔ کیا خبر ہے ہو۔

راڈ۔ تُنے مجھے بڑا دھوکا دیا۔

ایاگو۔ میں نے کیا دھوکا دیا ہو۔

راڈ۔ ایاگو۔ تم روز روز نئی باتیں بناکر مجھے بالا بتادیتے ہو۔ اُمید تو درکنار اولٹے مجھے مصیبت میں پھنساتے ہو۔ اب زیادہ ستم گوارا نہین۔ جو کچھہ تمھاری بدولت مجھپر بیت چکی اوسکو بھی چُپ چپاتے میں نہ سہون گا۔

ایاگو۔ اچھا۔ سنو تو سہی۔

راڈ۔ بس۔ بخدا میں بہت سُن چکا۔ تمھارے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہیں۔

ایاگو۔ تم مجھپر تہمت لگاتے ہو۔

راڈ۔ میں تو سچ کہتا ہون۔ میرا سرمایہ تُنے لوٹ کھایا۔ ڈزڈمونا کو تحائف دینے کے لیے جس قدر زر و جواہرات تُنے مجھ سے اینٹھے اونپر تو بڑے بڑے عابد و پرہیزگار بھی پھسل پڑتے۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے یہ چیزین ڈزڈمونا کو دے آئے اور اُنھون نے ملاقات کا وعدہ کیا ہے مگر مجھے تو کچھہ نہیں معلوم ہوتا۔

ایاگو۔ بہتر ہے۔ جاؤ۔ یہی سہی۔

راڈ۔ بہتر ہے۔ جاؤ۔ یہی سمجھو۔ میں کہان جاؤن گا یہ باتیں نہ چلین گی۔ تُنے مجھے بڑا گہرا چکما دیا۔

ایاگو۔ اچھا پھر۔

راڈ۔ میں سچ کہتا ہون کہ تمھارے لیئے اچھا نہیں میں ڈزڈمونا سے جاکر کہونگا۔ اگر اُنھون نے میرے جواہرات پھیر دیئے۔ تو میں اُن سے ہاتھ دھوون گا اور اپنی پچھلی ناجائز کارروائیون پر نادم ہوکر افسوس کرونگا۔ ورنہ تم سے اپنی کوڑی کوڑی بھر لون گا

ایاگو۔ بس۔ کہہ چُکے۔

راڈ۔ خالی خولی کہنا نہ سمجھو۔ کر دکھاؤن گا۔

ایاگو۔ خیر یہ تو معلوم ہوا کہ تم میں کچھہ ہمت ہے۔ اب اسوقت سے مجھے اُمید ہے کہ تم کچھہ کروگے۔ ہاتھ لانا۔ راڈ۔ تُنے میری نسبت غلط خیال کیا۔ میں نے تمھارا کام بہت سچائی سے کیا۔

راڈ۔ مگر تمامین نفس۔ کچھہ نہ ہوا۔

ایاگو۔ یہ مانا کہ ابھی مطلب براری نہیں ہوئی تمھارا شبہہ بیجا نہیں لیکن اب معلوم ہوا کہ تم میں بہت استقلال اور دلیری ہے۔ آج شب تو ہمت دکھاؤ۔ اگر کل ہی شب کو ڈزڈمونا تمھاری بغل میں نہ ہو تو مجھے مکار سمجھہ کر میری جان کے دشمن ہو جانا۔

راڈ۔ کام کیا ہے؟ کوئی کام قرین قیاس بھی ہو یا یون ہی ہو۔

ایاگو۔ وینس سے خاص حکم آیا ہے کہ اتھیلو کی جگہہ کیسیو مقرر کیے جائین۔

راڈ۔ سچ کہنا! تو پھر اتھیلو اور ڈزڈمونا وینس پلٹ جائینگے۔

آیاگو۔ نہین۔ وہ ملک ماریٹینیا مین تعینات ہوے۔ اگر کسی وجہ سے ٹھہرنا ہوا تو ڈزڈمونا بھی اون کے ساتھ چلی جائین گی۔ ایسی حالت مین کیسیو کا نہ ہونا ضروری ہے۔

راڈ۔ یہ کیونکر ممکن ہے؟

ایاگو۔ ایسی فکر ہو کہ وہ آتھیلو کی جگہہ کام نہ کرسکین۔ ایسے ڈنڈے پڑین کہ سر کا بھیجا نکل پڑے۔

راڈ۔ کیا تمھاری یہی خوشی ہے۔

ایاگو۔ اگر تمکو اپنے فائدے کا کام کرنا آتا ہو تو گزر دو۔ آج شب کو وہ اپنی آشنا کے یہان مدعو ہین۔ مین وہان جاؤنگا۔ ابھی اون کو اپنی ترقی کی خبر نہین۔ وہان سے جب پلٹین تو اونکو راستے مین سمجھہ بوجھہ لینا۔ اتنا انتظام مین کردونگا کہ وہ بارہ اور ایک بجے کے بیچ مین وہان سے روانہ ہون۔ مین بھی تمھاری حمایت کے لیے موجود ہونگا۔ دونون مل کر اون کو وہین ڈھیر کر دینگے۔ ہے آو بہت بڑی چیز ہے۔ گھبراہٹ کیسی۔ آؤ میرے ساتھہ چلو۔ بغیر اون کے مارے تمھارا کام نہین بن سکتا۔ اب کھانے کا وقت آگیا۔ رات بڑھتی جاتی ہے۔ کیل کانٹے سے درست ہو جاو۔

راڈ۔ مگر مجھے سب حال بتا دو۔

ایاگو معلوم ہو جائے گا۔ تم اطمینان رکھو۔

تیسرا سین۔ قلعہ کا دوسرا کمرہ

(آتھیلو۔ لوڈویکو۔ ڈزڈمونا۔ ایمیلیا۔ اور ہمراہی پہونچے)

لوڈویکو۔ خدا کے لیے آپ زیادہ متفکر نہ ہون۔

آتھیلو۔ معاف فرمائیے۔ چہل قدمی سے طبیعت چاق ہو جائیگی۔

لوڈویکو۔ لیڈی صاحبہ۔ مین آپ کا بہت ممنون ہوا۔

ڈزڈمونا۔ آپ کا آنا عین نوازش ہے۔

آتھیلو۔ آپ بھی چہل قدمی کیجیے۔ ارے — ڈزڈمونا —

ڈزڈمونا۔ جی؟

آتھیلو۔ تم بستر پر چلو۔ مین ابھی آتا ہون۔ اپنی سہیلی کو رخصت کردو۔ دیکھو اسمین فرق نہ ہو۔

(آتھیلو۔ لوڈویکو اور ہمراہی گئے)

ایمیلیا۔ اب تو کچھہ سیدھے معلوم ہوتے ہین۔

ڈزڈمونا۔ وہ ابھی آتے ہونگے۔ مجھے بستر پر جانے کا حکم ہے۔ تمھین رخصت کردینے کو کہا ہے۔

ایمیلیا۔ مجھے!

ڈزڈمونا۔ حکم تو یہی ہے۔ اچھی ایمیلیا۔ میری رات کی پوشاک دیدو اور

جاؤ۔ اب اون کو ناراض نہ کرنا چاہیے۔

ایمیلیا۔ اچھا ہوتا آپ کا اونکا سابقہ ہی کیون ڈالا ہے۔

ڈزڈمونا۔ مجھے تو اسکا افسوس نہین۔ میری محبت نے اونکو ایسا پسند کیا کہ اونکی سخت مزاجی۔ اونکی رکاوٹ۔ اونکی تیکھی نگاہین ہی مجھے بھاتی ہین — یہ کپڑے کھول لو۔

ایمیلیا۔ جن عروسی چادرون کے لیے حکم تھا مینے بستر پر بچھا دی ہین۔

ڈزڈمونا۔ وہ ایک ہی بات ہے — ہمارے عقیدے بھی کیسے ہوتے ہین — اگر مین تمھارے سامنے مرون تو مجھکو وہی شہانے کپڑے پہنا کر دفن کرنا۔

ایمیلیا۔ جائیے بھی۔ آپ کی بھی کیا باتین ہین۔

ڈزڈمونا۔ ہماری اماں کے پاس ایک خواص باربرا نام کی تھی۔ وہ ایک شخص پر عاشق ہوئی۔ اوسکا آشنا پاگل ہو گیا اور اوسے چھوڑ دیا۔ وہ ایک چیز گایا کرتی تھی۔ پرانا دھرانا گیت تھا۔ مگر وہ گیت تھا اوسکے حسب حال۔ گاتے گاتے اوسکا دم نکل گیا۔ آج وہ گیت میرے دل سے نہین بھولتا۔ بڑی مشکلون سے مین آج اوس حالت سے بچکتی ہون۔ ورنہ بیچاری باربرا کی طرح گیت گاتی۔ اچھا۔ اب جلدی کرو۔

ایمیلیا۔ کیا مین شب کی پوشاک لے آؤن۔

ڈزڈمونا۔ نہین۔ یہ بٹن کھول دو — لوڈویکو اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے۔

ایمیلیا۔ بہت طرحدار۔

ڈزڈمونا۔ تقریر کتنی شستہ ہے۔

ایمیلیا۔ وینس کی ایک عورت اونپر ایسی فریفتہ ہے کہ اگر اوسکو لوڈویکو کے لب شیرین سے ایک بوسے کی امید ہو تو ڈھا مانگنے کے لیے وینس سے یروشلم کے معبد تک ننگے پاؤن چلی جائے۔

ڈزڈمونا (گاکر)

اک پیڑ کے سہارے۔ بیٹھی ہے غم کے مارے
کرتی ہے آہ وزاری۔ فریادرس الٰہی

سینے پہ ہاتھ آیا۔ زانو پہ سر جھکایا۔
چلا کے یون پکاری۔ فریادرس الٰہی

چشمے بنے روان ہین۔ ساتھہ اوسکے نوحہ خوان ہین
غم کی گھٹا ہے طاری۔ فریادرس الٰہی

پتھر کا دل پسیجا۔ یون رو رہی بے تحاشا۔

ایمیلیا۔ یہ میرے کپڑے رکھ دو۔

ہین اشک بہتے جاری۔ فریاد رس الٰہی

اچھا۔ اب تم جاؤ۔ میان آتے ہونگے۔

اچھا ہے یا برا ہے۔ اپنا تو وہ ربا ہے
اوسکی جفا پہ واری۔ فریاد رس الٰہی

نہین۔ یہ اوسکے قدمکا شور نہین ہے۔ آئین۔ یہ دروازہ کسنے کھٹکھٹایا۔

ایمیلیا۔ ہوا ہے۔

ڈزڈمونا

وہ بیوفا نہین ہے۔ میری خطا نہین ہے
تقدیر سے مین ہاری۔ فریاد رس الٰہی

اونکو ہزارون دلبر۔ ہم بیٹھے ہین اوسین پر
حالت یہ ہے ہماری۔ فریاد رس الٰہی

اچھا اب جاؤ۔ میری آنکھ پھڑکتی ہے۔ کیا ابھی اور رونا پڑے گا۔ ؟

ایمیلیا۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔

ڈزڈمونا۔ مین نے ایسا ہی سنا ہے۔۔۔ اُف۔ ایسے بھی مرد ہوئے ہین۔ ایسے آدمی۔۔۔ ایمیلیا۔ سچ کہنا۔ کیا ایسی عورتین بھی ہوتی ہین۔ جو اپنے شوہرون کے ہوتے دوسرون پر نگاہ ڈالین۔

ایمیلیا۔ ہان ہوتی کیون نہین۔

ڈزڈمونا۔ اگر سارا جہان تمکو ملجائے تو تم ایسا کرو کہ نہین۔

ایمیلیا۔ کیون۔ کیا آپ باز رہین۔

ڈزڈمونا۔ مین تو نہ کرون۔ اسی آسمانی نور کی قسم۔

ایمیلیا۔ آسمان کی روشنی مین تو مین بھی نہ کرون۔ ہان اندھیرے مین مضائقہ نہین۔

ڈزڈمونا۔ واقعی۔ کیا تم دنیا کی لالچ مین ایسا کر گذرو گی۔

ایمیلیا۔ دنیا بڑی چیز ہے۔ تھوڑے سے عیب کرتے ہین اگر دنیا مل جائے تو کیا کہنا۔

ڈزڈمونا۔ مجھے تو یقین نہین کہ تم دنیا کی حرص مین ایسی ہو جاؤ۔

ایمیلیا۔ حضور۔ مین تو غالبا کر گذرون۔ کرنے کے بعد مکر جاؤن۔ ہان کسی انگوٹھی کپڑے۔ پوشاک۔ عمدہ ٹوپی۔ یا کسی چھوٹے تحفے کے لیے تو گمراہ نہون۔ اگر تمام دنیا ملتی ہو تب تو کچھ خیال شوہر کا نہ ہے۔ ہمارے ساتھ شوہر بھی تو تمام دنیا کا بادشاہ ہو جائے گا۔ مین تو تمام جہان کی لالچ مین دوزخ تک مین پھاند پڑون

ڈزڈمونا۔ مجھے خدا غارت کرے اگر مین ساری دنیا کے لالچ مین بھی ایسا کرون۔

ایمیلیا۔ برائی بھلائی دنیا ہی کی ہے۔ جب ساری دنیا ہمارے نصیب مین ہو جائے تو اوس برائی کو بھلائی بنا لین۔

ڈزڈمونا۔ میرے تو خیال مین بھی نہین آتا کہ ایسی کون عورتین ہون گی۔

ایمیلیا۔ جی بہتیری ایسی ہین۔ دنیا مین ہزارون عورتین ایسی پڑی ہین۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ عورتین جو بگڑتی ہین وہ اپنے شوہرون کے قصور سے۔ وہ آئے دن برا بھلا کہتے ہین۔ ذرا سی بات مین بدگمانی۔ ہر کام مین روک ٹوک۔ کہین ار بیٹھے کہین معمولی خرچ دینے مین کوتاہی کی۔ پھر آخر ہمارے بھی تو پتا ہے۔ ہم لوگ ہزار حلیم مزاج ہون پھر بھی بدلا لیتے ہین۔ شوہرون کو جاننا چاہیے کہ اون کی بیویان بھی دل و دماغ رکھتی ہین۔ آنکھون سے دیکھ سکتی ہین۔ ناک سے سونگھ سکتی ہین۔ اور اپنے شوہرون کی طرح کھٹے میٹھے مین تمیز کر سکتی ہین۔ وہ کاہے کو ہمین چھوڑ کر دوسری مائل ہو جاتے ہین۔ کیا یہ بھی ایک کھیل ہے ؟ مین تو کھیل ہی سمجھتی ہون۔ کیا محبت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے ؟ ہان محبت ہی ہو گی۔ کیا کمزوری کی وجہ سے وہ ایسا کرتے ہین ؟ کمزوری ضرور ہے۔۔۔ تو پھر کیا ہم عورتون مین محبت نہین ؟ کیا ہمین کھیل کی خواہش نہین ؟ کیا مردون کی طرح ہم مین کمزوری نہین ؟ مردون کو ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ورنہ وہ سمجھ لین کہ خود برے کام کرکے ہمین آہستہ دکھلاتے ہین کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔

ڈزڈمونا۔ اچھا۔ خدا حافظ۔ خدا حافظ۔ خدا ہمکو ایسی توفیق دے کہ بری باتون کو دیکھکے تقلید نہ کرین بلکہ اون سے نصیحت حاصل کرکے متنبہ ہو جائین ٭ ۔

(باقی آئندہ)

مضامین غیر

حضرت پنچ - السلام وعلیکم - وعلیکم السلام - آج تو بعد مدت نہایت ہولی - کہان تھے - کیا کہین عجب آزار مین پھنس گئے تھے کہ پناہ بخدا - پپ بن بھی گیا پانی بھی آنے لگا اور ہمکو خبر تک نہولی ہم اپنے پیٹ کے ہی فکر مین تھے چلو بلا سے پانی کا جھگڑا تو چھٹا - آئے دن کہارون کا رونا - سقون کی تلاش سے بچے ذرا گل گھمالی اور موسلا دھار موجود - اب صرف آٹے دال کی فکر اور رہی سو غیر نہ بھی ملیگا تو بقول حضور پانی ہی پی پی کر دن کاٹینگے -

ہم یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک لال پگڑیا والا آدمی ایک چھپا ہوا کاغذ لیے آموجود ہوا کہ لیجئے صاحب اطلاعنامہ اور رسید لکھدیو" ارے بھئی اطلاعنامہ کیسا نہ مدعی نہ مدعا علیہ نہ گواہ نہ شاہد یہ اطلاعنامہ کیسا اور کس عدالت کا ہے "ارے پانی کا ٹیکس لگا ہے ہم منسپلٹی سے لے آئے ہین" لاحول ولا قوۃ - یہ پانی کا ٹیکس کیا معنے - پڑھتے ہین تو اسمین لکھا ہے مکان نمبر ۱۵ حیثیت کرایہ ۵ ماہوار ٹیکس بحساب فیصد سالانہ -

یا میرے اللہ کی نوکری اور ٹیکس - ۱۲ - مہینہ مین ایک مہینہ سرکار کا اسمین اوپر سے - انکم ٹیکس - ہارس ٹیکس ہوئل ٹیکس یہ ٹیکس وہ ٹیکس اوپر سے ہاؤس ٹیکس - اللہ کی مار ہندوستانی ہونے پر - سوچتے سوچتے ایک بات ذہن مین آئی کہ چلو منسپلٹی مین چلین - تو معلوم ہو کہ کیا حال ہے دادا نے اتنا بڑا مکان بنوا دیا - ٹیکس ہم دین - واہ ری تشخیص - منسپلٹی مین دیکھتے ہین تو ہزارون آدمی جمع - تانتا لگا ہے جس سے پوچھو ٹیکس کی ہائے ہائے - کیون بھئی کیسے آئے - کیا کہین اندھا دھند ٹیکس لگا دیا ہے اوسی کی عذرداری کرنے آئے ہین - ہان بھئی عذرداری تو ہمین بھی کرنا ہے کچھ لکھ پڑھ کچھ دے دلا عذرداری داخل ہی تو کر دی خیر - عذرداری کی کثرت نے کچھ رنگ جمایا - چیرمین صاحب کے دل مین رحم آیا - پہلی تشخیص ایک دم خارج - ایک ڈپٹی کلکٹر صاحب رحم مجسم - عادل - حاکم - تعینات کیے گئے ہین - آپ نہایت جانچ پڑتال کے کام ہو رہا ہے - حیثیت مکین و موقع مکان پر لحاظ کیا جاتا ہے - خیر صاحب ٹیکس چھوٹتا نہین تو منصف حاکم کی تشخیص سے کم تو ہو گیا یہی بہت ہے بقول شخصے دم آگر ہم نرسد بس غنیمت ست -

ایک میرے دوست نے واٹر پپ جاری ہونے کی تاریخ نکالی ہے وہ بھی لگے ہاتھون پیش کیے دیتا ہون - پھر خدا جانے کب ملنا ہو - لے رہ بھی سن لیجیے - اور بندہ رخصت -

قطعہ تاریخ افتتاح واٹر ورکس الہ آباد

قائل ہین دل سی فیض ثریا جناب کے
ایوان علم ہے قیصرۂ ہند بیگمان

سُنا کہ آب صاف نہ اب ہند مین تھا
پانی کا پپ کردیا ہر شہر مین روان

قدرت نے ہمکو پانی دیا مفت پینے کو
سمجھا گیا وہ باعث آزار جسم و جان

محنت کے واسطے ہمین پانی نصیب تھا
قیمت پر اب ملیگا بحکم شہ زمان

کھانے کو ایک وقت بھی روٹی نہین نصیب
پانی سے پیٹ پالو یہی حکم ہے یہان

غلہ تو لاؤ لاؤ کے بدوپ کو بھیجدو
پانی لو پپ کا جو تمھین چاہیے امان

اسوقت ایک گھاٹ پہ سب پانی پیتے ہین
نصرانی و جہود و مسلمان و ہندوان

سقون سے جان چھوٹی کہارونکا دکھ گیا
سرکار نے کیا ہی یہ چشمہ عجب روان

سر تو دپپ کا یہ لکھا سال عیسوی
پانی ہے خوب صاف مگر ٹیکس ہے گران

۲-۱۸۹۳

۱۸۹۱ء

الراقم

سوختہ دل - بقلم بہاری لال گوہر

رعایائے رامپور کی تباہ حالت

یون تو بارہا رامپور گزٹ مین طرح طرح کے روبکار شایع ہوتے رہتے ہین ایک مرتبہ روبکار شایع ہوا تھا کہ "بازار مین نگینہ کا چاقو جو لوہے کا پکا اور ارزان ہوتا ہے نہ بکے اسلیے کہ یہ قتل انسان کے لیے ایک سہل الوصول آلہ ہے -"

ایک دفعہ جنرل مقتول نے روبکار شایع کیا تھا کہ "ہمارا اردلی لوگونکو دھوکا دے کر روپیہ لیتا ہے اسے کوئی کچھ نہ دیا کرے"۔

لیکن ۲۳ - نومبر کو ایک روبکار حسب تجویز ممبران کونسل ریجنسی جو جاری ہوا ہے وہ سب سے نرالے ڈھنگ کا ہے ممبران کونسل واسطے اطلاع عام کے لکھتے ہین کہ "رامپور کے مبلغانے مین جو فساد اور بغاوت ہوئی اسکے رفع کرنے مین جو تدابیر کی گئین اور جو حکم اخیر بابت قصاص قیدیان گرفتہ کے بعد حصول شہادت کافی دیا گیا ہے - یہ سب امور کونسل کے میمبرون اور صاحب پریسیڈنٹ بہادر کی متفقہ رائے سے ہوئے ہین"

اس مقام پر کیا یہ سوال کچھ بیجا ہوگا کہ بغاوت کسے کہتے ہین اور قصاص کسے کہتے ہین - قیدیون نے نہ تو کسی کی حکومت کے اوٹھا دینے والی کوئی کارروائی کی تھی نہ کسی کو قتل کیا تھا کہ اونکے ذمہ بغاوت کا الزام قائم کیا گیا اور قصاص کا حکم دیا گیا - کیا ممبران کونسل قصاص اور

بغاوت کی معافی بھی نہین گننے یا سمجھتے سب کچھ ہین لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اطمینان ہے اور رعایا بے دہان ہے نہ قانون سے واقف نہ آئین سے آگاہ - ایسی حالت مین جو چاہا لکھدیا نہ پرسش کا خوف نہ نکتہ چینی کا ڈر ہے -

فوج نے کسی وقت کسی کام مین نہ سرتابی کی - نہ سرکشی - نہ عدول حکمی کی پھر ایک زبردست حصہ فوج کا ریاست کی سرحد پر قیام ریاستی فوج کی دلشکنی کا باعث ہے یا نہین ؟ رعایا بہت کمزور ہے اسقدر بار ڈالنا کسی طرح جائز نہین ہوسکتا -

چند یوروپین افسر بھی بھرتی کیے گئے ہین مگر کیا یہ مختصر ریاست ان مصارف کا جو اوسکی طاقت سے زائد معلوم ہوتے ہین تحمل کرسکتی ہے !

پہلے جنرل صاحب کے خون کی تفتیش مسٹر برل صاحب بہادر نے کی اسکا نتیجہ بریلی کی عدالت مین جو کچھ نکلا سب نے دیکھ لیا لیکن ریاست نے گورنمنٹ کے فیصلے کو منصفانہ فیصلہ نہ تصور کیا اور عبداللہ خان کو مع اونکے خاندان کے اور اہل و عیال و عورات و اطفال کے جلاوطن کیا - یہانتک بھی خیریت تھی اونکے ساتھ اٹھارہ گواہ بھی جلاوطن ہین - رام پور کا ایک محلہ ویران ہوگیا - اب مسٹر ہارکنس صاحب بہادر جو پولیس کے انسپکٹر جنرل ہوکر آئے ہین یہ مقدمہ مذکور کی تفتیش مین سرگرم ہین مگر برتاؤ وہی ہے جو مسٹر برل صاحب کا تھا اور شہادت مین عبداللہ خان کے خاندان کی سازش کا ثابت ہونا مقصد اصلی قرار دیا گیا ہے - کیا گورنمنٹ اس امر کو منظور کریگی کہ جن لوگون پر ایک دفعہ مقدمہ چلایا گیا اور بحکم لوکل گورنمنٹ خارج کیا گیا پھر دوبارہ اونھین لوگون پر وہی مقدمہ بے بنیاد ثبوت پر قائم کرکے اونکو زیر بار کیا جائے !-

شیطان کی آنت کیا اس کہانی پسندی سلام تھا ان ستی کا سوانگ بچون کا گھروندا سب کچھ سنا تھا مگر یہ مقدمہ سب سے بڑھا ہوا ہے جو کسی طرح اختتام نہین پاتا - اور اپنی بے اصول چال سے خیالات اور سازشون کے پیچھے پیچھے مست ہاتھی کی طرح ادھر اودھر سے غریب غربا کو لوٹتا مارتا گراتا - کچلتا - چل رہا ہے -

گو عبداللہ خان رنگرائے سفر آخرت ہوگئے مگر اونکا خاندان گونگا نہین ہے بہرا نہین ہے اگر گورنمنٹ نے انصاف کیا اور غالباً کریگی تو عدالت مین جوابدہی کریگا - لیکن جو لوگ گواہی کے لیے منتخب کیے جاتے ہین وہ مصیبت مین مبتلا ہین - روئے رفتن نہ پائے ماندن - کہین تو کہین کیا اور نہ کہین تو دہین کہان اور چھوٹین کیونکر - گورنمنٹ سے انصاف کے طالب ہین -

جو گواہ پہلی مرتبہ بغرض اثبات جرم بریلی کو بھیجے گئے تھے اونھون نے مقدمہ کے متعلق تو بیشتر کچھ بھی نہ کہا البتہ پولیس کی شکایتون کے دفتر کھولے - یہانتک کہ خود مسٹر برل صاحب نے بھی دبی زبان سے اگر اقرار نہ کیا تو انکار بھی نہین کیا خود صاحب کمشنر بہادر اوسوقت ریاست مین موجود ہے اونکے سامنے ہوا جو کچھ ہوا - بہت سی عرضیان شکایت کی اونکی حضور مین گذریں مگر تحقیقات ایک کی بھی نہو ئی -

جنرل صاحب کے اردلی وغیرہ جو حملہ کے وقت گاڑی مین موجود تھے جب وہی لاعلمی بیان کرتے ہین اور حملہ آورون کی شناخت نہین کرتے اور عبداللہ خان کے بیٹے یا اور عزیز کوئی ایسے اشخاص نہین ہین جنھین کوئی پہچانتا نہ ہو مسٹر برل صاحب بہادر اور چند نامی گرامی انسپکٹرون نے وہ کونسی کوشش تھی جو نہ کی - لیکن گواہ نہ ملے تو آج کیونکر مل سکتے ہین اور کہان سے ہاتھ آسکتے ہین - مگر ہان اسمین شک نہین ہے کہ اس ذریعے سے اور دس مین بیگناہ شہر کی سکونت ترک کرنے پر مجبور ہونگے ہ کیسی شفا کہاں کی شفا یہ بھی چند روز ✦ قسمت مین تھا کہ نازِ مسیحا اوٹھائیے ✦

دیسی ریاستون مین تو اس قسم کی کارروائیان معمولی کارروائیان شمار کیجاتی ہین اور کونسل ریجینسی رامپور کو یہان تک مقتول جنرل کی پاسداری ہے کہ اونکے وارثون کے واسطے محض رعایتہً بلا استحقاق وہ وون قاعدہ پوری مقدار کی پنشن مادام الحیات مقرر کی - اونکے بھائی کے واسطے ایک جدید اسامی پوری تنخواہ کی قائم کی - یہان جو کچھ ہو وہ تھوڑا ہے لیکن گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے جو خاموشی کا طریقہ اختیار کیا ہے یہ رعایا کے واسطے پوری پوری حق تلفی ہے - کیا رامپور کی رعایا کو روسی عملداری کے یہودیون کا بھائی بند اور ریاست رامپور کو کوئی ایشیائی خود سر سلطنت سمجھ لیا گیا ہے کہ انکی حالت کو نہین دیکھا جاتا ✦

راقم

ایک مسلمان

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

حضور تمام باقابہ و آداب کے دل مین جو حکمت و عقل کے بیٹے جواہر خانہ ہے جواہرات جمع کرنے کے شوق کی چمک دمک پیدا ہوئی تو اول لندن مین ایک کان کی کمپنی قائم کی سردار عبدالحق جو حضور کے معتمد خاص تھے - لندن کو بھیجے گئے جب مزید و فروخت حصص کی نوبت پہونچی اہل یاران طریقت نے دیکھا کہ حیدرآباد کا خزانہ لٹ رہا ہے تو بڑے بڑون کی رال ٹپک پڑی اور باتون باتون مین سبز باغ دکھلاکر بڑی بھاری بھاری رقمین اینٹھ لیں - جب کھلاڑی دولت کو ہضم کرچکے تو بھید کھلا اور بھید

تذبذب

مسٹر ہیوم - "نیشنل کانگریس سے کنارہ کروں یا نہ کروں!"

کیا کھلا یہ کہیے کہ وکیلوں کی قسمت کا ستارہ چمکا - اول مقدمہ ولایت میں ہوا جب ناکامی ہوئی تو نزلہ بر عضو ضعیف میر زید - بمبئی کی عدالت میں سردار عبد الحق پر مقدمہ دائر ہوا جو ہنوز لڑ رہا ہے فریقین کے وکلا ہیں کہ دسون گھی میں اور سر کڑاہی میں اور روپیہ ہے کہ کھنچا کھنچ عدالت کو چلا جا رہا ہے -

اس تماشے کو دیکھ کر مسٹر جیکب کے بھی دل میں گدگدی پیدا ہوئی اول پانچ پانچ چار چار لاکھ کے جواہرات بیچے اور اس کثرت سے بیچے کہ حضور نظام اپنے اظہارون میں لکھاتے ہیں کہ مجھے نام انکا بمقدار یاد ہے نہ دفعات یاد ہین اور واقعی حضور ایک بیدار مغز فرمانروا ہیں اونکو ریاست کے کامون سے اسقدر فرصت کہان ملتی ہوگی کہ دس دس پانچ پانچ لاکھ کی رقمون کو جو بے حقیقت رقمیں ہیں یاد رکھیں - ہرچند کہ مسٹر جیکب کو ان تھوڑی تھوڑی (باعتبار حیدر آباد کے اولو العزمی کی) رقمون میں بھی بہت کچھ فائدہ ہوا تھا سا ہ کے سوا پاپی کے دونے مشہور ہین مگر سنا جاتا ہے کہ یہان اٹھ گئے دس لیتے کی نوبت پہونچی تھی لیکن حوصلہ بلند نے اسپر کفایت نہ کی اور ایک ہیرا چھیالیس لاکھ کو بیچا اگر صاحب رزیڈنٹ بہادر خاموشی کا طریقہ اختیار کرتے تو پا لا مسٹر جیکب کے ہاتھ رہتا سو خود لی آن بر کہ بہ تنہا خوری ٭ خاک بر آن خوردہ کہ تنہا خوری ٭

کچھ مسٹر جیکب کی غلطی کچھ خزانہ کی خوش قسمتی غرض کہ خریداری ملتوی ہوئی اور یہ دوسرا مقدمہ کلکتہ مین دائر ہوا - وکلا بمبئی سے کلکتہ کو گئے اور دوبارہ حضور نظام بالقابہ کے اظہار قلمبند کرانے کی غرض سے حیدر آباد و کلکتہ کو آئے کمیشن کا تقرر اظہارات کا [illegible] سوالات جرح حضور کے بیشتر معاملات سے لاعلمی [illegible] نوعیت اور مصارف اور کارروائیون کے [illegible] ایک نئے طور کا مقدمہ ہے اور نہیں معلوم کہ انجام کیا ہوتا ہے اور اونٹ کس کروٹ سے بیٹھتا ہے اگر حضور کو بالفرض کامیابی بھی ہوئی تو چونکہ یہ مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر ہوا ہے اسلیے معاوضہ کی دوسری نالش دیوانی کے صیغہ مین دائر ہوگی حیدر آباد کے [illegible] سوداگرون کا حصہ ہے اوسی طرح وکلا کا [illegible] ہے -

اب سنا جاتا ہے کہ حضور کی شہادت ہو [illegible] لی گئی تھی ہائیکورٹ نے اوسے [illegible] کیا اگر [illegible] حضور کو کلکتہ جانا ہوگا خدا حب [illegible] کو تا دیر گاہ [illegible] غنیمت ہے اور یہان سے ہر ایک فریق [illegible] رہتا ہے [illegible] گروہ محروم نہین بانگاہ ٭ [illegible] ٭

ان [illegible] پریسیڈنسیون [illegible]

داؤپیچ ہورہے تھے لیکن مدراس پریسیڈنسی سنسان تھی لیکن ڈیلی نیوز مطبوعہ یکم دسمبر اشارہ کرتا ہے کہ مدراس سے مسٹر ادری جو مسٹرس پی آر اینڈ سن جوہری مدراس کارخانہ کے ہین ۱۹- نومبر کو بذریعہ میل ٹرین حیدر آباد کو گئے جب اونکو ہز ہائنس نظام کا تار دربارہ کارروائی اور ہیرے کے پہونچا -

یہ مقدمہ اگر دائر ہوا تو غالباً مدراس پریسیڈنسی مین دائر ہوگا - نامی گرامی وکلا کی دعا قبول ہوگئی ہے کہ حضور کو ہیرون کی خرید سے دلچسپی ہوئی جسکی بدولت وہ ہزاروں مقدمات لڑ رہے ہین بلکہ یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ وکیلون کی قسمت لڑ رہی ہے -

جس قدر روپیہ ان مقدمات پر صرف ہوا اور ہوگا اگر اس سب کے ہیرے خریدے گئے ہوتے تو ایک عمدہ اور بیش بہا جواہر خانہ تیار ہو جاتا لیکن یہان مفت روپیہ برباد ہوا اور ہو رہا ہے اور ہوگا - اب تو موقع ہے کہ سالانہ بجٹ حیدر آباد مین ایک مد مقدمات خرید الماس کی بھی قائم کیجائے بلکہ اوسے بہت کچھ وسعت دیجائے -

ہز ہائنس کو تو ریاست کے کامون سے اسقدر فرصت نہیں ہے کہ ان جزئیات کی طرف توجہ کرین لیکن اسمین ذرا بھی شک نہین ہے کہ ان مقدمات کا اجرا حضور کے مشیرون اور کارپردازون کے لیے بدنامی کا سبب ہے اگر پہلے سے انجام کو دیکھ لیا جائے - ع - مرد آخرین مبارک بندہ است ٭ تو لکھوکھا روپیہ ایسے مقدمات پر برباد نہو -

حیدر آباد مین بھی پہلے رؤسا تھے اور ہندوستان مین اور بھی بہت سی ریاستیں ہین لیکن یہ بھی ہم نے اور ماسے ہونہ کہیں دیکھی نہ سنی جو اسوقت تہذیب اور جدید روشنی کے زمانہ مین برپا ہے -

حیدر آباد کے خزانہ کو پر لگ گئے ہین ہر طرف کو اوڑا ہوا چلا جاتا ہے ہیرون کی خرید کا تو ایک حیلہ ہے مقصود بالذات تو یہ ہے کہ خلائق کو نفع پہونچے ملک کا فائدہ ہو -

اب ترکیبی بارش کے امتحان کے واسطے ایک رقم کی منظوری ہوگئی ہے اور ترکیبی بارش کی یہ صورت ہے کہ دو چار مرتبہ کی آزمائش مین یقین کامل [illegible] ہوتا ہے - دیکھیے کب تک اور کتنی مرتبہ آزمائش کیجائیگی [illegible] ہوگا -

اب [illegible] خرید الماس کا دائر ہو جائے تو اسوقت [illegible] کیا جاسکے کہ تینون پریسیڈنسیون مین کسکا نمبر اول رہتا ہے ٭

راقم

ایک مسلمان

مضامین عیسر

حیدرآباد دکن

اس غرض سے خامہ فرسائی گوارا کی ہے آج
تا حزد مند سے شود بر گفتہ من کار بند

مصنف - کیا غضب ہے - جو طرفہ شور ہے - غل ہے پکار ہے کہ ہائے گرانی ہائے گرانی - اور سرکار ہے کہ کانون مین تیل ڈالے شو نمک کا تاس لیے بیٹھی ہوئی ہے - حاکمان ضلع کے پاس فریاد کرو تو کوئی سنتا ہی نہین اس سے اوپر رسائی نہین اور بھی اندھیر کیونکہ مثل مشہور ہے " چراغ تلے اندھیرا "- جس کسی چھوٹے افسر سے مل کر عرض معروض کرو تو ٹکا سا صاف جواب ملتا ہے کہ تجارت آزاد ہے کسی کو مداخلت ہی نہین - چھوٹے ہون یا بڑے سب مجبور ہین - نرخ وغیرہ مین مداخلت کی مجال کسیکو بھی نہین ہے - ہت تیری قانونی عملداری کی دم ... اری وہ وحشیانہ بے قاعدہ عملداری اس سے اچھی ... سا موقع ہوا بنیون کے سر پر جوتا ہے کر کھڑے ہو گئے ... یا تو صرف ... سے کام نکل گیا نہین تو دو چار پر سختی دھول دھپا جوتا لات بھی ہو گئی - چلو فرصت شد - نرخ واجبی ہو گیا - یہ قوم ایسی ... دشمن ہے کہ اپنا علاج خود ہی اسنے اس مثل مین بتلا دیا ہے " سیدھی انگلیون سے گھی نہین نکلتا ہے " جب ذرا کھوپڑی کی مرمت ہوتی تھی فی الفور ٹھیک ہو جاتے تھے - اب وہ زمانہ تو گیا وہ حکومت ظالمانہ کہی جاتی ہے عادلانہ حکومت - قانونی عملداری کیا آئی کہ بنیون کی بن آئی - خوب ماش کی دال اور ماش کی کھچڑی اور کچوریان کھا کر چارزانو بیٹھ کر پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور ڈکار لیتے جاتے ہین اور استغنا سے سیدھی بات بھی نہین کرتے - ماش کے آٹے کی طرح اینٹھے جاتے ہین - میرے ایک دوست نے بے تحاشا ایسے ہی ایک موقع پر ایک جملہ کہا تھا کہ " اللہ رے اطمینان " کیون! صاحب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ وہ انصاف تھا یا یہ انصاف ہے - جواب دیجیے - یقین ہے کہ آپ بھی اگر اورون کی طرح بے سمجھے بوجھے کہین گے تو عہد سابق اور پاپونشکاری کو ظلم ہی کہین گے - کیونکہ جب اصول معدلت کو خیال فرمائینگے تو غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ نفع و نقصان عام کو بمقابلہ نفع و نقصان خاص کے انصافاً ترجیح ہوا کرتی ہے اور اس خاص کے لفظ مین خاص کوئی شخص یا خاص قوم یا خاص پیشہ سب شامل ہے - اب فرمائیے کہ صرف بنیون کی قوم کے نفع کے لیے عامہ خلائق کو اس نابرداشت مصیبت مین ڈالنا جس سے سراسر اون کے جانی اور مالی بربادی ہوئی جاتی ہو

کیونکر انصاف کہا جاسکتا ہے اگر انصاف اسی کا نام ہے تو بندہ کا سلام ہے اور بفرض محال انصاف ہی سہی لیکن یہ تو فرمائیے کہ اس انصاف کو کیا چولھے بھاڑ مین جھونکین ... تو پیٹ بھر کھانے کو ملتا نہین ... قانون بنانے والون کا ... کھائین او ہھٹ پڑے سونا جس سے ٹوٹے کان " انصاف کی علت غائی تو رعایا پروری اور آسایش عامہ خلائق ہے یہ طرز انصاف ہے کہ جو رعایا کو کھائے جاتا ہے کیا بنیے ... کی رعایا مین ہم نہین ہین - کیا وجہ ہے کہ وہ بے انتہا نفع و ... یت کے مستحق ہین اور ہم بے انتہا نقصان اور تکلیف کے - اگر وہ ہمکو ترسا ترسا کر ہلاک کرنے اور مجبور کر کے بیجا نفع حاصل کرنے مین آزاد ہین تو کیون ہم لوگ اسپر مجبور کیے گئے ہین کہ چار ناچار محض ... مین پڑین بلکہ ہمکو تو ایک طور پر بقول مشہور " مرتا کیا نہ کرتا " پوری آزادی ملنی چاہیے - صاحب کیا اندھیر ہے کہ کہین سے سن لیا کہ تجارت آزاد ہے اسمین دست اندازی نہین چاہیے - نہ اصول سمجھے نہ ... اور خود مقلد ہو کر مجذوبون کی سی بڑ لگانے لگے - سچ ہے یارکے - باتین کم فہمون کے روبرو پیش کیجائینگی تو اسکا انجام یہی ہوگا -

اب سنیے خاص غلے کی تجارت مثل تجارت دیگر اشیا کے نہین ہے کیونکہ دیگر اشیا کی ضرورت خاص خاص اوقات اور خاص خاص اشخاص سے وابستہ ہے اور وہ ضرورتین بھی ایسی ہوتی ہین کہ بغیر اسکے بھی انسان بسر کر سکتا ہے اگرچہ کسیقدر کم یا زیادہ تکلیف بھی ہو برخلاف اسکے غلہ ایک ایسی چیز ہے جس سے تمام انسان و حیوانات کی ہر روزہ وہ ضرورت متعلق ہے جسپر انکی زندگی کا دار و مدار ہے بارہا تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ سختی قحط و گرانی کے وقت مردار اور حرام تو درکنار انسان نے انسان کو مان باپ نے اپنے عزیز اولاد کو ڈبو ان کھایا ہے - اب لائق غور یہ امر ہے کہ عامہ خلائق کو تو اس مصیبت کا سامنا ہو اور سرکاری عہدہ دار یہ جواب دین جسمین دراصل اون کو بھی مجبوری ہے آخر پھر کیا جائے - انصاف پسند طبایع سے مین انصاف کا خواہان ہون - کیا یہ ممکن نہین ہے کہ ایسی نازک حالت مین وہ قاعدہ جو غلط اصول پر مبنی یا انصاف مانا گیا ہے مرفوع ہو سکے - دیکھیے ہمارے شارع علیہ السلام نے اس قسم کی تجارت غلہ کو حرام کر دیا ہے یعنے جو غلہ اس نیت سے بھرا جائے کہ ہم گرانی غلہ کے وقت اسے گران بیچکر زیادہ نفع اٹھائینگے جسمین علاوہ دیگر علل ... ترجیح نفع عام کی ہے بمقابلہ خاص نفع کے - اور دیگر اشیا کی ... آزاد کیا ہے ایک حد تک اس استثنا مین ... ملحوظ رکھا گیا ہے - دیکھیے انصاف اسکو ... گئی ہے - منتظمین سلطنت سابق نے اس اصول پر غور کر کے ایسے نازک ...

حیدرآباد میں بارش کا تجربہ